عمران سیریز
ٹاپ ہیڈ کوارٹر
مظہر کلیم ایم اے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ میرا نیا ناول ''ٹاپ ہیڈ کوارٹر'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ ناول بھی دوسرے تمام ناولوں کی طرح اپنی نوعیت کے اعتبار سے انتہائی دلچسپ اور اعلیٰ میعار کا حامل ہے جو آپ کو یقیناً بے حد پسند آئے گا اور آپ اس ناول کو مدتوں فراموش نہ کر سکیں گے۔ ناول پڑھنے سے پہلے اپنے چند خطوط پڑھ لیں جو دلچسپی کے لحاظ سے کم نہیں ہیں۔

میر پور خاص سے محمد زبیر لکھتے ہیں۔ آپ کے ناولوں کا بیحد مداح ہوں اور گذشتہ کئی سالوں سے آپ کے لکھے ہوئے ناولوں کا مسلسل مطالعہ کر رہا ہوں۔ میں اور میرے دوست آپ کی لکھے ہوئے ناولوں کے شیدائی ہیں اور ہر ناول کو بار بار پڑھتے ہیں۔ آپ موجودہ معاشرے میں جس طرح پاکیزگی اور اعلیٰ کردار کے لئے قلمی جہاد کر رہے ہیں وہ واقعی قابل داد ہے۔ آپ سے یہ گزارش کرنی ہے کہ آپ نے کافی عرصہ سے میجر پرمود اور کرنل فریدی اور عمران پر مشترکہ ناول نہیں لکھا۔ ایسے ناول انتہائی دلچسپ اور طویل ہوتے ہیں۔ امید ہے آپ میری اور میرے دوستوں کی یہ فرمائش ضرور پوری کریں گے اور جلد ہی ہم ان تین عظیم کرداروں پر مشتمل ناول پڑھ سکیں گے۔

محترم محمد زبیر صاحب۔ آپ کا اور آپ کے دوستوں کا ناول

پڑھنے، پسند کرنے اور خط لکھنے کا شکریہ۔ آپ جیسے قاری مجھ جیسے رائٹر کا اثاثہ ہیں۔ آپ نے اور آپ کے دوستوں نے جو فرمائش کی ہے اسے جلد ہی پورا کرنے کی کوشش کروں گا اور ممکن ہوا تو آپ کسی ناول میں یہ تینوں کردار ایک ساتھ جلوہ گر ہوتے دیکھ سکیں گے ورنہ میں کرنل فریدی یا میجر پرمود کے ساتھ عمران کی مشترکہ کاوشوں پر لکھنے کی کوشش کروں گا۔ تب تک کے لئے آپ کو اور آپ کے دوستوں کو انتظار کرنا ہو گا اور انشاء اللہ یہ انتظار طویل ثابت نہ ہو گا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

حافظ آباد سے نوشاد علی لکھتے ہیں۔ میں آپ کے ناولوں کا طویل عرصے سے قاری ہوں اور پہلی بار آپ کو خط لکھنے کی جسارت کر رہا ہوں۔ امید ہے آپ میرے خط کا جواب ضرور دیں گے۔ آپ جس طرح پاکیشیا کے خلاف دشمن ممالک کی سازشوں اور ان کی شر انگیزیوں کو سامنے لاتے ہیں وہ یقیناً قابل داد ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی ہمیں ایسی خوفناک اور بھیانک سازشوں سے باخبر رکھتے رہیں گے۔

محترم نوشاد علی صاحب۔ خط لکھنے اور ناولوں کی پسندیدگی کا بیحد شکریہ۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اور دنیا کی تمام سیکرٹ سروس کا تو کام ہی ایسی سازشوں کے بارے میں پتہ لگانے اور ان کا تار و پود بکھیرنے کا ہوتا ہے جن سے ملک کی سلامتی اور بقاء کو خطرات لاحق ہوں۔ اس لئے آپ کی فرمائش تو ظاہر ہے خود ہی پوری ہو جاتی ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

لاڑکانہ سے حافظ عبدالسلام صاحب لکھتے ہیں۔ آپ کے ناولوں میں حب الوطنی، پاکیزگی اور انتہائی حد تک اعلیٰ کردار سازی کے جذبات بدرجہ اتم موجود ہوتے ہیں جس سے اس ملک کی قوم خاص طور پر نوجوان نسل کی درست اور صحیح رہنمائی ہو رہی ہے۔ اس کے لئے میں آپ کو تہہ دل سے مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ آپ سے بس یہی شکایت ہے کہ اب آپ کے ناولوں سے مزاح اور فاسٹ ایکشن تقریباً ختم ہوتا جا رہا ہے اور عمران صرف ذہانت سے ہی سارے مسائل حل کر لیتا ہے وہ بھی ٹیلی فون، سیل فون یا پھر ٹرانسمیٹر کے ذریعے جس کے لئے اسے بھاگ دوڑ بھی نہیں کرنا پڑتی۔ امید ہے آپ اس پر ضرور توجہ دیں گے۔

محترم حافظ عبدالسلام صاحب۔ خط لکھنے اور ناولوں کی پسندیدگی کا شکریہ۔ آپ نے جس جذبے اور خلوص سے خط لکھا ہے اس کے لئے میں دلی طور پر آپ کا ممنون ہوں۔ رہی بات ناولوں میں آپ کو ایکشن اور مزاح کی کمی محسوس ہوتی ہے تو ایسی بات نہیں ہے۔ ناول اپنے مخصوص ٹیمپو میں آگے بڑھتے ہیں اور جہاں مزاح کی ضرورت ہے مزاح ہوتا ہے اور جہاں ایکشن کی ضرورت ہوتی ہے وہاں ایکشن کی بھی کمی نہیں ہوتی۔ ضروری نہیں کہ ایکشن جسمانی طور پر یا پھر مدمقابل دشمن کے ساتھ دست بدست فائٹ ہی

ہو۔ عمران جذباتی پن اور بلاوجہ فائٹ کرنے سے دماغی فائٹ کو ترجیح دیتا ہے اور وہ اپنی ذہانت سے ہی بہت سی جنگیں جیت بھی جاتا ہے۔ اس کا مقصد ملک و قوم کی بھلائی اور مفاد ہوتا ہے اس لئے وہ ہر کام سوچ سمجھ کر اور باقاعدہ منصوبہ بندی سے کرتا ہے تاکہ پاکیشیا کی سلامتی، اس کے وقار اور اس کے ناموس پر کوئی حرف نہ آئے اور جس ملک کی ایجنسی یا پھر کسی بھی کرمنل تنظیم نے ملک کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی ہوتی ہے اس کا تار و پود بکھیر سکے اور یہ جنگ ظاہر ہے دستی لڑائی سے زیادہ عقل و فہم سے ہی جیتی جا سکتی ہے جیسا عمران کرتا ہے۔ امید ہے آپ مطمئن ہو گئے ہوں گے اور آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

ٹائیگر نے کار ہوٹل ذیشان کے وسیع و عریض پارکنگ میں روکی اور پھر نیچے اتر کر اس نے کار لاک کی اور مڑ کر وہ ہوٹل کی عمارت کی طرف چل پڑا۔ اس کے جسم پر تھری پیس سوٹ تھا اور اس نے کوبرا کا مخصوص میک اپ کر رکھا تھا۔ ہوٹل کے مین گیٹ میں داخل ہو کر وہ سیدھا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

''تم''...... کاؤنٹر کے پیچھے موجود ایک نوجوان لڑکی نے ٹائیگر کو دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

''کیسی ہو تم''...... ٹائیگر نے جان بوجھ کر بڑے ادباشانہ انداز میں مسکرا کر بات کرتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہوں۔ تم کیسے ہو''...... لڑکی نے کہا۔

''میں بھی ٹھیک ہوں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''آج بڑے دنوں بعد دکھائی دیئے ہو۔ کہیں کسی اور کے ساتھ تو چکر نہیں چلا لیا تم نے''...... لڑکی نے بڑی بے باکی سے کہا۔

''اوہ نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''تم تو صرف باس کے پاس ہی آتے ہو۔ کبھی مجھے خدمت کا موقع تو نہیں دیا تم نے''...... لڑکی نے اسی انداز میں کہا۔

''فرصت ہی نہیں ملتی''...... ٹائیگر نے اسی انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کبھی تو میرے لئے ٹائم نکالو''...... لڑکی نے کہا۔

''ٹھیک ہے جب بھی فرصت ملی سب سے پہلے تم سے ہی رابطہ کروں گا''...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''وعدہ کرو''...... لڑکی نے اس کی طرف مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

''تم جانتی ہو میری زبان سے نکلی ہوئی ہر بات وعدہ ہوتی ہے اور میں کسی لڑکی سے ہاتھ نہیں ملاتا''...... اس بار ٹائیگر نے خشک لہجے میں کہا تو لڑکی نے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا۔

''ٹھیک ہے۔ مجھے تمہاری زبان پر اعتبار ہے۔ میں انتظار کروں گی تمہاری کال کا''...... لڑکی نے کہا۔

''وہ تمہارا باس جیکسن کہاں ہے''...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''جیکسن اوپر اپنے دفتر میں ہے''...... لڑکی نے جواب دیا۔

''اکیلا ہے یا اس کے ساتھ کوئی موجود ہے''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''نہیں۔ وہ اکیلا نہیں ہے۔ کوئی غیر ملکی پارٹی آئی ہوئی ہے''...... لڑکی نے لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔

''غیر ملکی۔ اچھا۔ کس ملک کی''...... ٹائیگر نے چونک کر کہا۔

''کسی افریقی ملک کے ہی لگتے ہیں''...... لڑکی نے جواب دیا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ جیکسن کے مخصوص دفتر کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہو رہا تھا۔ دفتر میں جیکسن کے ساتھ دو غیر ملکی موجود تھے۔ دونوں ہی افریقی نژاد تھے۔ ان کے جسموں پر تھری پیس سوٹ تھے۔ لیکن وہ دونوں شکل وصورت سے زیر زمین دنیا کے افراد ہی لگتے تھے۔ ان کے چہروں پر سختی اور درشتی ثبت دکھائی دے رہی تھی اور ان کی آنکھیں سرخ تھی جن میں سفاکی اور درندگی کی جھلک بھی دکھائی دے رہی تھی۔

''ارے کوبرا تم۔ آؤ۔ آؤ مجھے تمہارا ہی انتظار تھا۔ آؤ''۔ جیکسن نے ٹائیگر کو دیکھ کر فوراً کرسی سے اٹھ کر اس کا استقبال کرتے ہوئے کہا۔

''تمہاری کال ملتے ہی آ گیا ہوں''...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ آیا۔

''بیٹھو''...... جیکسن نے کہا۔

''یہ کوبرا ہے جناب۔ ہماری دنیا کا سب سے تیز آدمی اور کوبرا ان کا تعلق عرابلس سے ہے۔ مسٹر اموگا اور مسٹر موگاشے''۔ جیکسن نے ٹائیگر اور ان دونوں غیر ملکیوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا تو

ٹائیگر نے ان سے مصافحہ کیا اور پھر رسمی جملوں کی ادائیگی کے بعد وہ جیکسن کے ساتھ والے صوفے پر بیٹھ گیا۔

''کوبرا۔ مسٹر اموگا اور مسٹر موگاشے کا تعلق عرابلس کی ایک خفیہ تنظیم شموڈا سے ہے''...... جیکسن نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ٹھیک ہے۔ لیکن یہ یہاں کس لئے آئے ہیں''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''عرابلس میں ایک آدمی جس کا نام عتبہ ہے۔ یہ اسے تلاش کرنا چاہتے ہیں لیکن ہر ممکن کوشش کے باوجود یہ عتبہ کا سراغ نہیں لگا سکے البتہ اپنی ان کوششوں کے دوران انہیں معلوم ہوا ہے کہ عتبہ کا بھائی حماد یہاں پاکیشیا میں عرابلس کے سفارت خانے میں چیف سیکورٹی آفیسر ہے اور عتبہ اور حماد کا آپس میں رابطہ ہے۔ یہ یہاں اس لئے آئے ہیں تاکہ اس حماد سے عتبہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکیں۔ میں انہیں بخوبی جانتا ہوں۔ یہ سمجھ لو کہ میری ان سے پرانی دوستی ہے کیونکہ میں بھی طویل عرصے تک عرابلس میں رہ چکا ہوں۔ ہم عرابلس میں مل کر کئی کام کر چکے ہیں۔ اس لئے اب یہ یہاں میرے پاس آئے ہیں۔ حماد کا تعلق چونکہ سفارت خانے سے ہے اور اس کی رہائش بھی سفارت خانے کے اندر ہی ہے اور وہ گوشہ نشین قسم کا آدمی ہے اس لئے کہیں آتا جاتا بھی نہیں۔ اسی وجہ سے ان کی اس تک رسائی مشکل ہو رہی ہے۔ اب ان کا مسئلہ

یہ ہے کہ نہ ہی یہ سفارت خانے میں داخل ہو سکتے ہیں اور نہ وہاں سے حماد کو اغوا کر سکتے ہیں''...... جیکسن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تو مجھ سے کیا چاہتے ہو تم''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''انہوں نے جب مجھ سے ساری صورتحال کا ذکر کیا تو مجھے فوراً تمہارا خیال آ گیا''...... جیکسن نے کہا۔

''کیوں۔ تمہیں میرا خیال کیوں آیا''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ تم ایسی باتوں میں انتہائی شہرت کے مالک ہو۔ اگر تم ان کا کام کرنا چاہو تو یہ تمہیں تمہاری خدمت کا معاوضہ دینے کے لئے تیار ہیں اور تم ان سے جو بھی مانگو گے یہ انکار نہیں کریں گے''...... جیکسن نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تمہارا مطلب ہے کہ ان کے لئے مجھے حماد کو اغوا کرنا ہو گا''...... ٹائیگر نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں کیونکہ صرف وہی عتبہ کے بارے میں جانتا ہے''۔ جیکسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ میں ان کا کام کر دوں گا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''گڈ۔ مجھے یقین تھا کہ تم انکار نہیں کرو گے۔ اسی بھروسے پر میں نے تمہیں بلایا تھا''...... جیکسن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ان کا کام تو ہو جائے گا لیکن تمہیں میرے مزاج کے بارے میں تو معلوم ہی ہے۔ میں پوری تفصیلات جاننے کے بعد ہی کوئی کام ہاتھ میں لیتا ہوں۔ ویسے میرے لئے حماد سے یہ معلومات حاصل کرنا یا اسے سفارت خانے سے اغوا کر کے کہیں لے آنا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ لیکن اصل صورتحال کا مجھے علم ہونا چاہئے''۔ ٹائیگر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''یہ۔ یہ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ تم آم کھانے سے مطلب رکھو۔ پیڑ گن کر کیا کرو گے''...... جیکسن نے ہونٹ بھینچے ہوئے کہا۔

''سوری۔ میں اپنے اصولوں سے ہٹ کر کام نہیں کرتا''۔ ٹائیگر نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''ایک منٹ میں بات کرتا ہوں اس سے''...... اس بار اموگا نے بات کرتے ہوئے کہا تو جیکسن خاموش ہو گیا اور اموگا ٹائیگر کی طرف دیکھنے لگا۔

''مسٹر کوبرا اگر میں کہوں کہ یہ عرابلس کا اندرونی مسئلہ ہے۔ تمہارا اس مسئلے سے کوئی تعلق نہیں ہے تو''...... اموگا نے کہا۔ اس کا لہجہ انتہائی خشک تھا۔

''تب میں معذرت خواہ ہوں۔ میں آپ کا یہ کام نہیں کر سکوں گا۔ میں اپنے اصولوں کے خلاف کبھی کوئی کام نہیں کرتا''...... ٹائیگر نے بھی اسی طرح خشک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ تب آپ جا سکتے ہیں۔ ہمیں آپ سے کوئی کام نہیں لینا''...... اموگا نے خشک لہجے میں کہا۔

''آپ کی مرضی''...... ٹائیگر نے کاندھے اچکا کر لاپرواہی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''یہ تم کیا کر رہے ہو کوبرا۔ بڑا کام ہے اور اس کا معاوضہ بھی بڑا ملے گا۔ مان جاؤ''...... جیکسن نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ جو مجھ پر بھروسہ نہیں کرتا میں اس کا کوئی کام نہیں کرتا۔ سوری''...... ٹائیگر نے خشک لہجے میں کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''ارے ارے۔ رکو۔ میری بات تو سنو''...... جیکسن نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''جب میرا یہاں کوئی کام ہی نہیں ہے تو میں نے یہاں رک کر کیا کرنا ہے''...... ٹائیگر نے اسی انداز میں کہا۔

''ایک منٹ مسٹر کوبرا''...... اموگا کے ساتھی موگاشے نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا تو ٹائیگر چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''فرمائیں''...... ٹائیگر نے اسی طرح خشک لہجے میں کہا۔

''آپ بیٹھ جائیں پلیز''...... موگاشے نے کہا۔ ٹائیگر نے چند لمحے اس کی طرف غور سے دیکھا اور پھر سر ہلا کر بیٹھ گیا۔

''امید ہے۔ آپ میرا اور اپنا قیمتی وقت ضائع نہیں کریں

گئے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''مسٹر کوبرا آپ کیا معلوم کرنا چاہتے ہیں''...... موگاشے نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''یہی کہ آپ کا تعلق جس تنظیم سے ہے وہ کیا کرتی ہے اور عتبہ کا کیا حدود اربعہ ہے اور آپ کو اس کی تلاش کیوں ہے۔ آپ کو یہ ساری باتیں کلیئر کرنی پڑیں گی تب میں اس بات کا فیصلہ کروں گا کہ مجھے آپ کا یہ کام کرنا چاہئے یا نہیں کرنا۔ اگر کام میرے مطلب اور مرضی کا ہوا اور مجھے میرے مطلب کا معاوضہ ملا تو میں یہ کام ضرور کروں گا ورنہ میں صاف انکار کر دوں گا''۔ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ میں آپ کو ساری تفصیل بتا دیتا ہوں''...... موگاشے نے کہا تو اموگا اور جیکسن چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

''یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں مسٹر موگاشے''...... اموگا نے احتجاجی لہجے میں کہا۔

''تم خاموش رہو۔ اسے ساری بات بتانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ہمارا کام غیر قانونی ضرور ہے لیکن غیر اخلاقی اور گھٹیا نہیں ہے''...... موگاشے نے غرا کر کہا تو اموگا خاموش ہو گیا۔

''مسٹر جیکسن نے آپ کے بارے میں جو کچھ ہمیں بتایا ہے اس کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ کو تفصیل بتانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ہماری تنظیم شموڈا عرابلس کی مشہور مجرم تنظیم ہے اور معاوضے

پر کام کرتی ہے۔ عرابلس کی حکومت نے ہمارے باس سے رابطہ کیا اور ہماری تنظیم کو عتبہ کی تلاش کا کام دے دیا۔ عتبہ کا تعلق بھی عرابلس کی ایک مقامی تنظیم سے ہے۔ اس تنظیم کا نام گاشوا ہے۔ یہ ایک گوریلا تنظیم ہے جو عرابلس کے ایک حصے کو ملک سے علیحدہ کرنے کی سازش میں ملوث ہے۔ حکومت اس سازش کا خاتمہ کرنے کے لئے عتبہ کو گرفتار کر کے اس پر مقدمہ چلانا چاہتی ہے۔ لیکن سرکاری ایجنٹس اپنی بے پناہ کوششوں کے باوجود عتبہ کو ٹریس کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ اس لئے حکومت نے ہماری تنظیم کا سہارا لیا ہے۔ حماد کے بارے میں حتمی طور پر معلوم ہوا ہے کہ وہ عتبہ کے بارے میں معلومات رکھتا ہے۔ اس لئے ہم یہاں آئے ہیں''...... موگاشے نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''کیا آپ سچ کہہ رہے ہیں''...... ٹائیگر نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اس میں ایک فیصد بھی جھوٹ نہیں ہے''...... موگاشے نے جواب دیا۔

''لیکن حماد تو سرکاری آدمی ہے۔ اگر اس کا بھائی حکومت کا باغی ہوتا تو حماد کو کیسے اتنے بڑے عہدے پر فائز کیا جا سکتا تھا وہ بھی سفارت خانے میں چیف سیکورٹی آفیسر کے طور پر اور ویسے بھی حکومت حماد سے خود معلومات حاصل کر سکتی تھی''...... ٹائیگر نے حیران ہوتے ہوئے کہا تو اس کی بات سن کر موگاشے مسکرا دیا۔

"آپ کی بات درست ہے مسٹر کوبرا۔ لیکن آپ کو عرابلس کی سیاسی پوزیشن کا علم نہیں ہے۔ عرابلس میں حکومت تو ہے لیکن وہ ایک لحاظ سے کٹھ پتلی حکومت ہے۔ حکومت کے تمام انتظام چیف سیکرٹری سنبھالتا ہے اور اس نے پورے ملک پر کنٹرول حاصل کر رکھا ہے۔ فوج میں بھی اس کا اثر و رسوخ ہے اس لئے حکومت برائے نام کام کر رہی ہے۔ سارے کام چیف سیکرٹری خود انجام دیتا ہے اور وہاں باقاعدہ ایک پارلیمنٹ بھی کام کر رہی ہے۔ عرابلس کی پارلیمنٹ کا سربراہ خاصی طاقتور حیثیت کا مالک ہے۔ حماد اور عتبہ اس سربراہ کے قبیلے کے لوگ ہیں اور حماد اس سربراہ کا داماد بھی ہے۔ اس لئے حکومت حماد پر کھل کر ہاتھ نہیں ڈال سکتی۔ دوسری بات یہ کہ ہماری تنظیم نے اس سلسلے میں حکومت سے انتہائی بھاری معاوضہ لیا ہوا ہے۔ اگر ہم نے انہیں صرف حماد کا ریفرنس دے دیا تو پھر ہمیں معاوضہ واپس دینا پڑے گا۔ اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ حماد سے عتبہ کے بارے میں معلومات حاصل کر کے اور اسے ٹریس کر کے حکومت کے حوالے کر دیں اور یہ سب ہم نہایت خفیہ طریقے سے کرنا چاہتے ہیں۔ وہ ہمیں معلومات دے دے تو ہم اسے بغیر کوئی نقصان پہنچائے واپس چلے جائیں گے"...... موگاشے نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے اس بارے میں تفصیل بتا دی۔ اب آپ بتائیں کہ آپ حقیقتاً مجھ سے کیا چاہتے

ہیں"...... ٹائیگر نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا کیونکہ اب اس کی تسلی ہو گئی تھی کہ یہ وہاں کا مقامی مسئلہ ہے۔ اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے جس سے عمران یا پاکیشیا سیکرٹ سروس یا پھر پاکیشیائی حکومت کو کوئی دلچسپی ہو۔

"ہم نے معلومات حاصل کرنی ہیں۔ آپ حماد کو اس طرح وہاں سے لے آئیں کہ سفارت خانے کو یہ معلوم نہ ہو سکے کہ حماد کو کہاں لے جایا گیا ہے۔ اس سے معلومات ہم خود حاصل کریں گے اور پھر اسے وہیں چھوڑ دیں گے"...... موگاشے نے کہا۔

"لیکن آپ نے تو بعد میں حماد کو ہلاک کر دینا ہے اور میں نہیں چاہتا کہ میری وجہ سے کوئی بے گناہ ہلاک ہو جائے حماد نہ ہی مجرم ہے اور نہ ہی باغی۔ وہ حکومت کا ایک اعلیٰ اور ذمہ دار عہدے دار ہے۔ اس لئے ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ میں حماد سے آپ کے مطلب کی معلومات حاصل کر کے آپ کو بتا دوں۔ آپ کو اپنے کام سے مطلب ہو گا۔ حماد کو ہلاک کرنے سے تو آپ کو کوئی فائدہ نہ ہو گا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"بات تو آپ کی درست ہے۔ لیکن یہ معاملہ عرابلس کا مقامی معاملہ ہے۔ اس لئے درست معلومات آپ کیسے حاصل کر سکیں گے اور دوسری بات یہ کہ اگر حماد کو معلومات حاصل کرنے کے فوری بعد واپس بھیج دیا گیا تو پھر اس کے پاس ایسے ذرائع ہیں کہ وہ عتبہ کو اطلاع کر دے گا اور پھر حاصل کردہ معلومات کا ہمیں کوئی فائدہ نہ

ہو گا“...... موگاشے نے کہا۔

”پھر اور کیا راستہ ہو سکتا ہے“...... ٹائیگر نے کہا۔

”ہاں ایک کام ہو سکتا ہے کہ آپ حماد کو لے آئیں۔ ہم آپ کے سامنے اس سے معلومات حاصل کریں گے۔ اس کے بعد ہم آپ کے سامنے اپنے باس کو یہ معلومات ٹرانسمیٹر پر دے دیں گے۔ اس دوران حماد، مسٹر جیکسن اور آپ کی تحویل میں رہے گا۔ جب عتبہ کو ٹریس کر لیا جائے گا تو پھر آپ بے شک حماد کو واپس لے جائیں۔ ہمیں کوئی اعتراض نہ ہو گا“...... موگاشے نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

”کیا آپ کو اور آپ کی تنظیم کو یقین ہے کہ عتبہ عرابلس میں ہی کہیں موجود ہے“...... ٹائیگر نے پوچھا۔

”ہاں۔ وہ بھی آپ کی طرح انتہائی اُصول پسند ہے۔ وہ جو کچھ بھی کرتا ہے عرابلس میں ہی رہ کر کرتا ہے اور عرابلس کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاتا۔ ہمارے پاس اس کے بارے میں صرف اتنی معلومات ہیں کہ اس نے عرابلس میں بے شمار خفیہ ٹھکانے بنائے ہوئے ہیں۔ وہ ٹھکانے کہاں ہیں اور کس وقت وہ کہاں ہوتا ہے اس کے بارے میں ہمیں آج تک علم نہیں ہو سکا ہے“...... اموگا نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ یہ بتائیں کہ آپ کے باس کو عتبہ کو گرفتار کرنے میں کتنا وقت لگے گا“...... ٹائیگر نے پوچھا۔

”ہماری تنظیم بے حد طاقتور ہے۔ صرف ٹریس ہونے کی دیر ہے۔ اس کے بعد زیادہ وقت نہیں لگے گا۔ زیادہ سے زیادہ چند گھنٹے“...... موگاشے نے جواب دیا۔

”اوکے۔ ٹھیک ہے۔ یہ تجویز بہتر ہے۔ اب معاوضہ طے کر لیں تاکہ میں کام شروع کر دوں“...... ٹائیگر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”آپ بتائیں۔ فیصلہ مسٹر جیکسن کریں گے“...... موگاشے نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”جیکسن کو میرے اصولوں کا علم ہے۔ میں سودے بازی کا قائل نہیں ہوں“...... ٹائیگر نے کہا۔

”تو پھر بتائیں۔ اس کام کا کیا لیں گے آپ“...... موگاشے نے پوچھا۔

”میں اس کام کا معاوضہ بیس لاکھ لوں گا اور وہ بھی ڈالرز میں“...... ٹائیگر نے کہا۔

”بیس لاکھ ڈالر“...... اموگا نے منہ پھاڑ کر کہا۔

”جی ہاں۔ بیس لاکھ ڈالرز“...... ٹائیگر نے کہا۔

”آپ کی اور کوئی شرط“...... موگاشے نے کہا۔

”صرف ایک بات کہ اس سلسلے میں ہمارے درمیان جو باتیں طے ہوئی ہیں۔ آپ ان سے انحراف نہیں کریں گے۔ آپ کا کام بہرحال ہو جائے گا“...... ٹائیگر نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے مسٹر موگاشے۔ اس کام کے لئے یہ معاوضہ غیر مناسب نہیں ہے''...... جیکسن نے کہا۔

''او کے۔ اگر آپ کو منظور ہے تو پھر ہمیں بھی منظور ہے''۔ موگاشے نے جواب دیا۔

''او کے۔ اصول کے تحت آدھا معاوضہ پیشگی دے دیں اور وہ جگہ بتا دیں جہاں حماد صاحب کو لے کر آنا ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''اس کا جواب مسٹر جیکسن دیں گے''...... موگاشے نے کہا تو ٹائیگر جیکسن کی طرف دیکھنے لگا۔

''آزاد کالونی میں کوٹھی نمبر ایک سو گیارہ میرا خاص اور سیکرٹ اڈہ ہے۔ تم حماد کو وہاں لے آنا۔ میں موگاشے اور اموگا کو وہیں پہنچا دیتا ہوں۔ وہاں آپ بالکل بغیر کسی مداخلت کے رہ بھی سکتے ہیں''...... جیکسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ صوفے سے اٹھا اور کمرے کی عقبی دیوار میں موجود ایک دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ڈالرز کی دس گڈیاں موجود تھیں۔ اس نے دس کی دس گڈیاں ٹائیگر کے سامنے رکھ دیں اور پھر اس نے اپنی میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک چیک بک نکال لی۔ اس نے چیک بک کھولی اور پھر اس نے قلمدان سے ایک قلم نکالا اور اس قلم سے چیک بھرنا شروع کر دیا۔ چیک بھرنے کے بعد اس نے چیک پر اپنے دستخط کئے اور پھر بک

سے چیک پھاڑ کر ٹائیگر کی طرف بڑھا دیا۔

''یہ لو آدھا معاوضہ۔ ایک لاکھ نقد اور نو لاکھ ڈالرز کا گارنٹڈ چیک''...... جیکسن نے چیک ٹائیگر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

''شکریہ۔ اب یہ طے ہو گیا کہ میں حماد کو آزاد کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو گیارہ میں لے آؤں گا اور پھر وہاں آپ معلومات حاصل کریں گے اور وعدے کے مطابق چند گھنٹوں بعد اسے چھوڑ دیں گے''...... ٹائیگر نے چیک اور ڈالرز کی گڈیاں اپنے کوٹ کی مختلف جیبوں میں منتقل کرتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ جو کچھ طے ہوا ہے۔ وہی ہو گا۔ ہم اس معاملے میں کوئی بے اصولی نہیں کریں گے''...... موگاشے نے ٹھوس لہجے میں کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا اور پھر جیکسن، موگاشے اور اموگا سے مصافحہ کر کے وہ واپس بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

سیکرٹ سروس کے پاس ان دنوں چونکہ کوئی کیس نہ تھا اس لئے عمران سارا سارا دن فلیٹ میں گھسا رہتا تھا اور جب وہ فلیٹ میں ہوتا تو ظاہر ہے اسے سوائے کتابیں پڑھنے کے اور کیا کام ہو سکتا تھا۔ وہ کتابوں میں مغز ماری کرتا رہتا تھا اور سلیمان بے چارے کی شامت آئی رہتی تھی اسے بار بار عمران کے لئے چائے بنانی پڑتی تھی۔ اس وقت بھی عمران ایک سائنسی میگزین کے مطالعے میں مصروف تھا کہ اس کی نظریں میز پر رکھے ہوئے چائے کے کپ پر پڑی جو نجانے وہاں کب سے پڑا ہوا تھا اور چائے سرد ہو کر اپنا رنگ تک بدل چکی تھی۔

”ارے۔ یہ سلیمان چائے کب رکھ کر گیا تھا۔ تھوڑی دیر پہلے تو یہاں چائے کا کپ موجود ہی نہ تھا“...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ مطالعے میں واقعی اتنا مگن تھا کہ اسے پتہ ہی نہ چلا تھا کہ سلیمان کب کمرے میں آیا تھا اور اس نے کپ اس کے

سامنے میز پر چائے کا کپ رکھا تھا۔

”سلیمان۔ جناب آغا سلیمان پاشا صاحب“...... عمران نے زور سے ہانک لگاتے ہوئے کہا لیکن جواب میں سلیمان کی کوئی آواز سنائی نہ دی۔

”ارے جناب بہرے سلیمان صاحب کیا آپ کو میری آواز گوش گزار نہیں ہو رہی ہے“...... سلیمان کا جواب نہ پا کر عمران نے اور اونچی آواز میں کہا لیکن جواب ندارد۔

”کیا مطلب۔ یہ سلیمان سچ میں گونگا ہو گیا ہے یا بہرہ جو میری آوازیں سن کر بھی جواب نہیں دے رہا ہے“...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس نے دو تین بار سلیمان کو آوازیں دیں لیکن سلیمان نے اسے کوئی جواب نہ دیا تو عمران نے رسالہ میز پر رکھا اور چائے کا کپ اٹھا کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ وہ تیز تیز چلتا ہوا کچن میں گیا لیکن وہاں سلیمان موجود نہ تھا۔

عمران نے چائے کا کپ کچن میں رکھا اور پھر سلیمان کو فلیٹ میں یوں تلاش کرنے لگا جیسے وہ کوئی ننھا سا بچہ ہو اور اس کے ساتھ کھیلتے ہوئے کہیں چھپ گیا ہو۔ پھر وہ بیرونی دروازے کی طرف آیا تو اسے دروازے کی چٹخنی کھلی ہوئی دکھائی دی۔ دروازے کو باہر سے لاک کیا گیا تھا۔ عمران سمجھ گیا کہ سلیمان اس کے لئے چائے بنا کر شاپنگ کرنے کے لئے باہر چلا گیا ہے۔ کھلی ہوئی چٹخنی دیکھ کر عمران کو یاد آیا کہ واقعی کچھ دیر پہلے سلیمان کی آواز اس کے

کانوں میں پڑی تھی کہ وہ شاپنگ کرنے جا رہا ہے۔

عمران نے ایک طویل سانس لیا اور پھر وہ مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا واپس سٹنگ روم میں آ گیا۔ اس نے صوفے پر بیٹھ کر ایک بار پھر میگزین اٹھایا اور اس کا مطالعہ شروع کر دیا لیکن اس بار اس کا مطالعہ کا موڈ نہ بن رہا تھا اس نے میگزین ایک طرف رکھا اور پھر کچھ سوچ کر وہ اٹھا اور ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کمرے سے باہر آیا تو اس نے کشمشی رنگ کا نہایت عمدہ تراش کا سوٹ پہن رکھا تھا جو اس کے شخصیت پر بے حد جچ رہا تھا۔

عمران رکے بغیر بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ وہ مسلسل کتابیں اور میگزین پڑھ پڑھ کر بور ہو گیا تھا اس لئے اس نے دماغی خشکی مٹانے کے لئے باہر جانے کا فیصلہ کیا تھا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ اپنی ٹوسیٹر سپورٹس کار میں شہر کی سڑکیں ناپ رہا تھا۔ مختلف سڑکوں پر آوارہ گردی کرتے ہوئے جب ایک کمرشل پلازہ پر اس کی نظر پڑی تو اس نے کار کا رخ اس طرف موڑ لیا۔ اس نے کمرشل پلازہ کے بیسمنٹ میں کار پارک کی اور پھر وہ ایک لفٹ میں سوار ہو کر ساتویں فلور پر آ گیا۔ لفٹ سے نکل کر وہ ایک راہداری میں آیا اور پھر مختلف راہداریوں سے گزرتا ہوا ایک فلیٹ کے دروازے پر آ کر رک گیا۔ یہ جولیا کا فلیٹ تھا۔

جولیا نے چند دن پہلے اس فلیٹ میں شفٹنگ کی تھی۔ اس نے عمران کو پتہ بتایا تھا کہ اگر اسے فرصت ملے تو وہ اس کا نیا فلیٹ

دیکھنے کے لئے ضرور آئے لیکن عمران کے پاس فرصت ہوتے ہوئے بھی فرصت نہ ہوتی تھی۔ اب اس کمرشل پلازہ کے سامنے سے گزرتے ہوئے اس نے سوچا تھا کہ اسے جولیا کا فلیٹ دیکھ ہی لینا چاہئے ورنہ اس نے خواہ مخواہ اس سے گلے شکوے ہی کرتے رہنا ہے۔ اس نے جولیا کے فلیٹ کی کال بیل کا بٹن دبایا تو دوسرے لمحے دروازہ کھل گیا۔ دروازے پر صفدر موجود تھا۔

"اوہ۔ عمران صاحب۔ آیئے۔ آپ کا ہی انتظار ہو رہا تھا"۔ صفدر نے ایک طرف ہٹتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"اچھا۔ کیا وہ مولوی صاحب اور چھوہاروں کا بندوبست ہو چکا ہے"...... عمران نے اندر داخل ہوتے ہوئے بڑے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ جولیا کے فلیٹ میں تمام ممبران کو دیکھ کر وہ کھل اٹھا تھا۔

"تم خود اس انتظار میں سوکھ کر چھوہارا بن جاؤ گے"...... کمرے میں بیٹھے ہوئے تنویر نے عمران کی بات سنتے ہی منہ بنا کر جواب دیا۔

"ارے ارے۔ اس خوشی کے موقع پر تنویر کو کیوں بلا لیا تم نے۔ اسے تو قل خوانی پر بھی نہیں بلانا چاہئے کہ کہیں قل خوانی کرانے والوں کی بھی قل خوانی نہ کرانی پڑ جائے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تم شکل سے ہی گورکن لگتے ہو۔ کبھی آئینہ دیکھا ہے تم نے"۔

تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تنویر۔ کیا ضرورت ہے اس قسم کی فضول باتوں کی۔ اچھے بھلے خوشگوار ماحول کو کیوں خراب کر رہے ہو"...... جولیا نے کچن سے باہر آتے ہوئے تنویر سے مخاطب ہو کر سخت لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا آپ نے عمران کی طرف داری کرنے کی قسم کھا رکھی ہے۔ کیا آپ مجھے اس کے سامنے ہمیشہ کی طرح ذلیل کرنا چاہتی ہیں"...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کرنا چاہتی ہیں کا کیا مطلب ہوا۔ یہ لفظ تو وہاں استعمال ہوتا ہے جہاں کچھ ہونا باقی ہو۔ جہاں پہلے سے ہی سب کچھ ہو چکا ہو وہاں کرنا چاہتی ہیں کا لفظ استعمال نہیں کیا جاتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے جبکہ تنویر برے برے منہ بنانے لگا۔

"آپ سب کو یہاں دیکھ کر میرے دماغ میں خطرے کی گھنٹیاں بلکہ گھنٹال بجنا شروع ہو چکے ہیں۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ یہاں سب کس خوشی میں موجود ہیں۔ کہیں زبردستی میرا دعوت ولیمہ کا بندوبست تو نہیں کیا جا رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ مس جولیا نے فلیٹ بدلا تھا تو ہمیں فون کر کے فلیٹ دکھانے اور خاص طور پر دعوت پر بلایا تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ وہ ہم سب کے لئے اپنے ہاتھوں سے لنچ تیار کرے گی"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اوہ۔ تو تم دعوت کھانے آئے ہو"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ اور ہم ابھی آپ کو فون کرنے کا پروگرام بنا ہی رہے تھے کہ آپ خود ہی یہاں پہنچ گئے"...... صفدر نے کہا۔

"صرف پروگرام ہی بنا رہے تھے یا مجھے چکر دینے کا سوچ رہے تھے۔ یہ چکر دینے کا پروگرام یہاں ایک ہی آدمی بنا سکتا ہے اور مجھے اس کا نام نہیں پتہ۔ کیوں تنویر"...... عمران نے کہا۔

"شٹ اپ۔ میں نے تمہیں کب چکر دیا ہے"...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

"لو۔ میں نے تمہارا نام کب لیا۔ یہ تو وہی بات ہو گئی کہ جو بولے وہی کنڈا کھولے بلکہ چور کی داڑھی میں شہتیر۔ نہیں شہتیر تو بڑا ہوتا ہے اور تمہاری داڑھی بھی نہیں ہے اس لئے یہ محاورہ ہی غلط ہے"...... عمران نے کہا تو وہ سب مسکرا دیئے۔

"اچھا ہوا تم خود ہی یہاں آ گئے ہو ورنہ میں نے فون کر کے تمہارا اس وقت تک ناطقہ بند کر رکھنا تھا جب تک تم یہاں نہ آ جاتے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو اچھا ہوا کہ میں خود ہی یہاں پہنچ گیا ہوں کم از کم میرا ناطقہ بند ہونے سے تو بچ گیا ہے"...... عمران نے کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"شکل اچھی نہ ہو تو بات تو اچھی کر لیا کرو۔ خواہ مخواہ احمقوں کی طرح ہانکتے رہتے ہو جس کا کوئی سر پیر ہی نہیں ہوتا"...... تنویر نے

منہ بناتے ہوئے کہا۔

”عمران۔ تنویر بالکل ٹھیک کہہ رہا ہے۔ تمہاری شکل اچھی نہیں ہے تو کم از کم باتیں تو اچھی کیا کرو“...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا اور اس کی اس بات پر تنویر کا غصے سے بگڑا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔ اس کے لئے شاید اتنا ہی کافی تھا کہ جولیا نے اس کے سامنے عمران کو یہ الفاظ کہہ دیئے ہیں۔

”فلاسفر کہتے ہیں کہ چہرہ تو آئینہ ہوتا ہے اور آئینے میں تو اس کا عکس ہی نظر آئے گا جو اس کے سامنے موجود ہو۔ اب میں اور کیا کہوں“...... عمران نے گھما کر بات کرتے ہوئے کہا اور اس بار جولیا کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی بے اختیار ہنس پڑے۔ کیونکہ وہ سب عمران کی بات کا مطلب سمجھ گئے تھے جبکہ تنویر صرف مسکرا دیا۔ شاید اس کے پلے بات نہ پڑی تھی۔

”عمران صاحب۔ آپ نے یہاں آتے ہی لڑنا شروع کر دیا جبکہ ہم سب پکنک منانے کا پروگرام بنائے بیٹھے ہیں اور اب صرف آپ کا ہی انتظار ہو رہا تھا تا کہ اسے جلد سے جلد عملی جامہ پہنایا جا سکے“...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ لیکن میرے پاس تو صرف یہی جوتا ہے۔ باقی چیزوں پر تو آغا سلیمان پاشا نے قبضہ کر رکھا ہے اور تم جانتے ہو کہ وہ کسی کو بخار تک نہیں دیتا۔ جامہ کہاں سے دے گا اور وہ بھی اپنا“۔ عمران نے چونک کر کہا۔

”یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں“...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ باقی ساتھیوں کے چہروں پر بھی حیرت تھی۔ شاید ان میں سے کوئی بھی عمران کی بات کا مقصد نہ سمجھ سکا تھا۔

”تم نے عملی جامہ پہنانے کی بات کی تھی نا اور جب سرے سے جامہ مطلب ہے کہ لباس ہی موجود نہ ہو تو اسے پہنا کیسے جا سکتا ہے“...... عمران نے اپنی بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا تو کمرہ قہقہوں سے گونج اٹھا۔

”آپ کے سامنے تو محاورہ بولنا ہی اپنے آپ سے زیادتی کرنے کے مترادف ہوتا ہے“...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

”بولنے کے لئے اور تھوڑی چیزیں ہیں۔ بس صرف بڑا بول بولنا منع ہے۔ باقی جو چاہو بول سکتے ہو لیکن ایسا بول جو تول میں بھی پورا ہو مطلب پہلے تولو پھر بولو اور پھر چاہے اتنا بولو کہ بول بول کر تھک جاؤ“...... عمران نے جواب دیا اور ایک بار پھر کمرہ قہقہوں سے گونج اٹھا۔

”عمران صاحب۔ ہم فراغت سے تنگ آ چکے ہیں اور فارغ بیٹھے بیٹھے مر جانے کی حد تک بور ہو چکے ہیں۔ اس لئے ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ دارالحکومت سے باہر جا کر ایک ہفتے کے لئے پکنک منائی جائے۔ فورسٹارز بھی آج کل فارغ ہیں۔ اس لئے وہ بھی ہمارے ساتھ شامل ہیں“...... صفدر نے اچانک سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم تو جانتے ہی ہو کہ میں معاشی طور پر خاصا کمزور واقع ہوا ہوں بلکہ تم مجھے معاشی طور پر دیوالیہ بھی کہہ سکتے ہو۔ اس لئے مجبوری ہے کہ میں تمہاری کوئی خدمت نہیں کر سکتا۔ البتہ ایک کام ہو سکتا ہے کہ میں تم سب کو رسید بکیں چھپوا کر دے دوں کہ دارالحکومت میں ایک مسجد قائم کی جا رہی ہے۔ اس کے لئے چندے کی اپیل ہے۔ تم سارا شہر گھومو۔ ہر گھر اور ایک ایک دکان پر جانا۔ اصل رقم تو ظاہر ہے میری ملکیت ہو گی لیکن تمہارا کمیشن اتنا بن جائے گا کہ تم ایک کیا کئی پکنکیں منا اور ساتھ میں مجھے اور جولیا کو مفت میں گھما پھرا سکو گے"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

"مسجد کیوں۔ چندہ تو یتیم خانوں کے لئے بھی جمع کیا جا سکتا ہے اور تمہاری شکل واقعی کسی یتیم خانے کے منیجر جیسی ہی ہے۔ اس لئے تمہارے خیالات بھی ویسے ہی ہیں"...... تنویر نے موقع دیکھتے ہی عمران پر چوٹ کرتے ہوئے کہا۔

"مالک کو بھی آئینہ دیکھ لینا چاہئے"...... عمران نے ترکی بہ ترکی جواب دیا اور کمرہ زوردار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"یہ کس بات پر قہقہے لگائے جا رہے ہیں"...... جولیا نے کچن سے برآمد ہوتے ہوئے کہا۔ اس نے ایک ٹرے میں چائے کے تین فلاسک رکھے ہوئے تھے۔

"مسجد یا یتیم خانے کے نام پر چندہ اکٹھا کرنے اور اس کی

بندر بانٹ کے منصوبے بنائے جا رہے ہیں"...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اچھا وہ کیوں"...... جولیا نے ٹرے درمیانی میز پر رکھتے ہوئے کہا تو صفدر نے اسے عمران کی بات مختصر طور پر بتا دی۔

"اس کی کیا ضرورت ہے۔ کیا تم نے عمران سے کہا ہے کہ یہ چندہ دے"...... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں مس جولیا۔ عمران صاحب سے رقم کی بات کرنا تو ایسے ہی ہے جیسے چیل کے گھونسلے میں گوشت تلاش کرنا"...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"چیل کے گھونسلے سے تو شاید گوشت کا کوئی چھوٹا سا ٹکڑا مل ہی جائے گا مگر عمران صاحب کی جیب سے رقم نہیں نکل سکتی"۔ اس بار چوہان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"چیل تو امیر ہو گی نا کہ مہنگائی کہ اس دور میں بھی گوشت کھاتی ہے۔ مجھ جیسے غریب کی جیب سے رقم کیسے برآمد ہو سکتی ہے۔ البتہ آپ لوگوں کی جیبیں بھری ہوئی ہوں گی۔ آخر بڑی بڑی تنخواہیں لے رہے ہیں۔ میں تو مونگ کی دال کھا کھا کر پلا بڑھا ہوں اسی لئے معدہ چوپٹ ہے"۔ عمران نے کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔ آپ فکر مت کریں۔ آپ سے پکنک کے سلسلے میں کوئی رقم وغیرہ نہیں لی جائے گی بلکہ آپ اس پکنک کے

مہمان خصوصی ہوں گے۔ ہمارا مقصد صرف اتنا ہے کہ آپ چیف سے ہمیں دارالحکومت سے باہر جانے کی اجازت لے دیں اور بس باقی آپ کا سارا خرچہ ہمارے ذمہ“...... صفدر نے کہا۔

”ارے واہ۔ تم نے قربانی کا بکرا مجھے بنا لیا۔ تم چاہتے ہو کہ چیف سے میں بات کروں تاکہ وہ اپنی چھری تیز کر کے مجھ پر ہی آزمائے اور میں خواہ مخواہ سیکرٹ سروس کا مہمان خصوصی بن کر ذبح ہو جاؤں۔ واہ واہ“...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”ہونہہ۔ مہمان خصوصی پتہ ہے کسے کہتے ہیں“...... تنویر ایک بات پھر بول پڑا۔

”خاص مہمان۔ میرا خیال ہے کہ یہی مطلب ہوگا“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ مہمان خصوصی کا اصل مطلب ہوتا ہے احمق آدمی۔ جسے مصنوعی عزت دے کر اس سے بھاری رقم بطور عطیہ وصول کی جا سکتی ہے“...... تنویر نے کہا تو کمرہ بھرپور قہقہوں سے گونج اٹھا۔

”پھر تو میں مہمان خصوصی نہیں بن سکتا۔ اس تعریف کی رو سے تو تنویر بنا بنایا مہمان خصوصی ہے۔ بنانے کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب۔ مذاق چھوڑیں۔ چیف کو فون کریں اور ہمیں اجازت لے کر دیں“...... صفدر نے بات کا رخ بدلتے ہوئے کہا کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ اگر تنویر اور عمران کے درمیان یہ بحث جاری

رہی تو پھر جھگڑا شروع ہو جائے گا۔ نہ تنویر باز آئے گا اور نہ عمران۔ اس لئے اس نے مداخلت کرنی ضروری سمجھی تھی۔

”شادی کے لئے چیف سے اجازت لینے کی کیا ضرورت ہے۔ جب میاں بیوی راضی ہوں تو قاضی بے چارہ بھی بے بس ہوتا ہے۔ تم صالحہ کا ہاتھ تھامو اور اسے لے کر پہنچ جاؤ کسی نکاح خواں کے پاس۔ گواہان کا بیڑہ ہم اٹھا لیں گے۔ بعد میں تم میرے اور جولیا کے گواہ بن جانا۔ کیوں جولیا“...... عمران نے کہا۔

”فضول باتیں مت کرو“...... جولیا نے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”پہلی بار سنا ہے کہ شادی خانہ آبادی کی باتیں فضول ہوتی ہیں۔ اچھا خیر یہ تو بتا دو تم سب کہاں جانا چاہتے ہو“...... عمران نے پوچھا۔

”ہم نے بڑے طویل بحث و مباحثہ کے بعد پاکیشیا کے شمالی علاقوں میں واقع انتہائی خوبصورت جھیل کاسکا پر پکنک منانے کا فیصلہ کیا ہے۔ ہمارا پروگرام وہاں ایک ہفتہ رہنے کا ہے“...... صفدر نے کہا۔

”جھیل کاسکا۔ ویری گڈ۔ وہ تو واقعی بے حد خوبصورت جگہ ہے میں کئی بار وہاں جا چکا ہوں۔ لیکن اگر میں تمہیں اس سے بھی بہتر جگہ بتا دوں تو کیا خیال ہے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہم سب بھی وہاں کئی بار جا چکے ہیں۔ لیکن اس جگہ کا حسن

ہی ایسا ہے کہ بار بار جانے کو دل چاہتا ہے۔ ویسے آپ کے ذہن میں اور کون سی جگہ ہے''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اس جھیل کاسکا سے آگے جنوب کی طرف کچھ فاصلے پر ایک گاؤں ہے جسے جبوک گاؤں کہا جاتا ہے۔ راستہ بے حد دشوار گزار ہے اس لئے عام سیاح وہاں نہیں جاتے۔ وہاں ایک اور قدرتی جھیل ہے جسے جبوک جھیل کہا جاتا ہے۔ اس علاقے کا منظر جھیل کاسکا سے ہزار گناہ زیادہ خوبصورت ہے۔ پھر اس جبوک جھیل میں ایک خاص قسم کی مچھلی بھی پائی جاتی ہے جس کا شکار کرنے کا طریقہ بھی عام طریقوں سے ہٹ کر ہے۔ اس گاؤں کے لوگ بے حد پر خلوص اور محبت کرنے والے لوگ ہیں۔ وہاں ہمیں ہر طرح کی سہولت بھی مل سکتی ہے اور اس خاص مچھلی کو کھا کر جو تمہیں لطف اور لذت ملے گی وہ کسی اور مچھلی میں نہیں ہے اور نہ ہی وہ مچھلی تمہیں اس جگہ کے علاوہ پاکیشیا میں کہیں اور مل سکتی ہے۔ اس جھیل کے علاوہ وہاں قدیم کھنڈرات بھی موجود ہیں جو سنا ہے پرانے دور کے بادشاہوں کے محل ہیں۔ وہ کھنڈرات قدیم تہذیب کے آئینہ دار ہیں جنہیں دیکھ کر طبیعت باغ باغ ہو جاتی ہے''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ میں بھی ایک بار جبوک جھیل جا چکا ہوں۔ وہ واقعی انتہائی خوبصورت علاقہ ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اگر ایسی بات ہے تو پھر وہاں چلے چلو۔ ہمارا نئی جگہ دیکھنے کا شوق بھی پورا ہو جائے گا''...... صفدر نے کہا اور پھر تنویر سمیت سب نے اس تجویز کی تائید کر دی۔

''اوکے پکنک سپاٹ کا تو فیصلہ ہو گیا۔لیکن اب مسئلہ چیف سے اجازت لینے کا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''تم نے بات کی ہے چیف سے''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ ہم نے اس خوف سے بات نہیں کی کہ اگر چیف نے انکار کر دیا تو پھر وہ آپ کی بات بھی نہ مانے گا۔ اس لئے ہم نے بہتر یہی سمجھا ہے کہ آپ خود ہی بات کر لیں۔ ہمیں یقین ہے کہ آپ کسی نہ کسی طرح چیف سے اجازت حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے''...... صفدر نے کہا۔ جولیا نے اس دوران چائے کے کپ سب کو دے دیئے تھے اور اب وہ سب کے ساتھ کرسی پر بیٹھی چائے سپ کرنے میں مصروف تھی۔

''میں کرتا ہوں بات۔ یہ کون سا مشکل کام ہے''...... عمران نے کہا۔

''تمہیں کہنا چاہئے کہ میں کس مرض کی دوا ہوں''...... تنویر نے کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''تنویر کو سیدھا کرنے کی''...... عمران نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا تو ان سب کے قہقہے تیز ہو گئے۔ عمران نے ساتھ پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع

کر دیئے اور آخر میں لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا اس لئے دوسری طرف بجنے والی گھنٹی کی آواز کمرے میں موجود ہر شخص کو سنائی دے رہی تھی۔

''ایکسٹو''...... چند لمحوں بعد رابطہ ہونے پر ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''آپ کو علی عمران۔ ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) جیسے معزز اور انتہائی تعلیم یافتہ آدمی سے ہمکلام ہونے کا شرف حاصل ہو رہا ہے جناب''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور کمرے میں موجود سب لوگ عمران کی اس شرارت پر بے اختیار مسکرا دیئے۔

''پھر میں کیا کروں''...... ایکسٹو کا لہجہ اسی طرح سرد تھا۔

''پھر یہ کہ آپ کو فخر محسوس ہونا چاہئے کہ آپ ایسے آدمی سے گفتگو کی سعادت حاصل کر رہے ہیں جو دنیا میں یکتا ہے جس کے سر پر سینگ ہیں اور نہ پیچھے دم۔ ویسے بہتر یہی ہے کہ آپ اس کے لئے باقاعدہ پریس کانفرنس طلب کریں اور اخباری نمائندوں کو بتائیں تاکہ اخبار میں یہ خبر شائع ہو سکے کہ مستقبل کے عظیم مؤرخ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) جیسی عظیم شخصیت سے آپ کی گفتگو ہونے کے اعزاز کی بنیاد پر آپ کو بھی اس دور کی معزز شخصیتوں میں جگہ دی جائے''...... عمران کی زبان رواں ہو چکی تھی۔

''میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ میں اسے تم جیسے فضول آدمی سے گفتگو میں ضائع کر سکوں۔ نانسنس''...... دوسری طرف سے ایکسٹو نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

''ہونہہ۔ بڑا حاسد ہے تمہارا چیف۔ میری عظیم شخصیت کی اہمیت کو برداشت ہی نہیں کر سکا''...... عمران نے کریڈل پر ہاتھ رکھتے ہوئے منہ بنا کر کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''تم نے باتیں ہی ایسی شروع کر دیں۔ چیف سے بات کرنا تمہارے لئے اعزاز ہے یا چیف کے لئے''...... جولیا نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''اچھا۔ حیرت ہے۔ میں خواہ مخواہ اپنے آپ کو اہم سمجھتا رہا کہ آخر پاکیشیا کی سیکرٹ سروس کے چیف نے مجھے اپنا نمائندہ خصوصی بنایا ہے تو میری کچھ تو اہمیت ہو گی''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''میں خود بات کرتی ہوں۔ تم فضول باتیں کر کے چیف کو ناراض کر دو گے۔ لاؤ مجھے دو رسیور''...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''نہیں مس جولیا۔ آپ عمران صاحب کو ہی بات کرنے دیں۔ میں ان کا آئیڈیا سمجھ گیا ہوں''...... صفدر نے کہا۔

''آئیڈیا۔ کیا مطلب۔ کیسا آئیڈیا''...... جولیا نے چونک کر

کہا۔

”عمران صاحب ایسی باتیں کر کے چیف کو زچ کرنا چاہتے ہیں تاکہ چیف اپنی جان چھڑانے کے لئے ہمیں اجازت دینے پر مجبور ہو جائے“...... صفدر نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

”دیکھا۔ اسے کہتے ہیں ذہانت۔ کاش صفدر جیسا ذہین آدمی کوئی ڈھنگ کا کام کرتا۔ خواہ مخواہ فضول کاموں میں پڑ کر اپنی ذہانت ضائع کر رہا ہے۔ سیکرٹ سروس چھوڑ کر یہ آج بھی صالحہ سے شادی کر لے تو اگلے دو چار برسوں میں یہ دو چار بچوں کا باپ بھی بن سکتا ہے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”بس۔ بس۔ آپ یہ باتیں چیف سے کریں مجھے تو معاف ہی رکھیں“...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔ عمران نے بھی مسکراتے ہوئے کریڈل سے ہاتھ اٹھایا اور ایک بار پھر نمبر پریس کرنے میں مصروف ہو گیا۔

”ایکسٹو“...... دوسری طرف سے ایک بار پھر چیف کی سرد آواز سنائی دی۔

”ٹو ہوتے ہوئے آپ کے رعب اور دبدبے کا یہ عالم ہے تو اگر آپ ون ہوتے تو پھر کیا حال ہوتا“...... عمران کی زبان پھر رواں ہو گئی۔

”تم بار بار کیوں فون کر رہے ہو“...... ایکسٹو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”آپ کی مدھر، شیریں، دلکش، خوبصورت، لوچ دار اور انتہائی مترنم آواز میرے کانوں میں رس گھول دیتی ہے چیف۔ واہ۔ کیا خوبصورت آواز ہے۔ مجھے یوں لگتا ہے جیسے کسی انتہائی گہرے انویں کی نادیدہ تہہ میں بیک وقت کئی خونخوار مینڈک ایک سُر میں ٹرٹرا رہے ہوں۔ یا پھر دور کہیں کسی پرانے مندر کی ٹوٹی پھوٹی گھنٹیاں ایک دوسرے سے سر ٹکرا کر بج رہی ہوں۔ واہ۔ کیا دلکش اور مدھر آواز ہے۔ میرا بار بار یہ آواز سن کر اپنے کانوں میں رس گھولنے کو دل کرتا ہے اور“...... عمران نے کہا تو ممبران کے چہرے عمران کے فقرے کے آخری الفاظ پر بے اختیار ہونق سے ہو کر رہ گئے۔ کیونکہ انہیں یقین ہو گیا تھا کہ اب چیف کا غصہ عروج پر پہنچ جائے گا۔

”یہ تمہاری قوت سماعت کی خرابی ہے۔ آواز کی خصوصیات کا انحصار سننے والے کی قوت سماعت پر ہوتا ہے۔ نانسنس“...... دوسری طرف سے ایکسٹو کی ٹھہری ہوئی آواز سنائی دی تو سب ممبرز کے چہروں پر خوف کی بجائے انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

”اوہ۔ اوہ۔ بہت شکریہ جناب۔ اب مجھے معلوم ہوا ہے کہ میری قوت سماعت گڑبڑ کیوں کر رہی ہے۔ سیکرٹ سروس کے ممبروں کے اجتماع میں بیٹھنے کے بعد یہی کچھ ہوتا ہے“۔ عمران نے کہا تو سب کے بے اختیار ہونٹ بھنچ گئے۔

”مجھے معلوم ہے کہ تم جولیا کے فلیٹ سے فون کر رہے ہو

"نانسنس"...... ایکسٹو کا لہجہ ایک بار پھر سرد ہو گیا تھا۔ اس نے عمران کے طنزیہ فقرے کا سرے سے نوٹس ہی نہ لیا تھا۔

"ارے۔ میں تو سمجھتا تھا کہ جولیا کا مکمل نام جولیانا فٹز واٹر ہے لیکن یہ تو آج آپ سے معلوم ہوا ہے کہ اس کا اصل نام جولیا نانسنس ہے۔ واہ۔ اور جناب جولیا کے فلیٹ پر اس وقت پوری پاکیشیا سیکرٹ سروس موجود ہے اور جناب یہ سب فارغ رہ رہ کر تنگ آ چکے ہیں۔ اس لئے اب یہ چاہتے ہیں کہ انہیں کچھ دن آوارہ گردی کرنے کے لئے رخصت دے دی جائے۔ آپ کہیں تو میں ان کی رخصت کی عرضی دست بدست لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتا ہوں"...... عمران اصل موضوع پر آ گیا۔

"انہیں معلوم ہے کہ استعفیٰ دینے کے کیا نتائج نکلیں گے"۔ دوسری طرف سے ایکسٹو نے کہا تو جولیا سمیت سب ممبران بے اختیار اچھل پڑے۔ جولیا نے بے اختیار عمران کے ہاتھ سے رسیور جھپٹ لیا۔

"چچ چچ۔ چیف۔ میں جولیا بول رہی ہوں۔ ہمارا مطلب رخصت سے استعفیٰ دینا نہیں ہے۔ ہم تو تفریح کرنے کے لئے دارالحکومت سے باہر جانا چاہتے ہیں۔ اس لئے رخصت کی بات کر رہے ہیں۔ صرف چند دن کی رخصت"...... جولیا نے جلدی سے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"تو اس کے لئے تمہیں ایک غیر متعلق آدمی کو درمیان میں

لانے کی کیا ضرورت تھی"...... ایکسٹو کا لہجہ بے حد سرد تھا۔

"غیر متعلق آدمی۔ کک۔ کک۔ کیا مطلب چیف"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ شاید چیف کی بات کا صحیح طور پر مطلب نہ سمجھ سکی تھی۔

"عمران ایک غیر متعلق آدمی ہے۔ جبکہ تم ڈپٹی چیف ہو۔ کیا تم مجھ سے براہ راست بات نہیں کر سکتی تھی"...... ایکسٹو کا لہجہ اسی طرح سرد تھا۔

"وہ۔ وہ جناب۔ ہمیں ڈر تھا کہ کہیں آپ انکار نہ کر دیں۔ عمران نے دعویٰ کیا تھا کہ وہ ہمیں رخصت لے دے گا جناب"۔ جولیا نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ سیکرٹ سروس کا معاملہ ہے۔ سمجھی تم، عمران کا سیکرٹ سروس سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ میں کسی غیر متعلق آدمی کی ایسے کاموں میں مداخلت پسند کرتا ہوں۔ جہاں تک رخصت کی بات ہے۔ تم ڈپٹی چیف ہو۔ ایسے فیصلے تم خود بھی کر سکتی ہو۔ ڈپٹی چیف ہونے کی حیثیت سے یہ چھوٹی چھوٹی باتیں تم خود طے کر لیا کرو۔ میرا وقت ضائع کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس لئے اگر ممبران تفریح کے لئے رخصت چاہتے ہیں تو فیصلہ خود کر لینا اور مجھے صرف اطلاع دے دینا۔ گڈ بائی"...... دوسری طرف سے ایکسٹو نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ جولیا کا چہرہ مسرت کی شدت سے سرخ ہو گیا تھا۔ اسے شاید تصور بھی نہ تھا

کہ ایکسٹو اس پر اس حد تک اعتماد کرتا ہے جبکہ عمران کا منہ لٹکا ہوا تھا اور کندھے اس طرح جھک گئے تھے جیسے وہ اپنی زندگی کی آخری بازی بھی ہار گیا ہو۔

”لو ہمیشہ کے لئے یہ مسئلہ تو حل ہو گیا۔ اب تیاری کرو جانے کی“...... جولیا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ویسے چیف کی بات تو درست تھی مس جولیا۔ آخر آپ ڈپٹی چیف ہیں۔ اتنے اختیارات تو بہرحال آپ کو حاصل ہونے ہی چاہئیں“...... تنویر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ جیسے ایکسٹو نے اختیارات جولیا کو نہیں بلکہ براہ راست اسے دے دیئے ہوں۔

”ٹھیک ہے۔ آئندہ میں خود ہی ایسے معاملات کے فیصلے کیا کروں گی اس کے لئے ہم کسی غیر متعلق آدمی کو درمیان میں نہیں لائیں گے۔ تم بھی تیاری کرو عمران۔ ہم نے کل یہاں سے روانہ ہو جانا ہے“...... جولیا نے مسکراتے ہوئے اور غور سے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”اگر میں غیر متعلق آدمی ہوں تو پھر میں کیسے تم لوگوں کے ساتھ جا سکتا ہوں“...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”خود تو دوسروں کے متعلق بڑی بڑی باتیں کر لیتے ہو۔ اس وقت تو تمہیں کسی کے جذبات کی پرواہ نہیں ہوتی۔ تمہارے ساتھ اگر کوئی معمولی سی بات بھی ہو جائے تو منہ پھلا کر بیٹھ جاتے ہو۔

چیف کے لئے تم غیر متعلق ہو سکتے ہو۔ ڈپٹی چیف کے لئے تو بہرحال غیر متعلق نہیں ہو بلکہ ہم سب کے قریبی ساتھی ہو“۔ جولیا نے تیز لہجے میں کہا اور یہ آخری الفاظ کہنے پر اس نے بے اختیار منہ دوسری طرف کر لیا۔

”ارے واہ۔ یہ ہوئی نا بات۔ اب مجھے چیف کی کیا پرواہ ہو لتی ہے۔ بیٹھا رہے نقاب پہن کر اور سات پردوں میں چھپ کر۔ مجھے کون سی اس کی شکل دیکھنی ہے“...... عمران نے بڑے مسرت بھرے لہجے میں کہا لیکن تنویر کے چہرے پر مختلف تاثرات ابھر آئے تھے۔

”جسے چیف غیر متعلق کہہ دے۔ وہ غیر متعلق ہی ہوتا ہے۔ کسی کے کہنے سے وہ ہمارا ساتھی نہیں بن سکتا“...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”تنویر۔ پلیز۔ تم خاموش رہو“...... جولیا نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا تو تنویر کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔ شاید جولیا کے منہ سے اپنے لئے پلیز کا لفظ سن لینا ہی اس کے لئے کافی ہو گیا تھا۔ لیکن پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

”یا اللہ خیر۔ کہیں رنگ میں بھنگ نہ پڑ جائے“...... صفدر نے بے اختیار کہا اور دوسرے ممبران کے چہروں پر بھی پریشانی کے تاثرات ابھر آئے۔ جولیا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

’’جولیا بول رہی ہوں‘‘...... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

’’سلیمان بول رہا ہوں مس جولیا۔ کیا عمران صاحب یہاں ہیں‘‘...... دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

’’ہاں مگر تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ وہ یہاں ہو سکتا ہے‘‘۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’بڑی بیگم صاحبہ یہاں فلیٹ پر موجود ہیں اور ان کا حکم ہے کہ ابھی اور اسی وقت عمران صاحب سے بات کراؤ۔ اس لئے مجبوراً مجھے یہاں فون کرنا پڑا ہے پہلے میں نے رانا ہاؤس فون کیا۔ وہاں صاحب نہ ملے تو میں نے سوچا کہ باری باری ان کے سب ساتھیوں کے فلیٹ پر فون کروں اور سب سے پہلے آپ کو ہی فون کیا ہے‘‘...... دوسری طرف سے سلیمان نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

’’ٹھیک ہے۔ بات کر لو‘‘...... جولیا نے مطمئن ہوتے ہوئے کہا اور رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

’’کیا بات ہے سلیمان۔ اماں بی خیریت سے تو ہیں۔ کوٹھی میں تو سب خیریت ہے نا‘‘...... عمران نے قدرے پریشان سے لہجے میں کہا۔

’’جی ہاں۔ انہوں نے کسی رشتہ دار کے ہاں فوری طور پر جانا ہے اور وہ آپ کو ساتھ لے جانا چاہتی ہیں‘‘...... دوسری طرف سے سلیمان نے کہا۔

’’اچھا میں آ رہا ہوں‘‘...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

’’عمران صاحب آپ نے ہمارے ساتھ جانا ہے۔ اس بات کا خیال رکھیں‘‘...... صفدر نے کہا۔

’’تم فکر نہ کرو۔ اگر کوئی مسئلہ ہو بھی گیا تو اماں بی کو ساتھ لے لوں گا۔ ان کے ساتھ مل کر پکنک منانے کا لطف دوبالا بلکہ چوبالا ہو جائے گا۔ اب مجھ سے چوبالا کا مطلب پوچھنے نہ بیٹھ جانا۔ اماں بی انتظار کر رہی ہیں۔ انہیں انتظار کرنا برا لگتا ہے۔ لیٹ ہو گیا تو پھر ان کی جوتیاں ہوں گی اور میرا سر اور پھر میرا سر بس نام کا ہی سر بن کر رہ جائے گا اس لئے اللہ حافظ‘‘...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اسے معلوم تھا کہ اماں بی کے ساتھ جانے کا سن کر سب ممبران کے چہروں پر کیسے تاثرات ابھر آئے ہوں گے ظاہر ہے اس کے بعد ان کے لئے تفریح اور پکنک پر جانے کا کوئی تصور باقی نہ رہے گا۔ تھوڑی دیر بعد عمران فلیٹ پر پہنچ گیا۔ سر عبدالرحمٰن کی پرائیویٹ کار مع ڈرائیور نیچے موجود تھی۔

’’السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ‘‘...... سٹنگ روم میں داخل ہوتے ہی عمران نے بڑے خشوع و خضوع سے مکمل سلام کرتے ہوئے کہا۔

’’وعلیکم والسلام و رحمتہ اللہ و برکاتہ۔ تم۔ تم کہاں آوارہ گردی

کرتے رہتے ہو۔ کیا اسی لئے یہاں اکیلے رہتے ہو“...... اماں بی نے بڑے جلال بھرے لہجے میں کہا۔

”اماں بی۔ آپ کا بیٹا بھلا آوارہ گردی کر سکتا ہے۔ کیا آپ کو اپنے بیٹے پر اعتماد نہیں ہے“...... عمران نے قالین پر اماں بی کے قدموں میں بیٹھتے ہوئے کہا تو اماں بی کے چہرے پر ابھر آنے والے غصے کا تاثر یکلخت محبت میں بدل گیا۔

”اس اعتماد کی بنا پر تو میں نے تمہیں اجازت دے رکھی ہے یہاں اکیلا رہنے کی لیکن تم گئے کہاں تھے“...... اماں بی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”وہ۔ اماں بی۔ ایک خاتون نے بلایا تھا اپنے کسی کام کے لئے“...... عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔ ویسے اس نے جان بوجھ کر خاتون کا لفظ کہا تھا کیونکہ اگر وہ عورت کہہ دیتا تو وہ جانتا تھا کہ اماں بی کا پارہ یکلخت آخری ڈگری پر پہنچ جاتا۔ خاتون سے ظاہر ہے اماں بی اسے کوئی بوڑھی عورت سمجھتیں۔

”خاتون نے کیوں۔ کون خاتون“...... اماں بی نے چونک کر پوچھا۔

”بڑی پہنچی ہوئی خاتون ہیں اماں بی۔ انتہائی عبادت گزار اور پرہیزگار ہیں۔ وہ لوگوں کے کام کرتی ہیں لیکن ایک پیسہ بھی نہیں لیتیں بڑی خدا ترس ہیں“...... عمران نے کہا۔

”اچھا لیکن وہ کون ہیں۔ کہاں رہتی ہیں اور تمہیں اس نے

کیوں بلایا تھا۔ وہ تمہیں کیسے جانتی ہیں“...... اماں بی نے حیران ہو کر پوچھا۔

”ان کے کسی مرید نے ان کے سامنے میری تعریف کر دی تھی۔ بس خاتون نے مجھے بلا لیا اور کہنے لگیں کہ کسی نیک ماں کے بیٹے ہو۔ بڑی دعائیں دی ہیں انہوں نے مجھے“...... عمران نے جان بوجھ کر موضوع بدلتے ہوئے کہا حالانکہ جب اس نے بات شروع کی تھی تو اس کا موڈ شرارت آمیز تھا لیکن پھر اس نے جان بوجھ کر بات کا رخ بدل دیا تھا ورنہ ظاہر ہے اماں بی کو سنبھالنا مشکل ہو جاتا اور ان کا کوئی پتہ نہیں تھا کہ وہ وہیں فلیٹ سے ہی اسے جوتیاں مارتیں کوٹھی تک لے جاتیں اور نادر شاہی حکم صادر کر دیتیں کہ وہ اب کوٹھی سے باہر نہیں نکل سکتا۔

”ہاں ابھی اس موقع پرست اور مطلبی دنیا میں نیک لوگ موجود ہیں۔ تم جایا کرو ان کے پاس۔ بلکہ تم ایسا کرو کہ کبھی مجھے بھی لے چلو۔ میں ثریا کے لئے ان سے دعا کراؤں گی“...... اماں بی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیوں۔ کیا ہوا ثریا کو۔ خیریت ہے“...... عمران نے چونک کر پوچھا۔ اس کے لہجے میں پریشانی نمایاں تھی۔

”اسے کیا ہونا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ خوش و خرم ہے۔ لیکن میں چاہتی ہوں کہ نواسے نواسیوں کو گود میں کھلاؤں۔ اس لئے کہہ رہی تھی“...... اماں بی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ بالکل لے چلوں گا اماں بی لیکن اس خاتون سے وقت لینا پڑے گا کیونکہ اس کے مرید اسے ہر وقت گھیرے رہتے ہیں"...... عمران نے جان بوجھ کر کہا۔ ورنہ اسے معلوم تھا کہ اگر اماں بی نے ابھی چلنے پر اصرار کیا تو وہ بری طرح پھنس سکتا ہے۔ ظاہر ہے وہ ایسی کسی خاتون سے تو واقف ہی نہ تھا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔ لیکن اب جلدی سے لباس تبدیل کر لو۔ تم نے میرے ساتھ ہسپتال جانا ہے۔ وجاہت علی خان کو دل کا دورہ پڑا ہے اور وہ ہسپتال میں داخل ہیں۔ تمہارے ڈیڈی ایک بار ان سے مل آئے ہیں اور اب ہمیں وہاں جانا ہے"...... اماں بی نے کہا تو عمران چونک پڑا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ وجاہت علی خان اماں بی کے انتہائی قریبی عزیز تھے۔ دارالحکومت سے کچھ فاصلے پر اپنی حویلی میں رہتے تھے۔ عمران اماں بی کے ساتھ ایک دو بار ان کے پاس ہو آیا تھا۔ ان کے چار بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں۔ جن میں سب سے چھوٹی بیٹی ثریا کے ساتھ یونیورسٹی میں بھی پڑھتی رہی تھی۔ خاصی ماڈرن اور آزاد خیال لڑکی تھی۔

"کون سے ہسپتال میں ہیں وہ"...... عمران نے پوچھا۔

"نور عالم ہسپتال بتا رہے تھے تمہارے ڈیڈی۔ کمرہ نمبر بیس"...... اماں بی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نور عالم ہسپتال کوئی پرائیویٹ ہسپتال لگتا ہے۔ میں معلوم کر لوں کہ کہاں ہے"...... عمران نے قالین سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"میں نے پوچھ لیا تھا۔ نشاط روڈ پر ہے"...... اماں بی نے کہا۔

"ٹھیک ہے آئیں"...... عمران نے کہا اور اماں بی اٹھ کر کھڑی ہو گئیں۔

"ارے۔ آپ سے کچھ کھانے پینے کا تو میں نے پوچھا ہی نہیں"...... اچانک عمران نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"تمہیں کچھ پوچھنے کا ہوش بھی کہاں ہے۔ بس آوارہ گردی کرتے رہتے ہو۔ سلیمان اچھا بچہ ہے۔ اس نے مجھے باداموں والے دودھ کا گلاس پلا دیا ہے"...... اماں بی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں دودھ مانگوں تو ملتا نہیں۔ پتہ نہیں آپ کے لئے وہ فوراً دودھ کہاں سے لے کر آ جاتا ہے وہ بھی باداموں والا دودھ۔ حیرت ہے"...... عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم دودھ نہیں پیتے۔ اوہ۔ اسی لئے تمہارا رنگ بھی کالا ہوتا جا رہا ہے۔ کہاں ہے سلیمان۔ بلاؤ اسے میں ابھی اس کے کان کھینچتی ہوں۔ بلاؤ۔ اسے ابھی بلاؤ"...... اماں بی نے یکلخت غصے میں آتے ہوئے کہا۔

"بڑی بیگم صاحبہ۔ میں تو روزانہ صاحب کو دودھ کے دو گلاس پلاتا ہوں اور میں تو کہتا ہوں کہ کم از کم چار گلاس پیا کریں لیکن یہ دو گلاس ہی بڑی مشکل سے پیتے ہیں اور وہ بھی باداموں کے بغیر۔ باداموں والا دودھ دیکھ کر ان کی ویسے ہی جان نکل جاتی ہے"۔

سلیمان نے فوراً ہی باورچی خانے سے برآمد ہو کر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے عمران کی آواز اس تک پہنچ چکی تھی اور اسے معلوم تھا کہ اگر اس نے فوراً اپنا دفاع نہ کیا تو پھر اماں بی کا قہر اس پر پورے زور شور سے ٹوٹ سکتا ہے۔

"ہاں۔ یہ بچپن میں بھی دودھ نہ پیا کرتا تھا۔ بڑی مشکل سے ایک ایک گھونٹ کر کے پلاتی تھی اسے۔ بہرحال ٹھیک ہے دو گلاس بھی کافی ہیں۔ آؤ عمران۔ ایک تو تم فضول باتوں میں وقت بہت ضائع کرتے ہو۔ آؤ جلدی کرو"...... اماں بی کا موڈ بدل گیا تھا اور سلیمان نے اس طرح عمران کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے سر ہلایا جیسے کہہ رہا ہو کہ دیکھا۔ کیسے بچا لیا ہے میں نے اپنے آپ کو اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

ایک بڑے کمرے میں اس وقت ایک افریقی نژاد آدمی کرسی پر بے ہوشی کے عالم میں بندھا ہوا بیٹھا تھا۔ یہ حماد تھا۔ پاکیشیا میں عرابلس کے سفارت خانے کا چیف سیکورٹی آفیسر۔ اس کے سامنے موجود کرسیوں پر موگاشے اور اموگا بیٹھے ہوئے تھے جبکہ کمرے میں ٹائیگر اور اس کا دوست جیکسن بھی موجود تھے۔ ٹائیگر ایک نئے میک اپ میں تھا۔

"مجھے واقعی حیرت ہو رہی ہے"...... موگاشے نے کہا۔

"کس بات کی حیرت"...... ٹائیگر نے چونک کر کہا۔

"تم نے اسے اتنی جلدی کیسے اغوا کر لائے ہو"...... موگاشے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ میرا پیشہ ورانہ سیکرٹ ہے۔ تمہارا کام ہو گیا اس لئے بس تمہارے لئے اتنا ہی کافی ہے"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم واقعی انتہائی ذہین ہو کوبرا۔ یقین کرو کہ تم نے جس ماہرانہ

انداز میں میک اپ کیا ہوا ہے اس پر ہم دونوں بے حد حیران ہیں۔ اگر جیکسن ہمیں نہ بتاتا کہ تم کوبرا ہو تو ہمیں کبھی بھی یقین نہ آتا“...... موگاشے نے کہا۔

”یہی تو میرا کمال ہے“...... ٹائیگر نے کہا۔

”تم نے اس قدر ماہرانہ انداز میں میک اپ کرنا کہاں سے سیکھا ہے“...... اس بار اموگا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ حماد کو گیس کی مدد سے بے ہوش کیا گیا تھا اور ٹائیگر نے اسے اس کا اینٹی سنگھا دیا تھا لیکن اسے ہوش میں آنے کے لئے ابھی کچھ وقت درکار تھا۔ اس لئے وہ اس وقفے کے دوران ایک دوسرے کے ساتھ باتوں میں مصروف تھے۔

”یہ سمجھ لو کہ یہ میرا شوق ہے۔ میں نے بہت سے لوگوں سے یہ فن خصوصی طور پر سیکھا ہے“...... ٹائیگر نے کہا اور اسی لمحے حماد کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگے تو وہ سب حماد کی طرف متوجہ ہو گئے۔

چند لمحوں بعد حماد کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔ پہلے کچھ دیر تک تو وہ اس کی آنکھوں میں دھندسی چھائی رہی پھر آہستہ آہستہ شعور کی چمک اس دھند پر غالب آ گئی۔

”یہ۔ یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ یہ میں کہاں ہوں۔ یہ کیا ہے۔ یہ مجھے کس نے باندھ رکھا ہے۔ اوہ۔ مسٹر جبران تم یہاں۔ تم نے تو کہا تھا کہ تم مجھے سنہرا عقاب دکھانے لے جاؤ گے لیکن یہ۔ یہ کیا

مطلب۔ کیا ہے یہ سب“...... حماد نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ ٹائیگر نے اپنے مخصوص ذرائع سے معلوم کر لیا تھا کہ حماد کو سنہری عقابوں سے انتہائی دلچسپی ہے اور اس نے اپنی رہائش گاہ پر بھی دو عقاب پال رکھے تھے تو ظاہر ہے ٹائیگر نے اس سے ملاقات کی اور جب اس نے عقابوں کی ایک نایاب نسل کے بارے میں اسے بتایا اور ساتھ ہی یہ بھی بتایا کہ اس نسل کا ایک عقاب ایک آدمی کے پاس برائے فروخت ہے تو حماد فوراً ہی اس آدمی سے ملاقات کے لئے اس کے ساتھ چل پڑا۔

اس کے بعد راستے میں ٹائیگر نے اس کے چہرے پر بے ہوش کر دینے والی گیس کا سپرے کیا اور پھر اسے یہاں لے آیا۔ اس لئے حماد نے ٹائیگر کو دیکھ کر یہ بات کی تھی ٹائیگر نے اسے اپنا نام جبران ہی بتایا تھا۔

”گھبراؤ نہیں مسٹر حماد۔ میں تمہیں عقاب بھی دکھا دوں گا لیکن پہلے ان دونوں سے مل لو۔ یہ تمہارے ہم وطن ہیں۔ انہیں تم سے چند معلومات حاصل کرنی ہیں۔ اس لئے میں تمہیں خصوصی طور پر یہاں لایا ہوں“...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہم وطن۔ کیا مطلب۔ کون ہیں آپ لوگ اور مجھ سے کیسی معلومات درکار ہیں۔ میں کچھ سمجھا نہیں“...... حماد اب غور سے سامنے بیٹھے ہوئے اموگا اور موگاشے کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اس کے ہونٹ بے اختیار بھنچ گئے تھے۔

”میرا نام موگاشے ہے مسٹر حماد اور یہ میرا ساتھی اموگا ہے جبران درست کہہ رہا ہے۔ ہم واقعی آپ کے ہم وطن ہیں“۔ اموگا نے کہا۔

”کیا آپ عرابلس سے آئے ہیں“...... حماد نے پوچھا۔

”جی ہاں اور ہمارا تعلق عرابلس کی ایک خفیہ سرکاری تنظیم الکاشی سے ہے“...... موگاشے نے کہا۔

”مجھ سے کیا معلوم کرنا چاہتے ہیں آپ“...... حماد نے کہا۔

”حکومت عرابلس آپ کے بھائی عتبہ کی تلاش میں ہے اور ہمیں معلوم ہوا ہے کہ آپ سے اس کا باقاعدہ رابطہ ہے اس لئے آپ سے ہم نے عتبہ کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں اور بس“...... موگاشے نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”عتبہ۔ ہونہہ۔ لیکن یہ کیا طریقہ ہے معلومات حاصل کرنے کا۔ میں سفارت خانے کا آدمی ہوں۔ اگر حکومت کو مجھ سے کچھ پوچھنا تھا تو وہ مجھے عرابلس بلا کر بھی پوچھ سکتی تھی پھر ایسا کیوں کیا گیا ہے“...... حماد نے تلخ اور ناگوار سے لہجے میں کہا۔

”یہ بات آپ بخوبی جانتے ہیں کہ آپ کے سسر پارلیمنٹ کے سربراہ ہیں اور حکومت کے سربراہ مارشل راگان سے ان کی درپردہ مخالفت چل رہی ہے۔ اس لئے حکومت نے یہ مناسب نہیں سمجھا کہ آپ کو وہاں بلا کر آپ سے پوچھ گچھ کی جائے اور آپ کے سفارت خانے میں جا کر آپ سے پوچھ گچھ کا مطلب ہوتا کہ

آپ کے سسر کو بہرحال اس کی اطلاع مل جاتی اور حکومت یہ بھی نہ چاہتی تھی اس لئے ہمیں یہ طریقہ اختیار کرنا پڑا ہے۔ جس کے لئے ہم معذرت خواہ ہیں لیکن چونکہ یہ ایک سرکاری کام ہے اس لئے ہمیں مجبوراً یہ سب کرنا پڑا ہے“...... موگاشے نے تفصیل سے کہا۔

”لیکن میرا تو طویل عرصے سے عتبہ سے کوئی رابطہ ہی نہیں ہے“...... حماد نے کہا۔

”یہ بات ہمیں حتمی طور پر معلوم ہے کہ آپ کا اس سے رابطہ ہے اس لئے انکار کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ آپ کو بہرحال یہ سب کچھ بتانا پڑے گا۔ اب آپ کی مرضی ہے کہ آپ اپنے جسم پر زخم ڈلوا کر اور اپنی ہڈیاں تڑوا کر بتائیں یا ویسے ہی بتا دیں۔ بہتری اسی میں ہو گی کہ آپ ہمیں تشدد کے لئے مجبور نہ کریں اور ہمیں سب کچھ بتا دیں“...... اموگا نے یکلخت غراتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ بے حد سرد تھا۔

”کیا تم مجھے دھمکا رہے ہو“...... حماد نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”نہیں۔ سمجھا رہے ہیں“...... موگاشے نے کہا۔

”حماد۔ تمہارے حق میں بہتر یہی ہے کہ تم اپنے بھائی کے بارے میں انہیں سب کچھ بتا دو کیونکہ میں نے ان سے وعدہ لے لیا ہے کہ تمہیں ہلاک نہیں کیا جائے گا۔ لیکن بہرحال انہوں نے اپنا مشن تو مکمل کرنا ہی ہے۔ اگر تم نے ضد کی تو پھر مجھے مجبوراً اپنے وعدہ سے پیچھے ہٹنا پڑے گا اور اتنا تو تم بھی سمجھتے ہو گے کہ جو لوگ

عرابلس سے یہاں آئے ہیں وہ بغیر تفصیلات معلوم کئے واپس تو نہیں جائیں گے۔ اس لئے میں تمہیں یہی مشورہ دوں گا کہ انہیں واقعی تشدد کرنے پر مجبور نہ کرو اور عتبہ کے بارے میں یہ جو معلوم کرنا چاہتے ہیں انہیں بتا دو''...... ٹائیگر نے مداخلت کرتے ہوئے حماد سے مخاطب ہو کر کہا۔

''جب مجھے معلوم ہی نہیں ہے تو میں بتاؤں کیا۔ انہیں کسی نے غلط اطلاع دی ہے۔ عتبہ حکومت کا باغی ہے اور میں حکومت کا ایک ذمے دار عہدے دار ہو کر کیسے عتبہ سے رابطہ رکھ سکتا ہوں''...... حماد نے کہا۔ اس کے لہجے میں غصہ تھا۔

''ایسا کہہ کر تم اپنے پیروں پر خود کلہاڑا مار رہے ہو''...... ٹائیگر نے غرا کر کہا۔

''تم جو چاہے سمجھو۔ میں نے جو کہنا تھا کہہ دیا ہے۔ میں واقعی عتبہ کے بارے میں کچھ نہیں جانتا ہوں''...... حماد نے سخت لہجے میں کہا۔

''ایک منٹ مسٹر کوبرا''...... موگاشے نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا تو ٹائیگر چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''بولو''...... ٹائیگر نے کہا۔

''مسٹر کوبرا۔ یہ ہمارا معاملہ ہے۔ آپ پلیز یہاں سے چلے جائیں۔ آپ کو ادائیگی کر دی گئی ہے۔ البتہ یہ ہمارا وعدہ ہے کہ حماد آپ کو زندہ ہی ملے گا۔ لیکن ہم نے بہرحال معلومات حاصل

کر کے ہی جانا ہے۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ یہ ہم سے تعاون نہیں کر رہا ہے اس لئے اس کی زبان کھلوانے کے لئے ہمیں کچھ داؤ پیچ آزمانے ہی پڑیں گے''...... اس بار موگاشے نے کرسی سے اٹھ کر ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''کیوں حماد صاحب۔ پھر کیا خیال ہے۔ میں چلا جاؤں''۔ ٹائیگر نے حماد سے مخاطب ہو کر کہا۔

''مم مم۔ میں کیا کہوں۔ آپ لوگ میری بات کا یقین کریں۔ میں جھوٹ نہیں بول رہا ہوں۔ مجھے واقعی عتبہ کے بارے میں کچھ بھی معلوم نہیں ہے''...... حماد نے کہا۔

''اوکے۔ میں جا رہا ہوں۔ لیکن مسٹر اموگا اور موگاشے اور آپ دونوں کے ساتھ ساتھ جیکسن بھی سن لے کہ میں بہرحال حماد کو زندہ بھی دیکھنا چاہتا ہوں اور صحیح سلامت بھی۔ ورنہ جیکسن جانتا ہے کہ میں بے اصولی پر بڑی سے بڑی تنظیم سے بھی ٹکرا جایا کرتا ہوں''...... ٹائیگر نے سخت لہجے میں کہا۔

''آپ فکر نہ کریں مسٹر کوبرا۔ ہم نے جو وعدہ کیا ہے وہ پورا کریں گے''...... موگاشے نے کہا۔

''اوکے۔ جیکسن۔ جب معلومات مل جائیں تو فون کر کے مجھے بلا لینا''...... ٹائیگر نے جیکسن سے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا تھوڑی دیر بعد وہ اپنی کار میں بیٹھا آزاد کالونی کی اس کوٹھی سے نکل کر نیشنل لائبریری کی طرف بڑھ گیا۔ اسے اب عرابلس کی

تازہ ترین صورتحال کے بارے میں دلچسپی سی محسوس ہونے لگی تھی کیونکہ اموگا اور موگاشے نے جو کچھ بتایا تھا وہ اس قدر عجیب تھا کہ اس کے حلق سے نہ اتر رہا تھا کہ ملک میں کٹھ پتلی حکومت ہو۔ اس کے باوجود ایک الگ سے پارلیمنٹ بھی موجود ہو اور اس پارلیمنٹ کے سربراہ اور کٹھ پتلی حکومت کے درمیان چپقلش بھی ہو۔ اسے معلوم تھا کہ جہاں ایک حکومت ہو۔ وہاں دوسری پارلیمنٹ کی موجودگی کا کوئی تصور نہیں ہوسکتا۔ جبکہ موگاشے بیک وقت دونوں کی موجودگی کی بات کر رہا تھا۔ حماد کی طرف سے اسے کوئی زیادہ فکر نہ تھی کیونکہ وہ جانتا تھا کہ جیکسن اس کی عادت سے واقف ہے اس لئے وہ ان دونوں کو تشدد کی حد کراس نہ کرنے دے گا۔ بہرحال اتنا وہ بھی سمجھتا تھا کہ آسانی سے معلومات حاصل نہیں کی جا سکتیں۔ تھوڑا بہت تشدد تو کرنا ہی پڑے گا اور اسے یقین تھا کہ حماد چونکہ سفارت خانے کا آدمی ہے اس لئے وہ معمولی سے تشدد پر ہی زبان کھول دے گا۔ لیکن اب وہ خود عرابلس کی صورتحال کے بارے میں جاننا چاہتا تھا۔

نیشنل لائبریری پہنچ کر اس نے کار پارک کی اور پھر وہ لائبریری میں داخل ہو گیا۔ چونکہ وہ اکثر یہاں آتا جاتا رہتا تھا لیکن پہلے جب بھی وہ یہاں آیا تھا تو وہ سائنس سیکشن میں ہی جاتا تھا۔ عمران کے ساتھ یہاں آنے کی وجہ سے ٹائیگر نے عادت سی بنا لی تھی کہ اسے جب بھی فرصت ملتی تھی وہ لائبریری کے سائنس سیکشن میں بیٹھ

کر دنیا بھر میں سائنس پر ہونے والی پیش رفت کے بارے میں رسائل اور کتابیں ہی پڑھتا تھا۔ لیکن آج اس کا رخ لائبریری کے سیاسی سیکشن کی طرف تھا۔ سیاسی سیکشن کا انچارج ایک ادھیڑ عمر آدمی تھا جس کی میز پر اس کا نام احمد سیال ایک تختی پر لکھا ہوا صاف نظر آ رہا تھا۔

’’جی فرمایئے جناب‘‘...... احمد سیال نے ٹائیگر کے میز کے قریب پہنچتے ہی اس سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

’’احمد سیال صاحب۔ میں عرابلس کی تازہ ترین سیاسی صورتحال کے بارے میں جاننا چاہتا ہوں۔ کیا آپ اس سلسلے میں میری رہنمائی کریں گے‘‘...... ٹائیگر نے میز کے سامنے رکھی ہوئی کرسیوں میں سے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

’’تازہ ترین سے آپ کا کیا مطلب ہے جناب۔ آج کے اخبارات۔ یا......‘‘ احمد سیال نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار مسکرا دیا۔

’’تازہ ترین سے مطلب ہے کہ موجود سیٹ اپ اور اگر وہاں کوئی باغی تحریکیں وغیرہ چل رہی ہوں تو ان کے متعلق تفصیلات چاہئیں مجھے‘‘...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’اوہ۔ ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا۔ پچھلے ہفتے اسی سلسلے کی ایک نئی کتاب شائع ہو کر آئی ہے۔ اس سے آپ کو وہاں کی ساری صورتحال کا بخوبی علم ہو جائے گا‘‘...... احمد سیال نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر رکھی ہوئی گھنٹی

کو ہاتھ سے بجایا۔ دوسرے لمحے ایک نوجوان ایک راہداری سے نکل کر میز کے پاس آ گیا۔

”الماری نمبر دس میں سے کتاب نمبر پانچ ہزار چار سو دس نکال کر ان صاحب کو دے دو“...... احمد سیال نے کہا۔

”جی بہتر“...... اس آدمی نے کہا اور الٹے قدموں واپس لوٹ گیا۔

”آپ سیکشن ہال میں چلے جائیں اور اطمینان سے اس کا کتاب کا مطالعہ کر لیں“...... احمد سیال نے کہا تو ٹائیگر ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے سیکشن ہال کی طرف بڑھ گیا۔ وہاں مطالعے کے لئے خصوصی کورڈ میزیں موجود تھیں۔

ٹائیگر ایک میز کے سامنے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد نوجوان نے اسے ایک کتاب لا کر دی تو ٹائیگر نے اسے کھولا۔ وہ واقعی عرابلس کی سیاسی پوزیشن پر لکھی گئی ایک نئی کتاب تھی اور اس کی اشاعت کا سال اور مہینہ بھی موجودہ ہی تھا۔ ٹائیگر نے کتاب کھولی اور پھر اس کا مطالعہ شروع کر دیا۔ کتاب اس قدر دلچسپ تھی کہ اسے وقت کا احساس ہی نہ رہا جب کتاب ختم ہوئی تو ٹائیگر نے بے اختیار ایک طویل سانس لے کر کتاب بند کر کے میز پر رکھ دی اور اٹھ کھڑا ہوا۔

اس کتاب نے عرابلس کے بارے میں واقعی اسے تازہ ترین اور قدرے سنسنی خیز معلومات مہیا کی تھیں اور اب اسے معلوم ہو گیا

تھا کہ عتبہ جس کی تلاش میں اموگا اور موگاشے آئے ہوئے ہیں اس کی کیا اہمیت ہو سکتی ہے۔

اس کتاب کے مطابق عرابلس میں ستر فیصد مسلمان آبادی تھی۔ وہاں گذشتہ کچھ عرصے سے اسلام کے عملی نفاذ کے لئے کام ہو رہا تھا لیکن اقتدار پر قابض کٹھ پتلی حکمران اس کے مخالف تھے کیونکہ اس طرح ان کی حکومت ختم ہو سکتی تھی لیکن بین الاقوامی دباؤ کی وجہ سے انہوں نے ملک میں انتخابات کرائے تو اسلامی نظام کے حامیوں نے پارلیمنٹ کی ساٹھ فیصد سے زائد نشستیں حاصل کر لیں۔ جس پر ان انتخابات کو کینسل کر دیا گیا اور ایک اور انتخابات کا ڈھونگ رچایا گیا جس کی اسلامی نظام کی داعی جماعتوں نے شدید مخالفت کی۔ چنانچہ کٹھ پتلی حکومت نے ان پر پابندی لگا دی۔ اس طرح ملک میں آگ بھڑک اٹھی۔

شدید احتجاج ہوا جسے کٹھ پتلی حکومت نے انتہائی سختی اور طاقت سے کچلنے کی کوشش کی جس کے نتیجے میں یہ احتجاج تحریکوں کی صورت اختیار کر گیا اور احتجاج کرنے والی جماعتوں نے زیر زمین سرگرمیاں اور گوریلا وار شروع کر دی۔ عوام کی اکثریت بھی حکومت کی بجائے ان تنظیموں کی درپردہ حمایت کرتی ہے لیکن حکومت کے جبر کی وجہ سے وہ کھل کر سامنے نہیں آ سکتے۔

کتاب میں اسے گاشوا تنظیم کا حوالہ بھی مل گیا تھا جس کا سربراہ واقعی عتبہ تھا جو عرابلس کا سب سے بڑا باغی لیڈر سمجھا جاتا تھا۔

حکومت نے اپنی بھرپور طاقت استعمال کرتے ہوئے گاشوا تنظیم کے خلاف انتہائی شدت سے کارروائی کی جس کے نتیجے میں گاشوا تنظیم کی اعلیٰ قیادت نے دارالحکومت کو چھوڑ کر جنوبی علاقوں میں جہاں افریقی قبائلی نظام ابھی تک موجود ہے اور جو سارا علاقہ پہاڑی جنگلات اور انتہائی خوفناک دلدلوں سے پر ہے اپنا خفیہ ہیڈ کوارٹر بنا لیا اور اس کے کارکنوں نے کٹھ پتلی حکومت کے خلاف گوریلا وار شروع کر دی۔

عتبہ اس جماعت کا سربراہ ہے اور عرابلس کا سب سے سرگرم باغی لیڈر سمجھا جاتا ہے۔ وہ عرابلس میں اسلام کے عملی نفاذ کا سب سے بڑا داعی بھی ہے۔ حکومت پر قابض کٹھ پتلی حکمران بھی مسلمان ہی ہیں لیکن ہوس اقتدار کی وجہ سے وہ مسلمانوں کے خلاف کام کر رہے ہیں اور اسلامی نظام کے عملی نفاذ کو وہ شدت پسند تحریک کا نام دیتے ہیں۔

اس کتاب کے مطابق کٹھ پتلی حکمران در پردہ یہودیوں اور ایکریمین ایجنٹوں کی شہ پر یہ کام کر رہے ہیں اور اسلامی تحریکوں کے خلاف وہاں یہودی ایجنٹوں سے بھی خفیہ طور پر کام لیا جا رہا ہے۔ ٹائیگر جب لائبریری سے باہر آیا تو اس نے فیصلہ کر لیا کہ وہ اموگا اور موگاشے دونوں کو ختم کر دے گا کیونکہ اب وہ نہیں چاہتا تھا کہ ان لوگوں کو عتبہ کا پتہ چل سکے۔ چنانچہ وہ کار دوڑاتا سیدھا آزاد کالونی کی اس کوٹھی کی طرف بڑھ گیا جہاں وہ حماد، جیکسن،

اموگا اور موگاشے کو چھوڑ آیا تھا۔

جب وہ کوٹھی کے گیٹ پر پہنچا تو وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ گیٹ کھلا ہوا تھا اور اندر پورچ میں جہاں پہلے دو کاریں موجود تھیں اب ایک کار کھڑی نظر آ رہی تھی۔ ٹائیگر کار اندر پورچ میں لے گیا۔

اس نے کار روکی اور نیچے اتر کر دوڑتا ہوا اس تہہ خانے کی طرف بڑھ گیا جہاں یہ سب لوگ موجود تھے لیکن تہہ خانے میں پہنچتے ہی وہ بے اختیار حیرت کی شدت سے ساکت ہو گیا۔ کیونکہ کمرے میں جیکسن اور حماد کی لاشیں پڑی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں جیکسن کے سینے میں گولی ماری گئی تھی جبکہ حماد کی لاش اس حالت میں تھی کہ اسے دیکھتے ہی ٹائیگر سمجھ گیا تھا کہ اس پر انتہائی وحشیانہ اور غیر انسانی انداز میں تشدد کیا گیا ہے لیکن اس کے سینے میں بھی گولی کا زخم موجود تھا۔ اس کی لاش اسی طرح کرسی پر بندھی ہوئی موجود تھی۔

''اوہ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ اموگا اور موگاشے نے وعدہ خلافی کی ہے۔ جیکسن نے یقیناً انہیں روکنے کی کوشش کی ہو گی جس پر انہوں نے جیکسن کو بھی گولی مار دی''...... ٹائیگر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ ان دونوں کی لاشیں دیکھ کر اس کے دماغ میں چھپکلی سی سوار ہو گئی تھی۔

''میں انہیں کچا چبا جاؤں گا۔ انہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔ ان کے ٹکڑے اُڑا دوں گا''...... ٹائیگر نے انتہائی غصیلے انداز میں

بڑبڑاتے ہوئے کہا اور تیزی سے مڑ کر بھاگتا ہوا وہ اوپر پورچ میں آیا اور چند لمحوں بعد اس کی کار انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی گریٹ پرنس ہوٹل کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ یہ دونوں ہوٹل گریٹ پرنس میں ہی ٹھہرے ہوئے ہیں لیکن ہوٹل گریٹ پرنس پہنچ کر اسے معلوم ہوا کہ دونوں تقریباً ایک گھنٹہ پہلے آئے تھے اور اپنا سامان لے کر کمرہ چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔ تھوڑی سی مزید انکوائری پر اسے معلوم ہوا کہ وہ دونوں چارٹرڈ طیارے پر جانے کی باتیں کر رہے تھے۔ چنانچہ وہ کار میں بیٹھ کر اس ائیر پورٹ کی طرف روانہ ہو گیا جہاں سے چارٹرڈ طیارے پرواز کرتے تھے لیکن وہاں جا کر اسے شدید مایوسی کا سامنا کرنا پڑا۔

جب اسے معلوم ہوا کہ اموگا اور موگاشے ایک چارٹرڈ طیارے کے ذریعے تقریباً نصف گھنٹہ قبل ہمسایہ ملک کافرستان گئے ہیں اور اب تک وہاں پہنچ بھی چکے ہوں گے۔ ٹائیگر نے اپنی تسلی کے لئے کمپنی کے ذریعے فون کر کے کافرستان کے ائیرپورٹ سے اس جہاز کے بارے میں معلومات حاصل کیں اور وہاں سے یہ بات کنفرم ہو گئی کہ دس منٹ پہلے چارٹرڈ جہاز وہاں لینڈ کر چکا ہے اور دونوں مسافر ائیر پورٹ سے باہر جا چکے ہیں۔

ظاہر ہے اب ان کے پیچھے جانا فضول تھا۔ اس لئے ٹائیگر کے پاس سوائے خون کے گھونٹ پی کر واپس جانے کے اور کوئی چارہ نہ

تھا۔ کار میں بیٹھتے ہوئے اچانک اسے ایک خیال آیا کہ جب یہ دونوں پاکیشیا آئے ہوں گے تو ان کے پاسپورٹ اور دوسرے کاغذات کا اندراج ائیر پورٹ پر کیا گیا ہو گا۔ اس طرح ان کا عرابلس میں پتہ چلایا جا سکتا ہے۔ چنانچہ ٹائیگر نے کار کا رخ انٹرنیشنل ائیرپورٹ کی طرف موڑ دیا۔ وہاں واقعی کمپیوٹر میں ان کے بارے میں تفصیلات موجود تھیں۔

عرابلس کے دارالحکومت الغاریہ کے پتے درج تھے۔ پاسپورٹوں کے لحاظ سے وہ دونوں سیاح تھے۔ ٹائیگر نے تفصیلات نوٹ کیں اور پھر وہ واپس اپنے ہوٹل کی طرف چل پڑا۔ اب وہ اپنا یہ میک اپ ختم کرنا چاہتا تھا کیونکہ اس میک اپ میں وہ عرابلس کے سفارت خانے گیا تھا اور اب جبکہ حماد کی لاش دستیاب ہو گی تو ظاہر ہے اسے تلاش کیا جا سکتا تھا اس لئے وہ جلد از جلد اس میک اپ سے پیچھا چھڑانا چاہتا تھا۔ گو اس کے دل میں اموگا اور موگاشے دونوں کے لئے بے پناہ غصہ موجود تھا لیکن وہ بے بس تھا۔ ظاہر ہے وہ ان کے خلاف کچھ بھی نہ کر سکتا تھا۔

عمران نے اماں بی کے ساتھ نور عالم ہسپتال میں جا کر وجاہت علی خان کی عیادت کی اور پھر کچھ دیر ان کے پاس گزار کر وہ اماں بی کو لے کر کوٹھی پہنچ گیا۔ کوٹھی میں وہ کچھ دیر اماں بی کے ساتھ رہا اور پھر بہانہ بنا کر کوٹھی سے نکل آیا۔ وہ جانتا تھا کہ اگر وہ بہانہ بنا کر وہاں سے نہ نکلا تو اماں بی نے اسے کسی طور واپس نہ جانے دینا تھا۔ کوٹھی سے نکل کر وہ واپس فلیٹ پر پہنچ گیا۔ دروازہ سلیمان نے ہی کھولا تھا۔

"آ گئے آپ"...... سلیمان نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں کیا تم یہ سمجھ رہے تھے کہ میں اب کبھی واپس نہیں آؤں گا اور یہ فلیٹ تمہارا ہو جائے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ میں نے ایسا تو نہیں سوچا تھا۔ آپ نے کہا ہے تو آئندہ اس بارے میں سوچا جا سکتا ہے"...... سلیمان نے مسکراتے

ہوئے کہا۔

"صرف سوچ ہی سکتے ہو۔ فلیٹ کا مالک بننا تمہارے بس کی بات نہیں ہے۔ یہ میرا نہیں سوپر فیاض کا فلیٹ ہے۔ وہ مر سکتا ہے لیکن فلیٹ تمہارے نام نہیں کر سکتا"...... عمران نے ڈرائنگ روم کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"میرا نام بھی سلیمان ہے اور سلیمان جو چاہے کر سکتا ہے۔ ایک بار آپ اجازت دے دیں پھر دیکھیں میں کس طرح سوپر فیاض کو سوپر بنا کر یہ فلیٹ اپنے نام کرواتا ہوں"...... سلیمان نے کہا۔

"منہ دھو رکھو۔ ایسا کچھ نہیں ہونے والا"...... عمران نے کہا۔

"کافی تھکے ہوئے لگ رہے ہیں۔ آپ کے لئے چائے لے آؤں"...... سلیمان نے کہا۔

"ہاں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو سلیمان کچن کی طرف مڑ گیا۔ عمران ابھی بیٹھا مطالعہ کرنے کے بارے میں سوچ ہی رہا تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"اگر آپ میرج بیورو سے بول رہے ہیں تو سوری۔ میرے پاس بھی اولڈ فیشن شیروانی ہے جو آج کے زمانے میں دولہا نہیں پہنا کرتے اور نیو فیشن سوٹ خریدنے کے لئے میرے پاس رقم ہی نہیں ہے"...... عمران نے رسیور اٹھاتے ہی کہا۔ اس نے جان بوجھ کر میرج بیورو کا حوالہ دے دیا تھا۔

"آپ کو میرج بیورو کی خدمات حاصل کرنے کی کیا ضرورت پڑ گئی ہے"...... دوسری طرف سے ٹرومین کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"جب سچا آدمی اپنے سچے دوست کی طرف توجہ کرنی چھوڑ دے تو بیچارے سچے دوست کو میرج بیورو ہی کا رخ کرنا پڑتا ہے تاکہ کوئی سچی دوست تلاش کر سکے"...... عمران نے فوراً ہی جواب دیتے ہوئے کہا اور دوسری طرف سے ٹرومین کے بے اختیار ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

"سچے دوست سے سچی دوست۔ مطلب ہے لڑکی۔ مطلب آپ اپنے لئے لڑکی تلاش کرنا چاہتے ہیں"...... ٹرومین نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اگر کہو تو تمہارا نام بھی رجسٹرڈ کرا دوں میرج بیورو والوں کے پاس۔ تم ٹرو مین اور تمہارے لئے ٹرو وومن"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ٹرومین ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"ٹھیک ہے کرا دیں لیکن کسی ٹرو وومن کے لئے نہیں"...... ٹرومین نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تو پھر"...... عمران نے حیرت سے کہا۔

"اگر میرا نام رجسٹرڈ ہی کرانا ہے تو پھر پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف کے لئے کرا دیں۔ تب مجھے کوئی اعتراض نہ ہو گا اور میں بخوشی یہ رشتہ قبول بھی کر لوں گا"...... ٹرومین کی شرارت بھری

آواز سنائی دی۔

"اچھا تو اب سچے آدمیوں کا یہی کام رہ گیا ہے کہ اپنے غریب دوستوں کے مال پر بھی نظر رکھیں"...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے کسی کا نام تو نہیں لیا۔ پھر آپ کیوں ناراض ہو رہے ہیں"...... ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ پہلے ایک رقیب صاحب قابو میں نہیں آ رہے۔ دو ہو گئے تو پھر مجھ جیسا بیچارہ ان دو کے درمیان ہی حلال ہو جائے گا۔ اس لئے میری توبہ۔ تمہارا نام اس میرج بیورو میں کسی صورت بھی رجسٹرڈ نہیں ہو سکتا۔ ویری سوری"...... عمران نے کہا تو ٹرومین بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ کی مرضی۔ آفر بھی آپ نے خود ہی کی تھی"...... ٹرومین بھی شاید لطف لے رہا تھا۔

"بیچارے سادہ لوح عمران کو اب کیا معلوم تھا کہ آج کل کے سچے دوست بھی ایسے ہو سکتے ہیں۔ بہرحال سناؤ کسی نئے کیس پر کام کر رہے ہو یا راوی بس چین ہی چین لکھ رہا ہے"...... عمران نے موضوع بدلتے ہوئے کہا۔

"میں نے تو کئی کیس نمٹائے ہیں۔ خاصی مصروفیت رہی ہے۔ اس لئے آپ سے رابطہ بھی نہ ہو سکا تھا۔ اب بھی شاید نہ ہوتا لیکن مجھے ایک ایسی اطلاع ملی ہے کہ فون کرنا پڑا"...... دوسری طرف

سے ٹرومین نے بھی سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"کیسی اطلاع"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"آپ کو معلوم ہے کہ عرابلس ایک اسلامی ملک ہے اور آج کل وہاں اسلامی نظام کے نفاذ کے حوالے سے خاصی ہلچل پائی جا رہی ہے۔ کٹھ پتلی حکمران جنہیں یہودی اور ایکریمی ایجنٹوں اور سرپرستوں کی درپردہ حمایت حاصل ہے اسلامی نظام کے عملی نفاذ کے سخت خلاف ہیں۔ ان کے بقول وہ ملک کو رجعت پسندوں کے حوالے نہیں کرنا چاہتے۔ لیکن سب جانتے ہیں کہ جنہیں وہ رجعت پسند کہتے ہیں وہ لوگ رجعت پسند ہرگز نہیں ہیں بلکہ مکمل اسلامی نظام کے نفاذ کے حامی ہیں جبکہ کٹھ پتلی حکمران وہاں غیر اسلامی معاشرہ قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ ان جماعتوں کو باغی قرار دے دیا گیا ہے جو اس کے لئے جدوجہد کر رہی ہیں"...... ٹرومین نے کہا۔

"ہاں۔ جانتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اطلاعات کے مطابق ان میں ایک تنظیم بے حد فعال ہے اس تنظیم کا نام گاشوا ہے۔ چونکہ حکومت نے اس تنظیم کے ارکان کو چن چن کر ہلاک کرنا شروع کر دیا تھا اس لئے یہ تنظیم زیر زمین چلی گئی ہے۔ اس تنظیم کا سربراہ ایک شخص عتبہ ہے۔ عتبہ کو اسلامی نظام کے نفاذ کی علامت سمجھا جاتا ہے اور عرابلس کے عوام اس سے بے پناہ عقیدت رکھتے ہیں۔ وہ عرابلس کے عام مسلمانوں کے نزدیک قومی

ہیرو کا درجہ رکھتا ہے اور سیاسی طور پر بھی اس کی جماعت نے پہلے ہونے والے انتخابات میں سب سے زیادہ نشستیں جیت لی تھیں لیکن ان انتخابات کو کینسل کر دیا گیا تھا۔

حکومت عتبہ کو سب سے بڑا باغی لیڈر سمجھتی ہے اور اس کا خیال ہے کہ اگر عتبہ کو ہلاک اور اس کی جماعت کو ختم کر دیا جائے تو ان کے خلاف تمام تحریکیں دم توڑ دیں گی۔ اردگرد کے مسلم اور غیر مسلم ممالک کی حکومتیں چونکہ کسی دوسرے ملک کے اندرونی معاملات میں دخل نہیں دے سکتیں اس لئے وہ صرف تشویش کا اظہار کر سکتی ہیں۔ بہرحال یہ پس منظر میں نے آپ کو اس لئے بتایا ہے کہ آپ اصل مسئلے کو اچھی طرح سمجھ سکیں۔ مجھے خفیہ طور پر یہ اطلاع ملی ہے کہ حکومت نے عرابلس کی ایک مجرم تنظیم شموڈا کی خدمات عتبہ کو ہلاک کرنے کے لئے حاصل کی ہیں کیونکہ عوام میں بغاوت کے خوف کی وجہ سے وہ کھل کر عتبہ کے خلاف خود کوئی کارروائی نہیں کرنا چاہتی۔

شموڈا نامی یہ تنظیم بہت طاقتور اور باوسائل بتائی جاتی ہے لیکن وہ بھی باوجود انتہائی کوشش کے عتبہ کو ٹریس نہ کر سکی لیکن انہیں یہ معلوم ہو گیا ہے کہ پاکیشیا میں عتبہ کا ایک رشتہ دار سفارت خانے میں چیف سیکورٹی آفیسر ہے۔ اس کا نام حماد ہے اور حماد اور عتبہ کے درمیان رابطہ موجود ہے اور حماد کو یہ بھی معلوم ہے کہ عتبہ کہاں چھپا ہوا ہے۔ چنانچہ یہ تنظیم حماد سے عتبہ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ ان معلومات کے بعد فوری طور

پر یہ فیصلہ کیا ہے کہ حماد تک ان لوگوں کو پہنچنے ہی نہ دیا جائے تاکہ وہ لوگ اس سے عتبہ کے بارے میں کوئی معلومات حاصل نہ کر سکیں۔ مجھے اس معاملے میں دلچسپی محسوس ہوئی تو میں نے یہ کام اپنے ذمہ لے لیا اور اب میں نے آپ سے اسی سلسلے میں بات کرنے کے لئے فون کیا ہے کہ کیا آپ یہ ذمہ داری لے سکتے ہیں یا اگر آپ اجازت دیں تو اس معاملے میں، میں خود پاکیشیا آ کر کام کروں“...... ٹرومین نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”تم نے اچھا کیا کہ مجھے ساری تفصیل بتا دی۔ مجھے تھوڑی بہت معلومات پہلے سے حاصل تھیں اور میں سوچ ہی رہا تھا کہ اس معاملے میں میرا کیا رول ہو سکتا ہے۔ تم سے تفصیل معلوم ہونے کے بعد میں دیکھتا ہوں کہ کیا ہو سکتا ہے۔ اگر کسی معاملے میں ضرورت ہوئی تو میں تم سے خود رابطہ کر لوں گا“...... عمران نے کہا۔

”میرے پاس عرابلس کی ایک تنظیم راجابا کے چیف ابوجبل کی ٹرانسمیٹر فریکوئنسی موجود ہے۔ اگر آپ اس سے بات کرنا چاہیں تو میں اسے آپ کے بارے میں بتا دیتا ہوں۔ وہ آپ کی صحیح رہنمائی کر سکتا ہے۔ میری اس سے ایک بار بات ہوئی تھی۔ اس نے باتوں باتوں میں آپ کا ذکر کیا تھا۔ وہ آپ سے بے حد مرعوب ہے۔ اس کے پاس اس معاملے میں کافی معلومات بھی موجود ہیں۔ اگر آپ اس سے بات کریں تو اسے یقیناً خوشی ہو گی اور وہ آپ

سے کچھ نہیں چھپائے گا“...... ٹرومین نے سنجیدگی سے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ تم مجھے اس کی ٹرانسمیٹر فریکوئنسی دے دو۔ ضرورت پڑنے پر میں اس سے خود بات کر لوں گا“...... عمران نے کہا تو ٹرومین نے اسے فریکوئنسی نوٹ کرا دی اور اسے ابوجبل سے بات کرنے کا طریقہ بھی بتا دیا تو عمران نے اللہ حافظ کہہ کر رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ ابھی اس نے رسیور رکھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔

”عمران بول رہا ہوں“...... عمران نے رسیور اٹھا کر کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

”ٹائیگر بول رہا ہوں باس“...... دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

”یس۔ کس لئے فون کیا ہے“...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔ چونکہ اس کا ذہن ٹرومین کی باتوں میں الجھا ہوا تھا اس لئے اس نے ٹائیگر سے مذاق میں کوئی بات نہ کی تھی۔

”باس مجھ سے ایک غلطی ہو گئی ہے“...... دوسری طرف سے ٹائیگر کی ٹھہری ہوئی آواز سنائی دی تو عمران چونک پڑا۔

”غلطی۔ کیا مطلب۔ کیسی غلطی“...... عمران نے چونک کر کہا تو دوسری طرف سے ٹائیگر نے اسے جیکسن اور اس کے پاس آئے ہوئے عرابلسی مہمانوں سے ملنے اور عرابلسی سفارت خانے سے حماد کو اغوا کرنے کی ساری تفصیل بتا دی۔ حماد کا نام سن کر عمران بے

اختیار چونک پڑا تھا۔

''یہ تمہاری غلطی نہیں لاپرواہی ہے ٹائیگر۔ جانتے ہو تمہاری اس لاپرواہی کی وجہ سے عرابلس کے مسلمانوں کو کتنی بڑی اور بھیانک سزا مل سکتی ہے''...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''کک کک۔ کیا۔ کیا مطلب باس''...... ٹائیگر نے عمران کی غصیلی آواز سن کر گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''شموڈا تنظیم کے افراد نے یقیناً حماد سے عتبہ کا پتہ معلوم کر لیا ہو گا اور اب وہ فورس لے کر پوری قوت کے ساتھ اس جگہ پر حملہ کریں گے جہاں عتبہ اپنے ساتھیوں سمیت موجود ہو گا اور پھر نہ صرف عتبہ کے تمام ساتھیوں کو ہلاک کر دیا جائے گا بلکہ عتبہ کو بھی زندہ یا مردہ گرفتار کر لیا جائے گا اور پھر اسے مکمل طور پر اس کی تنظیم سمیت ختم کر دیا جائے گا۔ اس طرح عرابلس کا مستقبل جو عتبہ کے بدولت روشن ہونے والا تھا مستقل تاریکی میں ڈوب جائے گا''۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

''یس باس۔ مجھے اس بات کا اعتراف ہے۔ میں نے حماد کو شموڈا تنظیم کے آدمیوں کے پاس اکیلا چھوڑنے کی واقعی بڑی غلطی کی تھی۔ مجھے وہاں سے نہیں ہٹنا چاہئے تھا۔ میرے جانے کے بعد ہی انہوں نے یہ سب کچھ کیا تھا''...... ٹائیگر نے شرمندہ لہجے میں کہا۔

''بہرحال یہ بتاؤ کہ یہ واقعہ کب رونما ہوا تھا۔ میرا مطلب ہے

کہ حماد کو ہلاک ہوئے اور شموڈا تنظیم کے افراد کو یہاں سے گئے کتنا وقت ہوا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''یہ دو دن پہلے کی بات ہے باس''...... ٹائیگر نے جواب دیا تو عمران اچھل پڑا۔

''دو دن۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو نانسنس۔ دو دن پہلے یہ سب کچھ ہوا تھا اور تم مجھے اس بارے میں اب بتا رہے ہو''...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں اموگا اور موگاشے کے بارے میں تفصیلات اکٹھی کر رہا تھا باس۔ ان دونوں نے چونکہ مجھے دھوکہ دیا تھا اور حماد کے ساتھ ساتھ انہوں نے میرے دوست جیکسن کو بھی ہلاک کیا ہے اس لئے میں ان دونوں کو عتبہ تک پہنچنے سے روکنا چاہتا تھا۔ کیونکہ میری آنکھوں کے سامنے بار بار حماد اور جیکسن کا چہرہ آ رہا تھا جو مجھے کسی پل چین نہیں لینے دے رہا تھا لیکن ایک تو میں آپ کی اجازت کے بغیر کہیں نہیں جا سکتا تھا اور دوسرا یہ کہ میرے پاس اموگا اور موگاشے کا اصل پتہ موجود نہیں تھا۔ عرابلس جا کر انہیں ڈھونڈنا بھوسے کے ڈھیر سے سوئی ڈھونڈنے کے مترادف تھا لیکن اب مجھے ایک ٹپ ملی ہے تو میں نے آپ کو کال کیا ہے تاکہ میں آپ سے اجازت لے کر عرابلس جا کر اموگا اور موگاشے سے جیکسن اور حماد کا بدلہ لے سکوں''...... ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''کیا ٹپ ملی ہے''...... عمران نے پوچھا۔

"وہ دونوں یہاں سے چارٹرڈ طیارے کے ذریعے کافرستان گئے تھے باس۔ کافرستان کے انڈر ورلڈ میں میرا ایک دوست ہے میں نے اسے کام سونپا تھا کہ وہ چارٹرڈ طیارے سے پاکیشیا سے کافرستان آنے والے اموگا اور موگاشے کے بارے میں انکوائری کرے۔ اس نے مکمل انکوائری کی تھی"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"کیا نتیجہ نکلا اس انکوائری کا"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ دونوں کافرستان میں صرف چند گھنٹوں کے لئے رکے تھے اور پھر وہاں سے دوسرے چارٹرڈ طیارے کے ذریعے عرابلس روانہ ہو گئے تھے۔ انہوں نے جن ناموں سے دوسرا چارٹرڈ طیارہ بک کیا تھا اور وہ جن حلیوں میں تھے اس کے بارے میں مجھے تفصیلات مل گئیں تو میں نے اپنے دوست کی دی ہوئی ایک ٹپ پر عرابلس کے انڈر ورلڈ میں موجود ایک آدمی چارلس سے بات کی"...... ٹائیگر نے کہا۔

"کون ہے یہ چارلس"...... عمران نے کہا۔

"چارلس عرابلس کے انڈر ورلڈ کا مخبر ہے اور وہ دولت کی خاطر وہ کچھ بھی کر سکتا ہے۔ چنانچہ اس نے بھاری معاوضے کے عیوض کافرستان سے عرابلس پہنچنے والے چارٹرڈ طیارے کے دونوں مسافروں کی چیکنگ اور ان کی نگرانی کی ذمہ داری لے لی۔ میں نے چارلس کے اکاؤنٹ میں اس کا منہ مانگا معاوضہ جمع کرایا اور پھر خاموش ہو کر بیٹھ گیا۔ میں دو دنوں سے کوشش کر رہا ہوں کہ کسی

طرح سے میرا چارلس سے رابطہ ہو جائے لیکن میرے پاس اس کے ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی ہی تھی اور اس کا ٹرانسمیٹر مسلسل آف تھا جس کے باعث میرا اس سے رابطہ ہی نہ ہو رہا تھا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تو پھر"...... عمران نے کہا۔

"پھر آج اس نے مجھے خود کال کر کے بتایا کہ اس نے سارا کام مکمل کر لیا ہے۔ اموگا اور موگاشے جیسے ہی عرابلس پہنچے تھے اس نے اپنا گروپ ان کے پیچھے لگا دیا تھا۔ ان دونوں نے عرابلس کے دارالحکومت الغاریہ لینڈ کیا تھا اور وہاں کے ایئر پورٹ سے نکل کر فوراً روانہ ہو گئے تھے"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"بولتے رہو۔ مجھے ساری تفصیل بتاؤ"...... ٹائیگر کے خاموش ہونے پر عمران نے کہا۔

"یس باس۔ ایئر پورٹ کی پارکنگ میں ان کی ایک بند باڈی کی وین موجود تھی۔ وہ اس وین میں سوار ہو کر الغاریہ سے نکلتے چلے گئے۔ انہوں نے بائے روڈ الغاریہ سے کراسکی اور کراسکی سے ہونگو کی طرف سفر کیا تھا۔ اس کے بعد وہ دونوں ہونگو کے ساحل پر پہنچے اور پھر وہاں سے ایک موٹر بوٹ کرائے پر حاصل کر کے روانہ ہو گئے۔ چارلس کے آدمی بھی ان کے پیچھے کرائے کی موٹر بوٹ لے کر روانہ ہو گئے۔ اموگا اور موگاشے موٹر بوٹ کے ذریعے ایک ویران جزیرے پر پہنچے تھے جہاں ساحل پر ان کے لئے سفید رنگ

کا ایک منی ہیلی کاپٹر تیار تھا۔ وہ دونوں بوٹ سے اتر کر اس ہیلی کاپٹر میں بیٹھے اور پھر وہ ہیلی کاپٹر ایک نامعلوم منزل کی طرف روانہ ہو گیا۔ چارلس کے آدمیوں کو یہ تو پتہ نہیں چل سکا تھا کہ اموگا اور موگاشے ہیلی کاپٹر میں بیٹھ کر کہاں گئے ہیں لیکن انہوں نے ہیلی کاپٹر پر بنا ہوا سرخ رنگ کا ایک مونوگرام دیکھ کر پتہ لگا لیا تھا کہ وہ ہیلی کاپٹر عرابلس کے ایک شہر ساڈن کی ایک پرائیویٹ کمپنی ہوڈا کا ہے۔ یہ ساری معلومات چارلس نے مجھے فراہم کر دیں۔ اب میں ساڈن پہنچ کر اس پرائیویٹ کمپنی میں جا کر یہ معلومات حاصل کر سکتا ہوں کہ اس ساحل پر جو ہیلی کاپٹر بھیجا گیا تھا اس کا پائلٹ کون تھا اور اس پائلٹ نے اموگا اور موگاشے کو کہاں ڈراپ کیا ہے“...... ٹائیگر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”ہو سکتا ہے کہ وہ سفید ہیلی کاپٹر میں عرابلس کے کسی اور شہر پہنچے ہوں اور پھر وہاں سے کسی اور طرف نکل گئے ہوں۔ ایسی صورت میں انہیں کیسے تلاش کرو گے“...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”وہ جہاں بھی ڈراپ ہوئے ہوں گے ان کے بارے میں ہوڈا کمپنی سے معلومات حاصل کر کے آگے بڑھنے کی کوشش تو کی جا سکتی ہے باس“...... ٹائیگر نے کہا۔

”نہیں۔ میں تمہیں اس قدر طویل اور بے معنی سفر کی اجازت

نہیں دے سکتا۔ تمہارے پاس حتمی معلومات نہیں ہیں جن کے ذریعے تم ڈائریکٹ اموگا اور موگاشے تک پہنچ سکو اور پھر اب ان تک پہنچنے کا کوئی فائدہ بھی نہیں ہے۔ انہیں کافی وقت مل چکا ہے۔ اب تک وہ حماد سے ملی ہوئی معلومات اپنی تنظیم کے چیف تک پہنچا چکے ہوں گے اور ہو سکتا ہے کہ چیف نے حکومتی فورس کے ذریعے عتبہ اور اس کے ساتھیوں پر چڑھائی بھی کر دی ہو“...... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ تب تو وہ عتبہ کو آسانی سے ہلاک کر سکتے ہیں“۔ ٹائیگر نے چونک کر کہا۔

”ظاہر ہے۔ جب تک وہ عتبہ کو ہلاک نہیں کریں گے اس وقت تک کٹھ پتلی حکمرانوں اور ان کے حواریوں کو ان باغیوں سے نجات کیسے ملے گی“...... عمران نے کہا۔

”تب تو واقعی میں نے بہت بڑی حماقت کی ہے۔ مجھے حماد کو اس اموگا اور موگاشے کے حوالے نہیں کرنا چاہئے تھا۔ سوری باس۔ رئیلی ویری سوری“...... ٹائیگر نے کہا۔

”جو ہونا ہوتا ہے وہ ہو کر رہتا ہے۔ اب دعا کرو کہ اس بات کی اطلاع عتبہ کو مل گئی ہو کہ اس کے عزیز حماد کو پاکیشیا میں تشدد کر کے ہلاک کیا جا چکا ہے اور وہ فوراً اپنا وہ ٹھکانہ چھوڑ دے جس کے بارے میں حماد جانتا تھا۔ اگر اس نے ٹھکانہ نہ بدلا تو پھر اس کے ساتھ اس کی پوری تنظیم بھی ختم ہو جائے گی“...... عمران نے کہا۔

”آئی ایم سوری باس کہ میری وجہ سے اتنی بڑی مصیبت پیدا ہو گئی ہے اگر مجھے ذرا بھی معلوم ہوتا کہ میرے ایسا کرنے سے عرابلس میں اتنی بڑی مصیبت کھڑی ہو سکتی ہے تو میں اموگا اور موگاشے کو دیکھتے ہی گولیاں مار کر ہلاک کر دیتا“...... ٹائیگر نے انتہائی تاسف بھرے لہجے میں کہا۔

”بہرحال۔ آئندہ ایسے معاملوں میں پہلے تم مجھ سے بات کر لیا کرو۔ اگر مجھ سے بات نہ ہو تو پہلے ساری معلومات اکٹھی کیا کرو اس کے بعد کام کیا کرو ورنہ پیچھے ہٹ جایا کرو کیونکہ ایک ذرا سی غلطی بہت بڑے طوفان کا پیش خیمہ بن جاتی ہے جسے کسی طور پر روکا نہیں جا سکتا ہے“...... عمران نے قدرے نرم لہجے میں کہا۔

”یس باس“...... ٹائیگر نے کہا اور عمران نے مزید کچھ کہے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

”سلیمان۔ سلیمان“...... عمران نے رسیور رکھتے ہی سلیمان کو آوازیں دینا شروع کر دیں اور دوسرے لمحے سلیمان دروازے پر نمودار ہو گیا۔

”تھوڑا سا تو انتظار کر لیا کریں۔ میں آپ کے لئے چائے ہی بنا رہا ہوں۔ اب چائے بنانے میں وقت تو لگتا ہے۔ پہلے پانی گرم کرو پھر اس میں پتی ڈالو۔ پتی جب پک کر قہوہ بنا دے تو اس میں چینی ڈالو اور جب قہوہ کا رنگ نکل آئے تو اس میں دودھ ڈال کر اسے دو تین ابالے دو تب کہیں جا کر چائے تیار ہوتی ہے۔ پھر

اسے چھان کر کپ میں انڈیلنا بھی ہوتا ہے“...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”شکریہ“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”شکریہ۔ کس بات کا شکریہ۔ جب میں چائے لا کر آپ کو دوں گا تب آپ شکریہ کہتے تو ٹھیک تھا چائے لانے اور پینے سے پہلے ہی آپ میرا شکریہ ادا کر رہے ہیں۔ یا حیرت۔ آج سورج کس طرف سے نکلا ہے“...... سلیمان نے کہا۔

”سورج تو ہمیشہ اسی طرف سے نکلتا ہے جہاں سے اسے نکلنا ہوتا ہے البتہ آج تمہاری شامت آنے والی ہے۔ اس لئے تم اپنی خیر مناؤ“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میری شامت آنے والی ہے۔ کیا مطلب“...... سلیمان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”مطلب میں تمہیں بعد میں بتاؤں گا پہلے تم مجھے سپیشل روم سے لانگ رینج ٹرانسمیٹر لا کر دو“...... عمران نے کہا تو سلیمان نے اثبات میں سر ہلایا اور مڑ کر تیزی سے سپیشل روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

تھوڑی دیر بعد اس نے ایک جدید ساخت کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر لا کر عمران کو دے دیا۔ عمران نے ٹرانسمیٹر آن کیا اور ٹرومین کی بتائی ہوئی فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے دوسری طرف مسلسل کال دینے لگا۔

”ہیلو ہیلو۔ پرنس آف ڈھمپ کالنگ۔ ہیلو۔ اوور“...... عمران نے دوسری طرف مسلسل کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ وائٹ سنیک اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ گولڈن سنیک سے بات کراؤ۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"اپنا نام بتاؤ۔ اوور"...... دوسری طرف سے سخت لہجے میں کہا گیا۔

"علی عمران۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"کس نے تمہیں یہ ٹرانسمیٹر فریکوئنسی بتائی ہے۔ اوور"۔ دوسری طرف سے اسی انداز میں پوچھا گیا۔

"بلیک تھنڈر کے سابقہ ایجنٹ ٹرومین نے۔ اوور"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"اوکے۔ انتظار کرو۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں کے لئے دوسری طرف خاموشی چھا گئی۔

"یس۔ گولڈن سنیک بول رہا ہوں۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک تیز اور چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ اوور"...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"یس پرنس۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے مجھے ٹرومین کی کال آئی تھی۔ اس نے مجھے بتایا تھا کہ تم مجھ سے بات کرنا چاہتے ہو۔ بولو میں تمہاری کیا خدمت کر سکتا ہوں۔ اوور"...... دوسری طرف سے

ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔ گولڈن سنیک کے بولنے کا انداز ایسا تھا جیسے وہ بڑی مشکل سے اپنے جذبات اور مسرت پر قابو پانے کی کوشش کر رہا ہو کہ اس کی علی عمران سے بات ہو رہی ہے جس سے وہ نجانے کب سے ملنے اور بات کرنے کا متمنی تھا۔

"کیا کہا ہے ٹرومین نے۔ اوور"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"اس نے کہا ہے کہ تم مجھ سے کچھ معلومات حاصل کرنا چاہتے ہو۔ بولو۔ کیا معلومات چاہئیں۔ اوور"...... گولڈن سنیک نے اسی انداز میں کہا۔

"کیا تمہارا ٹرانسمیٹر محفوظ ہے۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ تم فکر نہ کرو۔ یہ سپیشل ٹرانسمیٹر ہے جس کا لنک سوپر سیٹلائٹ سے ہے اور سوپر سیٹلائٹ سے تھرو ہونے والی اور رسیو ہونے والی ہر کال محفوظ ہوتی ہے۔ اوور"...... گولڈن سنیک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ میں تم سے عتبہ کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہوں۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"کیا پوچھنا ہے تمہیں عتبہ کے بارے میں۔ اوور"...... گولڈن سنیک نے پوچھا۔

"وہ کہاں ہے اور کیا وہ محفوظ ہے یا نہیں۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ شاید عتبہ محفوظ نہیں ہے۔ اوور"...... گولڈن سنیک نے

جواب دیا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"کیوں کیا ہوا۔ مجھے تفصیل بتاؤ۔ اوور"...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"عتبہ کے خفیہ ٹھکانے پر کل رات حملہ کیا گیا تھا۔ اس کے بیس کے قریب ساتھیوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور اسے شاید اغوا کر لیا گیا ہے۔ اوور"...... گولڈن سنیک نے افسردہ سے لہجے میں کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

"کس نے حملہ کیا تھا اور اسے اغوا کر کے کہاں لے جایا گیا ہے۔ کیا اس بارے میں تمہارے پاس کوئی تفصیل موجود ہے۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ صرف اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ اس کے خفیہ ٹھکانے کو راتوں رات گھیر لیا گیا تھا اور پھر ہر طرف سے بی سکس گیس فائر کی گئی تھی جس سے وہاں موجود تمام افراد بے ہوش ہو گئے تھے پھر سیاہ پوش خفیہ ٹھکانے کی دیواریں بموں سے اُڑا کر اندر داخل ہوئے اور انہیں جو نظر آیا اسے ہلاک کرتے ہوئے اس کمرے میں پہنچ گئے جہاں عتبہ موجود تھا۔ عتبہ بھی بے ہوش تھا۔ سیاہ پوشوں نے اسے پہچان کر اٹھایا اور پھر اسے لے کر وہاں سے نکل گئے۔ جاتے ہوئے وہ عتبہ کے خفیہ ٹھکانے پر ٹائم بم فکسڈ کر گئے تھے جو دس منٹ بعد بلاسٹ ہو گئے اور عتبہ کا وہ خفیہ ٹھکانہ مکمل طور پر تباہ ہو گیا۔ اوور"...... گولڈن سنیک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اس کے خفیہ ٹھکانے پر سیاہ پوشوں نے حملہ کیا تھا اور وہ عتبہ کو زندہ لے گئے ہیں۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"عتبہ کے خفیہ ٹھکانے پر جگہ جگہ سی سی ٹی وی کیمرے لگے ہوئے ہیں جن کا لنک میرے ایک خفیہ ٹھکانے پر موجود مشینری سے ہے۔ عتبہ کے حکم کے تحت اس کے خفیہ ٹھکانے کی اندر باہر سے سخت نگرانی کی جاتی ہے تاکہ وہاں ہونے والی غیر متعلق سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھی جا سکے۔ عتبہ روزانہ کی بنیاد پر مجھ سے کیمروں کی ریکارڈنگ فوٹیج حاصل کرتا تھا۔ انہی خفیہ کیمروں کی بدولت معلوم ہوا ہے کہ اس کے ٹھکانے پر سیاہ پوشوں نے حملہ کیا تھا اور پھر وہ اسے زندہ اٹھا کر لے گئے تھے۔ یہ سب کچھ ہوتے میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے لیکن افسوس کہ میں اس کی کوئی مدد نہیں کر سکا۔ اوور"...... گولڈن سنیک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا تم اندازہ لگا سکتے ہو کہ وہ سیاہ پوش کون تھے۔ ان کے لباسوں پر کوئی مخصوص نشان یا ان کی آوازیں ریکارڈ کی ہوں تم نے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"وہ سر سے پاؤں تک سیاہ لباس میں چھپے ہوئے تھے۔ ان کے لباسوں پر کوئی نشان نہ تھا۔ وہ اگر بولتے تو ان کی ایک ایک آواز کو خفیہ ٹھکانے پر لگے ہوئے مائیکروفونز سے ریکارڈ کیا جا سکتا تھا لیکن حیرت کی بات ہے کہ ان میں سے کسی ایک نے بھی منہ

سے ایک لفظ تک نہ نکالا تھا۔ ساری کارروائی انہوں نے خاموشی اور
اشاروں سے کی تھی۔ اوور''...... گولڈن سنیک نے جواب دیا۔
''کس طرح کے اشارے کر رہے تھے۔ اوور''...... عمران نے
پوچھا۔
''جس طرح فوجی کسی مشن پر دشمنوں کے خلاف گوریلا کارروائی
کرتے ہیں اور ہاتھوں کی انگلیوں سے ایک دوسرے کو پوزیشنیں
لینے اور ایکشن کرنے کے لئے اشارے کرتے ہیں۔ وہ سب بھی
اسی انداز میں اشارے کر رہے تھے۔ نجانے وہ کون لوگ تھے اور
انہیں عتبہ کے خفیہ ٹھکانے کا کیسے پتہ چل گیا تھا۔ عتبہ ایک محفوظ اور
انتہائی خفیہ زیر زمین ٹھکانے پر موجود تھا جسے کسی سائنسی آلے سے
بھی ٹریس نہیں کیا جا سکتا تھا لیکن سیاہ پوش وہاں ایسے متحرک نظر آ
رہے تھے جیسے وہ اس خفیہ ٹھکانے کے بارے میں سب کچھ جانتے
ہوں۔ اوور''...... گولڈن سنیک نے جواب دیا تو عمران نے بے
اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ سیاہ پوشوں کا تعلق یقیناً
عرابلسی اموگا اور موگاشے سے ہوگا جنہوں نے یہاں حماد پر تشدد کر
کے عتبہ کے بارے میں معلومات حاصل کر کے ان تک پہنچا دی
ہوں گی اور ان کے کہنے پر یہ ساری کارروائی کی گئی ہوگی۔
جس انداز میں عتبہ کے خلاف گوریلا کارروائی کی گئی تھی اس
سے عمران کو اندازہ ہو رہا تھا کہ حماد پر کس قدر بہیمانہ تشدد کر کے
اس سے عتبہ کے ٹھکانے کے بارے میں یہ معلومات حاصل کی گئی

ہوگی۔
''تو کیا تم نے ابھی تک یہ معلوم کرنے کی کوشش نہیں کی ہے
کہ وہ سیاہ پوش کون تھے۔ اوور''...... عمران نے پوچھا۔
''انہوں نے یہاں اپنا کوئی نشان نہیں چھوڑا ہے۔ لیکن اس کے
باوجود میں ہاتھ پاؤں مار رہا ہوں کہ شاید کوئی کلیو مل جائے۔
اوور''...... گولڈن سنیک نے جواب دیا۔
''تو کیا تمہیں ابھی اس بات کا بھی کچھ پتہ نہیں ہے کہ عتبہ کو
کہاں لے جایا گیا ہے۔ اوور''...... عمران نے پوچھا۔
''نہیں۔ اوور''...... گولڈن سنیک نے کہا۔
''کیا تمہیں یقین ہے کہ عتبہ واقعی ان کے ہاتھ آ چکا ہے۔ یہ
بات میں تم سے اس لئے پوچھ رہا ہوں کہ تم نے اپنی گفتگو میں دو
بار شاید کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اوور''...... عمران نے کہا۔
''ہاں۔ شاید کا لفظ میں نے اسی لئے استعمال کیا ہے کہ ابھی
مجھے بھی یہ کنفرم نہیں ہے کہ عتبہ کہاں ہے۔ اس کے ہیڈ کوارٹر کے
حالات دیکھ کر میں نے آپ کو یہ سب کچھ بتایا ہے۔ میں نے عتبہ
سے کئی بار رابطہ کرنے کی کوشش کی ہے لیکن اس سے میرا کوئی رابطہ
نہیں ہوا ہے۔ اس لئے میں یہی کہہ سکتا ہوں کہ اسے اغوا کر لیا گیا
ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ اسے ممکنہ حملے کی خبر پہلے سے مل گئی ہو
اور وہ اپنے ٹھکانے سے نکل گیا ہو لیکن اگر ایسا ہوتا تو وہ ایک بار
مجھ سے رابطہ ضرور کرتا اور مجھے اپنے محفوظ ہونے کا بتا دیتا لیکن

ابھی تک اس کی طرف سے کوئی کلیئرنس کال نہیں آئی ہے۔ اوور''...... گولڈن سنیک نے کہا۔

''تو کیا تم سے اس نے ایک بار بھی رابطہ نہیں کیا یا اس کے تباہ شدہ ٹھکانے سے تمہیں ایسا کوئی ثبوت نہیں ملا جس سے تمہیں یہ پتہ چل سکتا ہو کہ وہ واقعی دشمنوں کی گرفت میں آ گیا ہے یا بچ کر نکل گیا ہے۔ اوور''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ میں تفتیش کر رہا ہوں۔ اب تک کے حالات سے تو یہی پتہ لگ رہا ہے کہ حکومت عتبہ کو اپنے قبضے میں کرنے میں کامیاب ہو چکی ہے لیکن بہرحال جب تک میرے پاس اس بات کے حتمی ثبوت نہیں آ جاتے تب تک میں کھل کر اور یقین کے ساتھ اس بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ اوور''...... گولڈن سنیک نے جواب دیا۔

''اوکے۔ میں تم سے پھر رابطہ کروں گا''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔ اس کے چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات تھے چند لمحے وہ سوچتا رہا پھر اس نے ٹرانسمیٹر پر ٹرومین کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اسے کال دینا شروع کر دی۔

''یس ٹرومین بول رہا ہوں۔ اوور''...... رابطہ ملتے ہی ٹرومین کی مخصوص آواز سنائی دی تو عمران نے اسے ٹائیگر سے ملنے والی معلومات اور پھر گولڈن سنیک سے ملنے والی معلومات کے بارے

میں ساری باتیں تفصیل سے بتا دیں۔

''اوہ۔ ویری بیڈ۔ اب تک تو انہوں نے عتبہ کو ہلاک کر دیا ہو گا۔ رئیلی ویری بیڈ۔ اوور''...... ساری تفصیل سن کر ٹرومین نے انتہائی تاسف بھرے لہجے میں کہا۔

''میرا خیال ہے کہ وہ عتبہ کو فوراً ہلاک نہیں کریں گے۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''وہ کیسے۔ یہ خیال آپ کو کیوں آیا ہے کہ وہ لوگ عتبہ کو فوراً ہلاک نہیں کریں گے۔ اوور''...... ٹرومین نے حیرت سے پوچھا۔

''میرے خیال میں وہ پہلے اس سے اس کی پوری تنظیم کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے۔ وہ لوگ اس کے ہیڈ کوارٹر تک تو پہنچ گئے تھے لیکن جب تک وہ عتبہ کے دوسرے ٹھکانوں کے بارے میں معلومات حاصل کر کے انہیں تباہ نہیں کر دیتے اور عتبہ کے اہم ساتھیوں کا پتہ نہیں پوچھ لیتے اس وقت تک وہ اسے زندہ رکھیں گے اور اس کام میں بہرحال وقت لگے گا اور اگر ہم فوری طور پر عتبہ کو برآمد کرنے کا کام شروع کر دیں تو ہو سکتا ہے کہ ہم اسے بچانے میں کامیاب ہو جائیں۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''آپ کی بات درست ہے۔ عتبہ جیسے انسان سے معلومات حاصل کرنے میں وقت تو بہرحال لگے گا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جو معلومات انہیں ملیں ان پر عمل کرنے میں بھی وقت لگ جائے۔

ٹھیک ہے۔ میں اس پر کام کرنا شروع کر دیتا ہوں۔ آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے تفصیلات سے آگاہ کر دیا ہے۔ اوور''...... ٹرومین نے کہا۔

''اوہ۔ نہیں۔ میں نے تمہیں یہ سب کچھ اس لئے نہیں بتایا ہے کہ تم اس پر خود سے کام کرنا شروع کر دو۔ حماد چونکہ میرے ساتھی کی غلطی کی وجہ سے ان کے ہاتھ لگا تھا اس لئے اس کا کفارہ بھی مجھے اور میرے ساتھی کو ہی ادا کرنا پڑے گا۔ تمہارا تعلق چونکہ کسی سرکاری ایجنسی سے نہیں ہے اور تم ایکریمیا میں ہو اس لئے تم کسی طرح بھی عرابلس کے سرکاری کاموں میں مداخلت نہ کر سکو گے جبکہ میرے لئے یہ کام قدرے آسان ہو سکتا ہے۔ تم بس اتنا کرو کہ تمہارے پاس عتبہ کے بارے میں جتنی بھی معلومات ہیں وہ مجھے بتا دو پھر باقی میں خود دیکھ لوں گا اور ہاں اگر مجھے ضرورت پڑی تو پھر میں اپنی مدد کے لئے تمہیں بھی بلا لوں گا۔ اوور''۔ عمران نے کہا۔

''آپ کی یہ بات درست ہے کہ میں کسی بھی حیثیت سے وہاں کام نہیں کر سکتا کیونکہ عرابلس ایک اسلامی ملک ہے اور بظاہر یہ ان کا اندرونی معاملہ ہے اور وہ لوگ عتبہ کو باغی اور غدار قرار دے چکے ہیں اس لئے میں ذاتی حیثیت سے ان کے خلاف کام کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ اوور''...... ٹرومین نے کہا۔

''نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ تم مجھے کام کرنے دو۔

میں سب سنبھال لوں گا۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ جیسا آپ مناسب سمجھیں لیکن کیا آپ واقعی سرکاری حیثیت سے وہاں جائیں گے اور کیا آپ کا چیف آپ کو اس کام کے لئے ممبران کو لے جانے کی اجازت دے دیں گے''...... ٹرومین نے کہا۔

''نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ میں پوری ٹیم ساتھ نہ لے جاؤں لیکن میں اپنے ساتھ ٹائیگر، جوزف اور جوانا کو تو لے جا ہی سکتا ہوں۔ ویسے میں چیف سے بات کروں گا۔ اگر چیف نے اجازت دے دی تو میں ٹیم بھی لے جا سکتا ہوں۔ اوور''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ اگر آپ ایسا کرنا چاہتے ہیں تو مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ مقصد عتبہ کو بچانا ہے اور یہ کام آپ مجھ سے بہتر انداز میں کر سکتے ہیں اس لئے میں اس بات پر زور نہیں دوں گا کہ میں یہ کام خود کروں گا۔ رہی معلومات کی بات تو میرے پاس صرف اتنی ہی معلومات ہیں کہ جس تنظیم کے آدمیوں اموگا اور موگاشے نے کام کیا ہے ان کا تعلق عرابلس کی مجرم تنظیم شموڈا سے ہے اور اس تنظیم کے چیف باس کا نام بھی شموڈا ہی ہے۔ اس کا ہیڈ کوارٹر عرابلس کے دارالحکومت الغاریہ میں موجود ایک کلب میں ہے جس کا نام بلیک کراس کلب ہے۔ عتبہ کی تنظیم کا نام گاشوا ہے جس کے ہیڈ کوارٹر اور ٹھکانوں کے بارے میں کسی کو کچھ علم نہیں ہے

البتہ اس کی تنظیم کا ایک رکن جس کا نام چکاری ہے اور وہ الغاریہ میں جیراٹ روڈ پر موجود ایک زیکو شوز شاپ کا مالک ہے۔ میں اسی کے ذریعے عتبہ تک پہنچنے کی کوشش کر سکتا ہوں۔ اوور"...... ٹرومین نے کہا۔

"کیا عتبہ تمہارے بارے میں کچھ جانتا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ تمہیں بھی حکومتی ایجنٹ سمجھ کر تمہارا قصہ بھی پاک کر دے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ وہ میرے بارے میں جانتا ہے۔ میری اس سے ایک بار ملاقات بھی ہوئی تھی۔ میں نے اس کے حوصلے اور اس کے کاز کو سراہا تھا اور اسے اپنی اور اپنی تنظیم کی مکمل سپورٹ کی پیش کش کی تھی۔ ان دنوں اتفاق سے میں عرابلس میں ہی موجود تھا۔ ایک ہوٹل میں اچانک میرا اس کے ساتھ سامنا ہو گیا تھا۔ حیرانی کی بات ہے کہ وہ مجھے بلیک تھنڈر کے رکن کی حیثیت سے پہچانتا تھا۔ اس نے مجھ سے بات کی تو میں نے اسے اپنے بارے میں ساری حقیقت بتا دی جس پر اس نے بھی فراخدلی کا مظاہرہ کیا اور مجھے بھی اپنے بارے میں سب کچھ بتا دیا تھا۔ نجانے کیوں اس نے مجھ پر اتنا اعتماد کیا تھا۔ بہرحال مجھے یقین ہے کہ وہ اگر میرے بارے میں اتنا سب کچھ جانتا ہے تو پھر وہ آپ کے بارے میں بھی سب کچھ جانتا ہو گا۔ اگر اس سے آپ کا رابطہ ہو جائے تو وہ یقیناً آپ سے مل کر خوش ہو گا۔ اوور"...... ٹرومین نے کہا۔

"او کے۔ تو پھر طے رہا۔ تم چکاری کے ذریعے عتبہ سے رابطہ کرنے کی کوشش کرو۔ میں شموڈا کو چیک کرتا ہوں۔ جس طرح بھی ہو سکے ہم نے یہ مشن مکمل کرنا ہے۔ میرے ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی تمہارے کے پاس ہے اور تمہارے ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی میرے پاس ہے۔ ضرورت کے وقت ہم آپس میں رابطہ کر سکتے ہیں۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ شکریہ۔ اوور"...... ٹرومین نے کہا اور عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیا۔ وہ چند لمحے بیٹھا سوچتا رہا پھر وہ اٹھا اور ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔

تھوڑی دیر کے بعد وہ ڈریسنگ روم سے نکلا اور پھر تیز تیز چلتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار نہایت تیز رفتاری سے دانش منزل کی جانب اُڑی چلی جا رہی تھی۔ آپریشن روم میں بلیک زیرو موجود تھا۔ عمران کے اندر آنے پر وہ اس کے احترام میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ سلام و دعا کے بعد عمران اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔ بلیک زیرو بھی اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کیا ہوا۔ آپ کچھ سنجیدہ دکھائی دے رہے ہیں"...... بلیک زیرو نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ایک اہم اور فوری مسئلہ سامنے آیا ہے جس نے مجھے واقعی الجھا کر رکھ دیا ہے"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"ہوا کیا ہے"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"تم مجھے پہلے سرخ جلد والی ڈائری لا کر دو پھر میں تمہیں ساری تفصیل بتاتا ہوں"...... عمران نے اسی طرح سنجیدگی سے کہا تو بلیک زیرو نے میز کی دوسری دراز کھولی اور اس میں سے سرخ جلد والی ایک ضخیم ڈائری نکال کر عمران کو دے دی۔ عمران ڈائری کھول کر اس کی ورق گردانی کرتا رہا پھر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ڈائری بند کی اور میز پر رکھ کر کچھ دیر سوچنے کے بعد اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

"پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ"...... رابطہ ملتے ہی سر سلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں۔ سر سلطان سے بات کراؤ"...... عمران نے انتہائی سنجیدگی سے کہا۔

"اوہ۔ یس سر۔ ہولڈ آن کریں"...... پی اے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس۔ سلطان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد سر سلطان کی باوقار سی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں۔ عرابلس کے بارے میں آپ سے مجھے کچھ پوچھنا ہے"...... عمران اسی طرح سنجیدگی سے کہا۔

"اوہ۔ خیریت تو ہے۔ تم اس قدر سنجیدہ کیوں ہو"...... سر سلطان کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"مسئلہ ہی گمبھیر ہے"...... عمران نے جواب دیا اور پھر اس نے ٹرومین کی کال، ٹائیگر سے ہونے والی بات چیت اور پھر گولڈن سنیک سے ہونے والے گفتگو کی پوری تفصیل انہیں بتا دی۔

"اوہ۔ یہ تو واقعی بہت برا ہوا ہے۔ سفارت خانے کے چیف سیکورٹی آفیسر کے قتل کا مسئلہ تو ہمارے لئے واقعی سر کا درد بن جائے گا"...... سر سلطان نے ساری باتیں سن کر انتہائی تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

"اسی لئے تو آپ کو فون کیا ہے تاکہ آپ اس مسئلے کو کسی طرح سرکاری طریقے سے نپٹا دیں"...... عمران نے کہا۔

"وہ تو مجھے ظاہر ہے اب کرنا ہی ہو گا۔ لیکن تم کیا چاہتے ہو"...... سر سلطان نے کہا۔

"میں آپ سے صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ عرابلس کے بارے میں پاکیشیا کی پالیسی کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"پاکیشیا کی پالیسی۔ میں کچھ سمجھا نہیں۔ تم جو کہنا چاہتے ہو کھل کر کہو"...... سر سلطان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ عرابلس میں ایک لحاظ سے دو حکومتیں ہیں۔ اب پاکیشیا عرابلس کی کٹھ پتلی حکومت کے ساتھ ہے یا پھر ان باغیوں کے ساتھ جو جمہوری حقوق کے لئے لڑ رہے ہیں اور کٹھ پتلی حکومت کے خلاف برسرِ پیکار ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے میں سمجھ گیا۔ اگر تم سرکاری پالیسی کی بات کر

رہے ہو تو ظاہر ہے حکومت کو برسرِ اقتدار حکومت کا ہی ساتھ دینا پڑتا ہے چاہے وہ کوئی بھی حکومت ہو۔ اس لئے سرکاری طور پر تو ظاہر ہے پاکیشیا کو اس وقت موجودہ حکومت کا ہی ساتھ دینا پڑ رہا ہے اور یہ تنظیمیں اور یہ ساری باتیں ان کے اپنے اندرونی مسائل ہیں جن میں ہم بہرحال سرکاری سطح پر کوئی دخل نہیں دے سکتے ہیں۔ تم بتاؤ تم اصل میں پوچھنا کیا چاہتے ہو''...... سر سلطان نے مدبرانہ لہجے میں کہا۔

''میں دراصل یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر پاکیشیائی حکومت کو ان تنظیموں سے ہمدردی ہے تو پھر ان تنظیموں کے بارے میں حکومت کے پاس کچھ معلومات ہوں گی اور ان سے رابطہ بھی ہو گا۔ مجھے ان سب کی تفصیلات چاہئیں اور بس''...... عمران ے کہا۔

''اوہ نہیں۔ حکومت کا ان تنظیموں سے کوئی رابطہ نہیں ہے اور نہ ہی ہمیں ان سے رابطے رکھنے کی کبھی کوئی ضرورت پڑی ہے''۔ سر سلطان نے جواب دیا۔

''سمجھ گیا''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''کیا سمجھ گئے''...... سر سلطان نے پوچھا۔

''مطلب صاف ہے کہ اگر حکومت کا ان تنظیموں سے کوئی رابطہ یا تعلق نہیں ہے تو پھر میں وہاں کم از کم کسی سرکاری حیثیت سے کوئی کام نہیں کر سکتا ہوں''...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ سرکاری طور پر یہ سب کرنا حکومتی پالیسی کے خلاف ہے

اور ایسا ہونا بھی نہیں چاہئے''...... سر سلطان نے کہا۔

''تب پھر ایک ہی راستہ رہ جاتا ہے''...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''کون سا راستہ''...... سر سلطان نے پوچھا۔

''یہی کہ اب ہمیں جو بھی کرنا ہے ذاتی حیثیت سے ہی کرنا ہے''...... عمران نے سادہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب''...... سر سلطان نے چونک کر کہا۔

''آپ سمجھ سکتے ہیں کہ میں کیا کہنا چاہتا ہوں''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''کیا تم عتبہ کو عرابلس کی حکومت سے بچانے کی بات کر رہے ہو''...... سر سلطان کی چونکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''ہاں''...... عمران نے جواب دیا۔

''لیکن کیوں۔ دیکھا جائے تو یہ ان کا اندرونی معاملہ ہے پھر تم ان کے معاملات میں مداخلت کیوں کرنا چاہتے ہو''...... سر سلطان نے قدرے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اس کی تین وجوہات ہیں جناب''...... عمران نے اسی طرح انتہائی سنجیدگی سے کہا۔

''تین وجوہات۔ کیا ہیں وہ وجوہات''...... سر سلطان نے پوچھا۔

''ایک تو یہ کہ میں ذاتی طور پر کٹھ پتلی حکومتوں کے خلاف ہوں

جو دوسروں کے لئے کام کرتی ہیں اور دوسری وجہ یہ ہے کہ بحیثیت مسلمان مجھے آزادی کی تحریکوں سے دلچسپی رہتی ہے اور سب سے اہم وجہ یہ ہے کہ میرے شاگرد کی غلطی کی وجہ سے گاشوا تنظیم کے سربراہ عتبہ کی زندگی کو خطرات لاحق ہو گئے ہیں جو عرابلس کی مسلم اکثریت کا لیڈر اور ہیرو ہے۔ ہماری وجہ سے عتبہ کو کوئی نقصان نہیں ہونا چاہئے"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے"...... سر سلطان نے کہا۔

"جی ہاں"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم ذاتی طور پر جو کرنا چاہو کر سکتے لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس سرکاری حیثیت سے ایسا کوئی کام نہیں کر سکتی جو حکومتی پالیسی کے خلاف ہو"...... سر سلطان نے سنجیدگی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے بھی تو کچھ کرنے کے لئے لائحہ عمل چاہئے۔ بغیر کسی لائحہ عمل کے تو میں بھی کچھ نہیں کر سکوں گا"...... عمران نے کہا۔

"کیسا لائحہ عمل"...... سر سلطان نے پوچھا۔

"ابھی تو مجھے یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ عتبہ واقعی حکومت کی حراست میں ہے یا پھر اپنے ٹھکانے پر حملہ ہونے سے پہلے ہی وہ وہاں سے نکل گیا تھا۔ وہ زندہ ہے یا نہیں۔ اس کے بارے میں، میں کچھ نہیں جانتا"...... عمران نے کہا۔

"اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ عتبہ حکومت کی حراست میں ہے

تب بھی تمہیں اس بات کی فکر نہیں کرنی چاہئے کہ اسے تختہ دار پر چڑھا دیا جائے گا یا راتوں رات ہلاک کر کے کہیں دفن کر دیا جائے گا"...... سر سلطان نے کہا۔

"آپ ایسا کس بنیاد پر کہہ سکتے ہیں"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"عتبہ وہاں کا قومی ہیرو ہے۔ حکومت عرابلس اسے ہلاک نہیں کر سکتی۔ اگر انہوں نے ایسا کیا اور یہ خبر لیک آؤٹ ہو گئی تو پھر پورے عرابلس میں فسادات شروع ہو جائیں گے جس سے کٹھ پتلی حکومت کو اپنا اقتدار سنبھالنا بھی مشکل ہو جائے گا البتہ وہ عتبہ کو اپنی حراست میں رکھ کر اس سے اس کی تنظیم اور تحریک آزادی کی دوسری تنظیموں کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں اور اس کام کے لئے انہیں خاصا وقت درکار ہو گا۔ اس بنا پر میں کہہ سکتا ہوں کہ عتبہ کی فوری ہلاکت ان کے لئے دردِ سر بن جائے گی۔ اور عتبہ کی حراست کے ردِ عمل میں کسی بھی ہنگامی صورتحال کی صورت میں وہ عتبہ کو منظر عام پر لا کر لوگوں کو پرسکون کر سکتے ہیں"...... سر سلطان نے کہا۔

"اس کے لئے تو وہاں ایسے حالات بنانے پڑیں گے تاکہ لوگوں کے دلوں میں عتبہ کی محبت اور انسیت کا جذبہ بدستور عروج پر رہے"...... عمران نے کہا۔

"عتبہ کے لئے سیاسی ماحول سازگار کرنے کا کام میں کر سکتا

ہوں“...... سرسلطان نے کہا۔

”وہ کیسے“...... عمران نے چونک کر اور حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

”میں عرابلس کی پارلیمنٹ کے لیڈر ابوفرحان سے رابطہ کروں گا اور اسے ساری تفصیل بتا کر مشورہ دوں گا کہ وہ فوری طور پر ذرائع ابلاغ، پبلسی پوسٹرز اور میڈیا کے ذریعے ہر طرف یہ خبر عام کر دے کہ حکومت نے عتبہ کو ایک مجرم تنظیم کی مدد سے خفیہ طور پر ہلاک کرنے کی پلاننگ کی ہے۔ عتبہ چونکہ قومی ہیرو ہے اس لئے لامحالہ اس کا اثر پورے عرابلس پر ہو گا اور اس خبر سے وہاں شدید ترین ردعمل پیدا ہو گا اور حکومت مجبور ہو جائے گی کہ وہ عتبہ کو خفیہ طور پر ہلاک کرنے کی بجائے اس پر مقدمہ قائم کرے۔ اس طرح عتبہ کی فوری ہلاکت کو روکا جا سکتا ہے“...... سرسلطان نے جواب دیا۔

”گڈ۔ اگر ایسا ہو جائے تو پھر واقعی عتبہ کو حکومتی دہشت گردی سے بچایا جا سکتا ہے“...... عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”تم نے فاسٹ فائٹرز کا نام سنا ہے“...... سرسلطان نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

”فاسٹ فائٹرز۔ کیا مطلب۔ یہ کیا نام ہے“...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اگر تم عتبہ کی مدد کرنے کے لئے واقعی کچھ کرنا چاہتے ہو تو پھر میں تمہیں یہ مشورہ دوں گا کہ تم ان فاسٹ فائٹرز کے خلاف کام کرو۔ فاسٹ فائٹرز عرابلس کی کٹھ پتلی حکومت کا حصہ ہے۔ کٹھ پتلی

حکومت نے گاشوا اور اس جیسی باغی تنظیموں کو کچلنے کے لئے جو خفیہ فورس بنا رکھی ہے اس کا نام فاسٹ فائٹرز ہے جسے ایف ایف کہا جاتا ہے۔ اس فورس کے ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کر کے خفیہ طور پر اس کو ختم کر دیا جائے تو عرابلس کی کٹھ پتلی حکومت کی طاقت کافی حد تک کمزور ہو جائے گی۔ اطلاعات کے مطابق اس ادارے میں عرابلس کی کٹھ پتلی حکومت نے ایکریمین اور خصوصی طور پر یہودی ایجنٹس بھرتی کر رکھے ہیں جو تربیت یافتہ ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی بے رحم اور سفاکیت میں اپنا ثانی نہیں رکھتے ہیں اور یہی فاسٹ فائٹرز ہی عرابلس کے اسلامی نظام کی اس داعی جماعتوں اور تنظیموں کے خلاف خفیہ کارروائیاں کرتے ہیں چونکہ فوج میں بھی مسلمانوں کی ہی اکثریت ہے اس لئے ایف ایف براہ راست ایسی کارروائیاں نہیں کرتے لیکن خفیہ طور پر ان کی کارروائیوں میں دن بدن اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے اور وہ نہ صرف عرابلس بلکہ اس جیسے کئی مسلم ممالک کے لئے مسلسل خطرہ بنتے جا رہے ہیں“...... سر سلطان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”حیرت ہے۔ یہ سب آپ کو کیسے معلوم ہوا ہے“...... عمران نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

”سفارتی طور پر عتبہ نے کٹھ پتلی حکومت سے نجات حاصل کرنے کے لئے دوسرے عرب ممالک کے ساتھ ساتھ پاکیشیا سے بھی رابطہ کیا تھا اور اس سلسلے میں عتبہ سے بات کرنے اور اسے

حکومتی مجبوریوں کا بتانے کے لئے مجھے ہی آگے کیا گیا تھا۔ مجھ سے کہا گیا تھا کہ میں عتبہ سے اس انداز میں بات کروں کہ عتبہ کو اس بات کا بھی افسوس نہ ہو کہ مسلمان ملک پاکیشیا نے بھی دوسرے مسلمان ملک کی عوام کو آمریت سے بچانے کے لئے کوئی مدد نہ کی۔ میں نے عتبہ کو سمجھا دیا تھا کہ سرکاری طور پر تو ہم کچھ نہیں کر سکیں گے لیکن اگر ضرورت پڑی تو اس کی مدد کے لئے عمران کو ضرور بھیجا جا سکتا ہے۔ وہ تمہارے بارے میں بہت کچھ جانتا ہے۔ تمہارا نام سن کر وہ مطمئن ہو گیا تھا اور پھر اس نے تمہارا نام سننے کے بعد ہی مجھے ایف ایف کے بارے میں تفصیلات بتائی تھیں۔ اس نے کہا تھا کہ اگر عمران اس کی مدد کرنا چاہے تو پھر وہ سب سے پہلا کام یہی کرے کہ عرابلس پہنچ کر خفیہ طور پر حکومتی سرپرستی میں کام کرنے والی تنظیم فاسٹ فائٹرز کا پتہ چلائے۔ فاسٹ فائٹرز اور ان کے ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنے سے حکومت کو زبردست دھچکا پہنچے گا جس کے نتیجے میں حکومت کے پیروں تلے سے زمین نکل جائے گی۔ جیسے ہی فاسٹ فائٹرز تنظیم ختم ہو گی عتبہ کی تنظیم گاشوا اور اس جیسی دوسری تنظیمیں پھر سے فعال ہو جائیں گی اور عرابلس میں نئے اور آزادانہ انتخابات کی راہ ہموار ہو جائے گی اور چونکہ وہاں مسلم اکثریت ہے اس لئے آزادانہ انتخابات میں یقیناً کٹھ پتلی حکومت کو شکست ہو جائے گی اور اس طرح عرابلس میں دوہری حکومت کا خاتمہ ہو جائے گا اور وہاں آزاد اور مسلم

نمائندے اقتدار میں آ جائیں گے جس سے عرابلس کے مسلم عوام کو آزادی اور سکون مل جائے گا اور ان کا مشن بھی پورا ہو جائے گا''...... سر سلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ تو یہ بات ہے''...... عمران نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

''ہاں''...... سر سلطان نے جواب دیا۔

''فاسٹ فائٹرز کے بارے میں عتبہ نے آپ کو کچھ اور بھی بتایا تھا''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ اس کے پاس ایف ایف کے بارے میں زیادہ معلومات نہیں تھیں۔ اس کا کہنا تھا کہ اگر اسے پتہ چل جائے کہ اس تنظیم کا سربراہ کون ہے اور اس تنظیم کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے تو وہ اکیلا ہی جا کر سب کچھ ختم کر دیتا''...... سر سلطان نے کہا۔

''اوکے۔ آپ اپنا کام شروع کر دیں تا کہ عتبہ حکومتی حراست میں ہو تو وہ اسے فوری طور پر ہلاک نہ کر سکیں۔ میں اب خود عرابلس جانے کی تیاری کرتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ مسلمانوں کے خلاف کام کرنے والی تنظیم فاسٹ فائٹرز یا ایف ایف کے خلاف کیا کیا جا سکتا ہے''...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ عمران نے چونکہ لاؤڈر آن کر رکھا تھا اس لئے بلیک زیرو خاموشی سے ان کی باتیں سن رہا تھا۔

''تم نے سنی ساری باتیں''...... عمران نے بلیک زیرو سے

مخاطب ہو کر کہا۔

"جی ہاں۔ سن لی ہیں"...... بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"تو پھر تمہارا کیا اندازہ ہے۔ کیا ہو سکتا ہے اس سلسلے میں"...... عمران نے کہا۔

"میرے خیال میں یہ ساری باتیں دل کی تسلی کے لئے اچھی ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"کیا مطلب"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے یقین ہے کہ کٹھ پتلی حکومت عتبہ کو زندہ نہیں چھوڑے گی اور وہ اسے فوراً ہلاک کر دے گی۔ سیدھی سی بات ہے جب تک عتبہ زندہ رہے گا ان کے مسائل بڑھتے ہی رہیں گے۔ عتبہ کی ہلاکت پر عوام کا شدید ردعمل ایک بار تو سامنے آئے گا اور ہو سکتا ہے کہ وقتی طور پر عرابلس میں فسادات بھی پھیل جائیں لیکن آپ یہ کیوں بھول رہے ہیں کہ وہاں آمریت ہے اور آمریت ہمیشہ زور و زبردستی سے اپنی ہر بات منوا ہی لیتی ہے۔ فسادات کو روکنے کے وہ طاقت کا استعمال کریں گے اور میرا نہیں خیال کہ عرابلس کی قوم فوجی طاقت کے سامنے زیادہ دیر تک ٹکے۔ وقت گزرنے کے ساتھ وہ عتبہ کو بھی بھول جائیں گے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ عتبہ کی ہلاکت کا دوسری تنظیموں پر بھی برا اثر پڑے گا اور جو وہاں تحریکیں چلا رہے ہیں انہیں بھی فوجی طاقت کے سامنے

سرنڈر کرنا پڑ سکتا ہے ورنہ ان کا انجام بھی عتبہ جیسا ہو سکتا ہے ایسی سوچ پیدا ہو گئی تو پھر عرابلس میں مستقل طور پر کٹھ پتلی حکومت ہی قائم رہے گی اور اصل حکومت اور خاص طور پر مسلم اکثریت کبھی قیادت کے لئے آگے نہ آ سکے گی"...... عمران نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"ان حالات کے پیش نظر تو وہاں صورتحال خاصی مشکل ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں اور فوری طور پر ظاہر ہے میں بھی کچھ نہیں کر سکتا ہوں"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"دعا ہی کی جا سکتی ہے کہ عتبہ ان کے ہاتھ نہ آیا ہو اور اگر وہ ان کے ہاتھ لگ بھی گیا ہو تو وہ اسے فوری طور پر ہلاک کرنے کی کوشش نہ کر سکیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ اب یہی کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا اسی لمحے ٹوں ٹوں کی مخصوص آواز سن کر وہ چونک پڑا۔ اس نے جیب سے سیل فون نکالا۔ سیل فون کی سکرین آف تھی لیکن اس سے ٹوں ٹوں کی آوازیں آ رہی تھیں۔

"ٹرانسمیٹر کال ہے۔ شاید ٹرومین کے پاس کوئی نئی معلومات ہوں"...... عمران نے کہا۔ اس نے فوراً سیل فون کی سائیڈ پر لگا ہوا ایک بٹن تین بار پریس کیا اور پھر اس نے چند مختلف بٹن پریس کر کے ایک بٹن پریس کیا تو سیل فون جدید اور لانگ رینج ٹرانسمیٹر میں

تبدیل ہو گیا۔

"ہیلو ہیلو۔ ٹرومین کالنگ۔ ہیلو ہیلو۔ اوور"...... دوسری طرف سے ٹرومین کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ پرنس آف ڈھمپ اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ میں نے آپ کو یہ بتانے کے لئے کال کیا ہے کہ اب آپ کو یا مجھے عرابلس جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے ٹرومین نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"کیوں۔ کیا ہوا۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"میں نے معلوم کر لیا ہے عتبہ محفوظ ہے۔ اس کے بارے میں حماد سے معلومات حاصل کی گئی تھیں جو عتبہ کے صرف ایک ٹھکانے کے بارے میں ہی جانتا تھا۔ جس وقت عتبہ کے اس ٹھکانے پر حملہ کیا گیا تھا اس وقت وہ اپنے ٹھکانے پر موجود نہیں تھا اور اب تک یہی خیال کیا جا رہا تھا کہ عتبہ کے جس ٹھکانے پر حملہ ہوا ہے وہ اس کا اصل ہیڈ کوارٹر تھا جبکہ ایسا نہیں ہے۔ وہ ایک عارضی ٹھکانہ تھا جسے عتبہ کبھی کبھار ہی استعمال کرتا تھا۔ اس لئے نہ صرف عتبہ محفوظ ہے بلکہ حملہ آور اس کے اصل ہیڈ کوارٹر تک بھی نہ پہنچ سکے ہیں۔ اوور"...... ٹرومین نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران کے چہرے پر یکلخت سکون کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

"ویل ڈن پھر تو سارا مسئلہ ہی ختم ہو گیا ہے۔ اوور"...... عمران

نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔ فی الحال تو واقعی مسئلہ ختم ہو گیا ہے۔ اوور"۔ ٹرومین کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"تمہارا شکریہ کہ تم نے بروقت کال کر دی ورنہ میں تو اس معاملے کو سلجھانے کے لئے عرابلس روانہ ہونے ہی والا تھا۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ چلیں اچھا ہوا میں نے آپ کا خرچہ بچا دیا ورنہ خواہ مخواہ آپ کو لمبے سفر کے ساتھ ساتھ لمبے اخراجات بھی اٹھانے پڑتے۔ اوور"...... ٹرومین نے ہنستے ہوئے کہا۔

"لمبے سفر کا تو مسئلہ نہیں تھا لیکن لمبے خرچے کا سنا کر تم نے میرا دل دہلا دیا ہے۔ مجھے لمبے خرچے کے لئے ظاہر ہے سلیمان سے قرض لینا پڑتا اور اس سے قرض لینے کا مطلب ہوتا کہ واپسی پر اس کا قرض چکانے کے لئے مجھے اس کے باورچی کے فرائض انجام دینے پڑتے۔ اوور"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو دوسری طرف ٹرومین بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"اوکے۔ گڈ بائی"...... ٹرومین نے کہا اور پھر اس نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔ عمران نے بھی طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"تو یہ معاملہ ختم ہو گیا"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اسے ہی کہتے ہی کہ فش فش ٹائیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ٹائیں ٹائیں فش ہوتا ہے یہ فش فش ٹائیں کیا ہے''...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

''ٹائیں ٹائیں طوطا کرتا ہے فش تو بے چاری معصوم سی ہوتی ہے وہ بھلا ٹائیں ٹائیں کیسے کرسکتی ہے اس لئے میں نے اس محاورے کو ہی الٹ دیا ہے تاکہ فش خوش ہو جائے کہ اس کا نام دو بار لیا گیا ہے یعنی فش فش اور پھر ٹائیں''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو عمران کی اس نرالی منطق پر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''اب کیا پروگرام ہے آپ کا۔ اب تو آپ کا عرابلس جانے کا اسکوپ ختم ہوگیا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''نہیں۔ اسکوپ ابھی باقی ہے''...... عمران نے سوچتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ ایک بار پھر سنجیدہ ہوگیا تھا۔

''وہ کیوں۔ اب وہاں جا کر کیا کریں گے آپ''...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''تم نے ٹرومین کی باتوں پر شاید توجہ نہیں دی۔ اس نے کہا ہے کہ فی الحال تو یہ مسئلہ حل ہوگیا ہے۔ فی الحال سے اس کی مراد ہے کہ ابھی عتبہ کو کوئی خطرہ نہیں ہے لیکن مستقل قریب میں اسے خطرات لاحق ہو سکتے ہیں۔ جس طرح سے عرابلس کی حکومت نے باغیوں کو کچلنے کے لئے عسکری ونگ بنا رکھا ہے تمہارا کیا خیال ہے

وہ آسانی سے عتبہ کا پیچھا چھوڑ دیں گے۔ سر سلطان کے کہنے کے مطابق حکومتی عسکری ونگ انتہائی خطرناک، طاقتور اور فعال ہے۔ حماد سے معلومات حاصل کرنے کے باوجود عتبہ ان کے ہاتھ نہیں آیا جس پر ان کا غصہ عروج پر پہنچ گیا ہو گا اور حکومت کا عسکری ونگ ایف ایف پورے عرابلس میں عتبہ کو تلاش کر رہا ہو گا۔ ایف ایف کی وجہ سے عتبہ کو اور اس جیسے دوسرے لیڈران کو بھی چھپ کر رہنا پڑتا ہے۔ اگر اس ونگ کو ختم کر دیا جائے تو نہ صرف عتبہ بلکہ اس جیسی دوسری جماعتوں کو بھی سکون مل جائے گا اور وہ زیادہ بہتر انداز میں آمریت کا مقابلہ کرسکیں گے اس طرح ہو سکتا ہے کہ عرابلس کو کٹھ پتلی حکومت سے ہمیشہ کے لئے ہی نجات مل جائے اور وہاں کے مسلمان چین و سکون کے ساتھ زندگیاں گزار سکیں''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا اب آپ نے ایف ایف کو ٹارگٹ کرنے کا فیصلہ کیا ہے''...... بلیک زیرو نے اس کی بات سمجھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ ایف ایف میں ایکریمین اور یہودی ایجنٹس ہیں اور یہ مسلمانوں کے دشمن ہیں اس لئے اس ونگ کا ختم ہو جانا بے حد ضروری ہے ورنہ یہ سارے عرابلس کو ہی نگل جائیں گے اور اسرائیل پر تو ویسے ہی بھروسہ نہیں کیا جا سکتا۔ جس طرح انہوں نے فلسطین پر قبضہ کر رکھا ہے اسی طرح وہ عرابلس پر بھی قبضہ کر سکتے ہیں اور وہاں ایک نیا اسرائیل بنا سکتے ہیں۔ اگر یہی عالم رہا تو

اسرائیلیوں کے حوصلے اور زیادہ بڑھ جائیں گے۔ وہ اسی طریقے پر عمل کرتے ہوئے پہلے عرابلس پر قبضہ کریں گے اور پھر آہستہ آہستہ اپنے قدم دوسرے مسلم ممالک کی طرف بڑھاتے چلے جائیں گے تاکہ پوری دنیا پر ان کی اجارہ داری قائم ہو سکے اور اس کی معاونت کرنے والا ایکریمیا جیسا ملک ہو تو پھر سوچو کیا نہیں ہو سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہاں یہ تو ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اگر اس تنظیم کا ہی خاتمہ کر دیا جائے تو پھر اسرائیل اور ایکریمیا کو بھی اچھا سبق مل سکتا ہے۔ انہیں بھی پتہ چل جائے گا کہ ان کا کوئی عسکری ونگ اس طرح مسلم ممالک پر اپنی اجارہ داری قائم نہیں کر سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں۔ لیکن اس سلسلے میں آپ سرکاری طور پر تو کچھ نہیں کر سکیں گے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''تو میں نے کب کہا ہے کہ میں سرکاری طور پر کام کروں گا۔ جو کام سرکاری طریقے سے نہیں ہو سکتے انہیں غیر سرکاری طور پر ہی سرانجام دینا پڑتا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''لیکن کیسے۔ غیر سرکاری طور پر ممبران کو آپ وہاں کیسے لے جا سکتے ہیں''...... بلیک زیرو نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''ممبران کو یہی شکایت رہتی ہے کہ انہیں سیر و تفریح کرنے اور

پکنک منانے کے مواقع میسر نہیں آتے۔ عرابلس کے چند مقام بے حد حسین اور روح پرور ہیں۔ اگر ایکسٹو انہیں عرابلس میں جا کر پکنک منانے کی اجازت دے دے تو وہ پکنک منانے کے ساتھ ساتھ اور بھی بہت کچھ کر سکتے ہیں۔ مطلب یہ کہ ہو سکتا ہے صفدر نے خطبہ نکاح یاد کر لیا ہو۔ اگر ایسا ہوا تو میرا بھی کام بن جائے گا۔ سیر کی سیر اور شادی کی شادی''...... عمران نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ واقعی ایسا ہو سکتا ہے''...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

''ایکسٹو''...... عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

''سلطان بول رہا ہوں۔ عمران ہے یہاں''...... دوسری طرف سے سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

''نہ بھی ہو تو اسے دربارِ سلطان میں کان پکڑ کر بھی حاضر کیا جا سکتا ہے''...... عمران نے اس بار اصل آواز میں کہا۔

''میں نے پہلے تمہارے فلیٹ پر فون کیا تھا۔ وہاں سے سلیمان نے بتایا کہ تم دانش منزل میں ہو اس لئے یہاں فون کیا ہے۔ بہرحال میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں کہ میں نے عرابلس میں موجود ابو فرحان کو فون کیا تھا۔ میری ان سے تفصیلی بات ہوئی ہے اور انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ عتبہ محفوظ ہے۔ اسے نہ ہی ٹریس کیا جا سکا ہے اور نہ ہی اس کے ہیڈ کوارٹر کو۔ البتہ میرے کہنے پر انہوں نے وعدہ

کیا ہے کہ وہ عتبہ کو اطلاع بھجوا دیں گے کہ وہ جس قدر ہو سکے محتاط رہے“...... سر سلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”مجھے بھی ٹرومین کی کال آئی تھی۔ اس نے بھی یہی بتایا ہے کہ پاکیشیا سے حماد سے انہیں جو معلومات ملی تھیں۔ وہ مکمل نہیں تھیں۔ یا شاید حماد نے انہیں جان بوجھ کر گمراہ کیا تھا اور اپنی جان بچانے کے لئے اس نے کسی ایسے ٹھکانے کے بارے میں بتایا تھا جو عتبہ کے استعمال میں نہیں تھا۔ بہرحال وقتی طور پر تو عتبہ محفوظ ہو گیا ہے لیکن کٹھ پتلی حکومت کو یہ دھچکا آسانی سے ہضم نہیں ہو گا۔ اب وہ پوری قوت اور شد و مد کے ساتھ عتبہ کو تلاش کریں گے۔ اس کے لئے ظاہر ہے وہ ایف ایف کو ہی متحرک کریں گے اور ایف ایف عتبہ تک پہنچنے کے لئے عرابلس کی بے گناہ اور معصوم عوام کو نجانے کن کن اذیتوں سے دوچار کریں اور نجانے کتنے بے گناہ انسانوں کو اذیت، تشدد اور بھیانک موت کا سامنا کرنا پڑے“...... عمران نے کہا۔

”ہاں ایسا ہوسکتا ہے“...... سر سلطان نے کہا۔

”اور میرے خیال میں ایسا نہیں ہونا چاہئے“...... عمران نے کہا۔

”لیکن تم یہ سب کیسے روک سکتے ہو“...... سر سلطان نے کہا۔

”کوشش کی جائے تو کیا نہیں ہوسکتا عالی جناب“...... عمران نے کہا۔

”پھر کیا سوچا ہے تم نے“...... سر سلطان نے پوچھا۔

”پاکیشیا سیکرٹ سروس اور خاص طور پر میں فارغ رہ رہ کر اکتا گئے ہیں۔ میں جلد سے جلد شادی کرنا چاہتا ہوں اور میں نے تہیہ کر لیا ہے کہ میں کسی پرفضاء مقام پر جا کر ہی شادی کروں گا اس لئے میں سوچ رہا ہوں کہ ہونے والی دلہن کو لے کر عرابلس روانہ ہو جاؤں۔ وہاں میں پکنک منانے کے بہانے دلہن کو راضی کرنے کی کوشش کروں گا اگر وہ مان گئی تو ٹھیک ہے ورنہ اسے ایف ایف کے بارے میں تفصیل بتا کر ڈراؤں گا۔ مجھے یقین ہے کہ ممبران بشمول میری دلہن ایف ایف کا سن کر ڈر جائے گی اور میری دلہن بننے کے لئے تین بار ہاں کرنے پر مجبور ہو ہی جائے گی“۔ عمران کی زبان چل پڑی۔

”ٹھیک ہے۔ ذاتی طور پر تو ظاہر ہے تمہیں نہیں روکا جا سکتا ہے۔ تم وہاں جا کر ممبران کے ساتھ پکنک مناؤ یا شادی کرو مجھے بھلا اس پر کیا اعتراض ہوسکتا ہے۔ اللہ حافظ“...... دوسری طرف سے سر سلطان نے کہا اور ساتھ ہی انہوں نے رسیور رکھ دیا۔

”توبہ توبہ۔ آج کے سلطان بھی کس قدر کنجوس ہیں۔ میں انہیں بتانا چاہتا تھا کہ میں نے شادی کا تو ارادہ کر لیا ہے لیکن شادی کے اخراجات نام کی کوئی چیز میرے پاس نہیں ہے۔ سلیمان سے قرض لینا آسان نہیں اس لئے میرا خیال تھا کہ میں سر سلطان کو شادی کا کہوں گا تو وہ اپنی ساری جائیداد، بنک بیلنس میرے نام لکھ دیں

گے کہ جاؤ بیٹا دھوم دھام سے شادی کرو اور پھر بڑی بوڑھیوں کی طرح کہیں گے کہ دودھوں نہاؤ اور پوتوں پھلو لیکن۔ توبہ۔ کنجوسی کی بھی انتہا ہوتی ہے کرے تو پھر کنجوسی کا بھی کنجوسا ہی بن جاتا ہے“...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔ اس نے کریڈل پر ہاتھ مار کر ٹون کلیئر کی اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

”یس۔ جولیا بول رہی ہوں“...... رابطہ ملتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

”ایکسٹو“...... عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

”یس چیف“...... جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”پوری ٹیم کو عرابلس جانے کے لئے تیار کرو۔ عمران بھی ساتھ جائے گا“...... عمران نے کہا۔

”یس چیف۔ کیا وہاں کوئی مشن مکمل کرنا ہے“...... جولیا نے کہا۔

”ہاں لیکن وہاں تم سب سرکاری حیثیت سے نہیں بلکہ ذاتی حیثیت سے جاؤ گے۔ بظاہر تمہارا مقصد سیروتفریح ہو گا لیکن سیروتفریح کی آڑ میں تمہیں ایک مشن مکمل کرنا ہے“...... عمران نے کہا۔

”یس چیف“...... جولیا نے کہا۔

”اوکے“...... عمران نے کہا۔

”مشن کی تفصیلات کیا ہیں چیف“...... جولیا نے اسی انداز میں پوچھا۔

”عرابلس کی کٹھ پتلی حکومت نے ایک عسکری ونگ بنایا ہوا ہے۔ جسے فاسٹ فائٹرز اور کوڈ میں ایف ایف کہا جاتا ہے۔ یہ عسکری ونگ وہاں ان جماعتوں اور مسلمانوں کے خلاف کام کر رہا ہے جو عرابلس میں کٹھ پتلی حکومت کے خاتمے اور وہاں عرابلس میں اسلامی نظام کا مکمل نفاذ چاہتی ہیں اور اس عسکری ونگ کی وجہ سے وہاں بے شمار اہم مسلم رہنماؤں کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور تحریک آزادی کی جماعتوں کو لیڈران کے ساتھ انڈر گراؤنڈ ہونے پر مجبور کر دیا گیا ہے“...... عمران نے کہا۔

”ہمیں کیا کرنا ہے چیف“...... جولیا نے سنجیدگی سے پوچھا۔

”اس عسکری ونگ ایف ایف کو ٹریس کر کے اسے مکمل طور پر ختم کرنا ہے“...... عمران نے کہا۔

”لیکن چیف اس عسکری ونگ کے ختم ہونے سے کیا ہو گا۔ اگر ہم ایف ایف اور اس کے ہیڈ کوارٹر کو ختم بھی کر دیں تو وہاں کٹھ پتلی حکومت تو بدستور قائم رہے گی اور وہ ایسا ہی نیا عسکری ونگ بنا کر پھر سے نئے ایجنٹ بھرتی کر سکتی ہے“...... جولیا نے کہا۔

”ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے لیکن اس کام میں کٹھ پتلی حکومت کو کافی وقت لگ جائے گا۔ ایف ایف کے خاتمے کے بعد وہاں کی فضاء مسلم جماعتوں کے لئے خاصی سازگار ہو جائے گی اور وہ اس

دوران وہاں انتخابات کی راہ ہموار کر لیں گی اور پھر جیسے ہی انتخابات مکمل ہوں گے یہ جماعتیں کٹھ پتلی حکومت کا خاتمہ کر کے برسرِ اقتدار آ جائیں گی اور اس طرح کٹھ پتلی حکومت کے ساتھ تمام عسکری ونگز کا بھی مکمل خاتمہ ہو جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ یس چیف۔ میں سمجھ گئی ہوں"...... جولیا نے کہا۔

"تو پھر روانگی کی تیاری کرو"...... عمران نے کہا۔

"کب روانگی ہوگی"...... جولیا نے کہا۔

"انتظامات کی ذمہ داری عمران کی ہے۔ وہ جیسے ہی انتظامات مکمل کر لے گا تمہیں آگاہ کر دے گا۔ تم ممبران کے ساتھ تیار رہو۔ عمران کسی بھی وقت روانگی کی کال کر سکتا ہے"...... عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے کریڈل پر ہاتھ مار کر رابطہ ختم کر دیا۔ اس نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور ٹون کلیئر کی اور نمبر پریس کرنے لگا۔

"یس۔ ٹائیگر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ یس باس۔ میں آپ کی کال کا ہی منتظر تھا"...... ٹائیگر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"تم نے جو غلطی کی تھی وہ بھیانک ثابت نہیں ہوئی ہے۔ اموگا اور موگاشے کو حماد سے ایسی معلومات نہیں ملی تھیں کہ وہ عرابلس میں

چھپے ہوئے عتبہ کو تلاش کر لیتے یا پھر حماد نے مرنا قبول کر لیا تھا لیکن ان دونوں ایجنٹوں کو عتبہ کے اصل ٹھکانے اور اس کے بارے میں تفصیلات سے آگاہ نہ کیا تھا۔ بہرحال تمہاری سزا معاف کی جاتی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تھینک یو باس۔ آپ نے یہ بتا کر میرے دل سے بہت بڑا بوجھ اتار دیا ہے ورنہ اس معاملے نے مجھے پریشان کر رکھا تھا اور میری سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ میں کیا کروں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"چلو۔ اب تمہیں کچھ کرنے کی ضرورت نہیں۔ تمہارا بوجھ اتر گیا اب تو تم ہلکے پھلکے ہو گئے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ اب واقعی میں ہلکا پھلکا ہو گیا ہوں"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"ہلکا پھلکا ہونا انسانی صحت کے لئے اچھا نہیں ہوتا۔ انسان کو کچھ نہ کچھ بوجھ اپنے سر پر لادے رہنا چاہئے تاکہ وہ ایکٹیو رہ سکے۔ اس لئے تیاری کرو اور تھوڑا سا بوجھ سر پر لاد کر میرے ساتھ عرابلس چلو"...... عمران نے کہا۔

"عرابلس۔ تو کیا آپ اموگا اور موگاشے کے پیچھے جا رہے ہیں"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"ہاں"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوکے باس۔ میں تو خود چاہتا ہوں کہ ان کو تلاش کر کے ان

سے بے اصولی اور خاص طور پر اپنے دوست کی ہلاکت کا انتقام لے سکوں‘‘...... ٹائیگر نے کہا۔

’’تو پھر تیار رہو۔ میں کسی بھی وقت تمہیں کال کر کے بلا لوں گا‘‘...... عمران نے کہا۔

’’یس باس‘‘...... ٹائیگر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

’’لگتا ہے اس بار آپ اپنے ساتھ پوری ٹیم لے جانا چاہتے ہیں‘‘...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’ہاں۔ نیا ملک ہے اور معاملہ عسکری ونگ کا بھی ہے جس میں ایکریمین اور اسرائیلی ایجنٹ شامل ہیں اس لئے ہماری طرف سے بھی تیاری زور دار ہونی چاہئے‘‘...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے اسے چند ہدایات دیں اور پھر وہ اٹھ کر کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

یہ ایک ہال نما کمرہ تھا جسے شاندار اور قیمتی فرنیچر اور سامان سے دفتری انداز میں سجایا گیا تھا۔ کمرے کے وسط میں ایک بڑی سی دفتری میز تھی جس کے پیچھے اونچی نشست والی کرسی پر ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا کسی فائل کے مطالعے میں مصروف تھا۔ اس آدمی کے سر کے بال برف کی مانند سفید تھے اور اس کی تھوڑی آگے سے کسی ہتھوڑے کی طرح نکلی ہوئی تھی۔ اچانک کمرے کا دروازہ زور دار دھماکے کی آواز کے ساتھ کھلا تو ادھیڑ عمر آدمی چونک پڑا۔ اس نے سر اٹھا کر دروازے کی طرف دیکھا۔ دروازے سے ایک نوجوان کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر ادھیڑ عمر کے چہرے پر یکلخت ناگواری کے تاثرات پھیل گئے۔

’’یہ آفس میں داخل ہونے کا کون سا طریقہ ہے کراسن‘‘۔ ادھیڑ عمر آدمی نے نوجوان کی طرف دیکھ کر انتہائی ناگوار اور غصیلے لہجے میں کہا۔

‘‘اوہ۔ سوری باس۔ میں ایک آدمی کو یہاں دیکھ کر انتہائی پرجوش ہو گیا تھا اس لئے مجھ سے یہ غلطی ہو گئی’’...... آنے والے نوجوان نے جواب دیا اور میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

‘‘کون آدمی۔ کس کی بات کر رہے ہو’’...... ادھیڑ عمر آدمی نے حیران ہو کر کہا۔

‘‘علی عمران’’...... نوجوان نے جواب دیا۔

‘‘علی عمران۔ کون علی عمران’’...... باس نے چونک کر کہا۔

‘‘پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے علی عمران کو نہیں جانتے آپ’’...... کراسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

‘‘ہاں۔ اس علی عمران کے بارے میں تو میں نے کافی کچھ سنا ہوا ہے لیکن......’’ باس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

‘‘وہ یہاں دارالحکومت میں موجود ہے’’...... کراسن نے کہا۔

‘‘کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو’’...... باس نے چونک کر کہا۔

‘‘میں سچ کہہ رہا ہوں باس۔ میں نے اسے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے’’...... کراسن نے کہا۔

‘‘اوہ اوہ۔ وہ یہاں۔ لیکن کیوں۔ وہ یہاں کس لئے آیا ہے’’...... باس نے بری طرح سے اچھلتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر یکلخت تشویش کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

‘‘اسے یہاں دیکھ کر خود میں بھی حیران ہوں باس’’...... کراسن نے کہا۔

‘‘کہاں دیکھا ہے تم نے اسے اور کیا وہ اکیلا ہی ہے’’...... باس نے پوچھا۔

‘‘نو باس۔ وہ ایک گروپ کے ساتھ ہے اور اس گروپ میں نو مرد اور ایک عورت شامل ہے۔ میں نے انہیں ورلڈ ہوٹل میں دیکھا ہے۔ وہ سب ہال میں بیٹھے لنچ کر رہے تھے۔ میں نے کاؤنٹر سے ان کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ یہ گروپ سیاحت کی غرض سے یہاں آیا ہے۔ ہوسکتا ہے باس کہ یہ گروپ دراصل پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ایجنٹس ہی ہوں کیونکہ عمران بہرحال پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے ہی کام کرتا ہے۔ اسے تو میں بخوبی پہچانتا ہوں۔ میرا اس سے اسرائیل میں متعدد بار ٹکراؤ ہو چکا ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہ لوگ واقعی سیاح ہوں اور عمران ان سیاحوں کی آڑ میں یہاں اپنے کسی خاص مقصد کے لئے پہنچا ہو۔ جو بھی ہے باس عمران کی آمد کسی بڑے خطرے کا پیش خیمہ ہے’’...... کراسن نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

‘‘ہاں۔ اس کا نام سن کر میں خود تشویش زدہ ہو گیا ہوں’’۔ باس نے کہا۔

‘‘یس باس۔ وہ جہاں بھی جاتا ہے ہر ایک کو تشویش میں ہی مبتلا کر دیتا ہے۔ وہ ہے ہی ایسا شیطان’’...... کراسن نے منہ بناتے

ہوئے کہا۔

''بہرحال۔ اب اس بات کا پتہ کیسے لگایا جائے کہ وہ یہاں کس مقصد کے لئے آیا ہے''...... باس نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''اس کی بھرپور نگرانی ہونی چاہئے باس''...... کراسن نے کہا۔

''نگرانی کرانے سے وقت ضائع ہو گا۔ کیوں نہ اس کا یہیں خاتمہ کر دیا جائے''...... باس نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''اسے دیکھ کر میرا بھی خون کھول اٹھا تھا باس۔ میں چاہتا تو اسے وہیں گولی مار کر ہلاک کر سکتا تھا لیکن میں نے ایسا نہیں کیا۔ اگر اسے ایسے ہی ہلاک کر دیا گیا تو پھر اس کے آنے کا مقصد کیسے معلوم ہو گا اور پھر اس کی ہلاکت کا انتقام لینے کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں آ دھمکے گی اور وہ یہ پتہ کرنے کی کوشش کرے گی کہ عمران کو کس نے ہلاک کیا ہے۔ انہیں سراغ مل گیا تو وہ خواہ مخواہ ہم سے ٹکرانے کی کوشش کرے گی''...... کراسن نے کہا۔

''ضروری تو نہیں کہ عمران کو تم یا میں ہی گولی مار کر ہلاک کریں۔ ہم اسے ہلاک کرنے کے لئے کسی پیشہ ور قاتل کو بھی تو ہائر کر سکتے ہیں۔ بعد میں قاتل کو بھی ختم کر دیا جائے گا۔ اگر عمران کی ہلاکت کے بعد پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں پہنچ بھی گئی تو وہ اس کرائے کے قاتل کو ہی ٹریس کرتی رہ جائے گی جس نے عمران پر گولی چلائی ہو گی۔ اس معاملے میں ہم کسی طور پر اپنا کوئی نام و نشان ظاہر نہ ہونے دیں گے''...... باس نے کہا۔

''لیکن باس۔ یہ تو انتہائی اقدام ہو گا۔ ہو سکتا ہے کہ عمران یہاں اکیلا نہ آیا ہو۔ عمران سیاحوں کے گروپ کے ساتھ ہو اور اس کے ساتھی کسی اور جگہ موجود ہوں۔ عمران کی ہلاکت پر وہ ہمارے خلاف کارروائیاں شروع کر دیں اور یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ سیاحوں کے روپ میں واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہی ایجنٹس ہوں۔ اس لئے میں تو آپ کو یہی مشورہ دوں گا کہ فی الحال عمران کو ہلاک کرنے کا خیال دل سے نکال دیں اور اس کی اور اس کے ساتھی سیاحوں کی بھرپور نگرانی کرائی جائے اور ان کے ایک ایک لمحے کی رپورٹ حاصل کی جائے کہ وہ کیا کرتے ہیں۔ کہاں جاتے ہیں اور کس کس سے ملتے ہیں۔ اسی طرح ان کے یہاں آنے کے مقصد کا علم ہو سکے گا۔ گولی تو عمران کو بہرحال کسی بھی وقت ماری جا سکتی ہے''...... کراسن نے کہا۔

''نہیں۔ وہ انتہائی ذہین اور شاطر انسان ہے۔ اس کی نگرانی کی گئی تو اسے آسانی سے پتہ چل جائے گا اور پھر وہ نگرانی کرنے والوں کی وجہ سے براہ راست ہم تک پہنچ جائے گا۔ اس کے لئے یہی بہتر ہے کہ اس کا یا تو خاتمہ کر دیا جائے یا پھر ہم اس پر کوئی توجہ ہی نہ دیں''...... باس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''یس باس۔ لیکن ایک اور طریقے سے بھی معلوم کیا جا سکتا ہے کہ وہ یہاں کس مقصد کے لئے آیا ہے''...... کراسن نے چند لمحے سوچتے رہنے کے بعد کہا تو باس چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''کون سا طریقہ''...... باس نے پوچھا۔

''یہ تو مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھ جو افراد یہاں آئے ہیں وہ سب ورلڈ ہوٹل میں ہی موجود ہیں۔ وہاں ان کے کمرے بک ہیں۔ ہمارے پاس انتہائی جدید آلات ہیں۔ جو انتہائی حساس اور چھوٹے سائز میں ہیں جن کے بارے میں پاکیشیا جیسے ترقی پذیر ملک کے لوگوں کو علم نہیں ہو گا۔ اگر ہم وہ آلات ان کے کمروں میں لگا دیں تو نہ صرف ہم انہیں مانیٹر کر سکتے ہیں بلکہ ان کی باتیں بھی سن سکتے ہیں۔ اس طرح ان کا یہاں آنے کا مقصد بھی معلوم ہو جائے گا اور یہ بھی پتہ چل جائے گا کہ عمران کے ساتھ آنے والے افراد کون ہیں۔ اگر وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران ہوئے تو پھر ہم انہیں ہلاک کرنے میں ایک منٹ کی بھی دیر نہیں لگائیں گے۔ اس طرح سارا معاملہ کلیئر ہو جائے گا''۔ کراسن نے کہا۔

''گڈ۔ یہ واقعی بہترین آئیڈیا ہے''...... باس نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تھینک یو باس''...... کراسن نے کہا۔

''تو پھر یہ کام تم خود کرو۔ ان کے کمروں میں آلات بھی تم لگاؤ اور ان کی چیکنگ بھی کرو اور پھر مجھے رپورٹ دو''۔ باس نے کہا۔

''یس باس۔ جیسا آپ کا حکم''...... کراسن نے کہا اور پھر وہ اٹھ کر کھڑا ہوا اس نے باس کو سلام کیا اور پھر مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا

بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے جانے کے بعد باس کچھ دیر خاموش بیٹھا رہا پھر اس نے سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور کان سے لگا کر تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

''برائٹ کلب''...... رابطہ ملتے ہی ایک کرخت آواز سنائی دی۔

''سارگ بول رہا ہوں۔ لانکا سے بات کراؤ''...... باس نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

''اوہ یس۔ ایک منٹ ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''یس لانکا بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

''سارگ بول رہا ہوں''...... سارگ نے کرخت لہجے میں کہا۔

''اوہ آپ۔ فرمائیں''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''لانکا۔ تم نے مجھے رپورٹ دی تھی کہ حماد کی تلاش اور اس سے پوچھ گچھ کرنے کے لئے تم نے شموڈا کے دو ایجنٹ پاکیشیا بھیجے تھے''...... سارگ نے کہا۔

''ہاں کیوں''...... لانکا نے پوچھا۔

''ان دونوں کے نام کیا ہیں''...... سارگ نے پوچھا۔

''ایک کا نام ہوبو ہے اور دوسرے کا نام گوچی ہے لیکن وہ دونوں اموگا اور موگاشے کے ناموں سے پاکیشیا پہنچے تھے وہ بھی

میک اپ میں''...... لانکا نے جواب دیا۔

''ہونہہ۔ لیکن ان کی دی ہوئی رپورٹ تو غلط ثابت ہوئی ہے۔ حماد پر اس قدر تشدد کرنے کے باوجود وہ اس سے عتبہ کے اصل ٹھکانے اور اس کے بارے میں کچھ معلوم نہ کر سکے تھے''۔ سارگ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اس معاملے میں حماد واقعی انتہائی سخت جان واقع ہوا تھا۔ انتہائی حد تک تشدد کے باوجود اس نے اصل بات نہ اگلی تھی''...... لانکا نے جواب دیا۔

''بہرحال مجھے اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھ کام کرنے والا علی عمران یہاں پہنچا ہوا ہے۔ میں نے تم سے یہ پوچھنے کے لئے فون کیا ہے کہ کہیں عمران اس ہوبو اور گوچی کے پیچھے تو نہیں آیا ہے''...... سارگ نے پوچھا۔

''اوہ نہیں۔ ایسا ممکن نہیں ہے۔ میرے ساتھیوں کا پاکیشیا سیکرٹ سروس سے کیا تعلق ہے۔ انہوں نے وہاں مقامی افراد کے ساتھ مل کر سارا کام کیا تھا اور پھر سب سے اہم بات یہ ہے کہ حماد کا تعلق پاکیشیا سے نہیں ہے اس لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس سے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے کہ اس کے ہلاک ہونے پر وہ میرے ساتھیوں کے پیچھے یہاں تک آئے''...... لانکا نے جیسے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''بہرحال۔ جو اطلاع ہے وہ میں نے تمہیں بتا دی ہے۔ تم محتاط

رہو۔ عمران کا یہاں آنا خالی از علت نہیں ہو سکتا ہے''...... سارگ نے کہا۔

''اوکے۔ میں محتاط رہوں گا۔ اور کچھ''...... لانکا نے جیسے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ گڈ بائی''...... سارگ نے کہا اور رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر قدرے اطمینان تھا۔ ایف ایف نے واقعی پاکیشیا میں عرابلس کے ایک آدمی کے خلاف ہی کارروائی کی تھی انہوں نے پاکیشیا کے کسی معاملے میں مداخلت نہ کی تھی اس لئے بھلا پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کیا ضرورت تھی کہ وہ پرائے پھڈے میں ٹانگ اڑائے اور محض ایک آدمی کے ہلاک ہونے پر وہ عرابلس میں موجود ایک فعال اور طاقتور تنظیم ایف ایف کے پیچھے جوتیاں چٹخاتی پھرے۔ اس لئے اس نے فوری طور پر عمران اور اس کے عرابلس میں ہونے کا خیال ذہن سے جھٹک دیا۔ اس نے سوچا کہ کراسن نے ٹھیک کہا تھا کہ وہ سب یقیناً یہاں سیر و تفریح کے لئے ہی آئے ہوں گے۔ عرابلس میں تفریحی مقامات کی کوئی کمی نہ تھی۔ یہاں پاکیشیا، کافرستان سمیت پوری دنیا سے سیر و تفریح کی غرض سے سیاحوں کا تانتا بندھا رہتا تھا۔ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس میں کام کرنے والے افراد بھی انسان ہی تھے وہ بھی سیر و تفریح کے لئے عرابلس آ سکتے تھے جو ظاہر ہے انہونی بات تو نہ تھی۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت عرابلس کے دارالحکومت الغاریہ کے ایک ہوٹل ورلڈ میں موجود تھا۔ اس کے ساتھ سوائے صالحہ کے جو نجی کام کے سلسلے میں بیرون ملک گئی ہوئی تھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے تمام ممبرز سمیت ٹائیگر بھی تھا۔ عمران نے پاکیشیا سے ہی اس ہوٹل میں اپنے اور اپنے ساتھیوں کے لئے کمرے بک کرا دیئے تھے اس لئے وہ ایئر پورٹ سے نکل کر اپنے ساتھیوں سمیت سیدھا اس ہوٹل میں ہی پہنچا تھا۔ عمران اور جولیا کے علاوہ سب میک اپ میں تھے۔ وہ سب اس وقت ہوٹل کے ڈائننگ ہال میں الگ تھلگ بیٹھے لنچ کرنے میں مصروف تھے۔

''ایک بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی ہے''...... صفدر نے کہا۔

''کون سی بات''...... صدیقی نے کہا۔

''مجھے اس بات پر بے حد حیرت ہو رہی ہے کہ عمران صاحب نے ہم سب کے تو میک اپ کرا دیئے ہیں لیکن اپنا اور مس جولیا کا

میک اپ نہیں کیا ہے''...... صفدر نے کھانا کھاتے ہوئے اچانک کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

''ہاں۔ واقعی یہ بات ہمارے لئے بھی باعث تعجب ہے۔ اگر انہوں نے اپنا اور مس جولیا کا میک اپ نہیں کیا تھا تو پھر ہمیں میک اپ کرانے کی کیا ضرورت تھی''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''کیوں عمران۔ اس بات کا تمہارے پاس کیا جواب ہے''۔ جولیا نے ساتھ بیٹھے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''کس بات کا جواب''...... عمران نے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اس نے صفدر اور کیپٹن شکیل کی بات سنی ہی نہ ہو۔

''اس کی کیا کوئی خاص وجہ ہے کہ نہ تم نے میک اپ کیا ہے اور نہ ہی مجھے میک کرنے دیا ہے''...... جولیا نے عمران کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''میں ہر وقت تمہیں تمہارے اصل چہرے میں دیکھنا چاہتا ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ تم بھی مجھے میک اپ کے بغیر میرے اصل چہرے میں ہی دیکھو''...... عمران نے معصومیت سے جواب دیا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''یہ تو کوئی جواب نہ ہوا''...... خاور نے ہنستے ہوئے کہا۔

''تمہاری نظر میں یہ جواب نہیں ہے تو پھر میرے پاس اس سے بہتر کوئی جواب نہیں ہے''...... عمران نے کہا۔

''نہیں عمران صاحب۔ یقیناً کوئی تو خاص وجہ ہے جو آپ نے

خاص طور پر اپنا اور مس جولیا کا میک اپ نہیں کیا“...... نعمانی نے کہا۔

”خاص بات بتا تو دی ہے“...... عمران نے کہا۔

”سچ سچ بتاؤ۔ اب تو مجھے بھی تجسس ہو رہا ہے“...... جولیا نے کہا۔

”کس بات کا تجسس“...... عمران نے پوچھا۔

”یہی کہ تم نے اپنا اور میرا میک اپ کیوں نہیں کیا ہے۔ اگر تمہاری نظر میں ہمارے میک اپ ضروری نہیں ہیں تو پھر تم نے انہیں میک اپ کیوں کرایا ہے۔ یہ بھی تو ہماری طرح بغیر میک اپ کئے آ سکتے تھے“...... جولیا نے کہا۔

”تم سچ سننا چاہتی ہو“...... عمران نے کہا۔

”ہاں بالکل سچ“...... جولیا نے لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔

”اب تم اتنے لاڈ بھرے لہجے میں پوچھ رہی ہو تو مجھے جواب دینا ہی پڑے گا“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تو دو جواب“...... جولیا نے اسی انداز میں کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔

”دراصل ایف ایف کے بارے میں ہم مکمل طور پر اندھیرے میں ہیں۔ ہمارے پاس ایسا کوئی کلیو نہیں ہے کہ ہم اس کے خلاف اپنی کارروائی کا آغاز کر سکیں۔ صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ اس تنظیم میں ایکریمین اور اسرائیلی ایجنٹ کام کر رہے ہیں۔ چونکہ میرا

ایکریمین اور اسرائیلی ایجنٹوں سے سابقہ پڑتا رہتا ہے اس لئے میں نے یہی سوچا کہ میک اپ نہ کروں تاکہ اگر وہ مجھے یہاں دیکھیں تو چونک پڑیں اور پھر وہ یقیناً میرے خلاف کوئی ایسی کارروائی عمل میں لائیں جس سے مجھے ان تک پہنچنے کا موقع مل جائے۔ اس طرح یہاں آگے بڑھنے کا کائی راستہ تو ملے گا ورنہ اندھیرے میں ٹامک ٹوئیاں مارنے والی بات ہو گی“...... عمران نے کہا۔

”تو کیا مس جولیا کے بھی میک اپ نہ کرنے کی یہی وجہ ہے“...... صفدر نے پوچھا۔

”نہیں۔ اس کی وجہ کچھ اور ہے“...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

”اور کیا وجہ ہے“...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اس کا میک اپ کر دیا جائے تو یہ بوڑھی لگنے لگ جاتی ہے اور ظاہر ہے تنویر کے جذبات مجروح ہو سکتے ہیں۔ تنویر میرا بھائی ہے میں نہیں چاہتا کہ اس کے جذبات مجروح ہوں اور یہ بوڑھی جولیا کو دیکھ کر برے برے منہ بناتا پھرے“...... عمران نے کہا تو اس کے آخری فقرے پر وہ سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

”کیا۔ کیا مطلب۔ کیا کہا تم نے۔ میک اپ کر کے میں بوڑھی لگتی ہوں۔ کیوں“...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”ارے ارے۔ میں تمہاری نہیں تنویر کی بات کر رہا ہوں۔ کیوں تنویر“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”رہنے دو۔ ہر وقت بکواس نہ کیا کرو۔ سکون سے کھانا

کھاؤ''......تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''بہت بہتر بڑے بھائی''...... عمران نے بڑی سعادت مندی سے کہا۔

''لیکن عمران صاحب۔ کیا ایسا کر کے آپ غلطی نہیں کر رہے''......صفدر نے کہا۔

''کیسی غلطی''......عمران نے چونک کر کہا۔

''صرف غلطی ہی نہیں بلکہ اس طرح تو آپ نے ہم سب کو خطرے میں ڈال دیا ہے۔ آپ کو پہچان کر وہ آپ کے پیچھے لگ جائیں گے اور اس طرح ہم بھی ان کی نظروں میں آ جائیں گے اور وہ اچانک ہم پر اٹیک بھی کر سکتے ہیں''...... صفدر نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ تو اور بھی اچھا ہو گا بلکہ بہت اچھا ہو گا''......عمران نے کہا۔

''اچھا ہو گا۔ وہ کیسے''......خاور نے کہا۔

''ہم سب ایک ساتھ جنت میں پہنچ جائیں گے''......عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''جنت میں۔ کیا مطلب''......جولیا نے چونک کر کہا۔

''ظاہر ہے وہ ہم پر حملہ کریں گے اور ہم غیر طبعی مارے جائیں گے۔ غیر طبعی مر کر ہم شہید کہلائیں گے اور شہید ہمیشہ جنت میں ہی جاتے ہیں۔ عورتوں کا تو پتہ نہیں لیکن مردوں کے لئے جنت میں

حوریں ہیں۔ تم تو حامی بھرتی نہیں اس لئے جنت میں مجبوراً مجھے حوروں کے ساتھ ہی رہنا پڑے گا''......عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ کھانا کھانے کے بعد عمران نے بل ادا کیا اور پھر وہ کچھ دیر ٹہلنے کے لئے ہوٹل سے باہر آ گئے۔ ٹہلتے ٹہلتے وہ کچھ دور موجود ایک سپر مارکیٹ میں پہنچ گئے۔ وہ سیاحوں کے انداز میں گھوم پھر رہے تھے۔ عمران نے گلے میں ایک قیمتی کیمرہ لٹکایا ہوا تھا۔ کافی دیر تک مختلف بازاروں میں گھومتے رہنے کے بعد عمران دوسری سڑک پر موجود ایک ڈیپارٹمنٹل سٹور کو دیکھ کر چونک پڑا اور پھر وہ اس ڈیپارٹمنٹل سٹور کی طرف بڑھ گیا۔ کافی بڑا سٹور تھا۔ سائیڈ میں ایک چھوٹا سا کاؤنٹر بنا ہوا تھا جس کے پیچھے ایک نوجوان کمپیوٹر پر حساب کتاب کرنے میں مصروف دکھائی دے رہا تھا جبکہ دوسرے کاؤنٹرز پر سیلز مین موجود تھے جو اپنے کاموں میں مصروف تھے۔ وہاں اِکا دُکا گاہک ہی دکھائی دے رہا تھا۔ عمران کاؤنٹر کی طرف آیا تو حساب کتاب کرنے والا نوجوان چونک کر اس کی طرف متوجہ ہو گیا۔

''جی فرمائیں''......اس نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''میگاؤ سے ملنا ہے''......عمران نے کہا۔

''مسٹر میگاؤ تو اس ڈیپارٹمنٹل سٹور کے مالک ہیں''...... اس آدمی نے کہا۔

''ہاں جانتا ہوں۔ میں نے کب کہا ہے کہ وہ اس ڈیپارٹمنٹل

سٹور میں جھاڑو لگاتا ہے“...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

”آپ کون ہیں“...... نوجوان نے چونک کر کہا۔

”ہمارا تعلق پاکیشیا سے ہے اور ہم میگاؤ کے لئے پاکیشیا سے ایک اہم پیغام لائے ہیں“...... عمران نے کہا۔

”لیکن ان کا تو پاکیشیا سے کبھی کوئی تعلق نہیں رہا ہے پھر آپ......“ نوجوان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”کیا تمہیں ان کی تمام مصروفیات اور تعلق داریوں کا علم رہتا ہے“...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ نہیں جناب۔ ہم تو ان کے ملازم ہیں“...... نوجوان نے کہا۔

”تو بتاؤ کہاں ہے وہ“...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

دائیں ہاتھ پر چلے جائیں۔ آخر میں ان کا دفتر ہے“...... اس آدمی نے کہا۔

”تم یہیں رکو۔ میں اس سے مل کر آتا ہوں“...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور عمران اس راستے پر آگے بڑھ گیا جس کے بارے میں اس آدمی نے بتایا تھا۔ دروازے کے باہر میگاؤ کے نام کی تختی بھی موجود تھی۔ عمران دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔ سامنے ایک بڑی سی میز کے پیچھے ایک لمبا تڑنگا اور بھاری چہرے والا ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا جو فون پر کسی سے بات کر رہا تھا۔

دروازہ کھلنے کی آواز سن کر اس نے چونک کر عمران کی طرف دیکھا اور پھر اس نے اشارے سے عمران کو کرسی پر بیٹھنے کا کہا تو عمران خاموشی سے میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسیوں میں سے ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ ادھیڑ عمر اسی طرح کچھ دیر فون پر باتیں کرتا رہا پھر اس نے رسیور رکھ دیا۔

”یس پلیز“...... ادھیڑ عمر آدمی نے عمران کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”پہچانا نہیں مجھے“...... عمران نے کہا۔

”شکل کچھ جانی پہچانی لگ رہی ہے لیکن میری یادداشت اتنی اچھی نہیں ہے کہ میں آپ کو پہچان سکوں“...... ادھیڑ عمر آدمی نے کہا جو ڈیپارٹمنٹل سٹور کا مالک میگاؤ تھا۔

”پہلے یہ بتاؤ کہ کیا تمہیں جینی کی خدمت کرنے سے فرصت مل گئی ہے جو تم دوسروں کی خدمت کرتے پھر رہے ہو“...... عمران نے مسکراتے ہوئے بدلی ہوئی آواز کہا اور میگاؤ بری طرح سے چونک پڑا۔

”کیا مطلب۔ کون ہو تم“...... میگاؤ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”یہ بات اپنی بیوی جینی سے پوچھ لو کہ اس نے کسے اپنا بھائی بنایا ہوا ہے“...... عمران نے کہا۔

”جینی کا بھائی۔ میں سمجھا نہیں۔ اور تم بار بار میری وائف کا نام

کیوں لے رہے ہو''...... میگاؤ نے اس بار قدرے تلخ لہجے میں کہا۔

''میں نے بھائی کہا ہے۔ کچھ اور تو نہیں کہہ دیا جو تم اس طرح سیخ پا بلکہ سیخ کباب ہو رہے ہو''...... عمران نے اس بار اصلی آواز میں کہا تو میگاؤ یکلخت ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''کیا۔ کیا۔ یہ آواز۔ یہ آواز تو جانی پہچانی ہے۔ کیا۔ اوہ''۔ میگاؤ نے چیختی ہوئی آواز میں کہا۔

''صرف آواز ہی نہیں مسلّم علی عمران ہی تمہارے سامنے موجود ہے۔ شکر ہے کہ تم نے مجھے پہچان لیا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ تمہاری یادداشت ابھی قائم ہے۔ ورنہ مجھے خطرہ تھا کہ اتنے عرصے میں کہیں جینی کی جوتیوں نے تمہارے سر کے بالوں کے ساتھ تمہاری عقل بھی نہ غائب کر دی ہو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ اوہ۔ عمران تم۔ اس طرح اچانک۔ اوہ''...... میگاؤ نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے وہ میز کی دوسری طرف سے نکل کر اس طرح عمران کی طرف جھپٹا جیسے اس کی گردن دبا کر اسے ہلاک ہی کر دے گا۔ عمران اچھل کر کھڑا ہوا ہی تھا کہ میگاؤ نے بے اختیار بازو پھیلائے اور عمران سے لپٹتا چلا گیا۔

''تم۔ تم عمران۔ تم اس طرح یہاں عرابلس میں۔ اوہ اوہ۔ مجھے تو یقین ہی نہیں آ رہا ہے۔ آج کا دن کس قدر خوش قسمت ہے کہ

میں ایک بار پھر اپنے محسن سے مل رہا ہوں''...... میگاؤ نے عمران کو بھینچتے ہوئے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ارے ارے۔ میں کمزور اور سنگل پسلی آدمی ہوں۔ ارے میری پسلیاں''...... عمران نے جان بوجھ کر اس طرح بھنچے بھنچے لہجے میں کہا جیسے اسے بے حد تکلیف ہو رہی ہو اور میگاؤ بے اختیار اسے چھوڑ کر پیچھے ہٹ گیا لیکن اس کا چہرہ بدستور بری طرح سے پھڑپھڑا رہا تھا اور اس کی آنکھوں میں مسرت کی بے پناہ چمک تھی۔

''کب آئے۔ کیسے آئے۔ کیوں آئے اور کیا کرنے آئے ہو یہاں''...... میگاؤ نے ایک بار پھر اس کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

وہ شاید وفود مسرت سے ایک بار پھر اس سے گلے ملنا چاہتا تھا۔

''ارے ارے۔ بس۔ اب میری پسلیاں مزید دباؤ برداشت نہ کر سکیں گی۔ اور سنو۔ فی الحال اپنے یہ تینوں سوال معطل سمجھو۔ میرے ساتھی باہر موجود ہیں اور وہ اب تک کاؤنٹروں پر گھوم گھوم کر تمہارے ڈیپارٹمنٹل سٹور کی سیکورٹی کی نظروں میں مشکوک ہو چکے ہوں گے اس لئے فوری طور پر مجھے ایسی رہائش گاہ کا پتہ بتا دو جہاں ہم کچھ روز اطمینان سے رہ سکیں۔ پھر تفصیل سے ساری باتیں ہوں گی''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ تو یہ بات ہے''...... میگاؤ نے کہا اور گھوم کر واپس مڑا۔ اس نے اپنی کرسی کے عقب میں موجود ایک الماری کھولی اور اس

میں سے ایک کانفیڈنشل باکس نکال کر اس نے میز پر رکھا۔ کوٹ کی جیب سے ایک چابی نکال کر اس نے باکس کھولا اور اس کے ایک خفیہ خانے سے اس نے چار چابیوں پر مشتمل ایک کی رنگ نکالا جس کے ساتھ باقاعدہ لوہے کی ایک چھوٹی سی پلیٹ بھی منسلک تھی۔

"ہادیہ کالونی کی کوٹھی نمبر سترہ تمہارے لئے ہر لحاظ سے ٹھیک رہے گی۔ اسلحہ، دو کاریں، کھانے پینے کا سامان اور میک اپ کا سامان سب کچھ موجود ہے اس میں"...... میگاؤ نے رنگ عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"یہاں کا فون نمبر اور اپنی رہائش گاہ کا فون نمبر بھی بتا دو۔ فی الحال ہماری بات چیت فون پر ہی ہو گی"...... عمران نے رنگ لیتے ہوئے کہا اور میگاؤ نے جیب سے بٹوہ نکالا اور پھر بٹوے سے ایک کارڈ نکال کر عمران کے ہاتھ پر رکھ دیا۔

"اوکے شکریہ۔ فی الحال بھابھی جینی سے بات نہ کرنا۔ گڈ بائی"...... عمران نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ دوبارہ سٹور میں موجود گاہکوں کے ہجوم میں پہنچ چکا تھا۔ اس نے ہاتھ لہرا کر مخصوص انداز میں اپنے ساتھیوں کو باہر آنے کا اشارہ کیا اور تیزی سے مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ ایک ایک کر کے اس کے ساتھی بھی باہر آ گئے۔ عمران نے مارکیٹ سے باہر موجود ایک بکسٹال سے نقشہ خریدا اور پھر اسے جیب میں

ڈال کر وہ پیدل ہی آگے بڑھ گیا۔

"کیا ہوا۔ تم نے خاصی دیر لگا دی"...... جولیا نے قریب آتے ہوئے پوچھا۔

"رہائش کے لئے ایک خفیہ اڈہ چاہئے تھا۔ وہ مل گیا ہے"۔ عمران نے کہا اور پھر وہ ایک تنگ سی گلی میں داخل ہو گیا۔ اس کے باقی ساتھی بھی اس کے پیچھے وہاں پہنچ گئے۔ عمران نے جیب سے نقشہ نکالا اور اسے کھول کر اس میں ہادیہ کالونی تلاش کرنے میں مصروف ہو گیا۔

"آؤ۔ پہلے ہوٹل سے اپنا سامان لے آئیں پھر آگے بڑھیں گے"...... عمران نے نقشہ تہہ کر کے جیب میں ڈالتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا اور پھر واپس سڑک کی طرف مڑ گیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے کے بعد وہ تین ٹیکسیوں میں سوار ایک رہائشی کالونی میں داخل ہو گئے۔

یہ نو تعمیر شدہ کالونی تھی اس لئے اس میں بنی ہوئی کوٹھیوں کی تعداد کم تھی اور خالی پلاٹس کی تعداد زیادہ تھی اور شاید یہی وجہ تھی کہ یہاں سڑک پر اکا دکا کاریں اور فٹ پاتھ پر چند لوگ ہی چلتے نظر آ رہے تھے۔ تینوں ٹیکسیاں انہوں نے کالونی کے پہلے چوک پر چھوڑ دی تھیں اور ٹولیوں کی شکل میں آگے بڑھنے لگے۔ کوٹھی نمبر سترہ کے گیٹ پر رک کر عمران نے جیب سے میگاؤ کا دیا ہوا کی رنگ نکالا اور چند لمحوں میں اس نے سائیڈ گیٹ پر لگا ہوا تالا کھول

کر اسے دھکیلا اور اندر داخل ہو گیا۔ گیٹ اس نے کھلا چھوڑ دیا اور آگے عمارت کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک ایک کر کے اس کے سب ساتھی بھی کوٹھی میں پہنچ گئے۔ کوٹھی میں واقعی ان کی ضرورت کی ہر چیز موجود تھی۔

''کمال ہے۔ تم اس قدر دور دراز علاقوں میں بھی ایسے آدمیوں سے رابطہ رکھتے ہو جن کی مدد سے اس قدر جلد ایسی رہائش گاہیں مہیا ہو جاتی ہیں''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تعلقات بنانے پڑتے ہیں۔ تمہاری طرح نہیں کہ بنے بنائے تعلقات کر ہر وقت بگاڑنے کے موڈ میں رہتی ہو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تم نے بات کیا کی تھی اس سے''...... جولیا نے پوچھا تو عمران نے میگاؤ سے ہونے والی بات چیت کی انہیں تفصیل بتا دی۔

''یہ جینی تمہیں کیسے جانتی ہے''...... جولیا نے کہا۔

''جینی بے حد وسیع القلب اور بے حد پیار کرنے والی خاتون ہے''...... عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا تو جولیا کا چہرہ یکلخت آگ کی طرح تپ اٹھا۔

''ہونہہ۔ تو تمہاری شیطانیت اور کمینگی یہاں تک بھی پھیلی ہوئی ہے''...... جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

''ارے ارے۔ اس میں شیطانیت اور کمینگی کہاں سے آ گئی۔

جینی بیچاری تو انتہائی نیک دل اور نیک فطرت خاتون ہے۔ مم۔ مم۔ میرا مطلب ہے جینی میگاؤ۔ میری پیاری سی اور خوبصورت سی بھابھی''...... عمران نے جولیا کے چہرے پر یکلخت بدلتے ہوئے تاثرات دیکھ کر کہا۔

''بھابھی۔ کیا مطلب۔ یہ میگاؤ تمہارا بھائی کب سے بن گیا''...... جولیا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''وہ میرے لئے بھائیوں سے بڑھ کر ہے۔ یہ پہلے ناراک میں ملازمت کرتا تھا۔ اس کا والد یہاں کا لارڈ تھا۔ وہ بڑا مشہور شکاری تھا اور شکار کے لئے اکثر پاکیشیا آتا جاتا رہتا تھا۔ ڈیڈی سے اس کے خاصے پرانے تعلقات تھے اس لئے میگاؤ اور اس کی والدہ ہمارے ہاں ہی ٹھہرا کرتے تھے۔ ہمارے درمیان بڑی گہری دوستی تھی۔ اس کا رجحان چونکہ بچپن سے ہی بزنس کی طرف تھا اس لئے اس نے بزنس ایڈمنسٹریشن میں آکسفورڈ یونیورسٹی سے ڈگری لی تھی۔ کافی عرصہ تک ناراک کی بڑی بڑی کمپنیوں کے انتظامی عہدوں پر کام کرتا رہا۔ پھر والد کے انتقال کے بعد وہ مستقل طور پر یہاں شفٹ ہو گیا اور یہاں اس نے ڈیپارٹمنٹل سٹور کھول لیا۔ جس سٹور میں ہم گئے تھے وہ اس کی ذاتی ملکیت ہے اس کی بیوی جینی اس کی کزن ہے۔ میگاؤ بڑا رومانٹک سا نوجوان ہے اس لئے ناراک میں اس کی دلچسپیوں کے بڑے چرچے رہتے تھے لیکن اس کا والد میرے ڈیڈی کی طرح انتہائی سخت گیر انسان تھا۔ چنانچہ

مجبوراً میگاوَ کو ساری دلچسپیاں چھوڑ کر جینی سے شادی کرنا پڑی اور پھر حقیقتاً جینی ہی اس کے لئے سب سے بڑی دلچسپی بن گئی۔ اس کی شادی میں ہمارا سارا خاندان شریک ہوا تھا۔ میگاوَ نے بزنس کرنے کے ساتھ ساتھ منشیات کے خلاف بھی ایک بڑی تنظیم بنائی ہوئی ہے لیکن اس کا دائرہ کار صرف عرابلس یا پھر افریقی ممالک تک ہی محدود ہے اور اس کی وجہ سے عرابلس میں جہاں اکثریت لیبر طبقے کی ہے منشیات کی بڑی سے بڑی تنظیم کے پیر بھی نہیں جم سکے حتیٰ کہ مافیا نے بھی میگاوَ کی وجہ سے عرابلس کو اپنے بزنس کے لئے خطرناک علاقہ قرار دیا ہوا ہے۔ اس لئے ہمیں یہاں اس میگاوَ کی وجہ سے ایسی سہولیات مل سکتی تھیں جن کی وجہ سے ہم ایف ایف جیسی طاقتور اور سفاک تنظیم کے خلاف کام کر سکیں“...... عمران نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو جولیا کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

”میں جینی سے ضرور ملوں گی۔ کہاں رہتی ہے وہ“...... جولیا نے کہا۔

”میگاوَ کے دل میں“...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور کمرہ ساتھیوں کے قہقہوں سے گونج اٹھا۔ جولیا بھی بے اختیار ہنس پڑی۔ ایک گھنٹے بعد میگاوَ خود بھی وہاں پہنچ گیا۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کا اس سے تعارف کرایا تو اس نے ان سے مل کر خوشی کا اظہار کیا۔ میگاوَ کچھ دیر عمران اور اس کے ساتھیوں کے

ساتھ بات چیت کرتا رہا پھر عمران نے اپنے ساتھیوں کو آرام کرنے کا کہا اور پھر وہ اسے لے کر ایک الگ کمرے میں آ گیا۔

”آپ مجھے یہ بتائیں عمران صاحب کہ آپ یہاں کس لئے آئے ہیں۔ ہوسکتا ہے آپ کی میں کوئی مدد کر سکوں“...... میگاوَ نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”مسٹر میگاوَ۔ یہاں کی حکومت نے ایک خفیہ تنظیم بنائی ہے جسے فاسٹ فائٹرز یا ایف ایف کہا جاتا ہے۔ اس میں اس نے یہودی اور ایکریمی ایجنٹ بھرتی کئے ہوئے ہیں۔ کیا تمہیں اس کے بارے میں کوئی علم ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”اوہ۔ نہیں عمران صاحب۔ میں اب ایسی باتوں سے بالکل لاتعلق ہو چکا ہوں“...... میگاوَ نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کوئی ایسی ٹپ۔ جس سے اس بارے میں کسی بھی قسم کی معلومات مل سکیں“...... عمران نے کہا تو میگاوَ چند لمحے خاموش بیٹھا سوچتا رہا۔ پھر اس نے ایک طویل سانس لیا اور جیب سے سیل فون نکال کر تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

”ہیلو۔ میگاوَ بول رہا ہوں۔ کرنل سے بات کراوَ“...... چند لمحوں بعد اس نے بات کرتے ہوئے کہا۔ چونکہ اس نے سیل فون کا لاوَڈر آن نہ کیا تھا اس لئے عمران کو دوسری طرف سے آنے والی آواز سنائی نہ دے رہی تھی۔

”ہیلو۔ ایکس کرنل۔ میں میگاوَ بول رہا ہوں“...... میگاوَ نے

مسکراتے ہوئے اور بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

''تمہیں کوئی ایسے بھول سکتا ہے کرنل۔ بس کاروباری مصروفیات کی وجہ سے فرصت نہیں ملتی۔ اب بھی ایک کام ایسا آپڑا ہے جس میں تم میری مدد کر سکتے ہو تو میں نے فون کیا ہے''...... میگاوَ نے دوسری طرف سے بات سننے کے بعد کہا۔

''یہاں ایک خفیہ عسکری تنظیم ہے۔ فاسٹ فائٹرز جسے ایف ایف کہا جاتا ہے۔ اس کے بارے میں معلومات چاہئے تھیں۔ مجھے یقین ہے کہ تم جیسا آدمی بہرحال اس بارے میں کچھ نہ کچھ ضرور جانتا ہو گا۔ معاوضے کی فکر مت کرو۔ جو کہو گے دوں گا''...... میگاوَ نے سنجیدگی سے کہا۔

''نہیں۔ تم جانتے ہو کہ میں ان تمام کاموں سے یکسر لاتعلق ہو چکا ہوں۔ میرے عزیز ترین دوست کو یہ معلومات چاہئیں۔ معاوضہ البتہ میں دوں گا''...... میگاوَ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''مجھے معلوم نہیں ہیں کہ انہیں کس قسم کی معلومات چاہئیں۔ میں انہیں تمہارے پاس بھیج دیتا ہوں''...... میگاوَ نے کہا اور پھر دوسری طرف سے بات سننے کے بعد اس نے شکریہ کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔

''آپ کا کام ہو جائے گا عمران صاحب۔ میں پتہ لکھ کر آپ کو دیتا ہوں۔ آپ وہاں چلے جائیں''...... میگاوَ نے جیب سے اپنا وزیٹنگ کارڈ اور قلم نکال کر کارڈ کے پیچھے کچھ لکھ کر عمران کو دیتے ہوئے کہا۔ عمران نے اس سے کارڈ لیا اور میگاوَ کی تحریر دیکھنے لگا۔

کارڈ پر لاٹاش ہوٹل شاہراہ جاگور لکھا ہوا تھا۔

''یہ ہوٹل ایکس کرنل ہی کی ملکیت ہے۔ آپ وہاں کاؤنٹر پر میرا نام لیں گے تو آپ کو ایکس کرنل تک پہنچا دیا جائے گا اور وہ آپ سے مکمل تعاون کرے گا''...... میگاوَ نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''شکریہ مسٹر میگاوَ۔ لیکن ان کرنل بلکہ ایکس کرنل صاحب کا تعارف بھی تو کرا دو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ان کا نام بوگان ہے۔ عرابلس کی ملٹری انٹیلی جنس کے چیف رہے ہیں۔ ریٹائر ہونے کے بعد انہوں نے ہوٹل بزنس شروع کر دیا۔ وہ ملٹری سے ریٹائرڈ ہوئے ہیں اس لئے میں انہیں ایکس کرنل کہتا ہوں۔ بے حد تیز آدمی ہے اس لئے اس نے حکومت کے ساتھ اپنے تعلقات بنائے ہوئے ہیں بلکہ کٹھ پتلی حکومت میں تو اس کا کافی عمل دخل بھی ہے۔ درپردہ اس نے شراب کی سمگلنگ کا باقاعدہ ایک بڑا ریکٹ قائم کر رکھا ہے۔ معاوضہ لے کر وہ ہر کام کر لیتا ہے۔ ویسے بظاہر وہ انتہائی معزز آدمی ہیں اور بے شمار سماجی فلاحی تنظیموں کا چیئرمین بھی ہے۔ وہ میرا گہرا دوست ہے۔ مجھ پر اندھا اعتماد کرتا ہے۔ اگر میں اسے نہ کہتا تو شاید وہ کسی غیر ملکی پر اعتماد نہ کرتا۔ لیکن اب آپ بے فکر ہو کر ان کے پاس چلے جائیں۔ وہ اس بارے میں جو کچھ بھی جانتا ہو گا آپ کو ضرور بتا دے گا''۔ میگاوَ نے کہا۔

"دیکھ لیں۔ کہیں یہ ایکس کرنل صاحب ڈبل کراس کرنے کے عادی نہ ہوں کہ ادھر ہمیں معلومات مہیا کر دیں اور ادھر ایف ایف تک ہمارے بارے میں خبریں پہنچا دیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں۔ ان معاملات میں وہ انتہائی کھرا آدمی ہے۔ اگر ایسی بات ہوتی تو میں اس سے آپ کی بات ہی نہ کرتا۔ مجھے آپ کی حیثیت کا پورا پورا احساس ہے"...... میگاؤ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم کہتے ہو تو اعتبار کر لیتا ہوں۔ ویسے یہ بتا دو کہ وہ معلومات کا معاوضہ کتنا وصول کرے گا"...... عمران نے پوچھا۔

"آپ میرے معزز مہمان ہیں عمران صاحب۔ ایسی باتیں کر کے مجھے شرمندہ نہ کریں۔ آپ اس سے معلومات لے اور بس۔ معاوضہ میں اس سے خود طے کر لوں گا اور اسے ادا بھی کر لوں گا"...... میگاؤ نے کہا۔

"اوہ۔ نہیں۔ تم بس اس سے معلومات لے دو معاوضہ اسے اس کی مرضی کے مطابق مل جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ یہ معاوضہ تو خیر اسے میں ہی دوں گا۔ آپ اپنا معاوضہ اپنے پاس رکھیں کسی اور کام آ جائے گا اور میرے لائق جو بھی خدمت ہو آپ بلا جھجک مجھ سے کہہ سکتے ہیں۔ آپ جیسے عظیم انسان کی میں کوئی خدمت کر سکوں اس سے بڑی میرے لئے

اعزاز کی بات اور کیا ہو سکتی ہے"...... میگاؤ نے کہا۔

"عظیم لیکن میرے ماں باپ نے تو میرا نام علی عمران رکھا تھا اور بھابھی جینی بھی مجھے اسی نام سے جانتی ہے"...... عمران نے کہا تو میگاؤ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"میرے لئے تو آپ عظیم ہیں چاہے آپ خود کو علی عمران عظیم سمجھیں یا عظیم علی عمران"...... میگاؤ نے جواب دیا تو اس کے خوبصورت جواب پر عمران بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ وہ کچھ دیر باتیں کرتے رہے پھر میگاؤ نے عمران سے اجازت لی اور پھر وہ واپس چلا گیا۔

عمران کچھ دیر وہیں رکا رہا پھر وہ اٹھا اور اپنے ساتھیوں کو بتائے بغیر کار لے کر کرنل بوگان سے ملنے میگاؤ کے دیئے ہوئے پتے پر روانہ ہو گیا۔ اگلے ایک گھنٹے بعد وہ ایک ادھیڑ عمر اور گنجے سر والے آدمی کے سامنے اس کے دفتر میں موجود تھا۔ میگاؤ کے حوالے سے کرنل بوگان نے اس کا پرتپاک استقبال کیا تھا۔ رسمی باتوں کے بعد عمران اپنے اصل مطلب پر آ گیا اور اس نے کرنل بوگان سے عسکری تنظیم ایف ایف کے بارے میں پوچھنا شروع کر دیا۔

"آپ پہلے یہ بتائیں کہ آپ فاسٹ فائٹرز کے بارے میں کس قسم کی معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں"...... کرنل بوگان نے عمران کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"مجھے اس تنظیم کے ہیڈ کوارٹر اور اس کے چیف کے بارے میں

معلومات چاہئیں''...... عمران نے کہا۔

''غالباً آپ مسٹر انگالا کے بارے میں پوچھنا چاہتے ہیں۔ وہ چیف سیکرٹری کا فوجی مشیر ہے''...... کرنل بوگان نے کہا۔

''چیف سیکرٹری کا فوجی مشیر۔ کیا مطلب۔ میں آپ کی بات کا مطلب نہیں سمجھا۔ چیف سیکرٹری تو سرکاری ملازم ہوتا ہے۔ اس کا کام سیکرٹریٹ میں ہوتا ہے۔ اس کا مشیر ہونا اور وہ بھی فوجی مشیر۔ اس کا کیا مطلب ہوا''...... عمران کے لہجے میں حیرت تھی۔

''آپ کو یہاں کے نظام حکومت کا علم نہیں ہے اس لئے آپ کے لئے واقعی یہ حیرانی کی بات ہو گی۔ یہاں کا نظام حکومت باقی ملکوں سے قدرے جداگانہ ہے۔ عرابلس کا صدر فوجی ہے۔ اس کی معاونت کے لئے ایک ملٹری کونسل ہے اس ملٹری کونسل کے چیئرمین کو یہاں چیف سیکرٹری کہا جاتا ہے۔ جس کا عہدہ ملک کے وزیراعظم جیسا ہوتا ہے۔ ملک کے تمام انتظامی امور کا سربراہ بھی چیف سیکرٹری ہی ہوتا ہے اور یہی چیف سیکرٹری اصل میں حکومت کا روح رواں ہے اور عرابلس میں مکمل طور پر اس کا کنٹرول ہے۔ صدر اور پرائم منسٹر اس کی مرضی کے بغیر حکومت نہیں کر سکتے ہیں اور وہ جسے چاہتا ہے ملک کا وزیراعظم اور صدر بنا سکتا ہے۔ ایک لحاظ سے ملک پر وزیراعظم اور صدر نہیں بلکہ چیف سیکرٹری حکومت کر رہا ہے۔ اس کے خلاف لوگوں نے یہ پروپیگنڈہ کر رکھا ہے کہ وہ اسرائیل نواز ہے اور وہ اسرائیل کے کہنے کے مطابق عرابلس پر

حکومت کرتا ہے اور اسرائیل کے اشارے پر ہی ملک کو چلا رہا ہے۔ یہی نہیں چیف سیکرٹری پر تو ایسے الزامات بھی لگائے جاتے ہیں کہ اصل چیف سیکرٹری کو غائب کر دیا گیا ہے اور اس کی جگہ کسی اسرائیلی ایجنٹ نے ملک کی باگ ڈور سنبھال رکھی ہے اور وہی ملک کو چلا رہا ہے''...... کرنل بوگان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ اب میں سمجھ گیا ہوں۔ چیف سیکرٹری کون صاحب ہیں''...... عمران نے کہا۔

''چیف سیکرٹری فوج کے حاضر جنرل ہیں۔ جنرل ہامان اور یہ بھی بتا دوں کہ عرابلس پر اصل حکومت جنرل ہامان کی ہے۔ سربراہ نمائشی ہے اور ملٹری کونسل وغیرہ سب نمائشی ادارے ہیں۔ ایک لحاظ سے جنرل ہامان کو آپ اس ملک کا ڈکٹیٹر سمجھ لیں۔ فوج کو بھی وہ کنٹرول کرتا ہے۔ چیف سیکرٹری کی حیثیت سے وہ فوج کا سپریم کمانڈر بھی ہے اور انتظامیہ کا سربراہ بھی''...... کرنل بوگان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''آپ کا مطلب ہے کہ فاسٹ فائٹرز نامی تنظیم جنرل ہامان نے قائم کی ہے اور یہ اس کی سرپرستی میں کام کر رہی ہے''۔ عمران نے کہا۔

''یہاں جو کچھ بھی ہو رہا ہے جنرل ہامان کے تحت ہی ہو رہا ہے جناب''...... کرنل بوگان نے کہا۔

''یہ انگالا صاحب کہاں مل سکیں گے''...... عمران نے پوچھا۔

''ان کا دفتر شمالی علاقے میں واقع ایک قدیم قلعے بلیک فورٹ میں ہے۔ اس قلعے کے گرد سگرام نامی فوجی چھاؤنی ہے۔ بہت بڑی چھاؤنی ہے''...... کرنل بوگان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا یہ واقعی کوئی قلعہ ہے یا صرف نام قلعے کا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''باقاعدہ قلعہ ہے جناب اور میں نے آپ کو بتایا ہے کہ یہ ایک بہت بڑا قلعہ ہے''...... کرنل بوگان نے جواب دیا۔

''اس سگرام چھاؤنی اور قلعے کے علاوہ انگالا صاحب کی کوئی اور مصروفیات''...... عمران نے کہا۔

''بہت سی مصروفیات ہوتی ہیں ان کی۔ آپ کیا پوچھنا چاہتے ہیں''...... کرنل بوگان نے پوچھا۔

''یہاں دارالحکومت میں بھی تو بہرحال وہ آتے جاتے ہوں گے''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ وہ بے حد ریزرو رہتے ہیں۔ میری بھی دو سال پہلے ایک فنکشن میں ان سے ملاقات ہوئی تھی اور بس''...... کرنل بوگان نے جواب دیا۔

''تو کیا آپ کے خیال میں فاسٹ فائٹرز کا ہیڈ کوارٹر بھی اسی بلیک فورٹ میں ہی قائم ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''ہو سکتا ہے لیکن میں اس بارے میں کنفرم نہیں ہوں''۔ کرنل بوگان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''آپ کو فاسٹ فائٹرز کے بارے میں کس طرح علم ہوا۔ کیا کوئی خاص واقعہ ہوا تھا''...... عمران نے پوچھا۔

''ہاں۔ فاسٹ فائٹرز کا علم مجھے پہلی بار تین سال قبل ہوا تھا جب میرے ایک دوست کو رجعت پسندوں نے ہلاک کر دیا تھا۔ میں اس کی نعش لینے گیا تو مجھے پہلی بار معلوم ہوا کہ میرے دوست کا تعلق ایک خفیہ عسکری تنظیم فاسٹ فائٹرز سے تھا اور انگالا صاحب نے اس کی نعش لواحقین کے حوالے کرنے سے انکار کر دیا ہے اور اسے خفیہ طور پر دفنا دیا گیا ہے۔ تب پہلی بار مجھے اس فاسٹ فائٹرز کے بارے میں پتہ چلا۔ پھر ایک فنکشن میں انگالا صاحب سے ملاقات ہوئی تو میں نے اس واقعہ کا حوالہ دیتے ہوئے بات کی تو انہوں نے بتایا کہ یہ انتہائی خفیہ تنظیم ہے۔ اس لئے اس سے متعلق کسی بھی آدمی کو چاہے وہ لاش ہی کیوں نہ ہو۔ اسے کسی بھی صورت میں اور کسی بھی حال اوپن نہیں کیا جا سکتا''...... کرنل بوگان نے کہا۔

''کیا آپ کبھی اس فورٹ میں گئے ہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''اوہ۔ نہیں۔ میری اس فورٹ تک رسائی نہیں ہے اور نہ ہی میں نے کبھی وہاں جانے کی کوشش کی ہے''...... کرنل بوگان نے کہا۔

''تو کیا آپ کے پاس ایسے ذرائع بھی نہیں ہے کہ آپ معلوم

کر سکیں کہ عسکری تنظیم فاسٹ فائٹرز کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ کیا واقعی بلیک فورٹ ان کا ٹھکانہ ہو سکتا ہے یا نہیں''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ یہ ایک انتہائی خفیہ سرکاری تنظیم ہے جس کے بارے میں اگر میں نے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی تو جنرل ہامان کو فوراً اس کا علم ہو جائے گا اور آج تک فاسٹ فائٹرز کے بارے میں جس نے بھی معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی ہے وہ زندہ نہیں بچ سکا ہے''...... کرنل بوگان نے کہا۔

''کوئی ٹپ بھی نہیں دیں گے آپ''...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''اگر ہوتی تو میں آپ کو پوچھے بغیر بتا دیتا''...... کرنل بوگان نے جواب دیا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''او کے جناب۔ آپ کا بے حد شکریہ۔ اب اجازت دیں''۔ عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ میگاؤ کی وجہ سے میں آپ کو اتنا کچھ بتانے پر مجبور ہو گیا ہوں۔ آپ برائے کرم خیال رکھیں کہ اس سلسلے میں میرا نام نہ آئے''...... کرنل بوگان نے کہا۔

''آپ بے فکر رہیں۔ ایسا ہی ہو گا''...... عمران نے جواب دیا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے کرنل بوگان سے ہاتھ ملایا اور اس کے آفس سے نکلتا چلا گیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھے ہوئے سارگ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... سارگ نے بڑے محتاط انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''کراسن بول رہا ہوں باس''...... دوسری طرف سے کراسن کی آواز سنائی دی۔

''یس۔ کیا رپورٹ ہے''...... سارگ نے تیز لہجے میں کہا۔

''باس۔ عمران اور اس کے ساتھی ہادیہ کالونی کی ایک کوٹھی میں شفٹ ہو گئے ہیں اور عمران نے کرنل بوگان سے بھی ملاقات کی ہے''...... دوسرے طرف سے کراسن نے جواب دیا تو سارگ بے اختیار چونک پڑا۔

''کرنل بوگان سے کیوں''...... سارگ کے لہجے میں حیرت کے ساتھ ساتھ پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"اس نے کرنل سے فاسٹ فائٹرز کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی ہے"...... کراسن نے جواب دیا تو سارگ ایک لمحے کے لئے تو اس طرح خاموش بیٹھا رہا جیسے اس پر سکتہ طاری ہو گیا ہو۔ لیکن دوسرے لمحے اس کے ذہن میں جیسے آتش فشاں سا پھٹ پڑا ہو اور وہ کرسی پر اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا بکواس ہے یہ۔ کیا تم ہوش میں ہو"...... سارگ نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"سس سس۔ سوری باس۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میرے پاس باقاعدہ ان کے درمیان ہونے والی گفتگو کا ٹیپ موجود ہے"۔ کراسن نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو انتہائی خطرناک بات ہے۔ فوراً میرے پاس آؤ۔ ابھی۔ فوراً"...... سارگ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کراسن نے جواب دیا اور سارگ نے ہونٹ کاٹتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"فاسٹ فائٹرز کے بارے میں معلومات حاصل کی جا رہی ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں فاسٹ فائٹرز کے خلاف کام کرنے آئی ہے۔ لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ حکومت کے خلاف ایک سرکاری ایجنسی بھلا کس طرح کام کر سکتی ہے۔ آخر کیسے"...... سارگ نے بڑبڑاتے ہوئے انداز میں کہا۔ وہ اب انتہائی بے چینی سے کراسن کی آمد کا انتظار کر رہا تھا۔ تقریباً

نصف گھنٹے بعد دروازہ کھلا اور کراسن اندر داخل ہوا۔ اس کا چہرہ بھی ستا ہوا تھا۔

"آؤ۔ آؤ۔ میں انتہائی بے چینی سے تمہارا انتظار کر رہا تھا"...... سارگ نے کہا اور کراسن سر ہلاتا ہوا میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے جیب سے بیٹری سے چلنے والا ایک جدید ساخت کا منی ٹیپ ریکارڈر نکالا اور اسے میز پر رکھ دیا۔

"میں آپ کو ٹیپ چلا کر سناتا ہوں"...... کراسن نے کہا۔

"نہیں۔ ٹیپ رہنے دو۔ پہلے مجھے زبانی تفصیل بتاؤ۔ اس کے بعد ٹیپ سنوں گا"...... سارگ نے کہا۔

"باس۔ آپ کے پاس سے جانے کے بعد میں واپس ورلڈ ہوٹل پہنچا تو عمران اور اس کے ساتھی کھانا کھانے کے بعد ہوٹل سے باہر کہیں گئے ہوئے تھے۔ میں نے بہرحال یہ موقع غنیمت سمجھا اور اس کمرے میں جو عمران کے ذاتی نام سے بک تھا ایکس ڈبل ایس ڈکٹا فون نصب کر دیا اور خود ساتھ والے خالی کمرے میں بیٹھ گیا۔ کافی دیر بعد عمران کمرے میں واپس آیا لیکن اس نے وہاں کوئی بات کرنے کی بجائے صرف سامان اٹھایا اور واپس چلا گیا۔ میں سمجھ گیا کہ اس نے کمرہ خالی کر دیا ہے۔ چنانچہ میں نے ڈکٹا فون ہٹایا اور پھر نیچے کاؤنٹر پر آ گیا۔ وہاں واقعی عمران اور اس کے ساتھی سامان سمیت موجود تھے۔ وہ ہوٹل چھوڑ رہے تھے۔ میں باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد یہ لوگ تین ٹیکسیوں میں سوار ہو کر وہاں

سے چل پڑے۔ میں محتاط انداز میں ان کا تعاقب کرتا رہا۔ یہ لوگ ہادیہ کالونی کی ایک کوٹھی میں پہنچے اور ٹیکسیاں واپس چلی گئیں۔ میرے پاس ایس ڈبلیو ٹی ون ڈکٹا فون گن موجود تھی۔ اس کی مدد سے میں نے ایس ڈبلیو ٹی ڈکٹا ون فون کوٹھی کے اندر فائر کر دیا اور خود اسے مانیٹر کرنے لگا''...... کراسن نے تفصیل سے کہا۔

''آگے بولو۔ جلدی''...... سارگ نے ہونٹ چباتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

''یس باس۔ وہاں اس عمران کا کوئی دوست میگاوَ اس سے ملنے آیا۔ اس نے سیل فون پر کرنل بوگان سے بات کی اور اپنے دوست کو اس کے پاس بھیجنے کا کہا اور پھر کچھ دیر بعد عمران اکیلا کار میں کوٹھی سے باہر آیا۔ مجھے چونکہ معلوم تھا کہ وہ کرنل بوگان سے ملنے جا رہا ہے۔ اس لئے میں پہلے ہی وہاں پہنچ گیا۔ وہاں ہماری تنظیم کا ایک خاص آدمی موجود ہے۔ میں نے اسے تفصیلات بتائیں اور اسے کہا کہ وہ عمران اور کرنل بوگان کے درمیان ہونے والی گفتگو کو خفیہ طور پر ٹیپ کر کے مجھے دے۔ عمران وہاں تقریباً ایک گھنٹے تک رہا اور پھر واپس چلا گیا۔ ہمارے آدمی نے ٹیپ مہیا کر دی جو میں ساتھ لے آیا ہوں''...... کراسن نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''یہ بتاؤ کہ کیا باتیں ہوئی ہیں ان دونوں کے درمیان۔ پوری تفصیل بتاؤ''...... سارگ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''میں نے ابھی ٹیپ سنی تو نہیں ہے البتہ اس آدمی نے مجھے

زبانی بتایا ہے کہ ساری بات چیت فاسٹ فائٹرز کے بارے میں ہوئی ہے۔ میں نے آپ کو وہیں سے فون کیا تھا''...... کراسن نے کہا۔

''ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ اب آن کرو ٹیپ''...... سارگ نے کہا تو کراسن نے میز پر رکھے ہوئے منی ٹیپ ریکارڈر کا بٹن پریس کر دیا۔ کمرے میں عمران اور کرنل بوگان کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ سارگ غور سے ان کی باتیں سن رہا تھا۔ کچھ دیر بعد جب عمران اور کرنل بوگان کی باتیں ختم ہو گئیں تو کراسن نے ہاتھ بڑھا کر ٹیپ ریکارڈر آف کر کے اسے اٹھا کر واپس جیب میں ڈال لیا۔

''معلومات تو درست دی گئی ہیں۔ لیکن میں سوچ رہا ہوں کہ اب اس سلسلے میں کیا کیا جائے''...... سارگ نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

''کیا مطلب باس۔ میں سمجھا نہیں''...... کراسن نے کہا۔

''دیکھو کراسن۔ اصل بات یہ ہے کہ ہمارا گروپ یہاں ایکریمیا کے مفادات پر نظر رکھنے کے لئے قائم کیا گیا ہے۔ گو بظاہر ہم یہاں کی حکومت کے تحت ہیں لیکن درحقیقت ہمیں حکومت ایکریمیا کے احکامات کے تحت ہی کام کرنا ہوتا ہے۔ اس لئے ہمیں براہ راست اس معاملے میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ فاسٹ فائٹرز تنظیم سے ہمارا براہ راست کوئی تعلق نہیں ہے''...... سارگ نے کہا۔

"لیکن باس۔ فاسٹ فائٹرز کی طرح ہمارا تعلق بھی تو بہرحال غیر ملک سے ہے۔ ہوسکتا ہے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ہماری بھی تلاش ہو"...... کراسن نے کہا۔

"نہیں کراسن۔ اگر ایسا ہوتا تو وہ لوگ یقیناً ٹاپ گروپ کے بارے میں بھی کرنل بوگان سے کچھ نہ کچھ ضرور پوچھتے۔ عمران اور کرنل بوگان کے درمیان ہونے والی گفتگو سے میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا یہ علی عمران دراصل یہاں کے کسی اسلامی گروپ کی حمایت میں کام کر رہا ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ فاسٹ فائٹرز تنظیم ان اسلامی گروپوں کے بڑے بڑے لیڈروں اور کارکنوں کا ٹریس اور ہلاک کرنے کے لئے ہی بنائی گئی ہے۔ جبکہ ہمارا سیل صرف حکومت کی پالیسیوں کو چیک کرتا ہے اور یہاں جو گروپ ایکریمین لابی کے خلاف کام کرتے ہیں ہم ان کا خاتمہ کرتے ہیں اور اگر ہم نے عمران یا اس کے ساتھیوں کو چھیڑا تو ہو سکتا ہے کہ وہ فاسٹ فائٹرز کو چھوڑ کر ہمارے پیچھے لگ جائیں اور اس لئے میرا خیال ہے کہ ہمیں فاسٹ فائٹرز کے چیف انگالا تک یہ معلومات پہنچا دینی چاہئیں۔ اس کے بعد انگالا انہیں خود ہی سنبھال لے گا"...... سارگ نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ جیسے آپ مناسب سمجھیں۔ ویسے اگر آپ چاہیں تو ہمارے ہاتھوں عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ یقینی ہو سکتا ہے۔ انہیں ہمارے متعلق کچھ معلوم نہیں۔ جبکہ ہمیں ان کے

بارے میں مکمل معلومات حاصل ہیں۔ اگر ہم ان کا خاتمہ کر کے ان کی لاشیں فاسٹ فائٹرز کے چیف انگالا کو پیش کر دیں تو یقیناً اس طرح ہماری اہمیت ان کی نظروں میں بے پناہ بڑھ جائے گی"۔ کراسن نے کہا۔

"اگر یہ عمران اتنی آسانی سے ختم ہوسکتا تو اب تک نجانے کتنی بار مر چکا ہوتا۔ تم سے زیادہ میں اسے جانتا ہوں۔ اس لئے اس معاملے میں کوئی رسک لینے کی ضرورت نہیں ہے"...... سارگ نے فیصلہ کن لہجے میں کہا تو کراسن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"یس باس۔ جیسے آپ کا حکم"...... کراسن نے کہا۔

"اس معاملے میں اب تمہیں کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ میرا تمہارے لئے خاص حکم ہے"...... سارگ نے کہا۔

"یس باس"...... کراسن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ یہ بتاؤ کہ وہ اس وقت کس کالونی میں ہیں۔ کوٹھی نمبر کیا ہے"...... سارگ نے دوبارہ پوچھا۔

"ہادیہ کالونی۔ کوٹھی نمبر سترہ۔ ڈی بلاک"...... کراسن نے جواب دیا تو سارگ نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ٹاپ گروپ کا چیف سارگ بول رہا ہوں۔ انگالا سے بات کراؤ"...... سارگ نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو انگالا بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

''سارگ بول رہا ہوں انگالا۔ میرے پاس تمہارے لئے ایک اہم اطلاع موجود ہے''...... سارگ نے کہا۔

''کیسی اطلاع''...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا گیا۔

''ایشیائی ملک پاکیشیا کے بارے میں جانتے ہو''...... سارگ نے کہا۔

''ہاں جانتا ہوں۔ کیوں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اگر جانتے ہو تو پھر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں بھی یقیناً جانتے ہو گے''...... سارگ نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ سنا ہوا تو ہے اس کے بارے میں۔ مگر تم کیوں یہ سب کچھ پوچھ رہے ہو''...... انگالا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس لئے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والا خاص ایجنٹ آدمی علی عمران اپنے دس ساتھیوں سمیت اس وقت یہاں دارالحکومت میں موجود ہے اور وہ ایف ایف کے بارے میں معلومات حاصل کر رہا ہے اور اس نے بنیادی معلومات حاصل کر لی ہیں''...... سارگ نے کہا۔

''کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس

یہاں حکومت کے خلاف کیسے کام کر سکتی ہے۔ تمہیں یقیناً کوئی غلط فہمی ہوئی ہے''...... دوسری طرف سے انگالا نے کہا۔

''کوئی غلط فہمی نہیں ہے بلکہ میرے پاس اس کا باقاعدہ ثبوت بھی موجود ہے''...... سارگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اچھا۔ کیا ثبوت ہیں''...... انگالا نے چونک کر پوچھا تو سارگ نے اسے کراسن کی پہلی اطلاع سے لے کر اب تک کی گفتگو اور ٹیپ کے بارے میں ساری تفصیلات بتا دیں۔

''کیا وہ ٹیپ تمہارے پاس موجود ہے''...... انگالا نے پوچھا۔

''ہاں۔ اگر تم کہو تو میں فون پر تمہیں سنوا دوں''...... سارگ نے کہا۔

''اسی لئے تو میں نے پوچھا ہے''...... دوسری طرف سے انگالا نے کہا تو سارگ کے اشارے پر کراسن نے جیب سے منی ٹیپ ریکارڈر نکالا اور بٹن دبا کر رسیور سے لگا لیا۔

''سن لی گفتگو۔ اب تو تمہیں یقین آ گیا ہو گا''...... ٹیپ ختم ہونے کے بعد سارگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اب واقعی یقین آ گیا ہے۔ یہ لوگ کہاں ٹھہرے ہوئے ہیں''...... دوسری طرف سے انگالا نے پوچھا تو سارگ نے اسے کالونی اور کوٹھی کا نمبر بتا دیا۔

''ان کے حلیئے اگر معلوم ہیں تو بتا دو''...... انگالا نے پوچھا۔

''کراسن نے انہیں دیکھا ہے۔ یہ بتائے گا''...... سارگ نے

کہا اور رسیور کراسن کی طرف بڑھا دیا۔

"سر میں بتاتا ہوں"...... کراسن نے رسیور لے کر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر اس نے پہلے عمران اور پھر باری باری اس کے ساتھیوں کے حلیئے بتانے شروع کر دیئے۔

"ٹھیک ہے شکریہ"...... دوسری طرف سے انگالا نے جواب دیا تو کراسن نے رسیور سارگ کی طرف بڑھا دیا۔

"اب تمہارا کیا پروگرام ہے انگالا"...... سارگ نے رسیور لے کر پوچھا۔

"میں انہیں سنبھال لوں گا۔ فکر مت کرو۔ ویسے میں تمہارا مشکور ہوں کہ تم نے میری تنظیم کے خلاف ہونے والی اس سازش کو ٹریس کیا اور اس قدر تفصیلی معلومات مجھے مہیا کیں۔ گڈ بائی"...... دوسری طرف سے انگالا نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو سارگ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"اب مجھے اجازت دیں باس"...... کراسن نے کہا۔

"سنو۔ مجھے معلوم ہے کہ تمہارا کیا ارادہ تھا۔ تم عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ہلاکت کو اپنا کریڈٹ بنانا چاہتے تھے لیکن یقین کرو میں نے تمہیں اور اپنے پورے گروپ کو ان عفریتوں سے بچا لیا ہے۔ لیکن اس کے باوجود میں اس معاملے سے قطعی لاتعلق نہیں رہ سکتا۔ اس لئے تم نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی مسلسل نگرانی کرنی ہے مگر تم نے کسی معاملے میں مداخلت نہیں کرنی"۔

سارگ نے کہا۔

"آپ بہتر سمجھ سکتے ہیں باس۔ ویسے ایک لحاظ سے ہم نے اپنا کریڈٹ پلیٹ میں رکھ کر انگالا صاحب کو دے دیا ہے"...... کراسن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہیں جلد ہی معلوم ہو جائے گا کہ نتائج کیا نکلتے ہیں۔ لیکن ایک بات کا ہرحال میں خیال رکھنا کہ تم نے کسی بھی صورت میں سامنے نہیں آنا۔ میں یہ بات پھر تمہیں سختی سے کہہ رہا ہوں اور تمہیں ہر حال میں میرا حکم ماننا ہے سمجھے تم"...... سارگ نے سخت لہجے میں کہا تو کراسن سرہلاتا ہوا اٹھا اور پھر سلام کر کے وہ مڑا اور دروازے سے باہر نکل گیا۔

"اس احمق نے صرف پاکیشیا سیکرٹ سروس کا نام سنا ہوا ہے جبکہ میں ان سے ٹکرا بھی چکا ہوں۔ اسے معلوم ہی نہیں کہ یہ لوگ کس انداز میں کام کرتے ہیں"...... سارگ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر میز پر رکھی ہوئی فائل اس نے اپنی طرف کھسکائی، اسے کھولا اور اس کے مطالعے میں مصروف ہو گیا۔ اس کے چہرے پر اب اطمینان کے تاثرات تھے۔ وہ جانتا تھا کہ اس نے ایف ایف کے چیف کو عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں بتا دیا ہے اس لئے اب عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف جو بھی ایکشن لینا ہو گا وہ انگالا خود ہی لے گا۔

یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جو دفتری انداز میں سجا ہوا تھا۔ کمرے کے وسط میں ایک بڑی سی دفتری میز پڑی تھی جس کے پیچھے کرسی پر ایک لمبا تڑنگا اور انتہائی مضبوط جسم کا مالک نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔ نوجوان کی شکل انگریزی فلموں کے ہیرو جیسی تھی۔ وہ سیل فون کان سے لگائے بڑے لگاوٹ بھرے انداز میں کسی سے بات کر رہا تھا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ چونک پڑا۔

"ایک منٹ ہنی۔ لینڈ لائن پر کال آئی ہے۔ میں وہ سن لوں"...... نوجوان نے سیل فون پر کہا اور پھر اس نے سیل فون میز پر رکھا اور ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ جوپیٹر بول رہا ہوں"...... نوجوان نے کرخت اور انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"چیف بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک غراہٹ بھری آواز سنائی دی تو نوجوان جس کا نام جوپیٹر تھا یکلخت سیدھا ہو گیا۔

"اوہ۔ یس چیف حکم"...... جوپیٹر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کہاں ہو تم جوپیٹر"...... دوسری طرف سے چیف نے اسی انداز میں کہا۔

"میں پوائنٹ سکس میں ہوں چیف"...... جوپیٹر نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"فوراً اپنے ساتھ دس افراد کا گروپ لو اور ایک جگہ ریڈ کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ"...... چیف نے کہا۔

"یس چیف۔ ریڈ کہاں کرنا ہے"...... جوپیٹر نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہادیہ کالونی۔ ڈی بلاک میں کوٹھی نمبر سترہ ہے۔ اس کوٹھی میں پاکیشیائی ایجنٹ موجود ہیں۔ تم اپنے گروپ کو لے کر جاؤ اور اس کوٹھی پر ریڈ کرو۔ کوٹھی میں جتنے بھی افراد موجود ہوں انہیں زندہ پکڑ کر پوائنٹ سکس پر لے جاؤ۔ جب وہ پوائنٹ سکس پر پہنچ جائیں تو پھر میں تمہیں بتاؤں گا کہ ان کا کیا کرنا ہے"...... چیف نے کہا۔

"اگر وہ پاکیشیائی ایجنٹ ہیں تو پھر انہیں زندہ پکڑنے کی کیا ضرورت ہے چیف۔ آپ حکم دیں تو میں اس کوٹھی کو ہی میزائلوں سے اُڑا دیتا ہوں"...... جوپیٹر نے کہا۔

"جو کہا جا رہا ہے اس پر عمل کرو نانسنس۔ میری اطلاع کے مطابق پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں ایف ایف کے خلاف کام کرنے

کے لئے آئی ہے۔ میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان کی ایف ایف سے کیا دشمنی ہے اور وہ یہاں کس کے کہنے پر آئے ہیں''...... چیف نے کہا۔

''یس چیف''...... جوپیٹر نے کہا۔

''تم نے وہاں پہنچ کر فوراً کوٹھی کا گھیراؤ کرنا ہے اور کوٹھی میں چاروں طرف سے سی سی ایف بم فائر کرنے ہیں۔ اس گیس کے اثر سے وہ سب فوراً بے ہوش ہو جائیں گے۔ کوٹھی میں جتنے بھی افراد ہیں۔ ان سب کو لا کر پوائنٹ سکس کے ہارڈ روم میں راڈز والی کرسیوں پر جکڑ دینا۔ یاد رکھنا ان میں سے کسی ایک کو بھی نہ چھوڑنا۔ سب کے سب پوائنٹ سکس پر پہنچنے چاہئیں''...... چیف نے کہا۔

''یس چیف۔ وہاں جتنے بھی افراد ہوں گے میں انہیں اٹھا کر لے آؤں گا''...... جوپیٹر نے کہا۔

''تو ابھی جاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ تمہارے وہاں پہنچنے سے پہلے وہ لوگ وہاں سے نکل جائیں''...... چیف نے کہا۔

''یس چیف''...... جوپیٹر نے کہا اور چیف نے رابطہ ختم کر دیا۔ رابطہ ختم ہوتے ہی جوپیٹر نے کریڈل پر ہاتھ مار کر ٹون کلیئر کی اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

''یس۔ اینڈریو بول رہا ہوں''...... رابطہ ملتے ہی ایک نوجوان کی آواز سنائی دی۔

''جوپیٹر بول رہا ہوں''...... جوپیٹر نے سخت لہجے میں کہا۔

''یس باس''...... نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''چیف نے ایک رہائش گاہ کا پتہ بتایا ہے۔ ہمیں وہاں فوری طور پر ریڈ کرنا ہے اور اس رہائش گاہ میں موجود افراد کو زندہ پکڑنا ہے''...... جوپیٹر نے کہا۔

''اوہ۔ کون ہیں وہ لوگ''...... اینڈریو نے چونک کر کہا۔

''چیف کے کہنے کے مطابق ان کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے جو یہاں ایف ایف کے خلاف کام کرنے آئے ہیں''۔ جوپیٹر نے کہا۔

''اوہ۔ اگر وہ ایف ایف کے خلاف کام کرنے آئے ہیں تو پھر انہیں زندہ پکڑنے کی کیا ضرورت ہے باس۔ ہم جا کر ان کی رہائش گاہ کو بموں اور میزائلوں سے اُڑا دیتے ہیں۔ چیف کا ہی اصول ہے کہ جو بھی ایف ایف کے خلاف بات بھی کرے تو اسے زندہ نہ چھوڑا جائے۔ پھر چیف نے انہیں زندہ پکڑنے کا حکم کیوں دیا ہے''...... اینڈریو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''چیف ان سے یہ معلوم کرنا چاہتا ہے کہ وہ لوگ ایف ایف کے خلاف کیوں کام کرنا چاہتے ہیں۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس پاکیشیا کا ایک سرکاری ادارہ ہے اور کسی بھی ملک کے سرکاری ادارے کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ دوسرے ملک میں جا کر کسی بھی سرکاری ادارے کے خلاف کام کرے۔ پاکیشیا سے ہماری کوئی دشمنی نہیں

ہے اور نہ ہی ایف ایف یا عرابلس کی کسی سرکاری ایجنسی نے پاکیشیا کے خلاف کوئی مشن مکمل کیا ہے پھر پاکیشیا کو یہاں اپنی سیکرٹ سروس بھیجنے کی کیا ضرورت تھی“...... جوپیٹر نے کہا۔

”میں سمجھ گیا۔ چیف انہیں زندہ پکڑ کر ان کی زبانیں کھلوانا چاہتے ہیں“...... اینڈریو نے کہا۔

”ہاں۔ ایسا ہی لگتا ہے“...... جوپیٹر نے کہا۔

”اوکے۔ میں گروپ تیار کرتا ہوں اور ابھی جا کر انہیں زندہ پکڑ کر لے آتا ہوں“...... اینڈریو نے کہا۔

”چیف نے کہا ہے کہ وہاں سی سی ایف گیس کا استعمال کیا جائے تاکہ وہ سب ایک لمحے میں بے ہوش ہو جائیں۔ جیسے ہی وہ بے ہوش ہوں کوٹھی میں موجود تمام افراد کو پکڑ کر اور باندھ کر پوائنٹ سکس پر لا کر ہارڈ روم میں راڈز والی کرسیوں میں جکڑ دینا۔ اس لئے تم اپنے ساتھ اسلحے کے ساتھ ساتھ سی سی ایف گیس گنیں بھی لے لو۔ اس گروپ کی کمانڈ میں خود کروں گا“...... جوپیٹر نے کہا۔

”آپ کو اس گروپ کی کمانڈ کرنے کی کیا ضرورت ہے باس۔ آپ آرام کریں۔ میں اپنے ساتھ گروپ لے جاتا ہوں۔ ہمیں وہاں جا کر کون سی ان کے ساتھ جنگ لڑنی ہے۔ جس عمارت میں وہ موجود ہیں وہاں سی سی ایف گیس ہی پھیلانی ہے۔ گیس کے اثر سے وہ بے ہوش ہو جائیں گے تو ہم انہیں وہاں سے اٹھا لائیں

گے“...... اینڈریو نے کہا۔

”کیا تم یہ سب کر لو گے“...... جوپیٹر نے کہا۔

”یس باس۔ آپ کا ہی شاگرد ہوں۔ ایسا کون سا کام ہے جو میں نہیں کر سکتا“...... اینڈریو نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

”ٹھیک ہے۔ مجھے تمہاری صلاحیتوں پر بھروسہ ہے۔ جاؤ اور جا کر ان سب کو اٹھا کر یہاں لے آؤ۔ میں آفس میں ہی موجود ہوں۔ جب وہ آ جائیں تو مجھے آفس میں اطلاع دے دینا“۔ جوپیٹر نے کہا۔

”یس باس“...... اینڈریو نے کہا تو جوپیٹر نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ رسیور رکھ کر وہ چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے میز پر رکھا ہوا سیل فون اٹھایا اور کان سے لگا لیا۔

”ہیلو“...... اس نے سیل فون کان سے لگاتے ہوئے کہا لیکن دوسری طرف خاموشی تھی۔ جوپیٹر نے سیل فون کان سے ہٹا کر اسکرین دیکھی اور پھر یہ دیکھ کر وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا کہ وہ جس نمبر پر بات کر رہا تھا وہ کال ڈراپ ہو چکی تھی۔ اس نے دوبارہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے لیکن اس سے پہلے کہ وہ پورے نمبر پریس کرتا اسی لمحے میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔ جوپیٹر نے ایک طویل سانس لی اور سیل فون ایک بار پھر میز پر رکھ دیا اور ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

”یس۔ جوپیٹر بول رہا ہوں“...... اس نے مخصوص لہجے میں

کہا۔

''ہاپر بول رہا ہوں باس''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''یس ہاپر بولو۔ کیوں فون کیا ہے''...... جوپیٹر نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''ٹی ٹی کے ایک اور ٹھکانے کا پتہ چلا ہے باس''...... دوسری طرف سے ہاپر نے جواب دیتے ہوئے کہا تو جوپیٹر چونک پڑا۔

''اوہ۔ کہاں ہے اس کا ٹھکانہ۔ کیا وہ اس ٹھکانے پر موجود ہے''...... جوپیٹر نے چونکتے ہوئے کہا۔

''وہ اس ٹھکانے پر موجود ہے یا نہیں اس کے بارے میں تو حتمی طور پر پتہ نہیں چلا ہے باس لیکن ٹی ٹی کے بہت سے اہم ساتھی ضرور وہاں موجود رہتے ہیں جن میں ایک بڑا نام ابو قاسم کا ہے اور اس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ ٹی ٹی کا رائٹ ہینڈ ہے۔ کسی اور کو ٹی ٹی کا پتہ ہو یا نہ ہو لیکن ابو قاسم اس کے ہر ٹھکانے کے بارے میں جانتا ہے اور اسے معلوم ہوتا ہے کہ ٹی ٹی کس وقت کہاں ہوتا ہے''...... ہاپر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ویل ڈن۔ کہاں ہے اس کا ٹھکانہ''...... جوپیٹر نے پوچھا تو ہاپر نے اسے ایک پتہ بتا دیا۔

''کیا تم نے وہاں نگرانی کے لئے آدمی بھجوائے ہیں''۔ جوپیٹر نے پوچھا۔

''یس باس۔ میں خود بھی یہاں موجود ہوں۔ اس رہائش گاہ کے سامنے مجھے ایک خالی کوٹھی مل گئی تھی۔ میں اس کوٹھی میں اوپر والی منزل کے ایک کمرے میں بیٹھ کر نگرانی کر رہا ہوں۔ میرے ساتھ ٹامر اور ہارمر موجود ہیں''...... ہاپر نے جواب دیا۔

''تم مسلح ہو''...... جوپیٹر نے کہا۔

''یس باس لیکن ہمارے پاس ہلکے پھلکے ہتھیار ہیں۔ رہائش گاہ میں موجود افراد کی تعداد زیادہ ہے۔ ہم تین ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے ہیں۔ ان پر حملہ کرنے کے لئے ہمیں مزید آدمی اور زیادہ اسلحے کی ضرورت پڑے گی''...... ہاپر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم اس رہائش گاہ کی نگرانی کرو۔ میں دس افراد کا مسلح گروپ وہاں بھجوا دیتا ہوں۔ جب گروپ پہنچ جائے تو تم اس گروپ کے ساتھ مل کر اس رہائش گاہ پر حملہ کر دینا اور وہاں موجود ایک ایک آدمی کو ہلاک کر دینا۔ ان میں اگر ٹاپ ٹارگٹ، میرا مطلب ہے ٹی ٹی عتبہ بھی ہوا تو اسے بھی زندہ نہ چھوڑنا۔ میں چیف سے بعد میں خود ہی بات کر لوں گا''...... جوپیٹر نے کہا۔

''ٹھیک ہے باس۔ آپ جلد سے جلد گروپ بھجوا دیں تا کہ ان پر فوراً حملہ کیا جا سکے''...... ہاپر نے کہا۔

''ٹھیک ہے بھجواتا ہوں''...... جوپیٹر نے کہا اور ساتھ ہی اس نے کریڈل پر ہاتھ مار کر ٹون کلیئر کی اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

''ٹاپ کلب''...... رابطہ ملتے ہی ایک کرخت آواز سنائی دی۔

''جوپیٹر بول رہا ہوں۔ زارک سے بات کراؤ فوراً''...... جوپیٹر نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ یس باس۔ ایک منٹ ہولڈ کریں پلیز''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''یس زارک بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک بھاری مگر مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''جوپیٹر بول رہا ہوں زارک۔ ہاپر کو ٹی ٹی کے ایک اور ٹھکانے کا پتہ چلا ہے اور وہ اس ٹھکانے کی نگرانی کر رہا ہے۔ اس کے پاس آدمیوں اور اسلحہ کی کمی ہے۔ تم فوراً دس افراد کا گروپ اور بھاری اسلحہ لے کر ہاپر کی مدد کے لئے روانہ ہو جاؤ۔ ہاپر جو ہدایات دے اس پر عمل کرنا اور وہ جس ٹھکانے پر حملہ کرنے کا کہے تمہیں اپنے ساتھیوں کے ساتھ وہاں پوری قوت سے حملہ کرنا ہے۔ وہاں جو بھی موجود ہو اسے ہلاک کرنا ہے''...... جوپیٹر نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا اور آخر میں اس نے ہاپر کا بتایا ہوا پتہ بتا دیا۔

''یس باس۔ میں ابھی روانہ ہو جاتا ہوں''...... زارک نے کہا۔

''یاد رہے۔ تم نے ہاپر کی ہدایات پر حملہ کرنا ہے۔ خود سے کچھ نہیں کرنا۔ سمجھ گئے تم''...... جوپیٹر نے سخت لہجے میں کہا۔

''یس باس''...... زارک نے جواب دیا تو جوپیٹر نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں

دکھائی دے رہے تھے۔ یہ اس کے لئے بڑی خوشی کی بات تھی کہ اس کے ساتھیوں نے عتبہ جسے وہ ٹاپ ٹارگٹ اور کوڈ میں ٹی ٹی کہتے تھے کا ایک نیا ٹھکانہ دریافت کر لیا تھا۔ ہاپر کے کہنے کے مطابق اس ٹھکانے پر عتبہ کا قریبی ساتھی موجود تھا۔ جوپیٹر چاہتا تو اپنے ساتھیوں کی مدد سے عتبہ کے اس قریبی ساتھی ابو قاسم کو زندہ اٹھوا سکتا تھا لیکن اس نے تہیہ کر رکھا تھا کہ وہ ایک دن عتبہ کو بغیر کسی کی مدد کے تلاش کر کے رہے گا۔ عتبہ کا کوئی بھی ساتھی عتبہ کے بارے میں کچھ بتانے کی بجائے اپنی جان دے دینا فخر سمجھتا تھا۔ جوپیٹر کو یقین تھا کہ ابو قاسم کو بھی زندہ پکڑنے کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا اس پر عتبہ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے جتنا بھی تشدد کیا جائے گا وہ تشدد برداشت کر لے گا لیکن عتبہ کے بارے میں کچھ نہیں بتائے گا اس لئے وہ چاہتا تھا کہ ان تمام افراد کو ہلاک کر دیا جائے۔ اس کے خیال کے مطابق عتبہ کے جتنے بھی ساتھی ہلاک ہوتے جائیں گے اس کی کمر ٹوٹتی جائے گی اور ایک روز وہ تنہا رہ جائے گا۔ اکیلے انسان کو ڈھونڈنا اور اس کا شکار کرنا ان کے لئے آسان ہو جائے گا۔

عمران عرابلس کا تفصیلی نقشہ سامنے رکھے اسے انتہائی غور سے دیکھنے میں مصروف تھا۔ اس کے ساتھ ٹائیگر اور صفدر بھی موجود تھے باقی ممبرز دوسرے کمرے میں بیٹھے کھانا کھانے کے بعد گپ شپ میں مصروف تھے۔ عمران نے انہیں کہہ دیا تھا کہ وہ آج کا دن آرام کر لیں تاکہ کل سے بھرپور انداز میں مشن کا آغاز کیا جا سکے۔ اسے معلوم تھا کہ عرابلس کے شمالی علاقے انتہائی گھنے جنگلات پر مشتمل ہیں۔ اس لئے وہاں موجود فوجی چھاؤنی اور قلعے تک پہنچنے کے لئے اسے خصوصی انتظامات کرنے پڑیں گے۔

''عمران صاحب۔ کیا یہ بات کنفرم ہو گئی ہے کہ فاسٹ فائٹرز کا ہیڈ کوارٹر اس قلعے کے اندر ہی موجود ہے''...... صفدر نے کہا۔

''نہیں۔ اس کا حتمی طور پر تو پتہ نہیں چلا ہے لیکن اس قلعے اور قلعے کی سیکورٹی سے یہی اندازہ ہوتا ہے کہ فاسٹ فائٹرز کا ہیڈ کوارٹر قلعے میں ہی ہے''...... عمران نے سر اٹھا کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہو سکتا ہے کہ کرنل بوگان کی معلومات سو فیصد درست نہ ہوں''...... صفدر نے کہا۔

''بظاہر تو کرنل بوگان کو جھوٹ بولنے کی ضرورت نہ تھی اور اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔ لیکن بہرحال سو فیصد حتمی تو کوئی بات نہیں ہوتی''...... عمران نے کہا۔

''میرا خیال ہے باس اگر اس انگالا کو کسی طرح قابو کر لیا جائے تو پھر حتمی معلومات مل سکتی ہیں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''نہیں۔ وہ حکومت کا بہت بڑا عہدیدار ہے اور ہم غیر سرکاری طور پر ہی کام کر رہے ہیں''...... عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی، اچانک باہر یکے بعد دیگرے دو ہلکے ہلکے دھماکوں کی آوازیں سنائی دیں۔

''کیا مطلب۔ یہ کیسی آوازیں تھیں''...... عمران نے چونک کر کہا۔ ٹائیگر اور صفدر تیزی سے کرسیوں سے اٹھے۔ عمران نے بھی اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے یوں محسوس ہوا جیسے وہ اچانک کسی انتہائی گہرے اور تاریک کنویں میں گرتا چلا جا رہا ہو۔ اس نے لاشعوری طور پر اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کی لیکن اس کا ذہن یکلخت تاریک ہو گیا۔

پھر جس طرح اچانک اس کا ذہن تاریک ہوا تھا اسی طرح اچانک اس کے ذہن میں ایک دھماکے سے روشنی ہوئی اور ایک لمحے کے لئے تو اسے وہی احساس ہوا جو ذہن تاریک ہونے سے

پہلے اس کے ذہن میں موجود تھا کہ وہ کسی گہرے اور اندھیرے کنویں میں گر رہا ہو لیکن دوسرے لمحے اس کے احساسات بیدار ہو گئے اور اسے احساس ہو گیا کہ وہ کسی راڈز والی کرسی پر جکڑا ہوا ہے۔ پوری طرح ہوش میں آتے ہی اس نے دیکھا کہ وہ لوہے کی کرسی پر راڈز کی مدد سے جکڑا ہوا بیٹھا ہوا ہے۔ اس نے گردن گھمائی تو اس کے منہ سے بے اختیار سیٹی کی سی آواز نکل گئی۔ کیونکہ اس کی ساتھ والی کرسی پر جولیا اور اس کے ساتھ صفدر، پھر کیپٹن شکیل تھا۔ جبکہ اس کی دوسری سائیڈ پر اس کے باقی ساتھی راڈز والی کرسیوں پر جکڑے ہوئے تھے۔ ان سب کے سر ڈھلکے ہوئے تھے۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ سب ابھی تک بے ہوش تھے۔ کمرہ کافی بڑا تھا۔ چند عام کرسیاں بھی وہاں موجود تھیں لیکن وہ خالی پڑی ہوئی تھیں۔

"یہ۔ یہ سب کیا ہے"...... عمران نے انتہائی حیرت بھرے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے اس کمرے کے اکلوتے دروازے کی دوسری طرف اسے قدموں کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی دروازہ کھلا اور ایک مقامی نوجوان جس کے کاندھے سے مشین گن لٹکی ہوئی تھی۔اس کے ہاتھ میں ایک سرنج اور ایک بوتل موجود تھی۔ اس نے کمانڈوز ٹائپ یونیفارم اور کیپ پہنچی ہوئی تھی اندر داخل ہوا۔

"ارے کیا مطلب۔ یہ تمہیں خود بخود کیسے ہوش آ گیا"۔ آنے

والے نے عمران پر نظریں پڑتے ہی انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ اس طرح عمران کو دیکھ رہا تھا جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"میں چکنی مٹی کا بنا ہوا ہوں۔ اس لئے بے ہوشی زیادہ دیر تک مجھ پر قائم نہیں رہ سکتی ہے۔ پھسل کر گر جاتی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور وہ آدمی ہونٹ بھینچے تیزی سے جولیا کی طرف بڑھ گیا اور پھر اس نے ہاتھ میں موجود سرنج میں سے تھوڑا سا محلول جولیا کے بازو میں انجیکٹ کیا اور پھر وہ صفدر کو انجکشن لگانے لگا۔ عمران کو چھوڑ کر اس نے باری باری سب کو انجکشن لگا دیئے اور پھر وہ مڑ کر دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"ارے۔ اتنی بھی کیا بے مروتی۔ کم از کم یہ تو بتاتے جاؤ کہ ہم کس کے مہمان ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ایف ایف کے"...... اس آدمی نے رک کر اس کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ لیکن ہمیں بے ہوش کس گیس سے کیا گیا تھا"۔ عمران نے اسے رکتے دیکھ کر پوچھا۔

"سی سی ایف گیس سے"...... اس آدمی نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اب مجھے پتہ چلا ہے کہ مجھے ان سب سے پہلے کیسے ہوش آیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"کیسے"...... اس آدمی نے پوچھا۔

"سی سی ایف گیس اصلی نہیں ہو گی۔ ملاوٹ والی ہو گی اور ملاوٹ شدہ چیزیں مجھ پر کم ہی اثر کرتی ہیں"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو نوجوان بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم واقعی بہادر آدمی ہو کہ اس حالت میں بھی ایسی باتیں کر رہے ہو۔ ورنہ تو لوگ اس حالت میں ہوش میں آتے ہی چیخنا اور رونا شروع کر دیتے ہیں"...... نوجوان نے کہا۔

"یہ ہم کن صاحب کے مہمان ہیں۔ کم از کم میزبان کا پتہ تو ہو تاکہ ان کا شکریہ ادا کیا جا سکے"...... عمران نے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا تو نوجوان کے ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

"ضرور بتاؤں گا۔ تم سب موت کے مہمان ہو۔ تمہاری میزبان موت ہے"...... نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"واہ۔ بڑے عرصے بعد کسی صنف نازک نے ہمیں مہمان بنانے کا شرف حاصل کیا ہے۔ لیکن یہ محترمہ موت صاحبہ شادی شدہ ہیں یا غیر شادی شدہ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ تم کہیں احمق تو نہیں ہو کہ ایسی فضول باتیں کر رہے ہو"...... نوجوان نے اس بار حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس بے پناہ عقلمندی کے دور میں احمق ہونا تو بہت بڑی نعمت ہے مسٹر"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا نام طلحہ ہے"...... نوجوان نے کہا۔

"طلحہ اچھا نام ہے۔ تو طلحہ صاحب۔ آپ موت کے کیا لگتے

ہیں اس کے ماتحت ہیں یا ملازم"...... عمران نے کہا تو طلحہ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"تم واقعی عجیب آدمی ہو۔ کوئی سوچ بھی نہیں سکتا کہ جس آدمی کو چند لمحوں بعد موت کے گھاٹ اتار دیا جائے گا وہ ایسی باتیں بھی کر سکتا ہے"...... طلحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"فی الحال تو مجھے تم دکھائی دے رہے ہو اور تمہاری شکل دیکھ کر موت نہیں بلکہ زندگی کا حسن اور اس کی خوبصورتی ہی ذہن میں آتی ہے"...... عمران نے جواب دیا تو طلحہ مڑا اور پھر عمران کے سامنے آ کر رک گیا۔

"مجھے افسوس ہے عمران صاحب۔ میں آپ کی کوئی مدد نہیں کر سکتا"...... طلحہ نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"تمہیں میرے نام کا کیسے علم ہوا ہے"...... عمران کے لہجے میں اس بار حقیقی حیرت تھی۔

"ہمارے چیف انگالا نے خاص طور پر آپ کا حلیہ بتا کر ہدایت کی تھی کہ آپ کو ہر وقت نگاہ میں رکھا جائے۔ چیف نے آپ کا نام بھی بتایا تھا اور ان کے کہنے کے مطابق آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتے ہیں اور یہ باقی سب آپ کے ساتھی ہیں اور یہ بھی بتا دوں کہ آپ سب ابھی تک زندہ بھی اس لئے ہیں کہ آپ کے ساتھیوں کے بارے میں ابھی تک چیف پوری

طرح کنفرم نہیں ہے‘‘...... طلحہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

’’تو کیا ہم سچ مچ فاسٹ فائٹرز کے قبضے میں ہیں‘‘...... عمران نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

’’جی ہاں۔ یہ سچ ہے۔ یہ فاسٹ فائٹرز کا ہی قید خانہ ہے جہاں آپ سب کی موت کے پروانے پر دستخط کر دیئے گئے ہیں‘‘...... طلحہ نے جواب دیا۔

’’لیکن ہمیں تو معلوم ہوا تھا کہ فاسٹ فائٹرز میں تمام غیر ملکی شامل ہیں مگر تم تو مقامی ہو اور نام سے مسلمان بھی لگتے ہو‘‘۔ عمران نے کہا۔

’’آپ کی اطلاع غلط ہے۔ فاسٹ فائٹرز بے حد وسیع تنظیم ہے اس کے تحت بے شمار لوگ کام کرتے ہیں جن میں غیر ملکی بھی ہیں اور مقامی بھی‘‘...... طلحہ نے جواب دیا۔ عمران کے ساتھی ابھی تک بے ہوش تھے۔ عمران جانتا تھا کہ سی سی ایف گیس سے بے ہوش آدمی اس کا اینٹی انجکشن لگنے کے باوجود کم از کم نصف گھنٹے بعد ہی ہوش میں آ سکتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ عمران کے ساتھیوں کو اینٹی انجکشن لگائے جا چکے تھے مگر وہ بدستور بے ہوش تھے۔

’’کیا ہم اس وقت فاسٹ فائٹرز کے مین ہیڈ کوارٹر میں قید ہیں‘‘...... عمران نے کہا۔

’’مین ہیڈ کوارٹر تو نجانے کہاں ہو گا۔ اس کے بارے میں سوائے چیف کے اور کوئی نہیں جانتا البتہ یہ فاسٹ فائٹرز کا ایک

خفیہ اڈہ ہے اور شہر میں ہی ہے‘‘...... طلحہ نے کہا۔

’’کیا چیف انگالا یہاں خود آئے گا‘‘...... عمران نے پوچھا۔

’’نہیں۔ وہ ایسے اڈوں پر نہیں آیا کرتا۔ اس اڈے کا انچارج جوپیٹر ہے۔ وہی تم سے پوچھ گچھ کرے گا البتہ ایک بات بتا دوں کہ جوپیٹر تشدد کرنے کے معاملے میں بے حد سفاک آدمی ہے۔ اس اڈے پر لائے جانے والے انسانوں پر اس نے ایسے ایسے انداز میں تشدد کیا ہوا ہے کہ دیواریں کانپ اٹھتی ہیں۔ اس لئے آپ کی بھلائی اسی میں ہے کہ وہ جو کچھ پوچھے آپ سچ سچ بتا دیں‘‘...... طلحہ نے اسے تلقین کرتے ہوئے کہا۔

’’لیکن ہمیں تو معلوم ہوا ہے کہ فاسٹ فائٹرز مسلمان تنظیموں کے خلاف کام کرنے کے لئے قائم کی گئی ہے پھر اس میں تم جیسے مسلمان کیسے کام کر سکتے ہیں‘‘...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

’’صرف مسلمان نہ کہیں۔ حکومت کے باغی کہیں۔ اگر کوئی مسلمان حکومت کا باغی ہو تو کیا وہ قابل معافی ہو جاتا ہے۔ میرے خیال میں نہیں۔ حکومت مخالف باغی ہی ہوتا ہے اور ہر باغی کی ایک ہی سزا ہے۔ موت صرف اور صرف موت‘‘...... طلحہ نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

’’میں آپ کے بارے میں جانتا ہوں اور مجھے آپ سے ہمدردی بھی ہے لیکن یقین کریں کہ میں آپ کے لئے چاہ کر بھی کچھ نہیں کر سکتا‘‘...... طلحہ نے کہا اور پھر تیزی سے مڑ کر دروازے

کی طرف بڑھ گیا۔

"کم از کم اتنا تو بتا سکتے ہو کہ اس راڈز والی کرسیوں سے ہم نجات کیسے حاصل کر سکتے ہیں"...... عمران نے کہا تو دروازے کے قریب پہنچا ہوا طلحہ مڑا۔

"یہ عام راڈز والی کرسیاں نہیں ہیں۔ یہ الیکٹرک چیئرز ہیں۔ اس کرسی پر جکڑا ہوا قیدی ایک تو مکمل طور پر بے بس ہو جاتا ہے اور دوسرا اس کی مدد سے اس کے جسم کو الیکٹرک شاک آسانی سے لگائے جا سکتے ہیں۔ ایسے شاک کہ اس کی روح صدیوں تک کانپتی رہتی ہے"...... طلحہ نے مڑ کر کہا اور پھر دروازہ کھول کر تیزی سے باہر نکل گیا۔ دروازہ اس کے عقب میں بند ہو گیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کے ساتھی ایک ایک کر کے ہوش میں آنے لگ گئے۔

عمران نے اپنے طور پر اپنے آپ کو آزاد کرانے کی کوششیں شروع کر دی تھیں لیکن باوجود کوشش کے کوئی ایسی ترکیب اس کے ذہن میں نہ آ سکی تھی جس سے وہ اس کرسی سے نجات حاصل کر سکتا اس نے جب اپنے ساتھیوں کو بتایا کہ وہ فاسٹ فائٹرز کی قید میں پہنچ چکے ہیں تو وہ سب بھی عمران کی طرح بے حد حیران ہوئے۔ لیکن ظاہر ہے کہ حیرت کے علاوہ وہ اور کچھ کر بھی نہ سکتے تھے۔

اسی لمحے اچانک دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا

غیر ملکی اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر سختی اور سفاکی کے تاثرات جیسے ثبت دکھائی دے رہے تھے۔ اس کے پیچھے طلحہ تھا۔ مشین گن ابھی تک اس کے کاندھے سے لٹکی ہوئی تھی۔ عمران سمجھ گیا کہ یہ غیر ملکی اس اڈے کا انچارج جوپیٹر ہے۔ جوپیٹر کی نظریں عمران پر جمی ہوئی تھیں۔ اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول نما آلہ تھا۔ جس پر کئی رنگوں کے بٹن موجود تھے۔ اس ریموٹ کو دیکھ کر عمران سمجھ گیا کہ کرسیوں کے راڈز اس ریموٹ کنٹرول سے آپریٹ ہوتے ہیں۔ جب تک اس ریموٹ کا استعمال نہ کیا جائے اس وقت تک وہ کرسیوں سے نجات حاصل نہیں کر سکتے تھے۔

"تمہارا نام علی عمران ہے اور تمہارا تعلق پاکیشیا سے ہے اور تم یہاں ایف ایف کے خلاف کام کرنے آئے تھے"...... جوپیٹر نے اچانک عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کے لہجے میں سختی کے ساتھ ساتھ ہلکی سی غراہٹ بھی موجود تھی۔

"ہاں"...... عمران نے مختصر سا جواب دیا تو جوپیٹر بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چونکنے کا انداز ایسا تھا جیسے اسے عمران کی طرف سے ایسے جواب کی توقع نہ تھی۔

"باس۔ میں نے اسے بتا دیا ہے کہ اگر وہ آسان موت مرنا چاہتا ہے تو آپ کے سوالوں کے درست جواب دے دے"۔ غیر ملکی کے عقب میں کھڑے طلحہ نے بڑے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ تو تم اب سچ سچ بتا دو کہ کیا تمہارے ان ساتھیوں کا

تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے''...... جوپیٹر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''پاکیشیا سیکرٹ سروس ہم جیسے احمقوں کا ٹولہ نہیں ہے کہ اس طرح آسانی سے تمہارے ہاتھ لگ جائے۔ یہ میرے ذاتی گروپ کے ممبرز ہیں''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ذاتی گروپ۔ کیا مطلب۔ تمہارا ذاتی گروپ کہاں سے آ گیا''...... جوپیٹر نے چونک کر کہا۔

''گروپ آتا کہاں سے۔ گروپ بنایا جاتا ہے۔ میں فری لانسر آدمی ہوں۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو جب میری خدمات کی ضرورت ہوتی ہے وہ مجھ سے معاوضے کے عوض کام لے لیتی ہے۔ لیکن ظاہر ہے میں صرف سیکرٹ سروس کے لئے کام کے انتظار میں بھوکا تو نہیں مر سکتا۔ اس لئے میں نے اپنا ذاتی گروپ بھی بنایا ہوا ہے جو اپنے ساتھ ساتھ میرے اخراجات بھی پورے کرتا ہے''۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ اس لئے ہم حیران تھے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کیسے حکومت عرابلس کے خلاف کام کر سکتی ہے جبکہ عرابلس اور پاکیشیا کے درمیان انتہائی اچھے تعلقات موجود ہیں پھر تم یہاں کس مقصد کے لئے آئے ہو''...... جوپیٹر نے اطمینان بھرا طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ملکی معاملات میں مجھے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ مجھے تو صرف

اپنے معاوضے سے دلچسپی رہتی ہے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں تمہاری بات تسلیم کرتا ہوں لیکن تم فاسٹ فائٹرز کے خلاف کس کی ایماء پر کام کرنے یہاں آئے ہو''۔ جوپیٹر نے کہا۔

''ظاہر ہے کسی پارٹی نے ہی میرے گروپ کو ہائر کیا ہو گا۔ ورنہ مجھے ذاتی طور پر کسی گروپ سے کیا دشمنی ہو سکتی''...... عمران نے کہا۔

''کیا مطلب۔ کس پارٹی نے ہائر کیا ہے تمہیں اور کیوں''۔ جوپیٹر نے کہا۔

''کیا تم میری بات پر یقین کر لو گے''...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''اگر تم سچ بولو گے تو ضرور یقین کر لوں گا''...... جوپیٹر نے کہا۔

''نہیں۔ میں سچ بھی بولوں گا تب بھی تم میری بات کا یقین نہیں کرو گے''...... عمران نے کہا۔

''کر لوں گا۔ تم بولو''...... جوپیٹر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''اور اگر تم نے میری بات نہ مانی تو''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''ایک بار کہہ تو دیا ہے کہ سچ بولو گے تو تمہاری بات مان لوں گا

پھر بار بار ایسی بات کیوں کر رہے ہو''...... جوپیٹر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''نہیں مجھے امید نہیں ہے کہ تم میری بات کا یقین کرو گے''۔ عمران نے ننھے بچوں کے سے انداز میں کہا تو جوپیٹر غرا کر رہ گیا۔

''بتاؤ کس نے ہائر کیا ہے تمہیں''...... جوپیٹر غرایا۔

''ارے باپ رے تمہیں تو ابھی سے غصہ آ گیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے مت بتاؤ۔ میں تمہیں گولی مار دیتا ہوں''...... جوپیٹر نے کہا اور ساتھ ہی اس نے اپنے کوٹ کی جیب سے ایک ریوالور نکال کر ہاتھ میں لے لیا۔

''ارے ارے۔ تم نے تو اپنی جیب سے توپ نکال لی۔ بتاتا ہوں بتاتا ہوں۔ اسے جیب میں رکھو۔ بتاتا ہوں''...... عمران نے بوکھلا کر کہا۔

''تمہارے پاس یہ آخری موقع ہے۔ اب بھی تم نے نہ بتایا تو میں گولی چلا دوں گا''...... جوپیٹر نے غضبناک لہجے میں کہا۔

''گاشوا کے چیف عتبہ نے''...... عمران نے جواب دیا تو جوپیٹر اس طرح اچھلا جیسے اس کے پیروں میں اچانک بم پھٹ پڑا ہو۔

''کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ عتبہ نے۔ کیا تم درست کہہ رہے ہو''...... جوپیٹر کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

''مجھے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے۔ میں خواہ مخواہ گولیاں

کھانے کا عادی نہیں ہوں''...... عمران نے کہا۔

''ہونہہ۔ تو تم عتبہ کو جانتے ہو''...... جوپیٹر نے کہا۔

''ہاں''...... عمران نے کہا۔

''تمہارا عتبہ سے رابطہ ہے''...... جوپیٹر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''ظاہر ہے۔ رابطہ نہ ہوتا تو وہ میری خدمات کیسے ہائر کر سکتا تھا''...... عمران نے کہا۔

''کیا تم جانتے ہو کہ وہ کہاں ہے''...... جوپیٹر نے کہا۔

''سوچنا پڑے گا۔ وہ کیا ہے کہ میری یادداشت تھوڑی کمزور ہے''...... عمران نے کہا۔

''سیدھی طرح بتاؤ کہ وہ کہاں چھپا ہوا ہے''...... جوپیٹر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''سنو جوپیٹر۔ تمہیں شاید ایسے معاملات کا تجربہ نہیں ہے ہم معاوضہ کے لئے کام کرتے ہیں اور ہمارے نزدیک معاوضہ سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ عتبہ نے ہمیں معاوضہ ضرور دیا ہے لیکن ظاہر ہے وہ اتنا معاوضہ نہیں دے سکتا جتنا کوئی حکومت دے سکتی ہے۔ اس لئے اگر تم لوگ واقعی عتبہ کو ٹریس کرنا چاہتے ہو تو پھر تمہیں مجھ سے باقاعدہ سودے بازی کرنا ہو گی اور سودا بازی کا یہ کوئی طریقہ نہیں ہے کہ تم ہمیں اس طرح جکڑ کر بات چیت کرو۔ سودے بازی کرنی ہے تو تم ہمیں عزت اور معاوضہ دو۔ ہم تمہاری

مدد کریں گے بلکہ تمہیں عتبہ تک پہنچا بھی دیں گے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ تمہیں ابھی اور اسی وقت بتانا ہو گا"...... جوپیٹر نے غراتے ہوئے کہا۔

"اس طرح تم کوئی فائدہ حاصل نہ کر سکو گے۔ تم زیادہ سے زیادہ ہم پر تشدد کر کے ہمیں ہلاک کر دو گے۔ تشدد سے ہم زبان کھولنے والے نہیں ہیں۔ اس کے لئے ہم نے باقاعدہ ٹریننگ حاصل کر رکھی ہے۔ اگر تم ہمیں ہلاک کر دو گے تو عتبہ ہماری جگہ کوئی اور گروپ ہائر کر لے گا۔ ایسی صورت میں تم کس کس گروپ کا خاتمہ کرتے رہو گے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو جوپیٹر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"کیا تم واقعی درست کہہ رہے ہو"...... جوپیٹر نے کہا۔

"میں نے پہلے ہی کہا ہے کہ مجھے معاوضے سے دلچسپی ہے اور بس"...... عمران نے کہا۔

"طلحہ"...... جوپیٹر نے مڑ کر طلحہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"...... طلحہ نے چونک کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اس عمران کو آزاد کر دو لیکن پہلے راڈز کھول کر اس کے دونوں ہاتھوں کو عقب میں کر کے ہتھکڑی ڈال دو۔ اس کے بعد اسے میرے پاس لے آؤ۔ جبکہ اس کے ساتھی اسی حالت میں رہیں گے اور اگر عمران نے مجھے پوری طرح مطمئن کر دیا تو پھر اس کے

ساتھیوں کو بھی آزاد کر دیا جائے ہے۔ ورنہ انہیں گولیوں سے اڑا دیا جائے گا۔ اگر عمران نے مجھے ڈاج دینے کی کوشش کی تو ان میں سے کوئی بھی زندہ نہیں بچ سکے گا"...... جوپیٹر نے کہا اور پھر وہ تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"یس باس"...... طلحہ نے جواب دیا اور جب جوپیٹر دروازہ کھول کر باہر نکل گیا تو طلحہ عمران کی طرف بڑھا۔

"تم واقعی ذہین آدمی ہو عمران۔ تم نے بہرحال وقتی طور پر باس کو الجھا کر اپنے اور اپنے ساتھیوں پر ہونے والے خوفناک تشدد کو روک دیا ہے"...... طلحہ نے عمران کی طرف بڑھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"میں نے جو کچھ کہا درست کہا ہے۔ مجھے کیا ضرورت ہے خواہ مخواہ کا تشدد برداشت کرنے کی یا بے موت مرنے کی۔ تم نے دیکھا نہیں تھا جوپیٹر نے جیب سے ریوالور نکال لیا تھا۔ اگر میں مزید چپ رہتا تو وہ مجھے گولی مار دیتا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو طلحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے عمران کے دونوں ہاتھ کڑوں سے آزاد کر دیئے۔ وہ کرسی کے عقب میں تھا اور عمران گردن موڑ کر یہ نہ دیکھ سکتا تھا کہ طلحہ کیا کارروائی کر رہا ہے۔ لیکن اسے احساس ہو رہا تھا کہ کیا کارروائی کی جا رہی ہے۔ اس نے محسوس کر لیا تھا کہ اس کے دونوں ہاتھوں میں موجود کڑے بٹنوں کی مدد سے کھولے جا رہے ہیں کیونکہ ہلکی سی

کلک کلک کی آواز کے ساتھ ہی دونوں کڑے اس کی کلائیوں سے اتر گئے تھے۔ چند لمحوں بعد ایک بار پھر کلک کلک کی ہلکی سی آوازیں ابھریں اور عمران نے محسوس کر لیا کہ اس کے دونوں پیر بھی راڈز سے آزاد ہو گئے ہیں پھر عمران کے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں کئے گئے اور اس کے بعد کلپ ہتھکڑی کا بٹن دبنے کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی اس کے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں جکڑ دیئے گئے۔

طلحہ پیچھے ہٹا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازے کے ساتھ دیوار پر ایک جگہ کو ہاتھ سے مخصوص انداز میں تھپتھپایا تو وہاں ایک سوئچ پینل نمودار ہو گیا۔ اس پر دو قطاروں میں سرخ رنگ کے بٹن نصب تھے اور سائیڈوں پر باقاعدہ نمبر لگے ہوئے تھے۔ طلحہ نے ایک لمحے کے لئے مڑ کر عمران کی طرف دیکھا اور پھر ایک بٹن کو انگلی سے پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے کٹاک کٹاک کی تیز آواز سے عمران کی کرسی کے باقی راڈز بھی کھلتے چلے گئے اور عمران آزاد ہو کر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اب صرف اس کے ہاتھ اس کے عقب میں ہتھکڑی میں جکڑے ہوئے تھے۔

"آؤ"...... طلحہ نے مڑ کر عمران کی طرف دیکھا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ سوئچ پینل ایک بار پھر دیوار میں غائب ہو گیا تھا۔

"اس اڈے میں کتنے افراد ہیں"...... عمران نے طلحہ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ اس دوران اس کی انگلیوں نے کلپ ہتھکڑی کے

درمیانی بٹن کو ٹٹولنا شروع کر دیا تھا۔

"یہاں کافی لوگ ہیں۔ آؤ جلدی کرو۔ ورنہ باس ناراض بھی ہو سکتا ہے"...... طلحہ نے دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے عمران کی انگلی کلپ ہتھکڑی کے درمیانی بٹن تک پہنچ گئی۔

"یہ تم نے کیسی ہتھکڑی لگائی ہے۔ میری تو کلائی کی ہڈیاں ہی ٹوٹ رہی ہیں"...... اچانک عمران نے کہا تو طلحہ تیزی سے واپس مڑا۔ وہ شاید عمران کے عقب میں آ کر اس کی ہتھکڑی کو چیک کرنا چاہتا تھا۔ اسی لمحے کلک کی آواز کے ساتھ ہی عمران کی دونوں کلائیاں آزاد ہو گئیں۔

"یہ۔ یہ کیسی آواز تھی"...... طلحہ نے چونک کر کہا۔

"اسے تم آزادیٔ دست بستہ کا نغمہ بھی کہہ سکتے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے سائیڈ پر ہٹا اور اس سے پہلے کہ طلحہ کچھ کہتا عمران کا بازو بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور طلحہ چیخ مار کر اچھلا اور ایک دھماکے سے نیچے فرش پر جا گرا۔ نیچے گرتے ہی اس نے تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے عمران کی لات حرکت میں آئی اور طلحہ کنپٹی پر بھرپور ضرب کھا کر ایک جھٹکے سے سیدھا ہوا اور پھر ساکت ہو گیا۔ عمران نے جلدی سے جھک کر سب سے پہلے اس کے کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن اتاری اور پھر وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ بند کر کے اس کی چٹخنی چڑھا دی۔ پھر اس نے طلحہ

کے انداز میں سوئچ پینل والی جگہ پر ہاتھ مارا تو سوئچ پینل دوبارہ نمودار ہو گیا۔

عمران کے ہاتھ اس طرح سرخ رنگ کے بٹنوں پر چلنے لگے جیسے کسی ماہر موسیقار کی انگلیاں پیانو بجاتے ہوئے حرکت کرتی ہیں۔ کٹاک کٹاک کی تیز آوازوں کے ساتھ اس کے ساتھیوں کی کرسیوں کے راڈز کھلتے چلے گئے۔ جب سب ساتھی ان راڈز والی کرسیوں سے آزاد ہو گئے تو عمران تیزی سے مڑ کر ان کی طرف بڑھا اور اس نے تنویر اور صفدر دونوں کے ہاتھوں کے کڑے بٹن دبا کر کھول دیئے۔

"اپنے آپ کو اور باقی ساتھیوں کو آزاد کراؤ۔ میں باہر جا رہا ہوں"...... عمران نے ان دونوں سے کہا اور پھر تیزی سے وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا۔ باہر موجود راہداری کو پہلے ہی وہ دیکھ چکا تھا۔ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ یہ کمرہ تہہ خانہ ہے اس لئے جوپیٹر اور اس کے دوسرے ساتھی لامحالہ اوپر والے حصہ میں ہی ہوں گے۔

وہ مشین گن پکڑے باہر راہداری میں آیا۔ راہداری ایک طرف سے بند تھی جبکہ دوسری طرف اس کا اختتام سیڑھیوں پر ہوا اور ان سیڑھیوں کے اوپر ایک دروازہ تھا جو آدھے سے زیادہ کھلا ہوا تھا۔ عمران سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر پہنچا اور اس نے ایک لمحے کے لئے دروازے میں رک کر باہر جھانکا۔

یہ بھی ایک راہداری تھی جس کے دونوں طرف کمروں کے دروازے تھے اور سامنے ایک برآمدہ اور اس کے بعد کھلا صحن نظر آ رہا تھا۔ ایک سیاہ رنگ کی جدید ماڈل کی کار بھی برآمدے کی دوسری طرف کھڑی نظر آ رہی تھی۔ راہداری خالی تھی۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا۔ اسی لمحے اسے رسیور رکھے جانے کی آواز سنائی دی۔

"یہ طلحہ ابھی تک اسے لے کر نہیں آیا"...... جوپیٹر کی آواز سنائی دی۔ اسی لمحے عمران دروازے کے قریب پہنچ چکا تھا۔ دوسرے لمحے اس نے جوپیٹر کو باہر آتے دیکھا تو وہ کسی بھوکے عقاب کی طرح اس پر جھپٹ پڑا۔ اس کا بازو جوپیٹر کی گردن کے گرد جم سا گیا تھا۔ جوپیٹر نے جھٹکا دے کر اپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش کی۔ پھر اس نے دونوں کہنیاں عمران کے پہلوؤں پر مارنا چاہیں لیکن اس سے پہلے کہ وہ کوئی خطرناک ضرب لگا سکتا۔ اس کا جسم یکلخت ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

عمران نے جان بوجھ کر یہ سب کچھ کیا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ جوپیٹر کے منہ سے کوئی آواز نہ نکل سکے۔ کیونکہ طلحہ نے بتایا تھا کہ بہت سے افراد یہاں موجود ہیں۔ جب جوپیٹر کا جسم ڈھیلا پڑ گیا تو وہ اسے گھسیٹتا ہوا کمرے کے اندر لے گیا۔ کمرے کے فرش پر قالین بچھا ہوا تھا۔ اس نے جوپیٹر کو دروازے کی اوٹ میں قالین پر ڈالا اور پھر مشین گن لئے وہ ایک بار پھر راہداری میں آ گیا لیکن

پھر پوری عمارت گھوم لینے کے باوجود اسے اور کوئی آدمی نہ ملا تو اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس کا مطلب تھا کہ طلحہ نے جھوٹ بولا تھا۔

جوپیٹر کمرے میں ابھی تک بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ عمران نے اسے اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور وہ ایک بار پھر تہہ خانے کی طرف بڑھ گیا۔ جب وہ سیڑھیوں میں پہنچا تو اس نے صفدر کو راہداری میں آتے ہوئے دیکھا۔ صفدر عمران کو دیکھ کر رک گیا۔

''فائرنگ کی آواز تو نہیں آئی''...... صفدر نے کہا۔

''پولیس والوں کی طرح خفیہ مار ماری ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔ عمران جوپیٹر کو اٹھائے تہہ خانے میں داخل ہوا تو سب ساتھی آزاد ہو چکے تھے۔

''جوپیٹر اور طلحہ دونوں کو زنجیروں میں جکڑ دو اور سوائے تنویر اور جولیا کے باقی سب باہر جا کر نگرانی کریں۔ کہیں اچانک کوئی آ نہ جائے''...... عمران نے جوپیٹر کو زمین پر لٹاتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یہ جولیا اور تنویر کے ساتھ خاص رعایت کیوں ہے''...... نعمانی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''آخر جوپیٹر سے پوچھ گچھ کرنی ہے۔ کم از کم کوئی تو صورت یہاں ایسی ہونی چاہئے جسے دیکھ کر ہی وہ دہشت زدہ ہو کر سب کچھ بتا دے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تمہارا مطلب ہے کہ ہماری شکلیں خوفناک ہیں''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ارے میں نے صرف ایک صورت کہا ہے۔ صورتیں نہیں کہا''...... عمران نے کہا اور کمرہ قہقہوں سے گونج اٹھا۔

''تم سے تو میں زیادہ خوبصورت ہوں''...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''زیادہ کا مطلب یہ ہوا کہ تم بہرحال میری خوبصورتی کو تسلیم کرتے ہو۔ چلو میرے لئے اتنا ہی کافی ہے۔ باقی کم یا زیادہ کا فیصلہ تو کوئی تیسرا ہی کر سکتا ہے۔ کیوں جولیا''...... عمران نے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے بڑے شرارت بھرے لہجے میں کہا تو کمرے میں موجود سارے ساتھی بے اختیار مسکرا دیئے۔

''میرا ووٹ تو تنویر کے لئے ہو گا''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو تنویر کا چہرہ یکلخت کھل اٹھا اور اس بار سارے ساتھی قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

''اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ ووٹ تو ہم جنس کے حصے میں ہی آتا ہے''...... عمران نے کہا اور پھر تو جیسے تہہ خانے میں بے اختیار ہنسی کے فوارے سے پھوٹ پڑے۔ اس دوران جوپیٹر اور طلحہ دونوں کو راڈز والی کرسیوں پر جکڑ دیا گیا تھا۔ عمران مڑ کر ان کی طرف بڑھا۔

''کیپٹن شکیل اب تم انہیں ہوش میں لاؤ''...... عمران نے کیپٹن

شکیل سے مخاطب ہو کر کہا تو کیپٹن شکیل اثبات میں سر ہلا کر آگے بڑھا اور چند لمحوں بعد ہی طلحہ اور جوپیٹر دونوں کے ڈھلکے ہوئے جسموں میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگ گئے۔

"کیا اب ہم باہر جائیں"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ یہ میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ جب میں اوپر گیا تھا تو جوپیٹر کسی سے فون پر بات کر رہا تھا۔ ہوسکتا ہے اس نے کسی کو بلایا ہو"...... عمران نے اس بار سنجیدگی سے کہا اور سوائے تنویر اور جولیا کے باقی سب ساتھی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ اسی لمحے طلحہ اور جوپیٹر دونوں ہی یکے بعد دیگرے کراہتے ہوئے ہوش میں آگئے۔

"کیا مطلب۔ یہ۔ یہ۔ یہ تم۔ تم نے ہتھکڑی کیسے کھول لی"...... طلحہ نے ہوش میں آتے ہی حیرت بھرے لہجے میں کہا جبکہ جوپیٹر نے ہوش میں آتے ہی ہونٹ بھینچ لئے تھے۔ اس کی آنکھوں میں سرخی سی نمودار ہو گئی تھی اور چہرہ غصے کی شدت سے بگڑ سا گیا تھا لیکن وہ خاموشی سے عمران کی جانب انتہائی خونخوار نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

"میں نے ڈاکٹریٹ کی ہوئی ہے۔ راڈز والی کرسیاں چونکہ نئے سسٹم کے تحت کھلتی تھیں اس لئے مجھے مجبوراً جوپیٹر صاحب کو چکر دینا پڑا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم چاہتے کیا ہو"...... اچانک جوپیٹر نے بڑے سرد لہجے میں

پوچھا۔

"صرف اتنا بتا دو کہ فاسٹ فائٹرز کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے کیا کسی کو بھی معلوم نہیں ہے"...... جوپیٹر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"پھر تو تم سے گفتگو کرنا وقت ضائع کرنے کے مترادف ہے"...... عمران نے بھی منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن سیدھی کر لی۔ اس کے چہرے اور آنکھوں میں سفاکی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تم یقین کرو۔ مجھے واقعی ہیڈ کوارٹر کے بارے میں علم نہیں ہے"...... جوپیٹر نے اس بار قدرے خوفزدہ لہجے میں کہا۔ وہ عمران کی سفاکیت دیکھ کر حقیقتاً خوفزدہ ہو گیا تھا۔

"اوکے۔ یہ بتاؤ کہ تم فون پر کس سے بات کر رہے تھے"۔ عمران اس طرح سرد لہجے میں پوچھا۔

"اپنے ایک دوست سے"...... جوپیٹر نے جواب دیا لیکن عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔

"اوکے۔ پھر اس دوست کی آمد کا انتظار کرو۔ کیونکہ ہم یہاں سے جا رہے ہیں۔ اب تمہارا دوست ہی آ کر تمہیں یہاں سے آزادی دلائے گا"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح تو ہم یہاں بھوک کے پیاسے مر جائیں گے۔ یہاں کوئی نہیں آئے گا"...... جوپیٹر نے اور زیادہ گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ تمہارا اپنا سیٹ اپ ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ یہاں خواہ مخواہ قتل و غارت کروں۔ اس لئے تمہیں اسی حالت میں چھوڑ کر جا رہا ہوں"...... عمران نے جواب دیا۔ پھر وہ ایک طرف کھڑے تنویر اور جولیا کی طرف مڑ گیا۔

"آؤ"...... عمران نے ان سے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"رکو۔ رکو۔ عمران۔ میری بات سنو۔ کم از کم مجھے تو رہا کر دو۔ میں تو ایک عام سا ملازم ہوں"...... یکلخت طلحہ نے گڑگڑاتے ہوئے کہا۔

"اپنی مدد آپ کرو مسٹر"...... عمران نے مڑے بغیر کہا اور دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ اس کے پیچھے تنویر اور جولیا بھی باہر آ گئے۔ ان کے چہروں پر انتہائی سنجیدگی کے تاثرات تھے۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ فار گاڈ سیک رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ میں بتاتا ہوں رک جاؤ۔ اس طرح ہمیں چھوڑ کر مت جاؤ"...... اچانک اندر سے جوپیٹر کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو عمران مسکراتا ہوا واپس اندر آ گیا۔ جوپیٹر کے چہرے پر اب ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔ عمران کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر اس کے

چہرے پر قدرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

"سنو جوپیٹر۔ میں نے پہلے ہی تمہیں بتایا ہے کہ میں خواہ مخواہ کی قتل و غارت کا قائل نہیں ہوں اور نہ ہی مجھے بلاوجہ اپنا وقت ضائع کرنا پسند ہے۔ ورنہ میرے لئے یہ کام کہیں زیادہ آسان ہے کہ میں ٹریگر دبا دوں اور تم دونوں ہی اپنے انجام کو پہنچ جاؤ۔ اس لئے میں واقعی اپنے ساتھیوں کے ساتھ یہاں سے چلا جاؤں گا۔ اس کے بعد کیا ہوتا ہے یہ تم بہتر سمجھ سکتے ہو۔ تم اسی حالت میں بھوک پیاس سے تڑپ تڑپ کر انتہائی عبرتناک انداز میں ہلاک ہو جاؤ گے۔ اس لئے آخری بار کہہ رہا ہوں کہ مجھے ایف ایف ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بتا دو۔ اگر تم نے سچ سچ بتا دیا تو پھر میں تمہیں آزاد کر کے صرف بے ہوش کر کے واپس چلا جاؤں گا"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں نے تمہیں درست بتایا ہے کہ ہیڈ کوارٹر کے بارے میں ہم میں سے کوئی بھی نہیں جانتا۔ صرف چیف انگالا کو اس کا علم ہے"...... جوپیٹر نے کہا۔

"پھر وہی بات"...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم یقین کرو کہ مجھے واقعی نہیں معلوم"...... جوپیٹر نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"چیف انگالا کے علاوہ اور کوئی آدمی بتاؤ جسے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں علم ہو"...... عمران نے کہا۔

"صرف چیف انگالا ہی جانتا ہے۔ وہی وہاں کا انچارج ہے"...... جوپیٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے فون کسے کیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"چیف انگالا کو۔ میں نے اسے بتایا تھا کہ تم معاوضہ لیکر عتبہ کے بارے میں معلومات مہیا کرنے پر تیار ہو۔ تو اس نے کہا تھا کہ جتنا معاوضہ بھی تم طلب کرو تمہیں دے دیا جائے چاہے تم مجھ سے کروڑوں ڈالرز مانگتے تمہیں معاوضہ دے دیا جاتا"...... جوپیٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"انگالا کا فون نمبر بتاؤ"...... عمران نے پوچھا تو جوپیٹر نے فون نمبر بتا دیا۔

"یہ فون کہاں نصب ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ البتہ اس نمبر پر اس سے بات ہو جاتی ہے"...... جوپیٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ میں پہلے اس بات کی تصدیق کر لوں کہ تم نے درست نمبر بتایا ہے یا نہیں۔ اگر نمبر درست ہوا تو میں واپس آ ؤں گا ورنہ باہر سے ہی واپس چلا جاؤں گا"...... عمران نے کہا اور ایک بار پھر دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ رک جاؤ۔ تمہیں چکر دینا ناممکن ہے۔ سنو۔ ہیڈ کوارٹر بلیک فورٹ کے اندر ہے اور یہ قلعہ سگرام چھاؤنی میں ہے۔ چیف انگالا وہیں رہتا ہے"...... جوپیٹر

نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

"اب وہاں کا درست فون نمبر بھی بتا دو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جوپیٹر نے ایک اور فون نمبر بتا دیا۔

"اوکے۔ میں چیک کرتا ہوں"...... عمران نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"میں نے درست نمبر بتایا ہے۔ ہمیں اس حالت میں چھوڑ کر مت جاؤ۔ پلیز"...... جوپیٹر نے خوفزدہ لہجے میں کہا اور عمران اثبات میں سر ہلاتا ہوا دروازے سے باہر راہداری میں آ گیا۔ تنویر اور جولیا اس کے پیچھے ہی باہر آ گئے۔

"عجیب آدمی ہے۔ بظاہر تو مضبوط اعصاب کا لگتا ہے لیکن اس طرح چھوڑ کر جانے کی بات پر انتہائی خوفزدہ بھی ہو جاتا ہے حالانکہ اسے معلوم ہے کہ ہم اسے زندہ چھوڑ کر بھی نہیں جا سکتے"...... سیڑھیاں چڑھتے ہوئے تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کی اسی کمزوری سے تو میں نے فائدہ اٹھایا ہے ورنہ اس کی ایک ایک بوٹی کاٹ دی جاتی تب بھی اس کی زبان نہ کھل سکتی تھی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم نے اس کی یہ کمزوری کیسے چیک کر لی"...... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"اس کی آنکھوں کی مخصوص بناوٹ سے۔ ایسی آنکھوں والے

افراد سسک سسک کر مرنے سے لاشعوری طور پر شدید خوفزدہ رہتے ہیں“...... عمران نے کہا۔

”کیا ہوا عمران صاحب۔ بہت جلدی معلومات حاصل کر لیں“...... اوپر والی راہداری میں موجود صفدر نے انہیں آتے دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ابھی کہاں۔ ابھی تو ابتدا ہے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کمرے میں داخل ہو گیا جس میں سے جوپیٹر باہر نکلا تھا۔ وہاں ایک تپائی پر فون موجود تھا۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔ کیونکہ انکوائری کے نمبر ہر جگہ ایک ہی رکھے جاتے ہیں۔ اس لئے اسے یہ نمبر کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہ تھی۔

”انکوائری پلیز“...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”چیف سیکرٹری آفس سے بول رہا ہوں“...... عمران نے سخت اور تحکمانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”یس سر۔ یس سر“...... دوسری طرف سے بولنے والی کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

”ایک فون نمبر نوٹ کرو اور مجھے بتاؤ کہ یہ نمبر کہاں نصب ہے“...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے وہ نمبر دوہرا دیا جو جوپیٹر نے پہلے بتایا تھا۔

”یس سر۔ ہولڈ آن کریں۔ میں کمپیوٹر سے چیک کر کے بتاتی ہوں سر“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں“...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

”یس“...... عمران نے اسی لہجے کہا۔

”سر۔ یہ فون نمبر سرکل ہاؤس میں نصب ہے“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”پورا پتہ دوہراؤ“...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

”سر۔ سرکل ہاؤس جہاں انٹیلی جنس کا ہیڈ کوارٹر۔ جناب“۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔ لڑکی کے لہجے میں حیرت کا تاثر نمایاں تھا جیسے اسے اس بات پر حیرت ہو رہی ہو کہ چیف سیکرٹری کے آفس سے فون کرنے والا سرکل ہاؤس سے انجان کیوں تھا۔

”اب دوسرا نمبر نوٹ کرو اور اس کا تفصیلی پتہ بتاؤ“...... عمران نے کہا اور اس بار اس نے دوسرا نمبر دوہرایا جو جوپیٹر نے بعد میں بتایا تھا۔

”یس سر۔ میں ابھی بتاتی ہوں سر“...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

”ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں“...... چند لمحوں بعد انکوائری آپریٹر نے پوچھا۔

”یس“...... عمران نے کہا۔

"یہ نمبر ٹاپ سیکرٹ نمبرز میں سے ہے سر۔ اس کے بارے میں ہمارے پاس معلومات نہیں ہیں سر۔ یہ سپیشل سیکرٹ سیٹلائٹ ایکسچینج کا نمبر ہے سر"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور وہی پہلے والا نمبر پریس کرنا شروع کر دیا۔

"یس۔ انٹیلی جنس ہیڈ کوارٹر"...... رابطہ ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"چیف سے بات کراؤ۔ میں جوپیٹر بول رہا ہوں"...... عمران نے اس بار جوپیٹر کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے ڈائریکٹر جنرل صاحب سے"...... دوسری طرف کہا گیا۔

"ہاں"...... عمران نے کہا اور چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"یس"...... بولنے والے کے لہجے میں ہلکا سا اکھڑ پن نمایاں تھا۔

"جوپیٹر بول رہا ہوں"...... عمران نے جوپیٹر کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"پھر مجھے فون کیوں کیا ہے۔ نانسنس ریمنڈ سے بات کرو"...... دوسری طرف سے انتہائی سخت لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے بے اختیار ایک طویل

سانس لیا اور کریڈل دبا کر ایک بار پھر وہی نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انٹیلی جنس ہیڈ کوارٹر"...... دوسری طرف سے وہی پہلے والی آواز سنائی دی۔

"ریمنڈ سے بات کراؤ۔ میں جوپیٹر بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ ریمنڈ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے سخت لہجے میں کہا گیا۔

"جوپیٹر بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ کیا ہوا۔ اس عمران نے عتبہ کے بارے میں کچھ بتایا ہے"...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"میں نے اس سے ابھی بات کی ہے۔ وہ کہتا ہے اس کی بات چیف انگالا سے کراؤ۔ وہ اسی سے سودے بازی کرے گا"۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کرا دو بات۔ اس طرح ہم اس دردسری سے بچ جائیں گے"...... ریمنڈ نے کہا۔

"اگر تمہارا مشورہ ہے تو کرا دیتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اس میں ہچکچانے کی کیا بات ہے جوپیٹر۔ چیف نے ہماری ڈیوٹی لگائی ہے کہ اس سے عتبہ کے بارے میں معلومات حاصل کی

جائیں اب اگر وہ خود ہی یہ معلومات مہیا کرنے پر رضا مند ہے تو ہماری دردسری ختم ہو جاتی ہے۔ چیف کو نجانے کیا سوجھی ہے کہ اس چکر میں اس نے انٹیلی جنس کے فاسٹ گروپ کو پھنسا دیا ہے''...... دوسری طرف سے ریمنڈ نے کہا۔

''اوکے''...... عمران نے اس انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا جیسے اب اسے اصل بات کی سمجھ آئی ہو۔ اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر دوسرے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس''...... ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

''میں ایف ایف کا جوپیٹر بول رہا ہوں۔ چیف سے پاکیشیائی علی عمران کے بارے میں ایک اہم ترین بات کرنی ہے''...... عمران نے جوپیٹر کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''ہولڈ آن کرو''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''یس۔ انگالا بول رہا ہوں۔ کیا بات ہے''...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد کرخت تھا۔

''ایف ایف کا جوپیٹر بول رہا ہوں جناب''...... عمران نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ کیا رپورٹ ہے اس عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں۔ کیا وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ ہیں۔ کیا تم نے کوئی واضح ثبوت حاصل کر لیا ہے ان سے۔ جس کی بنیاد پر حکومت پاکیشیا سے سرکاری سطح پر بات کی جا سکے یا مجھے ہی اپنی عقل

استعمال کرنی پڑے گی''...... انگالا نے اسی طرح کرخت لہجے میں کہا۔

''اس کا کہنا ہے کہ وہ فری لانسر ہے اس کے ساتھیوں کا تعلق اس کے ذاتی گروپ سے ہے اور اس کے گروپ کو عتبہ نے ہائر کیا ہے۔ تاکہ ایف ایف کے ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کر کے اس کا خاتمہ کیا جا سکے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ ہمیں پہلے ہی اطلاع ملی تھی کہ عتبہ نے امداد کے لئے پاکیشیا سے رابطہ کیا ہے لیکن انہوں نے سرکاری طور پر کسی امداد سے معذوری ظاہر کر دی تھی چنانچہ اس نے اب یہ گروپ ہائر کیا ہے۔ میرا پہلے ہی یہی خیال تھا اور آخر کار میرا خیال ہی درست نکلا''...... انگالا نے تیز لہجے میں کہا۔

''لیکن وہ کہتا ہے کہ عتبہ کے بارے میں سودے بازی صرف آپ سے ہی کرے گا''...... عمران نے اس بار خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

''اگر اسے واقعی عتبہ نے ہائر کیا ہے تو پھر اس کے پاس یقیناً عتبہ کے بارے میں معلومات بھی موجود ہوں گی۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ وہ ڈاج دینا چاہتا ہو۔ یہ ایشیائی لوگ بے حد شاطر اور مکار ہوتے ہیں لیکن میرے سامنے اس کی کوئی مکاری نہیں چل سکتی''...... انگالا نے کہا۔

''بالکل جناب۔ آپ کی بات درست ہے۔ آپ کے سامنے تو

وہ ایسا کرنے کی جرأت ہی نہ کر سکے گا''...... عمران نے کہا۔

''میرے سامنے تو بڑے بڑے شاطر اور مکار اپنی مکاریاں بھول جاتے ہیں۔ لیکن میرے پاس وقت نہیں ہے''...... انگالا نے کہا۔

''جناب۔ اگر آپ حکم دیں تو اسے اور اس کے ساتھیوں کو بے ہوش کر کے آپ کے پاس بھجوا دیا جائے۔ جب بھی آپ کو فرصت ملے۔ اس سے معلومات حاصل کر لیں۔ آپ کے سامنے تو وہ کسی صورت بھی جھوٹ نہ بول سکے گا''...... عمران نے بڑے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ تمہاری تجویز تو درست ہے لیکن میں اسے ہیڈ کوارٹر نہیں منگوا سکتا۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ میں وقت نکال کر تمہارے پوائنٹ پر آ جاؤں''...... چند لمحے خاموش رہنے کے بعد چیف انگالا نے کہا۔

''جیسے آپ بہتر سمجھیں۔ کیونکہ بہرحال آپ چیف ہیں۔ لیکن میری صرف اتنی گذارش ہے کہ اس سے فوری معلومات حاصل کر کے عتبہ کو گرفتار کر لیا جائے تو زیادہ بہتر رہے گا۔ کیونکہ اگر اس کے کانوں تک اس عمران اور اس کے گروپ کی گرفتاری کی خبر پہنچ گئی تو ہو سکتا ہے کہ وہ ہوشیار ہو جائے''...... عمران نے اسے چکر دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ تمہاری بات درست ہے۔ تم خاصے عقلمند آدمی ہو۔ لیکن

بہرحال مجھ سے تو کم ہی ہو۔ ٹھیک ہے۔ اس کام میں دیر نہیں ہونی ہئے۔ میں ابھی آ جاتا ہوں تاکہ اس اہم کام کو جلد از جلد نمٹایا جا سکے۔ لیکن کیا عمران اور اس کے ساتھی پوری طرح بے بس ہیں''...... چیف انگالا نے کہا۔

''وہ راڈز والی کرسیوں میں جکڑے ہوئے ہیں۔ میں نے ان کے جسم بے حس و حرکت کرنے کے لئے انہیں ایس ایس سی کے انجکشن بھی لگا دیئے ہیں۔ اس صورت میں ان کی صرف زبان ہی حرکت کر سکتی ہے۔ وہ خود حرکت نہیں کر سکتے''...... عمران نے کہا۔

''تمہارے پوائنٹ پر کتنے محافظ ہیں''...... انگالا نے پوچھا۔

''صرف ایک محافظ ہے جناب۔ زیادہ کی یہاں ضرورت بھی نہیں ہے''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں آ رہا ہوں۔ تم محافظ سمیت میرا استقبال کرو گے''...... انگالا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

''ہونہہ۔ یہاں تو ہر آدمی ہی عجوبہ معلوم ہوتا ہے۔ پہلے وہ جوپیٹر صاحب ہیں۔ وہ سسک سسک کر مرنے کے تصور سے ہی خوفزدہ ہیں۔ دوسرے یہ انگالا صاحب ہیں جو اپنے آپ کو پوری دنیا میں سب سے عقلمند سمجھتے ہیں''...... تنویر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''ایسے ملکوں میں کام کرنے والے غیر ملکی افراد کی ایسی ہی نفسیاتی کیفیت ہوتی ہے''...... عمران نے رسیور رکھ کر مسکراتے

ہوئے کہا۔

"لیکن تمہیں کیسے ان لوگوں کی نفسیاتی کمزوریوں کا اس طرح علم ہو جاتا ہے۔ چلو جوپیٹر کی حد تک تو بات سمجھ میں آ جاتی ہے کہ تم نے اس کی آنکھوں کی ساخت دیکھ کر قیافہ شناسی کر لی۔ لیکن انگالا سے تو صرف تمہاری بات ہی ہوئی ہے اور وہ بھی پہلی بار"...... تنویر نے کہا۔

"تم نے اس کی باتوں سے اندازہ نہیں لگایا کہ وہ اس زعم اور غرور کا شکار ہے کہ وہی سب سے قابل اور ذمہ دار آدمی ہے اور اس کے سامنے کسی کی مکاری اور عیاری نہیں چل سکتی۔ انہی فقروں سے اس کی نفسیاتی کمزوریوں کا پتہ چلتا ہے۔ میں نے تو صرف ان کمزوریوں کو استعمال کیا ہے۔ بہرحال اب وہ آ رہا ہے اور مجھے یقین ہے کہ وہ اکیلا ہی آئے گا کیونکہ اس کو تسلی ہو چکی ہے کہ ہم بے بس ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن بہرحال کسی نہ کسی کو تو پھاٹک کھولتے ہوئے سامنے آنا ہی پڑے گا"...... صفدر نے کہا۔

"اس نے محافظوں کے بارے میں پوچھا تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ اسے محافظوں کے بارے میں علم نہیں ہے اس لئے تم سب مختلف جگہوں پر چھپ جاؤ۔ میں بطور محافظ اس کا استقبال کروں گا۔ اس کے بعد جو ہو گا۔ دیکھا جائے گا"...... عمران نے کہا اور ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب

مختلف جگہوں پر پوزیشنیں سنبھال چکے تھے جبکہ عمران پھاٹک کے قریب جا کر کھڑا ہو گیا تھا۔ مشین گن ابھی تک اس کے کاندھے سے لٹکی ہوئی تھی۔ تقریباً دس منٹ بعد باہر سے کار کے ہارن کی آواز سنائی دی تو عمران نے جلدی سے پھاٹک کا بڑا کنڈا کھولا اور پھر بجلی کی سی تیزی سے اس نے ایک بڑا پٹ کھولا اور پوری رفتار سے دوڑ کر دوسرے پٹ کی آڑ میں ہو گیا۔

اس کا مقصد یہ تھا کہ کار میں بیٹھے ہوئے افراد اسے غور سے نہ دیکھ سکیں اور صرف اس کے کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن پر ہی ان کی نظر پڑے۔ دوسرا پٹ کھلتے ہی سیاہ رنگ کی ایک جدید ماڈل کی کار تیزی سے اندر داخل ہوئی اور عمران پھاٹک کے بڑے پٹ کی اوٹ سے یہ دیکھ کر بے اختیار مسکرا دیا کہ اس کی توقع کے عین مطابق انگالا اکیلا آیا تھا۔ عمران نے ہاتھ اٹھا کر ادھر ادھر چھپے ہوئے اپنے ساتھیوں کو مخصوص اشارہ کیا اور خود اس نے اطمینان سے پھاٹک بند کرنا شروع کر دیا۔

"یہ۔ یہ جوپیٹر کہاں ہے"...... کار سے نکل کر اس غیر ملکی نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا۔ برآمدے کے ایک ستون کے پیچھے چھپے ہوئے صفدر نے اچانک اس پر چھلانگ لگا دی تھی۔ عمران نے پھاٹک بند کیا اور پھر اطمینان سے چلتا ہوا برآمدے کی طرف بڑھ آیا۔ انگالا نے نیچے گر کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن صفدر کی ایک ہی

لات نے اسے دنیا و مافیہا سے بے نیاز کر دیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی ادھر ادھر سے باقی ساتھی بھی سامنے آ گئے۔

"گڈ۔ اب اسے اٹھا کر تہہ خانے میں لے چلو اور اسے دوسرے لوگوں کے ساتھ باندھ دو"...... عمران نے صفدر سے کہا اور صفدر نے جھک کر بے ہوش پڑے ہوئے غیر ملکی کو اٹھا کر کاندھے پر ڈال لیا۔

"کیسے معلوم ہو گا کہ یہ انگالا ہی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ابھی پتہ چل جائے گا"...... عمران نے کہا اور صفدر کے ساتھ ہی وہ تہہ خانے کی طرف بڑھ گیا۔ پھر جیسے ہی وہ تہہ خانے میں داخل ہوئے جوپیٹر اور طلحہ دونوں ہی بے اختیار چونک پڑے۔

"یہ۔ یہ چیف انگالا۔ یہ یہاں"...... یکلخت جوپیٹر نے حیرت کی شدت سے چیختے ہوئے کہا کیونکہ صفدر نے کاندھے پر لدے ہوئے غیر ملکی کو فرش پر لٹا دیا تھا اور جوپیٹر اس کا چہرہ سامنے آتے ہی چیخ پڑا تھا۔

"میں نے سوچا کہ ایک سے دو اور دو سے تین بھلے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ جوپیٹر نے کنفرم کر دیا تھا کہ یہی انگالا ہے۔ عمران کے باقی ساتھی بھی تہہ خانے میں آ گئے تھے۔ چنانچہ چند ہی لمحوں بعد جوپیٹر اور طلحہ کے ساتھ انگالا کو بھی اسی طرح راڈز والی کرسی پر جکڑ دیا گیا۔

"یہ یہاں کیسے آ گئے۔ یہ تو کسی صورت بھی کہیں نہیں

جاتے"...... جوپیٹر کے لہجے میں انتہائی حیرت تھی۔

"بلانے والے کی طلب سچی ہو تو ہر کوئی کھنچا چلا آتا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جوپیٹر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"ٹائیگر"...... اچانک عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"...... ایک طرف کھڑے ہوئے ٹائیگر نے چونک کر کہا۔

"جوپیٹر کی تلاشی لو۔ جب یہ پہلی بار یہاں آیا تھا تو اس کے ہاتھ میں ایک ریموٹ کنٹرول جیسا آلہ موجود تھا۔ وہ یقیناً اس کی جیب میں ہو گا"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا تیزی سے راڈز میں جکڑے ہوئے جوپیٹر کی طرف بڑھ گیا اور چند لمحوں بعد وہ اس کی ایک جیب سے وہ آلہ برآمد کرنے میں کامیاب ہو ہی گیا۔

"اسے۔ اسے مت استعمال کرنا۔ ورنہ ہم مر جائیں گے"۔ جوپیٹر نے گھٹے گھٹے لہجے میں کہا۔

"اگر تم اس کی تفصیل کے بارے میں بتا دو تو استعمال نہیں کروں گا۔ ورنہ بہرحال تجربہ تو ضروری ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ میں بتاتا ہوں۔ یہ الیکٹرک شاکر ہے۔ اس پر بٹن ہیں جو بٹن بھی پریس کیا جائے گا اس نمبر کی چیئر میں کرنٹ آ جاتا

ہے اور جتنا زیادہ دبایا جائے اتنا ہی تیز کرنٹ آتا ہے۔ لیکن زیادہ کرنٹ سے آدمی ہلاک بھی ہو جاتا ہے''...... جوپیٹر نے فوراً ہی تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور عمران نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا کیونکہ اب وہ اس الیکٹرک شاکر کی صحیح نوعیت کو پوری طرح سمجھ گیا تھا۔ اس نے الیکٹرک شاکر اپنی جیب میں ڈال لیا۔

''کیپٹن شکیل چونکہ تم کیپٹن ہو اور انگالا فاسٹ فائٹرز کی ٹیم کا کیپٹن ہے اس لئے چیف صاحب کو ہوش میں لانے کا اعزاز تمہیں ہی ملنا چاہئے''...... عمران نے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا اور کیپٹن شکیل مسکراتا ہوا آگے بڑھا اور اس نے انگالا کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔

چند لمحوں بعد جب انگالا کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگ گئے تو کیپٹن شکیل پیچھے ہٹ گیا تھوڑی دیر بعد انگالا نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ پہلے چند لمحوں تک تو اس کی آنکھوں میں دھندسی چھائی رہی پھر جیسے ہی ان میں شعور کی چمک ابھری تو وہ بے اختیار چیخ پڑا۔

''یہ۔ یہ۔ یہ کیا۔ کیا مطلب مجھے۔ میرا مطلب ہے مجھے۔ اوہ۔ اوہ۔ جوپیٹر تم۔ یہ۔ یہ کون ہیں۔ یہ سب کیا ہے''...... انگالا نے بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے اپنی اس حالت پر کسی طرح یقین ہی نہ آرہا ہو۔

''تم بے حد عقلمند ہو نا اور بزرگوں کا کہنا ہے کہ زیادہ عقلمندی اور

حماقت کی سرحدیں ملتی ہیں۔ اس لئے جیسے ہی تم نے یہ سرحد کراس کی تم اس حال کو پہنچ گئے''...... عمران نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔ انگالا کے بولتے ہی عمران کنفرم ہو گیا تھا کہ یہ واقعی چیف سیکرٹری کا فوجی مشیر اور فاسٹ فائٹرز کا چیف انگالا ہی ہے۔

''تم۔ تم کون ہو''...... انگالا نے اس بار قدرے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

''میرا نام علی عمران ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں اور یہ بھی سن لو کہ جوپیٹر کی آواز میں فون پر تم سے بات چیت بھی میں نے ہی کی تھی اور تم جیسے عقلمندی کے زعم اور غرور میں مبتلا آدمی کو یہاں بلانے کے لئے مجھے زیادہ محنت نہیں کرنا پڑی''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ مگر میں تو جوپیٹر کی آواز پہچانتا ہوں''...... انگالا نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

''بس اب میرا انٹرویو ختم۔ اب تمہارا انٹرویو شروع''...... عمران نے اس بار جوپیٹر کے لہجے میں کہا تو انگالا کے ساتھ ساتھ جوپیٹر اور طلحہ کے چہروں پر بھی شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''تم۔ تم کیا چاہتے ہو۔ سنو۔ اگر تم معاوضہ چاہتے ہو تو جتنا بھی معاوضہ کہو۔ میں دینے کے لئے تیار ہوں۔ اس کے علاوہ بھی تم جو چاہتے ہو وہ میں تمہیں دے سکتا ہوں''...... انگالا نے کہا۔

''میں اتنا چاہتا ہوں کہ تم فاسٹ فائٹرز کے ہیڈ کوارٹر کے

بارے میں پوری تفصیلات بتا دو"...... عمران نے کہا۔

"کک۔ کک۔ کون سے فاسٹ فائٹرز۔ میں تو چیف سیکرٹری کا خصوصی مشیر ہوں۔ مجھے کسی فاسٹ فائٹرز کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے"...... انگالا نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ جیسے تمہاری مرضی"...... عمران نے کہا اور پھر جیب سے الیکٹرک شاکر نکال کر اس نے ایک بٹن دبا کر اسے آن کیا اور پھر اس پر موجود بٹنوں میں سے اس بٹن پر انگلی رکھ دی جس پر وہی نمبر درج تھی جو انگالا کے سر کے اوپر دیوار پر لکھا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے آہستہ سے بٹن کو دبا دیا تو کمرہ یکلخت انگالا کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے گونج اٹھا۔ اس کا جسم انتہائی بری طرح تڑپا تھا۔

"یہ سب سے کم پاور کا الیکٹرک شاک تھا انگالا۔ اس لئے سب کچھ بتا دو۔ ورنہ"...... عمران کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔

"رک جاؤ۔ مجھے چھوڑ دو۔ یقین کرو میں تمہیں منہ مانگی دولت دوں گا۔ میں تم سے عتبہ کے بارے میں بھی نہ پوچھوں گا۔ مجھے چھوڑ دو"...... انگالا نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"تم واقعی ضرورت سے زیادہ عقلمند ہو اور شاید اسی لئے یہاں کی حکومت نے تمہیں اپنا مشیر بنا رکھا ہے"...... عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بٹن پر رکھی ہوئی انگلی کو ایک بار پھر دبا دیا۔ اس بار چونکہ دباؤ ذرا زیادہ تھا اس لئے کمرہ انگالا

کے حلق سے نکلنے والی مسلسل چیخوں سے گونج اٹھا۔ انگالا کی حالت یکلخت انتہائی غیر ہو گئی تھی۔

اس کا پورا جسم پانی سے نکلی ہوئی مچھلی کی طرح پھڑک رہا تھا۔ حتیٰ کہ چہرے کے عضلات بھی اس طرح پھڑک رہے تھے جیسے کسی نے ان میں پارہ بھر دیا ہو۔ اس کی زبان باہر نکل آئی تھی اور آنکھیں ابل آئی تھیں۔ عمران نے انگلی ہٹائی تو آہستہ آہستہ انگالا کی چیخیں مدھم پڑتی چلی گئیں۔

"اب آخری بار کہہ رہا ہوں کہ سب کچھ بتا دو۔ ورنہ......" عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"مجھے مار ڈالو۔ مجھے گولی مار دو۔ مجھے مار ڈالو"...... یکلخت انگالا نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ اگر تمہاری یہی خواہش ہے تو یہ بھی پوری ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن اتار کر ہاتھ میں لے لی۔

"مار ڈالو۔ مجھے مار ڈالو"...... انگالا نے اسی ہذیانی کیفیت میں کہا۔

"تم نے ابھی صرف موت کا نام ہی سنا ہے۔ میں تمہیں پہلے موت کا منظر دکھا دوں۔ پھر بھی اگر تم کہو گے تو پھر تمہاری یہ خواہش بھی پوری کر دوں گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین گن کا رخ جوپیٹر کی طرف کیا اور دوسرے لمحے

مشین گن چلنے کی آواز اور جوپیٹر کی گھٹی گھٹی چیخ سے کمرہ گونج اٹھا۔ مشین گن کا پورا برسٹ اس کے جسم میں اتر گیا تھا۔

''اب دیکھو مرنے والے کی کیا کیفیت ہوتی ہے اور اگر ابھی پوری طرح نہیں دیکھ سکے ہو تو پھر دوسرا برسٹ اس محافظ کے سینے میں اتار دیتا ہوں''...... عمران کا لہجہ بے حد سرد تھا جبکہ محافظ طلحہ خوف سے ہی بے ہوش ہو چکا تھا۔

''نہیں نہیں۔ مجھے مت مارو۔ مت مارو مجھے۔ تم تو۔ تم تو ظالم ہو سفاک ہو۔ انتہائی سفاک''...... انگالا نے اس بار انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

''دیکھو۔ آخری بار کہہ رہا ہوں۔ یا تو مجھے ایف ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تفصیل بتا دو یا پھر واقعی بہادری سے موت کو گلے لگا لو۔ ہیڈ کوارٹر میں خود ہی تلاش کر لوں گا''...... عمران نے مشین گن کا رخ انگالا کی طرف کرتے ہوئے کہا۔

''بب۔ بب۔ بتاتا ہوں۔ رک جاؤ۔ لیکن پہلے وعدہ کرو کہ تم مجھے نہیں مارو گے۔ مجھے چھوڑ دو گے''...... انگالا نے اس بار انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

''اگر تم واقعی سچ سچ بتا دو گے تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ تمہیں گولی نہیں ماروں گا''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''ہیڈ کوارٹر پہاڑی کے اندر ہے۔ انتہائی خفیہ ہے۔ وہاں کوئی غیر متعلقہ آدمی نہیں جا سکتا۔ کسی طرح بھی نہیں''...... انگالا نے

کہا۔

''لیکن ہمیں تو بتایا گیا ہے کہ ہیڈ کوارٹر بلیک فورٹ کے اندر ہے سگرام چھاؤنی اس کے گرد ہے''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ہم نے جان بوجھ کر یہ بات پھیلائی ہوئی ہے۔ ویسے وہاں میرا دفتر ہے''...... انگالا نے کہا۔

''ہیڈ کوارٹر کی پوری تفصیل بتاؤ''...... عمران نے کہا اور انگالا نے تفصیل بتانا شروع کر دی۔ پھر عمران اس سے سوالات کرتا گیا اور انگالا کی چونکہ قوت ارادی الیکٹرک شاک اور موت کے خوف کی وجہ سے مکمل طور پر ختم ہو چکی تھی اس لئے وہ عمران کے سب سوالوں کے جواب دیتا چلا گیا۔ اس کے لہجے سے عمران کو اندازہ ہو گیا تھا کہ موت کے خوف سے وہ سچ بول رہا ہے۔

کمرے کا دروازہ یکلخت زور دار دھماکے سے کھلا تو آرام کرسی پر نیم دراز سارگ چونک کر دروازے کی طرف دیکھنے لگا۔ دروازے سے کراسن انتہائی متوحش چہرہ لئے اندر داخل ہو رہا تھا۔

"کیا مصیبت ہے۔ کیا تم آرام سے اندر نہیں آ سکتے تھے"۔ سارگ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"بب۔ بب۔ باس غضب ہو گیا۔ چیف انگالا عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھوں مارا گیا ہے"...... کراسن نے سارگ کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے انتہائی متوحش لہجے میں کہا تو سارگ بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم نشے میں تو نہیں ہو"...... سارگ نے انتہائی بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں باس۔ واقعی ایسا ہو چکا ہے"۔ کراسن نے کہا۔

"پوری تفصیل بتاؤ۔ یہ تو واقعی دھماکہ خیز خبر ہے۔ پوری تفصیل بتاؤ۔ سارگ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے اور دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو کراسن بھی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"باس۔ آپ نے مجھے عمران اور اس کے ساتھیوں کی نگرانی کا حکم دیا تھا چنانچہ میں یہاں سے سیدھا وہاں گیا۔ ٹیلی ویو ڈکٹا فون وہاں پہلے ہی موجود تھا اس لئے میں وہاں ان کی نگرانی کرنے لگا۔ اس دوران میں نے ایف ایف کے اسسٹنٹ چیف جوپیٹر کے کئی ساتھیوں کو وہاں آتے دیکھا۔ انہوں نے وہاں پہنچتے ہی کوٹھی کے چاروں طرف پھیل کر اندر بے ہوش کر دینے والی گیس کے بے شمار کیپسول فائر کئے اور پھر وہ سب گیس ماسک پہنے اندر داخل ہو گئے۔ چونکہ ان کے گیس ماسکس کے اندر ٹرانسمیٹر نصب تھے اس لئے ان کی آوازیں مجھ تک پہنچ رہی تھیں۔ گروپ انچارج اینڈریو نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ایف ایف کے پوائنٹ سکس پر لے جایا جائے گا اور وہاں ان پر تشدد کر کے ان سے معلومات حاصل کی جائیں گی کہ کیا ان کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے یا نہیں۔

اس کے بعد ایک بڑی ویگن میں وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ڈال کر لے گئے۔ چونکہ مجھے ان کے پوائنٹ سکس کے محل وقوع کا علم تھا اس لئے میں نے فوری طور پر ان کے پیچھے جانے کی بجائے مناسب یہی سمجھا کہ میں کوٹھی کے اندر سے ٹیلی ویو ڈکٹا فون

لے لوں پھر اسے وہاں جا کر فائر کر دوں تا کہ ان کے درمیان ہونے والی ساری گفتگو سن سکوں اور کارروائی دیکھ سکوں۔

چنانچہ میں کوٹھی کے اندر داخل ہو گیا لیکن میری حماقت کہ مجھے یہ خیال ہی نہ رہا کہ اندر بے پناہ گیس فائر کی گئی تھی چنانچہ کوٹھی کے اندر داخل ہوتے ہی اس گیس کی وجہ سے میں بے ہوش ہو گیا پھر مجھے ہوش آیا تو کافی وقت گزر چکا تھا۔ پھر بھی میں ڈکٹا فون لے کر پوائنٹ سکس کی طرف بھاگا۔ وہاں جا کر میں نے ٹیلی ویو اندر فائر کیا اور پھر جب میں نے اسے مانیٹر کرنا شروع کیا تو میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ ایک تہہ خانے میں جوپیٹر اور ایک مقامی آدمی کی لاشیں راڈز والی کرسیوں میں جکڑی ہوئی موجود تھیں۔ انہیں گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا تھا اور ایک دوسرے کمرے میں عمران اور اس کے سب ساتھی صحیح سلامت موجود تھے اور سب سے حیرت انگیز بات یہ تھی کہ فرش پر انگالا کی لاش بھی پڑی ہوئی صاف دکھائی دے رہی تھی اور عمران اپنے چہرے پر انگالا کا میک اپ کر رہا تھا۔ وہ لوگ آپس میں باتیں بھی کر رہے تھے۔ ان کی گفتگو سے پتہ چلا کہ اس عمران نے کسی طرح چکر دے کر اپنے آپ کو جوپیٹر کی قید سے چھڑوا لیا اور پھر جوپیٹر کو قید کر کے اس سے انگالا کے بارے میں معلومات حاصل کیں اس کے بعد اس نے فون پر بطور جوپیٹر انگالا سے بات کی اور انگالا اکیلا وہاں پہنچ گیا۔

پھر عمران نے اسے قید کر کے اس پر تشدد کر کے اس سے فاسٹ فائٹرز کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تفصیلات حاصل کر لی تھیں اور اب وہ خود انگالا کے میک اپ میں اپنے ساتھیوں سمیت اس ہیڈ کوارٹر پر جا رہا تھا تا کہ اسے تباہ کر سکے۔

میں نے سوچا کہ میں جا کر ریمنڈ کو اطلاع کر دوں تا کہ ریمنڈ اپنے ساتھیوں سمیت آ کر انہیں کور کر لے۔ میں نے قریبی مارکیٹ جا کر ریمنڈ کو فون کیا تو پتہ چلا کہ ریمنڈ کہیں گیا ہوا ہے انہوں نے مجھے وہاں کا نمبر دے دیا۔ میں نے وہاں فون کیا تو وہاں سے بھی ریمنڈ جا چکا تھا۔

میں ناکام ہو کر واپس پوائنٹ سکس پر گیا تو وہاں کوٹھی خالی پڑی ہوئی تھی اور انگالا کی لاش بھی غائب تھی۔ شاید وہ اسے ساتھ لے گئے ہیں۔ مجھے خیال آیا کہ یہ لوگ واپس اپنی رہائش گاہ پر گئے ہوں گے اس لئے میں وہاں پہنچا لیکن یہ وہاں بھی موجود نہ تھے۔ چنانچہ میں آپ کے پاس آ گیا ہوں“...... کراسن نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”یہ تو انتہائی خطرناک ترین صورتحال ہے۔ عمران اور اس کے ساتھی اب ہماری نظروں سے بھی اوجھل ہو گئے ہیں اس لئے وہ فاسٹ فائٹرز کے ہیڈ کوارٹر کو آسانی سے تباہ کر دیں گے۔ عمران انگالا کے میک اپ میں یہ سارا کھیل آسانی سے کھیل لے گا“۔ سارگ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"پھر باس۔ اب کیا کیا جائے"...... کراسن نے بھی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"صرف ایک پوائنٹ ہمارے حق میں جاتا ہے کہ ہمیں معلوم ہے کہ انگالا کے میک اپ میں عمران ہے اور ہیڈ کوارٹر جہاں بھی ہو گا۔ بہرحال فوری طور پر تو عمران وہاں نہ پہنچ سکے گا۔ وہ لامحالہ اس کے لئے کوئی خاص منصوبہ بندی کرے گا اس لئے اسے پکڑا جا سکتا ہے"...... سارگ نے کہا۔

"وہ کیسے باس"...... کراسن نے چونک کر پوچھا۔

"فاسٹ فائٹرز کا ہیڈ کوارٹر انچارج کرنل اسکاٹ میرا دوست ہے۔ وہ بھی میرے ساتھ ایکریمین ملٹری انٹیلی جنس میں رہ چکا ہے اور وہ عمران اور اس کی کارکردگی سے اچھی طرح واقف ہے۔ انگالا نے یقیناً اسے عمران کے بارے میں کچھ نہیں بتایا ہو گا اور ہماری اطلاع کو بھی انگالا نے اتنی اہمیت نہیں دی جتنی اسے دینی چاہئے تھی۔ اسے چاہئے تھا کہ وہ اپنی تنظیم کو ان کے مقابلے پر لے آتا۔ اس کی بجائے وہ صرف دو آدمیوں کو ان کے مقابلے پر لے آیا اور پھر اس نے سب سے بڑی حماقت یہ کی کہ وہ اکیلا وہاں چلا گیا۔ بہرحال اگر کرنل اسکاٹ کو اس ساری صورتحال سے آگاہ کر دیا جائے تو وہ یقیناً عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریپ کر کے ختم کر دے گا"...... سارگ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ کرنل اسکاٹ سے رابطہ کر سکتے ہیں"۔ کراسن نے کہا

"ہاں۔ میرے پاس اس کی مخصوص ٹرانسمیٹر فریکوئنسی موجود ہے۔ وہ چونکہ میرا دوست ہے اس لئے اس کے ساتھ اکثر گفتگو ہوتی رہتی ہے۔ میں ٹرانسمیٹر لے آتا ہوں اور تمہارے سامنے ہی اس سے بات کرتا ہوں۔ ہوسکتا ہے کہ وہ تم سے کوئی مزید تفصیل معلوم کرنا چاہے"...... سارگ نے کہا اور کرسی سے اٹھ کر وہ سائیڈ پر موجود ایک دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازہ کھول کر وہ دوسری طرف موجود کمرے میں پہنچا اور پھر وہاں سے جب واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک جدید ساخت کا لونگ رینج ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ اس نے ٹرانسمیٹر میز پر رکھا اور اس پر ایک مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے اس کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ سارگ کالنگ کرنل اسکاٹ۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر آن کر کے اس نے بار بار کال دینی شروع کر دی۔

"یس کرنل اسکاٹ اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"کرنل اسکاٹ۔ تمہارے لئے ایک انتہائی اہم خبر ہے۔ اوور"...... سارگ نے کہا۔

"اہم خبر۔ کیا خبر ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کرنل اسکاٹ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارے چیف انگالا کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اوور"۔ سارگ نے کہا تو دوسری طرف سے چند لمحوں تک کوئی جواب نہ آیا پھر

اچانک کرنل اسکاٹ کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

''تم نشے میں تو نہیں ہو۔تمہارا دماغ خراب تو نہیں ہو گیا۔یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔کیا تم ہوش میں ہو۔ اوور''۔کرنل اسکاٹ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور سارگ بے اختیار مسکرا دیا۔

''نہ ہی میں نشے میں ہوں اور نہ میرا دماغ خراب ہوا ہے۔ یہ سو فیصد درست خبر ہے اور یہ بھی سن لو کہ فاسٹ فائٹرز کا ہیڈ کوارٹر اس وقت شدید خطرے کی زد میں ہے۔ میں صرف دوستی کی خاطر تمہیں آگاہ کر رہا ہوں۔ اوور''۔سارگ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ مگر یہ سب کیسے ہوسکتا ہے۔ چیف انگالا کس طرح ہلاک ہوسکتا ہے۔کون ایسا کرنے کی جرأت کر سکتا ہے۔کیا یہ کسی رجعت پسند تنظیم کا کام ہے۔ کیا ہوا ہے۔ پلیز سارگ۔ پوری تفصیل بتاؤ۔تم نے تو میرے دماغ پر ایٹم بم فائر کر دیا ہے۔ اوور''...... کرنل اسکاٹ کی آواز بتا رہی تھی کہ واقعی یہ خبر اس کے لئے ایٹم بم کے دھماکے سے کم نہ تھی۔

''اپنے آپ کو پوری طرح کنٹرول میں رکھو کرنل اسکاٹ۔ حالات بے حد نازک ہیں۔ اگر تم کہو تو میں دس پندرہ منٹ بعد تمہیں دوبارہ کال کر دوں گا تب تک تم اپنے آپ کو سنبھال لو۔ اوور''...... سارگ نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ نہیں۔ ٹھیک ہے سارگ۔ اب میں بالکل ٹھیک ہوں۔ تم نے دراصل بات ہی ایسی کی ہے جس نے میرے

اعصاب کو مفلوج کر دیا تھا۔ بہرحال اب میں ٹھیک ہوں۔ مجھے تفصیل بتاؤ پلیز۔ اوور''...... کرنل اسکاٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

''کیا تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے علی عمران کو جانتے ہو۔ اوور''...... سارگ نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اچھی طرح جانتا ہوں لیکن یہاں علی عمران کا کیا ذکر۔ اوور''...... کرنل اسکاٹ کے لہجے میں حیرت تھی۔

''یہ کام علی عمران نے ہی کیا ہے۔ وہ یہاں پہنچ چکا ہے اور فاسٹ فائٹرز کے خلاف کام کر رہا ہے۔ اوور''..... سارگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''علی عمران یہاں کام کر رہا ہے فاسٹ فائٹرز کے خلاف۔ کیا مطلب۔ پاکیشیا کے ساتھ تو عرابلس کے انتہائی اچھے دوستانہ تعلقات ہیں اور علی عمران کے متعلق میں نے اب تک جو کچھ پڑھا ہے اس کے مطابق وہ تو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے اور سیکرٹ سروس ایک سرکاری ادارہ ہے۔ وہ کیسے عرابلس کے خلاف کام کر سکتا ہے۔ اوور''..... کرنل اسکاٹ نے تیز لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''میں تمہیں تفصیل بتاتا ہوں۔ علی عمران اس بار اپنے دس ساتھیوں کو لے کر یہاں دارالحکومت پہنچا۔ میرے گروپ کے کراسن نے انہیں ورلڈ ہوٹل میں کھانا کھاتے چیک کر لیا۔ اس نے مجھ سے بات کی تو میں نے ان کی نگرانی کرائی۔ پھر یہ لوگ ہوٹل سے نکل

کر ایک کالونی کی کوٹھی میں پہنچ گئے۔ وہاں سے اطلاع ملی کہ ان کا مقصد فاسٹ فائٹرز کے ہیڈ کوارٹر کے خلاف کام کرنا ہے۔ چنانچہ میں نے تمہارے چیف انگالا کو فون کر کے ساری تفصیل بتا دی۔ انگالا نے کیس اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ اس کے بعد کیا ہوا۔ اس کی تفصیل تمہیں کراسن بتائے گا۔ جس نے ابھی آ کر مجھے تفصیلی رپورٹ دی ہے۔ اوور''..... سارگ نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اس طرح مجھے زیادہ تفصیلی رپورٹ مل جائے گی۔ اوور''..... دوسری طرف سے کرنل اسکاٹ نے کہا تو کراسن نے وہ تمام رپورٹ دوہرا دی جو اس سے پہلے وہ سارگ کو بتا چکا تھا۔

''تم نے سن لی ہے تفصیل۔ اوور''..... سارگ نے کہا۔

''ہاں۔ اس کا مطلب ہے کہ چیف انگالا سے بہت بڑی حماقت ہوئی ہے۔ اسے یہ کام ہمارے سپرد کرنا چاہتے تھے جبکہ اس نے یہ کام صرف دو آدمیوں کے ذمے ڈال دیا۔ اوور''..... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

''میرا بھی یہی خیال تھا۔ بہرحال اب تم بتاؤ۔ تمہارا کیا پروگرام ہے۔ عمران، انگالا کے روپ میں تمہارے پاس پہنچے گا۔ اوور''۔ سارگ نے کہا۔

''تمہارے بے حد شکریہ سارگ۔ تم نے حقیقتاً یہ اطلاع دے کر فاسٹ فائٹرز کو بچا لیا ہے۔ اب میں اس عمران اور اس کے ساتھیوں کا ایسا حشر کروں گا کہ ان کی نسلیں بھی صدیوں تک چیختی

رہیں گی۔ اوور''..... کرنل اسکاٹ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''تمہارا اس عمران سے کبھی ٹکراؤ ہوا ہے۔ اوور''..... سارگ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ میں نے اس کے بارے میں سنا ہے اور پڑھا ہوا ہے کیوں تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ اوور''..... کرنل اسکاٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کرنل اسکاٹ۔ عمران بے حد چالاک، شاطر اور عیار آدمی ہے۔ وہ کسی کی بھی آواز اور لہجے کی ہوبہو نقل کر لیتا ہے اور میک اپ کا بھی ماہر ہے۔ میرا اس سے دو تین بار معمولی سا ٹکراؤ ہو چکا ہے۔ اس لئے میں اس کی فطرت کو کسی حد تک جانتا ہوں۔ تم نے اس کے بارے میں صرف سنا اور پڑھا ہوا ہے۔ اس لئے تم نے اگر اسی طرح جوش میں آ کر جیسا کہ اب جوش اور غصے میں بول رہے ہو اس کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کی کوشش کی تو پھر نتیجہ تمہاری توقع کے برعکس بھی نکل سکتا ہے۔ تمہیں انتہائی ٹھنڈے دماغ کے ساتھ اس کے خلاف کارروائی کرنی پڑے گی۔ اوور''۔ سارگ نے کہا۔

''میں تمہاری بات سمجھ گیا۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا سارگ کہ تم اس کیس میں میری مدد کرو۔ اوور''..... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

''مدد تو کر رہا ہوں۔ میں نے پہلے بھی چیف انگالا کو اطلاع دی تھی اور اب تمہیں بھی بتا رہا ہوں۔ اگر یہ کیس ہمارے گروپ کا

ہوتا تو پھر میں خود ہی اس سے نمٹ لیتا۔ لیکن ہمارے گروپ کو ایسے کاموں سے بالکل لاتعلق رہنے کا حکم ہے۔ اس لئے میں صرف اطلاع دے سکتا ہوں۔ اوور'' ..... سارگ نے کہا۔

''میں چاہتا ہوں کہ تم میرے پاس آ جاؤ۔ کیونکہ میں نے محسوس کیا ہے کہ تم ایسے معاملات کو بہترین انداز میں ڈیل کرنے کی صلاحیت رکھتے ہو۔ اوور'' ..... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

''یہ تمہاری مہربانی ہے کرنل اسکاٹ کہ تم میرے متعلق ایسا سوچتے ہو۔ لیکن میں ذاتی طور پر تو تمہاری مدد کر سکتا ہوں۔ سرکاری طور پر نہیں۔ اوور'' ..... سارگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''میں بھی ذاتی طور پر ہی درخواست کر رہا ہوں۔ تم میرے ہیڈ کوارٹر آ جاؤ۔ پھر مجھے اطمینان رہے گا۔ اوور'' ..... کرنل اسکاٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ ذاتی طور پر تو ایسا ہو سکتا ہے۔ ٹھیک ہے۔ میں اور کراسن دونوں آ جاتے ہیں۔ کراسن نے چونکہ عمران کے ساتھیوں کو دیکھا ہوا ہے اس لئے وہاں اس کی موجودگی بھی مفید ثابت ہو گی۔ لیکن ہم کیسے تمہارے ہیڈ کوارٹر پہنچیں گے۔ ہمیں تو اس کے محل وقوع کا علم بھی نہیں ہے۔ اوور'' ..... سارگ نے رضا مند ہوتے ہوئے کہا۔

''مجھے تمہارے ہیڈ کوارٹر کا تو علم ہے۔ میں خصوصی ہیلی کاپٹر ابھی بھجوا رہا ہوں۔ وہ تمہیں اور کراسن کو لے آئے گا۔ اوور''۔ کرنل

اسکاٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ بھجوا دو ہیلی کاپٹر۔ اوور'' ..... سارگ نے کہا اور دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کی آواز سن کر اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

''باس۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں چیف سیکرٹری صاحب کو چیف انگالا کی موت کی اطلاع دے دینی چاہئے'' ..... کراسن نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ یہ واقعی ضروری ہے۔ لیکن پھر ہمیں پوری تفصیل بتانا پڑے گی'' ..... سارگ نے کہا۔

''کوئی حرج نہیں ہے باس۔ اس طرح ہم سرکاری طور پر ہر قسم کے عتاب سے محفوظ رہیں گے'' ..... کراسن نے کہا تو سارگ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر میز پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس۔ پی اے ٹو چیف سیکرٹری''۔ ایک باوقار آواز سنائی دی۔

''فاسٹ گروپ کا چیف سارگ بول رہا ہوں۔ چیف سیکرٹری صاحب کو انتہائی اہم اور ایمرجنسی اطلاع دینی ہے۔ وہ جہاں بھی ہوں میری ان سے فوری بات کرائیں'' ..... سارگ نے بھی باوقار لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ ہولڈ آن کریں۔ میں بات کراتا ہوں'' ..... دوسری طرف سے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''ہیلو'' ..... چند لمحوں بعد ایک باوقار سی آواز سنائی دی اور

سارگ فوراً پہچان گیا کہ یہ چیف سیکرٹری صاحب ہیں۔ جن کا رتبہ وزیراعظم کے برابر ہوتا ہے۔

"سر میں فاسٹ گروپ کا چیف سارگ بول رہا ہوں۔ ایک انتہائی افسوس ناک خبر ہے میرے پاس۔ آپ کے فوجی مشیر اور فاسٹ فائٹرز کے چیف انگالا صاحب کو ہلاک کر دیا گیا ہے"۔ سارگ نے مؤدبانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ یہ کیسے ممکن ہے"..... چیف سیکرٹری نے ایسے لہجے میں کہا جیسے انہیں اس بات پر یقین نہ آیا ہو۔

"ایسا ہو چکا ہے سر اور ایسا کرنے والا پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والا ایک آدمی علی عمران ہے"..... سارگ نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مختصر طور پر ساری بات بتا دی۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ رجعت پسند گروپوں نے اب باہر کے لوگوں کو ہائر کرنا شروع کر دیا ہے۔ ویری بیڈ"..... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"سر میں نے فاسٹ فائٹرز کے ہیڈ کوارٹر انچارج کرنل اسکاٹ کو اطلاع کر دی ہے۔ کیونکہ مجھے یقین ہے کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت اب اس ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنے کی کارروائی کرے گا میں نے کرنل اسکاٹ کو تفصیل بتا دی ہے اس لئے وہ اسے یقیناً ہلاک کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔ کرنل اسکاٹ نے ذاتی طور پر مجھے ہیڈ کوارٹر کال کیا ہے تاکہ میں اس کام میں اس کی مدد کرسکوں

لیکن میں نے مناسب سمجھا کہ آپ کو اطلاع کر دوں۔ اب آپ جیسے حکم دیں آپ کے حکم کی تعمیل مجھ پر فرض ہے"..... سارگ نے قدرے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"آپ نے انتہائی فرض شناسی کا ثبوت دیا ہے مسٹر سارگ۔ کیا آپ انگالا کی جگہ نہیں لے سکتے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ فاسٹ فائٹرز کی حفاظت زیادہ بہتر انداز میں کر سکتے ہیں۔ فاسٹ فائٹرز تنظیم ہمارے لئے انتہائی اہمیت رکھتی ہے۔ اس نے اب تک حکومت کے باغیوں کو ٹھکانے لگانے میں بہترین انداز میں کام کیا ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ اس تنظیم کا خاتمہ ہو جائے۔ اگر ایسا ہو گیا تو پھر باغیوں کو کھل کھیلنے کا موقع مل جائے گا اور انہیں ذرا سا موقع بھی مل گیا تو پھر یہ لوگ عوام کو سڑکوں پر لے آسکتے ہیں۔ اس طرح حکومت شدید خطرے کی زد میں بھی آسکتی ہے"..... چیف سیکرٹری نے تفصیلی بات کرتے ہوئے کہا۔

"جیسے آپ حکم دیں جناب۔ لیکن حکومت ایکریمیا شاید اس بات پر رضامند نہ ہو"..... سارگ نے قدرے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"ان سے میں خود بات کر لوں گا۔ یہ میری ذمہ داری ہے"۔ چیف سیکرٹری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے سر۔ میں حکومت عرابلس کی ہر خدمت بجا لانا اپنے لئے فخر سمجھتا ہوں سر"..... سارگ نے کہا۔

"او کے۔ شکریہ۔ میں ابھی سرکاری سرکلر جاری کر دیتا ہوں۔

اب آپ انگالا کی جگہ میرے فوجی مشیر ہوں گے اور فاسٹ فائٹرز کے چیف بھی آپ ہی ہوں گے۔ یہاں فاسٹ گروپ کے لئے آپ اپنے سیکنڈ کو چیف بنا دیں''..... چیف سیکرٹری نے کہا تو سارگ کا چہرہ مسرت سے چمک اٹھا۔

''تھینک یو سر۔ میں زندگی کے آخری سانس تک آپ کی خدمت کروں گا سر''..... سارگ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کرنل اسکاٹ کو بھی میں اس بات سے آگاہ کر دیتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ اب مجھے اچھی خبریں سنائیں گے۔ گڈ بائی''..... چیف سیکرٹری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور سارگ نے بھی رسیور رکھتے ہوئے ایک طویل سانس لیا۔

''مبارک ہو جناب۔ چیف سیکرٹری کے فوجی مشیر کا عہدہ بہت بڑا عہدہ ہے''..... کراسن نے کہا۔

''ہاں۔ یہ واقعی میرے لئے اعلیٰ اعزاز سے کم نہیں ہے۔ لیکن میں تمہیں بھی اس مسرت میں شریک کرنا چاہتا ہوں۔ اس لئے اب فاسٹ گروپ کے چیف میری بجائے تم ہو گے''..... سارگ نے کہا تو کراسن بے اختیار مسرت سے اچھل پڑا۔

''مم۔ مم۔ میں۔ میں آپ کا بے حد شکر گزار ہوں جناب۔ میں چیف ہونے کے باوجود آپ کا ماتحت رہوں گا سر''..... کراسن نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا تو سارگ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت گھنے پہاڑی جنگل میں واقع ایک غار کے اندر موجود تھا۔ اس نے اور باقی سب ساتھیوں نے مقامی میک اپ کر رکھے تھے۔

عمران نے انگالا سے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں پوری تفصیل معلوم کر لی تھی اور اس وقت اس کے ذہن میں یہی پلاننگ تھی کہ وہ انگالا کے میک اپ میں فاسٹ فائٹرز تنظیم کے ہیڈ کوارٹر اپنے ساتھیوں سمیت پہنچ جائے گا اور پھر ہیڈ کوارٹر کو بھی تباہ کر دے گا اور فاسٹ فائٹرز کے تمام سینٹروں کو بھی۔ لیکن ابھی اس نے میک اپ مکمل ہی کیا تھا کہ چوہان نے آ کر اطلاع دی کہ ایک انتہائی جدید ٹیلی ویو ڈکٹا فون یہاں موجود بھی ہے اور وہ کام بھی کر رہا ہے۔ یہ اطلاع سن کر عمران بے اختیار اچھل پڑا اور جب اس نے جا کر اس ڈکٹا فون کو دیکھا تو وہ واقعی کام کر رہا تھا۔ چنانچہ عمران نے فوری طور پر اس کے ذریعے انہیں مانیٹر کرنے والے آدمی کو

باہر چیک کرنے کا حکم دے دیا۔ کیونکہ ڈکٹا فون محدود رینج کا تھا لیکن جب اسے رپورٹ ملی کہ ایسا آدمی آس پاس کہیں نہیں ملا تو وہ سمجھ گیا کہ وہ آدمی انگالا کی موت کی خبر دینے گیا ہو گا کیونکہ انگالا کی موت واقعی اتنا بڑا دھماکہ تھا کہ جسے شاید چیک کرنے والا آدمی برداشت نہ کر سکا ہو اور اس ٹیلی ویو ڈکٹا فون کی ساخت دیکھ کر عمران سمجھ گیا کہ یہ یہاں ہونے والی تمام کارروائی دیکھی بھی گئی ہو گی اور تمام آوازیں سنی بھی گئی ہوں گی۔

چنانچہ اس نے فوری طور پر وہاں سے نکلنے کا پروگرام بنایا اور پھر وہاں پر موجود دو کاروں میں بیٹھ کر وہ وہاں سے نکل آئے۔ عمران انگالا کی لاش کو اس لئے ساتھ لے آیا تھا کہ جو لوگ بھی یہاں چھاپہ مارنے آئیں گے انہیں فوری طور پر انگالا کی لاش دستیاب نہ ہو سکے۔ اس طرح وہ رپورٹ کے بارے میں مشکوک بھی ہو سکتے تھے۔ ورنہ پورے دارالحکومت کی پولیس اور دوسرے اداروں کو الرٹ کر دیا جاتا۔

وہاں سے نکل کر عمران ایک رہائشی کالونی میں پہنچا جو وہاں سے قریب ہی تھی اور پھر انہوں نے ایک بند کوٹھی پر قبضہ کر لیا۔ کوٹھی کے گیٹ پر تالا لگا ہوا تھا اور باہر برائے فروخت کا بورڈ بھی موجود تھا۔ چنانچہ عمران نے تالا کھولا اور پھر بورڈ اتار کر انہوں نے کوٹھی پر قبضہ کر لیا۔ یہاں پہنچ کر عمران نے اپنے چہرے پر سے انگالا کا میک اپ صاف کیا اور مقامی میک اپ کر لیا۔

جوپیٹر کے اڈے کے ایک کمرے سے انہیں نہ صرف اپنے مطلب کا اسلحہ مل گیا تھا بلکہ وہاں سے دو جدید اور مکمل میک اپ باکس بھی مل گئے تھے جو عمران ساتھ لے آیا تھا اور انہی میک اپ باکسز کی مدد سے اس نے نہ صرف اپنا بلکہ اپنے ساتھیوں کا بھی مقامی میک اپ کر دیا تھا۔ اس کے بعد وہ ان کاروں اور انگالا کی لاش کو اس کوٹھی میں چھوڑ کر باہر نکل آئے تھے۔ پھر وہ ایک مارکیٹ پہنچے جہاں سے انہوں نے نئے لباس خریدے اور مختلف ہوٹلوں کے باتھ رومز میں جا کر ان سب نے لباس بھی تبدیل کر لئے تا کہ ڈکٹا فون پر چیکنگ کرنے والے کی دیکھی ہوئی ہر نشانی ختم ہو جائے۔

اس کے بعد وہ ٹولیوں کی صورت میں مختلف بسوں کے ذریعے دارالحکومت سے ستر کلو میٹر دور ایک پہاڑی قصبے میں پہنچ گئے۔ یہاں بس سروس انتہائی تیز رفتار اور جدید تھی اس لئے شام کو ہی وہ وہاں پہنچ گئے تھے پہاڑی قصبے سے پیدل چلتے ہوئے وہ آگے بڑھے اور پھر کچھ دیر بعد وہ اس پہاڑی جنگل میں پہنچ گئے تھے۔

یہاں غار میں پہنچتے پہنچتے انہیں رات ہو گئی تھی لیکن چونکہ عمران ہر قسم کی تیاری کر کے آیا تھا اس لئے غار میں ایک ٹارچ جلا کر اس کو اوٹ میں رکھ دیا گیا تھا تا کہ روشنی باہر دور تک نہ پھیل سکے البتہ اس روشنی میں عمران ایک نقشے پر جھکا ہوا تھا جبکہ جولیا، صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ باقی ساتھی غار سے

باہر مختلف سپاٹس پر پہرہ دینے میں مصروف تھے۔

”عمران صاحب۔ اس ڈکٹا فون نے سارا پروگرام ہی تلپٹ کر دیا“...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہمارا نہیں۔ فاسٹ فائیٹرز کا کہو ورنہ ہم پکے ہوئے پھلوں کی طرح ان کی جھولی میں جا گرتے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور صفدر اور دوسرے ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔

”میرا خیال ہے یہ آدمی شروع سے ہی ہمارے پیچھے لگا ہوا تھا۔ اس لئے ہو سکتا ہے جو کوٹھی ہمیں میگاؤ نے دی تھی وہاں بھی ایسا ہی ڈکٹا فون پھینکا گیا ہو اور اس کی وجہ سے ہی ہماری اصلیت سامنے آنے پر وہاں ریڈ کیا گیا تھا“...... صفدر نے کہا۔

”ہاں اور یقیناً ایسا اس لئے ہوا ہے کہ عمران اصل شکل میں تھا“...... جولیا نے کہا۔

”میری شکل ہی ایسی ہے۔ اب میں کیا کروں کہ جو دیکھتا ہے سمجھو بس مقناطیس کی طرح کھنچا چلا آتا ہے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

”اور گولی مارنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے“...... تنویر نے فوراً ہی کہا اور اس بار عمران بھی سب کے ساتھ ہنس پڑا۔

”ویسے عمران۔ اب تمہارا پروگرام کیا ہے“...... جولیا نے کہا۔

”انگالا والی پلاننگ ختم ہو گئی ہے اور یہ بات طے شدہ ہے کہ انہیں یہ معلوم ہو گیا ہو گا کہ ہم نے انگالا سے ہیڈ کوارٹر کے بارے

میں تفصیلات معلوم کر لی ہیں اور اس کی اطلاع بھی یقیناً ہیڈ کوارٹر پہنچا دی گئی ہو گی۔ اس لئے وہ اب ہمیں شکار کرنے کے لئے پوری تیار ہوں گے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نقشے پر نشان لگانے کے لئے ہاتھ میں پکڑا ہوا بال پوائنٹ بند کر کے جیب میں رکھ لیا۔

”آپ لوگوں نے بھی ہیڈ کوارٹر کی تفصیلات سنی ہیں۔ انگالا کے مطابق یہ ہیڈ کوارٹر اس پہاڑی کے اندر انڈر گراؤنڈ بنا ہوا ہے اور اس پہاڑی پر انتہائی گھنا جنگل ہے۔ صرف ایک راستہ اس ہیڈ کوارٹر کی طرف جاتا ہے جس پر چیکنگ کے انتہائی حساس آلات نصب کئے گئے ہیں جو میک اپ وغیرہ راستے میں ہی چیک کر لیتے ہیں اور ان میں ایسے آلات بھی ہیں کہ ہیڈ کوارٹر کے اندر سے ہی آنے والوں کو ہلاک کیا جا سکتا ہے چاہے ان کی تعداد کتنی ہی کیوں نہ ہو۔ میں اس نقشے میں کوئی ایسا راستہ تلاش کر رہا تھا جس کے ذریعے ان آلات سے بچ کر ہم ہیڈ کوارٹر تک پہنچ سکیں۔ ایک بار ہم ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو جائیں پھر اس ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنا ہمارے لئے مشکل نہ ہو گا اور ہم نے ہر صورت میں اس ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنا ہے“...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”لیکن عمران صاحب۔ اس ہیڈ کوارٹر کی اصل ماہیت کیا ہے“...... اچانک خاموش بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی بے اختیار چونک پڑے۔

"اصل ماہیت۔ کیا مطلب"...... عمران نے حیرت بھری نظروں سے کیپٹن شکیل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"جہاں تک مجھے بتایا گیا ہے۔ فاسٹ فائٹرز ایک ایسی تنظیم ہے جس میں ایکریمی اور یہودی تربیت یافتہ ایجنٹ شامل ہیں اور ان کا کام حکومت کے خلاف کام کرنے والے ان لیڈروں کو ٹریس کرنا اور انہیں ہلاک کرنا ہے جنہیں حکومت نے باغی اور دہشت گرد قرار دے رکھا ہے۔ آپ اس تنظیم کو ختم کرنے یہاں آئے ہیں لیکن یہاں پہنچ کر آپ اس کے ہیڈ کوارٹر کے پیچھے پڑ گئے ہیں۔ ایسی تنظیم کا ہیڈ کوارٹر کیا ہو سکتا ہے۔ ایک دفتر جہاں سے احکامات جاری ہوتے ہوں گے اور بس۔ لیکن آپ کی سنجیدگی اور کام دیکھ کر مجھے خیال آتا ہے کہ اس ہیڈ کوارٹر کی وہ ماہیت نہیں ہے جو میرے ذہن میں ہے۔ یہ یقیناً کوئی ایسی جگہ ہے جسے تباہ کرنے سے اس تنظیم کا کوئی بڑا نقصان ہو سکتا ہے۔ اسی لئے میں نے آپ سے پوچھا ہے کہ اس کی اصل ماہیت کیا ہے"...... کیپٹن شکیل نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا اور عمران کے چہرے پر بے اختیار تحسین کے تاثرات ابھر آئے۔

"ویری گڈ کیپٹن شکیل بلکہ ویری ویری گڈ۔ تم نے واقعی بڑی ذہانت آمیز بات کی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیپٹن شکیل کی بات نے ہمیں بھی سوچنے پر مجبور کر دیا ہے عمران صاحب۔ ہمیں اپنی کوتاہی پر اب واقعی افسوس ہو رہا ہے کہ

ہم نے اس پہلو پر کیوں نہیں سوچا"...... صفدر نے برملا اپنی کوتاہی کا اعتراف کرتے ہوئے کہا۔

"تمہارے ذہن میں اس ہیڈ کوارٹر کا کیا خاکہ ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اس ہیڈ کوارٹر میں وہ تمام فائلیں موجود ہوں گی جن میں ایسے افراد کے پتے وغیرہ موجود ہوں گے جنہیں یہ لوگ پکڑنا چاہتے ہوں گے اور اس ہیڈ کوارٹر کی تباہی کے ساتھ ہی یہ ساری فائلیں خود بخود ختم ہو جائیں گی"...... صفدر نے کہا۔

"تمہاری بات بھی اپنی جگہ درست ہے اور کیپٹن شکیل کی بھی۔ بظاہر ایسا ہی لگتا ہے لیکن میں نے عرابلس آنے سے پہلے اپنے طور پر جو تحقیقات کی ہیں ان کے مطابق اس ہیڈ کوارٹر میں ایکریمیا اور اسرائیل کی دی ہوئی ایسی جدید ترین مشینری نصب ہے جس کے ذریعے عرابلس کی انتہائی اہم ترین اور مؤثر شخصیات کی خفیہ نگرانی کی جاتی ہے۔ وہ تنظیمیں اور جماعتیں جو حکومت کی مخالف ہیں۔ اپنے طور پر حکومت کے خلاف کچھ نہیں کر سکتیں جب تک وہ حکومت سے متعلق مؤثر شخصیتوں کو اپنے ساتھ نہ ملا لیں۔ مثلاً فوج کے اعلیٰ ترین عہدے دار، ملٹری انٹیلی جنس اور سول انٹیلی جنس، پارلیمنٹ کے ممبران، عوامی سطح پر مؤثر شخصیتیں۔ ایسی شخصیتیں جو لوگوں کو حکومت کے خلاف سڑکوں پر لا سکیں۔ ان سب شخصیتوں کے گرد خفیہ آلات کا جال بچھا دیا گیا ہے۔

ان کی چوبیس گھنٹے نگرانی کی جاتی ہے۔ ان کے فون حتیٰ کہ ان کی رہائش گاہوں سب میں یہ آلات نصب ہیں اور ان سب کا مرکز یہی ہیڈ کوارٹر ہے۔ جب بھی ان اہم شخصیات کی طرف سے کوئی مشکوک سرگرمی سامنے آتی ہے یہ فاسٹ فائٹرز کے ایجنٹوں کو احکامات دے کر ان کے خلاف کارروائی کرا لیتے ہیں۔ جب تک اس ہیڈ کوارٹر میں نصب یہ مشینری تباہ نہیں ہو جاتی۔ عرابلس میں کام کرنے والی سیاسی جماعتیں ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھ سکتیں۔ وہ زیر زمین رہیں گی تو بچی رہیں گی لیکن ظاہر ہے ایسی جماعتیں خاموش ہو کر نہیں بیٹھ سکتیں۔ وہ لامحالہ کہیں نہ کہیں کوئی نہ کوئی کام کریں گی اور جیسے ہی وہ سامنے آئیں گی فاسٹ فائٹرز کے ہاتھوں ہلاک ہو جائیں گی۔ اس طرح یہ حکومت عرابلس پر حکومت کرتی رہے گی اور ایک ایک کر کے اور چن چن کر یہ اپنے مخالفوں کا خاتمہ کرتی رہے گی۔ اگر یہ ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا جائے تو پھر پورے عرابلس میں مکڑی کے جالے کی طرح پھیلے ہوئے اس نظام کا تاروپود یکلخت بکھر کر رہ جائے گا اور وہ ساری سیاسی جماعتیں اور تنظیمیں جو اب اس جالے کے خوف سے چھپی ہوئی ہیں آزادی سے کام کرنا شروع کر دیں گی۔ عوام کو اصل صورتحال سے آگاہ کر دیا جائے گا۔ اس کے بعد عوام جو فیصلہ کریں گے قطعی ہو گا“۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ اس قدر جدید ترین طریقہ اپنایا گیا

ہے اس کا تو ہمارے ذہنوں میں تصور تک نہیں تھا“...... صفدر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”عمران صاحب۔ مجھے اعتراف ہے کہ آپ کا ذہن وہ کچھ سوچ لیتا ہے اس کا میں تصور بھی نہیں کر سکتا۔ مجھے اپنے تجزیئے پر اب واقعی افسوس ہو رہا ہے“...... کیپٹن شکیل نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

”معذرت کی کوئی بات نہیں۔ اگر مجھے تحقیقات کے دوران ان باتوں کا علم نہ ہوتا تو میں بھی اس ہیڈ کوارٹر کو ایسا ہی سمجھتا جیسا تم لوگ سمجھتے رہے ہو“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”بہرحال اب واقعی اس ہیڈ کوارٹر کی تباہی ضروری ہو گئی ہے اور اس ہیڈ کوارٹر کی تباہی کے ساتھ ہی فاسٹ فائٹرز کا بھی خاتمہ ہو جائے گا۔ خالی ایجنٹ بغیر ان نگرانی کرنے والی مشینری کے کوئی مؤثر کام نہ کر سکیں گے اور یہ سارا کھیل ختم ہو جائے گا“...... صفدر نے کہا۔

”ہاں۔ یہ ہیڈ کوارٹر اگر ہم تباہ کر دینے میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو حقیقتاً ہمارا مشن مکمل ہو جائے گا“...... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”آپ نے اب اس کے لئے کیا پلان بنایا ہے“...... صفدر نے پوچھا۔

”یہ بات یقینی ہے کہ حکومت اور فاسٹ فائٹرز کے اعلیٰ حکام کو

اس بات کی اطلاع مل چکی ہو گی کہ ہم لوگ ان کے خلاف کام کر رہے ہیں۔ اس ٹیلی ویو ڈکٹا فون کے سامنے آنے کے بعد یہ بات بھی یقینی ہے کہ انہیں انگالا کی موت اور انگالا کے میک اپ میں میری ایف ایف ہیڈ کوارٹر پر ریڈ کی پلاننگ کا بھی علم ہو چکا ہو گا۔ لیکن ہم ڈکٹا فون کو ویسے ہی چھوڑ آئے ہیں اور انگالا کی لاش بھی وہاں سے اٹھا لائے ہیں۔ اس سے وہ لوگ لامحالہ اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ ہمیں یہ معلوم نہیں ہے کہ ان کا راز بھی افشا ہو چکا ہے اس لئے اب یقیناً وہ اس انتظار میں ہوں گے کہ میں انگالا کے روپ میں تم لوگوں سمیت ہیڈ کوارٹر پہنچوں گا اور اس طرح وہ آسانی سے ہمیں پکڑ کر ہلاک کر دیں گے۔ چنانچہ اب وہ ہمارے انتظار میں ہوں گے اور میں ان کی اس خوش فہمی سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہوں“...... عمران نے کہا۔

”کیا مطلب۔ کیا آپ دوبارہ انگالا کے میک اپ میں وہاں جانا چاہتے ہیں“...... صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

”نہیں۔ میرا مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں کی ساری توجہ اس راستے پر ہی لگی ہو گی اس لئے اگر ہم اس راستے سے ہٹ کر اس ہیڈ کوارٹر میں کسی طرح داخل ہو جائیں تو ہم کامیاب ہو سکتے ہیں۔ اس تفصیلی نقشے کو بغور دیکھ کر میں نے دو راستوں کا انتخاب کیا ہے۔ چنانچہ ہم دو گروپوں کی صورت میں وہاں جائیں گے۔ ایک گروپ میری سرکردگی میں کام کرے گا اور دوسرا جولیا کی سرکردگی

میں“...... عمران نے کہا۔

”میں جولیا کے گروپ میں شامل رہوں گا“...... تنویر نے فوراً کہا۔

”لیکن میں عمران کے گروپ میں شامل رہنا چاہتی ہوں۔ اس لئے دوسرے گروپ کی سربراہی صفدر کو دے دی جائے تو زیادہ بہتر ہے“...... جولیا نے فوراً ہی کہا تو تنویر نے بے اختیار برا سا منہ بناتے ہوئے ہونٹ بھینچ لئے۔

”نہیں۔ تم سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف ہو اور چیف نے تمہیں ڈپٹی چیف اس لئے نہیں بنایا کہ وہ تمہیں صرف خوش کرنا چاہتا تھا۔ تمہارے اندر ایسی صلاحیتیں یقیناً موجود ہیں کہ تم ڈپٹی چیف بن سکتی ہو۔ اس لئے دوسرے گروپ کو تم لیڈ کرو گی اور مجھے یقین ہے کہ تم ہی بہتر لیڈ کر سکتی ہو“...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو جولیا کے چہرے پر بے اختیار مسرت کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔ عمران کی طرف سے ایسے فقرات اس کے لئے یقیناً کسی انعام سے کم نہ ہوتے تھے۔

”اوہ۔ ٹھیک ہے۔ میں تیار ہوں“...... جولیا نے اس بار انتہائی اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

”اب تم اپنے ساتھیوں کو منتخب کر لو“...... عمران نے کہا۔

”تنویر، صفدر، نعمانی اور چوہان میرے ساتھ ہوں گے“۔ جولیا نے کہا۔

"اوکے۔ کیپٹن شکیل، صدیقی، خاور اور ٹائیگر میرے ساتھ رہیں گے"...... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اب غور سے سن لو کہ تم لوگوں نے کیا کرنا ہے"...... چند لمحے خاموش رہنے کے بعد عمران نے کہا اور اس نے ایک بار پھر جیب سے بال پوائنٹ نکالا اور اسے کھول کر وہ نقشے پر جھک گیا۔

"یہ دیکھو۔ یہ ہے وہ پہاڑی جس کے نیچے ہیڈ کوارٹر موجود ہے اور یہ ہے وہ راستہ جہاں سے اس ہیڈ کوارٹر میں پہنچا جا سکتا ہے۔ لیکن تم نے اس راستے پر نہیں جانا بلکہ اس پہاڑی کی عقبی سائیڈ پر موجود اس جگہ پہنچنا ہے یہاں پہنچنے کے بعد تم لوگوں نے یہاں ایسے قدرتی کریک تلاش کرنے ہیں جن کی مدد سے تم اس پہاڑی میں زیادہ سے زیادہ اندر تک پہنچ سکو۔ جب تم دیکھو کہ آگے جانے کا اب کوئی راستہ نہیں رہا تو تم نے وہاں انتہائی طاقتور ڈبل میگا ہنڈرڈ ڈائنامیٹ فٹ کرنا ہے اور پھر اسے اڑا دینا ہے۔ اس ڈائنامیٹ نے لامحالہ کافی اندر تک مار کرنی ہے اس طرح یقیناً کوئی نہ کوئی راستہ ہیڈ کوارٹر کے اندر جانے کا کھل جائے گا اور اگر ایسا راستہ تمہیں مل جائے تو پھر تم نے اس ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو کر وہاں موجود تمام مشینری کو بی ففٹی سکس میزائلوں سے تباہ کر دینا ہے۔ یہ دونوں چیزیں ہمارے پاس موجود ہیں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اگر اس کے باوجود راستہ نہ کھل سکا تو"...... جولیا نے کہا۔

"تو پھر تم وہاں کھڑی ہو کر کہنا کھل جا سم سم۔ یقیناً راستہ کھل جائے گا"...... عمران نے بے ساختہ لہجے میں کہا تو جولیا کا چہرہ یکلخت غصے کی شدت سے سرخ پڑ گیا۔

"تو تم میرا مذاق اڑا رہے ہو۔ ٹھیک ہے۔ میں اس پوری پہاڑی کو ہی اڑا دوں گی"...... جولیا نے غصے سے بھرے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں نے تمہیں صرف ایک تجویز دی ہے۔ تمہارا دل چاہے تو اسے مانو چاہے نہ مانو۔ اس ٹاسک کے لئے تم پوری طرح بااختیار ہو گی۔ میں بہرحال اس ہیڈ کوارٹر کی تباہی چاہتا ہوں جس طرح بھی ہو سکے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم اپنا ٹاسک پورا کریں گے"...... جولیا نے اسی طرح اکھڑے ہوئے لہجے میں کہا۔ شاید وہ عمران کے مذاق سے چڑ گئی تھی۔

"آپ نے مس جولیا کو تو سب کچھ بتا دیا ہے لیکن آپ اور آپ کا گروپ کیا کرے گا۔ یہ تو آپ نے بتایا ہی نہیں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہم یہاں بیٹھ کر آپ کی کامیابی کی دعا کریں گے"...... عمران نے کہا۔

"پھر وہی بکواس۔ ہمیں پتہ ہونا چاہئے کہ تم ہیڈ کوارٹر کے کس طرف ہو گے تاکہ ہم کھل کر کام کر سکیں"...... جولیا نے غصیلے لہجے

میں کہا۔

''میں نے تمہیں تمہارا عہدہ اس لئے تو یاد نہیں دلایا کہ تم مجھ پر ہی عہدے کا رعب ڈالنا شروع کر دو۔ ویسے بھی میں سیکرٹ سروس کا ممبر نہیں ہوں۔ اس لئے تمہارا یہ عہدہ مجھ پر کوئی اثر نہیں کر سکتا''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''میں تمہیں گولی بھی مار سکتی ہوں۔ کسی غلط فہمی میں نہ رہنا تم''...... جولیا نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

''عمران صاحب۔ اگر آپ ہمیں نہیں بتانا چاہتے تو ٹھیک ہے۔ ہم اصرار نہیں کریں گے۔ لیکن آپ یہ بتا دیں کہ اس پلاننگ پر عمل کب شروع کرنا ہے''...... صفدر نے فوراً موضوع بدلتے ہوئے کہا کیونکہ وہ عمران کی عادت جانتا تھا کہ اب وہ جولیا کو اور غصہ دلاتا چلا جائے گا اور جولیا کی یہ نفسیات تھی کہ اسے ایک بار غصہ آ جائے تو پھر وہ مزید مشتعل ہوتی چلی جاتی تھی۔

''ابھی سے۔ ہمارے پاس وقت نہیں ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''لیکن یہاں سے وہاں تک پہنچنے کے راستے کی نشاندہی تو کر دیں''...... صفدر نے کہا۔

''اچھی طرح سمجھ لو۔ ایسا نہ ہو کہ تم راستہ بھول کر ان کے سامنے پہنچ جاؤ''...... عمران نے کہا اور پھر وہ نقشے پر جھک گیا اور اس نے باقاعدہ کسی گائیڈ کی طرح راستے کی نشاندہی کرنا شروع کر

دی۔

''ٹھیک ہے۔ اب ہم اچھی طرح سمجھ گئے ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''بی ہنڈرڈ فلکسڈ ٹرانسمیٹر کے دو سیٹ موجود ہیں۔ ایک تمہارے پاس رہے گا اور ایک میرے پاس۔ تاکہ ہمارا آپس میں رابطہ رہ سکے اور اب میں اپنے گروپ کی پلاننگ بھی بتا دوں۔ میں تمہارے جانے کے بعد یہاں سے روانہ ہوں گا۔ ہمارا راستہ تمہارے راستے سے مختلف ہو گا۔ ہم سائیڈ سے وہاں پہنچیں گے اور یہ کوشش کریں گے کہ کسی طرح سامنے کے راستے سے اس ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو سکیں''...... عمران نے کہا۔

''لیکن یہ تو انتہائی خطرناک ہو گا۔ وہاں تو انتہائی حساس آلات نصب ہیں''...... جولیا نے یکلخت چونک کر کہا۔

''تو کیا ہوا۔ زیادہ سے زیادہ وہ ہمیں گولی مار دیں گے۔ مار دیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''شٹ اپ۔ احمقوں والی باتیں مت کرو''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''تم نے بھی تو ابھی مجھے یہی دھمکی دی تھی کہ تم مجھے گولی مار دو گی میں نے تو بہرحال مرنا ہے۔ تمہاری گولی سے مروں یا دشمنوں کی گولی سے۔ اس سے کیا فرق پڑتا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کس کی جرأت ہے کہ تمہیں گولی مار سکے۔ میں اس کا خون نہ پی جاؤں گی''...... جولیا نے انتہائی جذباتی لہجے میں کہا۔

''سن لیا تنویر۔ تم ہی ہر وقت مجھے دھمکیاں دیتے رہتے ہو''...... عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا اور غار قہقہوں سے گونج اٹھا۔ جولیا نے بے اختیار منہ دوسری طرف کر لیا۔

''مس جولیا کو تمہاری کیا فکر ہو سکتی ہے۔ تم سیکرٹ سروس کے ممبر تو نہیں ہو۔ انہیں اصل فکر اپنے ساتھیوں کی ہے جو تمہارے گروپ میں شامل ہوں گے''...... تنویر نے کہا۔

''کیوں جولیا۔ کیا تنویر درست کہہ رہا ہے''...... عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں درست کہہ رہا ہے۔ لیکن بہرحال تم نے سامنے کے راستے پر نہیں جانا۔ بس اب ہم سب اکٹھے جائیں گے اور اسی راستے سے جس راستے سے تم ہمیں بھیج رہے تھے''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ اس طرح ہم سب پھنس جائیں گے۔ سنو۔ میں نے سائیڈ سے جانے کی بات کی ہے جبکہ آلات سامنے کے رخ پر ہوں گے اور میرا اندر جانے کا کوئی پروگرام ہی نہیں ہے''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تو پھر''...... جولیا نے چونک کر کہا۔

''جس قسم کی مشینری اندر موجود ہے ایسی مشینری انتہائی طاقتور

بجلی سے ہی چل سکتی ہے اور انہوں نے اس کے لئے بجلی کے کھمبے وہاں تک نہ پہنچائے ہوئے ہوں گے کیونکہ اس طرح آسانی سے بجلی کی رو منقطع کر کے ان کی مشینری کو ناکارہ کیا جا سکتا ہے۔ اس کے لئے یقیناً انہوں نے خصوصی قسم کی ایٹمی بیٹریاں استعمال کی ہوں گی اور اگر واقعی ایسا ہے تو یہ ایٹمی بیٹریاں اس ہیڈ کوارٹر سے ہٹ کر رکھی گئی ہوں گی۔ میں نے ایسے آلات حاصل کر لئے ہیں جن سے ان بیٹریوں کو ٹریس کیا جا سکتا ہے۔ میرا مقصد ان بیٹریوں کو ٹریس کر کے ختم کرنا ہے۔ اگر میں ایسا کرنے میں کامیاب ہو گیا تو یقیناً وہ لوگ بری طرح بوکھلا جائیں گے اور اس کے ساتھ ہی وہ حساس آلات بھی کام کرنا بند کر دیں گے اور پھر اگر ہم چاہیں تو ریڈ کر کے بھی اندر داخل ہو سکتے ہیں''...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ یہ پلاننگ اچھی ہے''...... جولیا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ پھر آپ ہمیں اس طرح وہاں کیوں بھیج رہے ہیں کیونکہ ہمارے پاس ہیڈ کوارٹر میں داخلے کے لئے کوئی واضح راستہ نہیں ہے اور جیسے ہی ہم نے ڈائنامیٹ فائر کیا۔ اس کی آواز سے ہی وہ لوگ ہماری وہاں موجودگی سے آگاہ ہو جائیں گے اور ہو سکتا ہے کہ وہ پوری فوج کو ہی وہاں لے آئیں''...... صفدر نے کہا۔

"اصل بات یہ ہے کہ ایسے ہیڈ کوارٹر کا ایک ہی راستہ کبھی نہیں رکھا جاتا۔ لامحالہ اس کا عقبی کوئی نہ کوئی خفیہ راستہ بھی ہو گا۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ ڈائنامیٹ فائر ہونے کے بعد لازماً تمہیں اندر جانے کا راستہ مل جائے گا اور دوسری بات یہ کہ ایٹمی بیٹریوں کے بارے میں صرف ایک اندازہ ہی لگایا جا سکتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ میرا اندازہ غلط ہو"...... عمران نے کہا پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک غار کے دہانے سے ٹائیگر اندر داخل ہوا۔

"باس۔ یہاں سے کچھ دور دو آدمی موجود ہیں۔ ان میں سے ایک نے سگریٹ جلائی تو ہمیں ان کی موجودگی کا علم ہوا ہے۔ ہم باہر بیٹھے باتیں کرنے میں مصروف تھے کہ اچانک شعلہ چمکا اور اب وہاں سے سگریٹ جلتی صاف دکھائی دے رہی ہے"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران بے اختیار اٹھ کھڑا ہوا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ادھر بھی نگرانی کی جا رہی ہے۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ ہمیں انہیں زندہ پکڑنا ہو گا تا کہ ان سے مکمل معلومات حاصل کی جا سکیں ورنہ وہ ہمیں آسانی سے ہلاک کر سکتے ہیں"...... عمران نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"یہاں سے کتنے فاصلے پر ہیں وہ لوگ"...... صفدر نے ٹائیگر سے پوچھا۔

"کافی فاصلے پر ہیں لیکن بہرحال ہیں سامنے ہی"...... ٹائیگر نے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ یہاں رہیں۔ میں چند ساتھیوں کے ساتھ جاتا ہوں اور انہیں پکڑ کر لے آتا ہوں"...... صفدر نے کہا۔

"آپ کو جانے کی ضرورت نہیں ہے باس۔ اگر اجازت دیں تو ہم باہر موجود افراد آسانی سے انہیں گھیر سکتے ہیں۔ باہر کافی دیر رہنے کی وجہ سے ہم نے اردگرد کے سارے ماحول کا خوب اچھی طرح جائزہ لے لیا ہے۔ ہم آپ کی نسبت زیادہ آسانی سے یہ کام کر سکتے ہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"لیکن وہ دونوں اکیلے تو نہ ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ہم پوری احتیاط کریں گے باس"...... ٹائیگر نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے۔ جاؤ"...... عمران نے کہا اور ٹائیگر تیزی سے سر ہلاتا ہوا واپس غار سے باہر نکل گیا۔

سارگ ایک بڑے سے ہال کمرے کی ایک سائیڈ پر شیشے کے بنے ہوئے کیبن میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ کراسن بھی تھا اور کرنل اسکاٹ بھی۔ کرسیوں کے سامنے پوری دیوار جتنی چوڑی اور تقریباً چھ فٹ اونچی ایک مشین نصب تھی۔ جس پر بے شمار بٹن، ڈائل اور سوئیاں بھی موجود تھیں۔

اس مشین کے درمیان میں ایک کافی بڑی سکرین تھی جو تین حصوں میں تقسیم شدہ تھی اور اس سکرین کے ہر حصے میں علیحدہ علیحدہ منظر نظر آ رہا تھا۔ لیکن یہ تینوں مناظر پہاڑی جنگلات پر ہی مشتمل تھے۔ ان تینوں میں سے ایک حصے میں ایف اور دوسرے دو حصوں پر آر اور ایل کے حروف روشن تھے۔ ایف والے حصے میں ہیڈ کوارٹر کے سامنے کا منظر نظر آ رہا تھا جس میں ایک چوڑی سڑک بل کھاتی کافی گہرائی میں جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی جبکہ آر اور ایل پر نظر آنے والے مناظر ہیڈ کوارٹر کے دائیں اور بائیں اطراف کے

تھے اور کافی دور تک کے علاقے سکرین پر صاف دکھائی دے رہے تھے۔

جس ہال میں شیشے کا یہ کیبن موجود تھا اس ہال میں دیواروں کے ساتھ تقریباً دس بڑی بڑی مشینیں نصب تھیں اور یہ سب مشینیں باقاعدہ کام کر رہی تھیں اور ان میں سے ہر مشین کے سامنے دو دو آپریٹر موجود تھے۔

"انتہائی حیرت انگیز انتظامات ہیں کرنل اسکاٹ۔ میں نے تو کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ فاسٹ فائٹرز نے ایسے وسیع اور فول پروف انتظامات کئے ہوں گے"...... سارگ نے ساتھ بیٹھے ہوئے کرنل اسکاٹ سے مخاطب ہو کر کہا اور کرنل اسکاٹ بے اختیار مسکرا دیا۔

"تو تمہارا کیا خیال تھا کہ ہم لوگ احمقوں کی طرح ان دہشت گردوں کو تلاش کرتے پھر رہے ہوں گے۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ فاسٹ فائٹرز پورے عرابلس پر نظریں رکھتی ہے۔ اس ہال میں موجود مشینری کا تعلق دارالحکومت سے ہے اور اس مشینری کے ذریعے دارالحکومت کے سیاسی افراد کی ہر معمولی سے معمولی نقل و حرکت پر نہ صرف نظر رکھتی ہے بلکہ ان کی باقاعدہ فلمیں تیار کی جاتی ہیں۔ ان کی گفتگو کی ٹیپس تیار ہوتی ہیں۔ اس کے ساتھ دوسرا ہال ہے جہاں ان فلموں اور ٹیپوں کا باقاعدہ تجزیہ کیا جاتا ہے اور جو کوئی کسی بھی مشکوک حرکت کا مرتکب محسوس ہوتا ہے اسے گولی سے اڑا دیا جاتا ہے۔ ہم نے سینکڑوں دہشت گرد ان مشینوں کی مدد

سے ٹریس کر کے ہلاک کئے ہیں۔ اس ہال کے نیچے ایک اور بڑا ہال ہے۔ اس ہال میں عرابلس کے دوسرے بڑے شہروں اور ان تمام علاقوں جہاں جہاں دہشت گرد کوئی کارروائی کر سکتے ہیں ان کی نگرانی کی جاتی ہے"...... کرنل اسکاٹ نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"لیکن اس کے باوجود انگالا، عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھ لگ گیا اور اسے ہلاک کر دیا گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی دارالحکومت میں پہنچ گئے۔ انہوں نے کارروائی بھی کر ڈالی لیکن تمہاری یہ مشینری کسی کام نہ آئی۔ اگر میں تمہیں اطلاع نہ دیتا تو تم تو ابھی تک ان تمام حالات سے قطعی بے خبر رہتے"...... سارگ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم درست کہہ رہے ہو۔ دراصل چیف انگالا کی ساری توجہ ان دہشت گردوں پر ہی مرکوز تھی۔ اس کے تصور میں بھی یہ بات نہ تھی کہ یہ دہشت گرد کسی غیر ملکی تنظیم کا سہارا بھی لے سکتے ہیں۔ اس لئے ہم ان سارے معاملات سے بے خبر رہے ہیں لیکن اب چیف انگالا کی ہلاکت کے بعد میں نے دارالحکومت میں آنے والے ہر اجنبی کی کڑی نگرانی کے احکامات جاری کر دیئے ہیں"...... کرنل اسکاٹ نے جواب دیا اور سارگ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"باس۔ رات کافی گزر چکی ہے لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں کا ابھی تک کوئی پتہ نہیں۔ اب تک تو انہیں پہنچ جانا چاہئے

تھا یا کم از کم وہ ٹرانسمیٹر پر رابطہ تو کرتے"...... اچانک ساتھ بیٹھے ہوئے کراسن نے کہا۔

"وہ انتہائی شاطر آدمی ہے۔ نجانے وہ کس انداز میں سامنے آئے۔ ضروری نہیں کہ تم نے اگر اسے انگالا کا میک اپ کرتے دیکھا ہے تو وہ اسی میک اپ میں ہی سامنے آئے"...... سارگ نے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا وہ چیف انگالا کے میک اپ میں یہاں نہیں آئے گا"...... کرنل اسکاٹ نے چونک کر پوچھا۔

"آ بھی سکتا ہے اور نہیں بھی۔ دراصل اس کے متعلق کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ اس لئے ہمیں ہر پہلو کا خیال رہنا ہوگا"...... سارگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہم تو ہر طرف سے الرٹ ہیں۔ لیکن اس سے پہلے آپ نے ایسی کوئی بات نہ کی تھی"...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

"یہ بات ابھی میرے ذہن میں آئی ہے"...... سارگ نے جواب دیا اور کرنل اسکاٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"باس۔ یہاں کے انتظامات تو واقعی فول پروف ہیں۔ مجھے سو فیصد یقین ہے کہ عمران چاہے جس روپ میں بھی اس طرف آیا وہ زندہ واپس نہیں جا سکے گا"...... کراسن نے کہا تو کرنل اسکاٹ کے چہرے پر بے اختیار فاخرانہ تاثرات ابھر آئے جیسے ان تمام انتظامات کا کریڈٹ اسی کو جاتا ہو۔

"کرنل اسکاٹ۔ کیا اس ہیڈ کوارٹر کا اس مین گیٹ کے علاوہ اور بھی کوئی راستہ ہے۔ کوئی خفیہ راستہ"...... اچانک سارگ نے پوچھا۔

"ہاں۔ دو اور خفیہ راستے بنائے گئے تھے لیکن چیف انگالا نے دونوں راستوں کو بلاک کرا دیا تھا"...... کرنل اسکاٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کس طرف ہیں وہ راستے"...... سارگ نے چونک کر پوچھا۔

"عقبی طرف تھے۔ لیکن اب تو وہ بلاکڈ ہیں"...... کرنل اسکاٹ نے جواب دیا۔

"کیا عقبی طرف ایسے حفاظتی انتظامات ہیں کہ اگر پہاڑی کے عقبی طرف کوئی آئے تو اسے یہاں چیک کیا جا سکے"...... سارگ نے پوچھا۔

"نہیں۔ وہاں کسی حفاظتی انتظام کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ اس طرف آنے والا ہیڈ کوارٹر کو کوئی نقصان پہنچا ہی نہیں سکتا۔ لامحالہ اسے سامنے یا دائیں بائیں اطراف سے آگے آنا ہو گا"...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

"اگر عمران یا اس کے ساتھیوں نے وہ بلاک راستہ کسی طرح کھول لیا تو"...... کراسن نے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے کراسن۔ انہیں کیا معلوم کہ راستہ کہاں ہے اور پھر اسے اس انداز میں بند کیا گیا ہے کہ اسے ڈائنامیٹ سے

بھی نہیں کھولا جا سکتا"...... کرنل اسکاٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر ٹھیک ہے"...... اس بار سارگ نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا لیکن اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی۔ اچانک سامنے رکھی ہوئی میز پر موجود انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی اور کرنل اسکاٹ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل اسکاٹ نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"آؤٹ فیلڈ چیکنگ انچارج ہیرلڈ بول رہا ہوں باس"۔ دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ چونکہ شیشے کے اس کیبن میں خاموشی تھی اس لئے رسیور سے نکلنے والی آواز کرنل اسکاٹ کے ساتھ بیٹھے ہوئے سارگ اور کراسن دونوں کے کانوں تک بخوبی پہنچ رہی تھی۔

"یس۔ کیا بات ہے"...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

"باس۔ آؤٹ نارتھ اینڈ پر ہمارے دو آدمی اچانک ڈیوٹی سے غائب ہو گئے ہیں۔ ان کی طرف سے تھری ایکس آف نائٹ پر کال نہیں کی گئی۔ میں نے جب انہیں کال کرنے کی کوشش کی تو ادھر سے کوئی جواب نہیں دیا گیا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کون کون ہیں وہاں ڈیوٹی پر"...... کرنل اسکاٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"شیرٹن اور رابرٹ"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اوہ۔ وہ دونوں ہی سگریٹ اور چائے کے شوقین ہیں۔ مجھے پہلے بھی ایک بار رپورٹ ملی تھی کہ وہ رات کو ڈیوٹی چھوڑ کر ایک غار میں چائے بنا کر پیتے رہے ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ اب بھی ایسا ہی ہو۔ چائے پی کر وہ واپس آ جائیں گے۔ تم ایسا کرو کہ دس پندرہ منٹ کے وقفے کے بعد دوبارہ انہیں کال کرو اور اگر وہ جواب دیں تو ان کی بات مجھ سے کرا دینا اور اگر وہ جواب نہ دیں تو پھر وہاں کی ساری چیکنگ لائٹس آن کر دینا۔ تا کہ اگر واقعی کوئی خطرے والی بات ہو تو سامنے آ جائے“...... کرنل اسکاٹ نے اسے ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

”یس باس“...... دوسری طرف سے کہا گیا اور کرنل اسکاٹ نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

”کون لوگ غائب ہیں“...... سارگ نے پوچھا۔

”سامنے اور دائیں بائیں تو چیکنگ مشینیں نصب ہیں لیکن ہم نے مزید چیکنگ کے لئے دونوں اطراف میں یہاں سے تقریباً دو کلومیٹر کے فاصلے پر بھی چیکنگ سپاٹس بنا رکھے ہیں تا کہ اگر کوئی مشکوک آدمی نظر آئے تو پہلے ہی ہمیں اطلاع مل جائے۔ شمال کی جانب اس چیکنگ سپاٹ پر دو آدمی موجود تھے۔ ان کی چیکنگ کا علیحدہ شعبہ موجود ہے۔ جسے آؤٹ فیلڈ چیکنگ کہا جاتا ہے جس کا انچارج ہیرلڈ ہے اور طریقہ کار یہ بنایا گیا ہے کہ آدھی رات تک وہ ٹرانسمیٹر پر ہیرلڈ کو کال کر کے رپورٹ دیتے رہتے ہیں تا کہ

معلوم ہو سکے کہ وہ جاگ رہے ہیں یا نہیں۔ ہیرلڈ نے اطلاع دی ہے کہ مقرر وقت پر ان کی کال نہیں آئی۔ اس نے کال کیا ہے تو کوئی جواب نہیں دیا گیا“...... کرنل اسکاٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”ہوسکتا ہے کہ یہ دونوں عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھ لگ گئے ہوں“...... سارگ نے کہا۔

”اوہ نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ جس جگہ یہ لوگ موجود ہیں۔ وہاں دن کے وقت بھی لوگ جاتے ہوئے گھبراتے ہیں۔ رات کو وہاں کون جا سکتا ہے۔ ہم نے تو صرف احتیاطاً انہیں وہاں بھجوایا ہے“...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

”یہ دونوں آدمی ہیڈ کوارٹر کے اندر رہتے ہیں یا باہر“۔ سارگ نے پوچھا۔

”دونوں کا تعلق ہیڈ کوارٹر سے ہی ہے۔ باہر سے نہیں“۔ کرنل اسکاٹ نے کہا۔

”انہیں اس سارے سسٹم کا تو علم ہوگا“...... سارگ نے کہا۔

”جو کچھ آپ سوچ رہے ہیں ایسی کوئی بات نہیں۔ اس سارے سسٹم سے تو چیف انگالا بھی واقف تھا اور عمران وغیرہ نے ظاہر ہے کہ چیف انگالا سے تمام معلومات حاصل کر لی ہوں گی۔ پھر اس سے کیا فرق پڑتا ہے کہ شیرٹن اور رابرٹ اس نظام سے واقف ہیں یا نہیں“...... کرنل اسکاٹ نے اس بار برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

''تمہاری ناراضگی بجا ہے کرنل اسکاٹ۔ لیکن مجھے ہر طرف سے ہوشیار رہنا ہے۔ اگر یہ دونوں آدمی عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھ لگ جاتے ہیں تو ہوسکتا ہے کہ وہ ان دونوں کے میک اپ میں خود یا اپنے ساتھیوں کو اندر بھجوا دے''...... سارگ نے کہا تو کرنل اسکاٹ اس طرح ہنس پڑا جیسے سارگ نے کوئی انتہائی احمقانہ بات کی ہو۔

''کیوں تم اس طرح کیوں ہنس رہے ہو''...... سارگ نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔

''تم نے بات ہی ایسی کر دی ہے۔ تمہیں میں پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ ہیڈ کوارٹر کے گیٹ پر اور سامنے والے راستے پر ایسی حساس مشینری نصب ہے کہ وہ میک اپ کو فوری چیک کر لیتی ہے اور نہ صرف میک اپ بلکہ ہر آدمی کے مخصوص جسمانی نشانات بھی چیکنگ مشینری کے کمپیوٹر میں فیڈ ہیں اس لئے کوئی غلط آدمی کسی صورت بھی ہیڈ کوارٹر میں داخل ہی نہیں ہوسکتا۔ پھر تمہارے ایسا سوچنے سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ تم ضرورت سے زیادہ ہی عمران سے مرعوب ہو''...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

''تم درست کہہ رہے ہو کرنل اسکاٹ۔ واقعی میں ضرورت سے زیادہ ہی محتاط ہو گیا ہوں''...... سارگ نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً بیس منٹ بعد انٹرکام کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو کرنل اسکاٹ نے ہاتھ بڑھا کر رسیو اٹھا لیا۔

''یس''...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

''شیرٹن نے کال کی ہے باس۔ اس کا کہنا ہے کہ ان دونوں کو کسی کی موجودگی کا شک ہوا تھا اور وہ چیکنگ کرتے ہوئے خاصی دور نکل گئے تھے۔ اس لئے کال نہیں کر سکے۔ اب وہ واپس آئے ہیں تو کال کر رہے ہیں''...... دوسری طرف سے ہیرلڈ کی آواز سنائی دی۔

''شیرٹن سے میری بات کراؤ''...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

''تھری ایکس پر بات کر لیں باس''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل اسکاٹ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے رسیور کریڈل پر رکھا اور میز پر موجود ایک بڑے سے ریموٹ کنٹرول نما آلے کو اٹھا کر اس پر ایک بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے مشین سے پہلے تو ہلکی سی کھڑکھڑاہٹ جیسی آواز ابھری پھر ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''شیرٹن بول رہا ہوں چیف''...... بولنے والے کا لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

''چیف بول رہا ہوں شیرٹن۔ پوری تفصیل بتاؤ۔ تمہیں کس وجہ سے شک ہوا تھا اور کیسی چیکنگ کی ہے تم نے''...... کرنل اسکاٹ نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

''چیف۔ میں اور رابرٹ دونوں چیکنگ سپاٹ پر موجود تھے کہ ہمیں دور سے ایسی کھڑکھڑاہٹ کی آواز سنائی دی جیسے کوئی آدمی جھاڑیوں میں حرکت کر رہا ہو۔ اس پر ہم نے ٹیلی سکوپ سے

چیکنگ کی تو ہمیں مزید شبہ ہو گیا چنانچہ ہم دونوں نے دو مختلف سمتوں سے جا کر اسے پکڑنے کا پلان بنایا۔ اس چکر میں ہم کافی دور نکل گئے لیکن آخر کار جب ہم نے اسے پکڑا تو وہ بلون بندر تھا۔ چنانچہ ہم واپس آ کر اب اطلاع دے رہے ہیں"...... شیرٹن نے کہا۔

"اوہ۔ بلون بندر واقعی انسانوں جیسی حرکتیں ہی کرتا ہے۔ اوکے۔ بہرحال پوری طرح محتاط رہنا"...... کرنل اسکاٹ نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ریموٹ کنٹرول جیسے آلے کا بٹن پریس کر کے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"کیا یہاں جنگلوں میں بلون بندر پائے جاتے ہیں"۔ سارگ نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ہاں اور یہ چوٹیوں پر رہتے ہیں۔ کبھی کبھار کوئی ادھر بھی آ نکلتا ہے۔ بہرحال اکثر دیکھے جاتے ہیں"...... کرنل اسکاٹ نے جواب دیا اور سارگ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میرا خیال ہے باس کہ یہ عمران اب انگالا کے روپ میں یہاں نہیں آ رہا۔ ورنہ اب تک وہ لازماً یہاں پہنچ چکا ہوتا۔ اسے شاید کسی نہ کسی طرح اس بات کی اطلاع مل چکی ہے کہ ہمیں اس بات کا علم ہو گیا ہے کہ وہ انگالا کے روپ میں آ رہا ہے"...... کچھ دیر بعد کراسن نے کہا۔

"ہاں لگتا تو ایسا ہی ہے۔ ویسے بھی یہاں آنے کے بعد میں

نے جو انتظامات دیکھے ہیں ان کے مطابق وہ میک اپ میں کسی صورت بھی اندر داخل نہیں ہو سکتا اس لئے میرے ذہن میں جو خوف تھا کہ وہ انگالا کے روپ میں یہاں آ کر سب کچھ تباہ نہ کر دے وہ ختم ہو گیا۔ اب صرف یہ معلوم کرنا ہے کہ اس کا آئندہ اقدام کیا ہو سکتا ہے"...... سارگ نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہیڈ کوارٹر تو اس کی اپروچ سے بہرحال باہر ہے۔ یہاں اس کا داؤ کسی صورت بھی نہیں چل سکتا۔ یہاں کے انتظامات ہی ایسے ہیں۔ باہر وہ جو چاہے کرتا رہے ہمیں کوئی فرق نہیں پڑتا"...... کرنل اسکاٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ پھر میں آرام کرتا ہوں۔ رات کافی ہو گئی ہے۔ اگر کوئی ایمرجنسی ہو تو فوراً مجھے اٹھا دینا"...... اچانک سارگ نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی کراسن اور کرنل اسکاٹ بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"سکون سے آرام کرو۔ یہاں کوئی ایمرجنسی نہیں ہو سکتی۔ آؤ میں تمہیں تمہارے کمرے دکھا دوں"...... کرنل اسکاٹ نے کہا اور سارگ نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ تینوں اس شیشے والے کیبن سے نکل کر ہال سے ہوتے ہوئے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ ان کے چہروں پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

ہیڈ کوارٹر والی پہاڑی کی عقبی طرف پھیلے ہوئے جنگل میں عمران اپنے ساتھیوں سمیت بڑے محتاط انداز میں آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ ٹائیگر دوسرے ساتھیوں کی مدد سے پہرہ دینے والے دونوں افراد کو اغوا کر کے غار میں لے آیا تھا جہاں عمران نے اپنے مخصوص حربوں سے ان کی زبانیں کھلوا لیں اور یہ اتفاق تھا کہ شیرٹن اس وقت سے اس ہیڈ کوارٹر میں موجود تھا جب سے یہ ہیڈ کوارٹر قائم کیا گیا تھا اس لئے اسے اس ہیڈ کوارٹر کے بارے میں ایسی تمام تفصیلات کا بھی پوری طرح علم تھا جن سے انگالا بھی آگاہ نہ تھا۔

اس لئے اس سے معلومات حاصل کرنے کے بعد عمران نے دو گروپ بنانے والا آئیڈیا ڈراپ کر دیا تھا۔ پھر وہ خود اس چیکنگ سپاٹ پر گیا اور اس نے وہاں موجود مخصوص ٹرانسمیٹر سے شیرٹن کی آواز میں پہلے آؤٹ فیلڈ انچارج ہیرلڈ اور پھر ہیڈ کوارٹر انچارج کرنل اسکاٹ سے بات کی اور اسے یہ کہہ کر مطمئن کر دیا کہ وہ

بلون بندر کو انسان سمجھ کر اس کے پیچھے بھاگتے رہے تھے اس لئے وہ مخصوص وقت پر کال نہ کر سکے تھے اور کرنل اسکاٹ مطمئن ہو گیا تھا۔

عمران نے ایسا کرنا اس لئے ضروری سمجھا تھا تاکہ ہیڈ کوارٹر والے صبح تک ان کی طرف سے مطمئن رہیں۔ شیرٹن سے عمران کو چند اہم باتوں کا علم ہوا تھا۔ ایک تو یہ کہ ہیڈ کوارٹر کو الیکٹرک سپلائی کے لئے جن مخصوص بیٹریوں کا انتظام کیا گیا تھا وہ ہیڈ کوارٹر سے علیحدہ نہیں بلکہ ہیڈ کوارٹر کے اندر ہی موجود ہیں اور ہیڈ کوارٹر میں داخل ہوئے بغیر ان بیٹریوں تک پہنچنا ناممکن ہے اور دوسری بات یہ کہ سامنے کی طرف سے کسی بھی صورت میں کوئی غلط آدمی ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو ہی نہیں سکتا۔ لیکن سب سے اہم بات جو شیرٹن نے بتائی وہ یہ تھی کہ ہیڈ کوارٹر کے عقبی طرف دو ایمرجنسی راستے بنائے گئے تھے جنہیں بعد میں چیف انگالا نے بند کرا دیا تھا۔

عمران نے اس سے ان راستوں کے بارے میں پوری تفصیل حاصل کی اور اس کے بعد شیرٹن اور اس کے ساتھی کو ہلاک کر دیا گیا۔ اس کے فوری بعد عمران نے اپنے ساتھیوں کو تیاری کا حکم دے دیا اور پھر وہ ایک لمبا چکر کاٹ کر آدھی رات کے بعد ہیڈ کوارٹر والی پہاڑی کی عقبی سمت پہنچ گئے تھے۔

”عمران صاحب شیرٹن نے تو بتایا ہے کہ دونوں راستے مکمل طور پر بلاک کر دیئے گئے ہیں۔ آپ انہیں کیسے کھولیں گے“...... صفدر

نے عمران نے مخاطب ہو کر کہا۔

”تمہیں علی بابا چالیس چوروں والی کہانی تو یاد ہے۔ بس وہی منتر پڑھوں گا یعنی کھل جا سم سم اور سارے راستے خودبخود کھل جائیں گے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب۔ آپ کی پلاننگ میں ایک بنیادی غلطی موجود ہے“...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی سنجیدگی کے تاثرات نمودار ہو گئے کیونکہ وہ جانتا تھا کہ کیپٹن شکیل بے حد کم بولتا ہے لیکن وہ جب بھی بولتا ہے تو اس کی بات میں بہرحال وزن ہوتا ہے۔

”کون سی غلطی“...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”آپ نے شاید یہ پلاننگ بنائی ہے کہ آپ اس راستے کو سپیشل ڈائنامیٹ سے اوپن کر کے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو جائیں گے لیکن آپ نے اس بات پر غور نہیں کیا کہ شیرٹن کے کہنے کے مطابق ان دونوں بلاک راستوں کے عقبی طرف مخصوص حفاظتی سائرن لگائے گئے ہیں اس لئے جیسے ہی آپ نے ان راستوں کو اوپن کیا۔ ان مخصوص سائرنوں کی وجہ سے پورے ہیڈ کوارٹر کو اس کا علم ہو جائے گا۔ اس کے بعد کیا ہو گا یہ آپ مجھ سے زیادہ بہتر سمجھ سکتے ہیں“...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

”اس سارے تجزیے میں وہی ایک بنیادی غلطی ہے جس کا اشارہ تم نے پہلے کیا تھا“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کون سی غلطی“...... کیپٹن شکیل نے چونک کر پوچھا۔

”یہی کہ میری پلاننگ یہ ہے کہ میں ان راستوں کو ڈائنامیٹ سے اوپن کروں گا۔ میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ سائرن بجیں یا نہ بجیں۔ دھماکے ہی ہیڈ کوارٹر میں اطلاع دینے کے لئے کافی ثابت ہوں گے“...... عمران نے کہا۔

”تو پھر آپ کی پلاننگ کیا ہے۔ آپ عقبی راستے پر ہی جا رہے ہیں“...... کیپٹن شکیل نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”تمہیں معلوم ہے کہ میں نے شیرٹن سے سامنے والے راستے کے بارے میں پوری تفصیلات معلوم کی تھیں۔ صرف اس لئے کہ میں وہاں موجود مشینری کے بارے میں معلوم کرنا چاہتا تھا۔ جو تفصیلات شیرٹن نے بتائی ہیں ان کے مطابق واقعی وہاں کوئی اجنبی آدمی داخل نہیں ہو سکتا اور جس انداز میں یہ مشینری نصب ہے اس ساری مشینری کو بیک وقت تباہ بھی نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن تم نے یہ بات بھی سنی ہو گی کہ ہیڈ کوارٹر کا مین گیٹ ایک بڑے غار کے دہانے جیسا ہے جسے باقاعدہ چٹان کی مدد سے بند کرنے اور کھولنے کا سسٹم بھی موجود ہے لیکن یہ اندر سے کنٹرول ہوتا ہے“...... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ لیکن“...... کیپٹن شکیل نے پہلے کی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اگر یہ دہانہ بند ہو جائے اور اس کے بعد اسے جام کر دیا

جائے تو پھر کیا ہوگا۔ معلوم ہے تمہیں''...... عمران نے کہا۔

''پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ کیسے جام ہوگا۔ سسٹم اگر جام ہوگا تو اندر سے ہی جام ہوگا۔ باہر سے نہیں۔ دوسری بات یہ کہ ٹرانسمیٹر کال کے ذریعے باہر سے مدد منگوائی جاسکتی ہے اور اسے کھلوایا جا سکتا ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''لیکن باہر سے جو مدد آئے گی وہ سامنے کے راستے سے کیسے گزرے گی۔ وہاں تو ایسی مشینری نصب ہے جو پوری فوج کو ہلاک کرسکتی ہے''...... عمران نے کہا۔

''وہ اسے آف بھی تو کر سکتے ہیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''جب وہ اسے آف کر دیں گے تو اس مین گیٹ سے کوئی بھی اندر داخل ہوسکتا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کیپٹن شکیل بے اختیار چونک پڑا۔

''اوہ۔ اوہ۔ اب میں سمجھ گیا کہ آپ کی یہ پلاننگ ہے۔ ویری گڈ۔ بہت اچھی پلاننگ ہے۔ ویسے اس قدر گہرا پلان سوچنا آپ کا ہی کام ہے۔ میرا ذہن تو اس اینگل پر گیا ہی نہ تھا''...... کیپٹن شکیل نے فوراً اعتراف کرتے ہوئے کہا۔

''کیا پلان ہے۔ میری تو سمجھ میں کوئی بات نہیں آئی''۔ اچانک ساتھ چلتی ہوئی جولیا نے کہا۔

''مس جولیا۔ عمران صاحب نے واقعی انتہائی گہری پلاننگ کی ہے ہم عقبی طرف سے اوپر چوٹی پر جائیں گے اور پھر وہاں سے

نیچے اتریں گے۔ دہانے کے اوپر پہنچ کر عمران صاحب ٹرانسمیٹر کال کریں گے اور شیرٹن کی آواز میں چکر دے کر کسی طرح وہ اس گیٹ کو بند کرائیں گے۔ اس کے بعد اس گیٹ پر اوپر سے چٹانیں پھینکی جائیں گی اور اسے جام کر دیا جائے گا۔ لامحالہ اندر موجود لوگ گیٹ اوپن کرنے کے لئے بیرونی مدد طلب کریں گے اور گیٹ اور مین راستے کی مشینری آف کریں گے۔ جب یہ مدد آئے گی تو اس میں ہم لوگ بھی شامل ہو جائیں گے۔ اس طرح ہم آسانی سے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو جائیں گے''...... کیپٹن شکیل نے عمران کے بولنے سے پہلے خود ہی پلان کی تفصیلات بتاتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ واقعی اچھی تجویز ہے۔ لیکن ہے بہت گہری۔ اس میں دو پوائنٹس قابل غور ہیں۔ ایک تو یہ کہ عمران کس طرح انہیں رضامند کرے گا کہ وہ گیٹ بند کر دیں۔ دوسرا جو بیرونی امداد آئے گی اس میں ہم لوگ کیسے شامل ہوں گے''...... جولیا نے کہا۔

''اس کا بھی کوئی نہ کوئی حل بہرحال عمران صاحب نے سوچا ہی ہوگا''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''کیوں عمران۔ کیا سوچا ہے تم نے''...... جولیا نے اس بار عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''میرے سوچنے سے کیا ہوتا ہے۔ میں تو نجانے کب سے سوچ رہا ہوں کہ بینڈ بجیں۔ چھوہارے بٹیں۔ لیکن''...... عمران نے انتہائی

مایوسانہ لہجے میں کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''پھر وہی بکواس''...... جولیا نے مصنوعی غصیلے لہجے میں کہا۔

''یہی تو مسئلہ ہے کہ میری اتنی اچھی سوچ کو بھی بکواس کہا جا رہا ہے''......عمران نے اسی طرح مایوسانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم سیدھی طرح بات نہیں کر سکتے''...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ عمران اس کی بات کا جواب دیتا۔ اچانک دور سے جھینگر کی آواز سنائی دی اور دوسرے لمحے عمران کے منہ سے بھی جھینگر کی مخصوص تیز آواز نکلنا شروع ہو گئی اور عمران کے سارے ساتھی بے اختیار ٹھٹھک کر رک گئے۔ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک بار پھر جھینگر کی آواز سنائی دی اور عمران نے بھی ایک بار پھر اسی آواز میں جواب دیا۔

''یہ سب کیا ہو رہا ہے۔کون ہے یہ''...... جولیا نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا کیونکہ سارے ساتھی تو یہیں موجود تھے۔

''ٹائیگر ہے''......عمران نے جواب دیا تو جولیا کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی چونک پڑے۔

''لیکن ٹائیگر تو ہمارے ساتھ تھا''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں اپنے عقب میں دیکھتے ہوئے کہا۔

''وہ درمیان میں راستہ بدل گیا تھا۔ میں نے اسے ہدایت کی تھی''......عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا تو جولیا ہونٹ بھینچ

کر خاموش ہو گئی۔ تھوڑی دیر بعد ایک درخت کی اوٹ سے ٹائیگر نمودار ہوا اور تیزی سے عمران کی طرف بڑھنے لگا۔

''باس۔ میں نے چیک کر لیا ہے۔ چوٹی پر ایک چیک پوسٹ موجود ہے''...... ٹائیگر نے قریب پہنچ کر کہا۔

''کتنے آدمی ہیں اس میں''......عمران نے پوچھا۔

''چار ہیں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''صرف چار آدمی''......تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ یہاں افراد کی تعداد کم ہے کیونکہ سارے علاقے کو مشینوں سے چیک کیا جاتا ہے۔ یہاں انسانوں سے زیادہ مشینوں اور سائنسی آلات سے حفاظت کا کام لیا جا رہا ہے''......عمران نے کہا۔

''اب کرنا کیا ہے''......تنویر نے پوچھا۔

''تم ٹائیگر کے ساتھ جاؤ اور ان چاروں کا خاتمہ کر دو۔ لیکن اس طرح کہ اگر ان کا کسی سے کوئی لنک ہو تو ان تک بات نہ پہنچے''......عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا ہوں''......تنویر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''ٹائیگر۔ تم نے کتنے فاصلے سے چیکنگ کی ہے''......عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''تقریباً سو میٹر دور سے باس''...... ٹائیگر نے کہا۔

”خیال رکھنا تنویر۔ ہوسکتا ہے کہ انہوں نے چیکنگ سپاٹ کے اردگرد کوئی چیکنگ مشین لگا رکھی ہو اور سنو۔ کام مکمل کر کے تم نے وہیں رکنا ہے۔ ہم خود ہی اوپر پہنچ جائیں گے“...... عمران نے کہا اور تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”میرا خیال ہے کہ دو کی بجائے تین ساتھیوں کو وہاں جانا چاہئے“...... صفدر نے کہا۔

”اوکے۔ پھر چوہان ان کے ساتھ جائے گا۔ بس میں اتنا چاہتا ہوں کہ تمام کام ایسے طریقے سے ہو کہ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو سکے“...... عمران نے کہا تو تنویر اور چوہان دونوں سر ہلاتے ہوئے ٹائیگر کے ساتھ چل پڑے۔ جب وہ درختوں کی اوٹ میں ان کی نظروں سے غائب ہو گئے تو عمران ایک بار پھر اوپر چڑھنے لگا۔

”اس شیرٹن نے تو یہ بات نہیں بتائی تھی کہ پہاڑی کی چوٹی پر بھی کوئی چیکنگ سپاٹ موجود ہے“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”جس قسم کے حفاظتی انتظامات ہیں ان کے مطابق چوٹی پر چیکنگ سپاٹ ہونا ضروری تھا ورنہ تم جیسے ذہین آدمی ہیڈ کوارٹر میں آسانی سے داخل ہو سکتے ہیں“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”بات تو آپ کی درست ہے لیکن بہرحال اس چیکنگ سپاٹ پر قبضہ کرنے سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کی پلاننگ وہی ہے جو میں نے بتائی ہے“...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”پلاننگ پہلے سے حتمی طور پر نہیں بنائی جا سکتی۔ موقع کے

مطابق جیسی صورتحال سامنے آتی ہے ویسی ہی پلاننگ کی جاتی ہے۔ تمہاری پلاننگ میں واقعی بنیادی طور پر دو خامیاں ہیں اور ان خامیوں کو جولیا نے اپنی ذہانت سے تلاش بھی کر لیا ہے“...... عمران نے جواب دیا تو اندھیرا ہونے کے باوجود جولیا کی آنکھوں میں ابھر آنے والی چمک سب نے واضح طور پر دیکھ لی تھی۔

”ان خامیوں پر قابو پایا جا سکتا ہے“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”ہاں بشرطیکہ ہمارے پاس فوجی یونیفارمز ہوں اور میک اپ کا سامان ہو۔ وغیرہ وغیرہ“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”پھر آپ نے کیا سوچا ہے“...... کیپٹن شکیل نے شاید پہلی بار زچ ہوتے ہوئے کہا۔

”پہلے بھی میں نے بتایا ہے کہ میرا سوچا ہوا کب پورا ہوتا ہے۔ جواب ہو گا۔ ویسے اگر جولیا چاہے تو ابھی پورا ہو سکتا ہے۔ اسی لئے تو میں نے تنویر کو وہاں بھیجا ہے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن جولیا نے بے اختیار منہ دوسری طرف کر لیا اور ساتھ چلنے والے سب ساتھی زیر لب مسکرا دیئے۔ کافی بلندی پر پہنچ کر عمران نے ہاتھ اٹھا کر سب کو رکنے کا اشارہ کیا۔

”صفدر۔ کسی اونچے درخت پر چڑھ کر نائٹ ٹیلی سکوپ سے صورتحال کو چیک کرو۔ اب یہاں سے آگے جانا ہمارے لئے خطرناک بھی ثابت ہو سکتا ہے“...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں صفدر سے مخاطب ہو کر کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا ایک درخت کی

طرف بڑھ گیا۔ جدید انداز کی ہلکی پھلکی نائٹ ٹیلی سکوپ اس کے گلے میں پہلے سے لٹک رہی تھی۔ چند لمحوں بعد وہ درخت کی شاخوں میں غائب ہو گیا اور پھر تقریباً پانچ منٹ بعد اس کی واپسی ہوئی۔

”تنویر، چوہان اور ٹائیگر تینوں کامیاب ہو چکے ہیں۔ اب کوئی خطرہ نہیں ہے“...... صفدر نے کہا تو عمران نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلایا اور ایک بار پھر وہ سب اوپر چڑھنے لگے اور پھر تھوڑی دیر بعد چوٹی پر پہنچ چکے تھے۔ جہاں واقعی ایک چھوٹا سا چیکنگ سپاٹ موجود تھا۔ جہاں چار آدمیوں کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔

”یہاں کوئی حفاظتی انتظامات نہ تھے اس لئے کوئی مشکل پیش نہیں آئی“...... چوہان نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے چیکنگ سپاٹ پر موجود ٹرانسمیٹر کو غور سے دیکھا اور پھر اپنے کاندھے پر موجود سیاہ رنگ کا تھیلا اتار کر نیچے رکھا اور اسے کھول کر اس میں سے ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر باہر نکالا اور اس ٹرانسمیٹر کا لنک وہاں پہلے سے موجود ٹرانسمیٹر سے کر دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے والے ٹرانسمیٹر کا بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے چیکنگ سپاٹ پر پہلے سے موجود ٹرانسمیٹر پر ایک بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔

”ہیلو۔ ہیلو۔ عمران کالنگ۔ اوور“...... عمران نے اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا تو وہاں موجود سب ساتھیوں کے

چہروں پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ ان کے چہروں کے تاثرات بتا رہے تھے کہ ان کے ذہن میں کہیں یہ تصور تک نہ تھا کہ عمران اپنے اصل نام اور اصل آواز میں بات کرے گا۔

”کون عمران۔ کون بول رہا ہے۔ اوور“...... اچانک ایک چیختی ہوئی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

”سنو۔ میں عمران بول رہا ہوں۔ ہیڈ کوارٹر انچارج کرنل اسکاٹ سے بات کراؤ۔ فوراً۔ ورنہ تمہارا ہیڈ کوارٹر کسی بہت بڑے حادثے سے بھی دو چار ہو سکتا ہے۔ اوور“...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”ہیلو۔ کرنل اسکاٹ بول رہا ہوں۔ کون بول رہا ہے اور کہاں سے۔ اوور“...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کرنل اسکاٹ کی آواز سنائی دی چونکہ عمران پہلے شیرٹن کی آواز میں کرنل اسکاٹ سے بات چیت کر چکا تھا اس لئے وہ آواز سنتے ہی پہچان گیا تھا کہ بولنے والا کرنل اسکاٹ ہی ہے۔

”مجھے علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) کہتے ہیں۔ میرا تعلق پاکیشیا سے ہے۔ تمہارے چیف انگالا نے سارگ کی اطلاع پر مجھے ٹریپ کر کے ختم کرنے کی کوشش کی تھی لیکن وہ احمق آدمی تھا اس لئے مارا گیا۔ اوور“...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''تو پھر تم کیا چاہتے ہو۔ اوور''...... کرنل اسکاٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں نے یہ کال اس لئے کی ہے کہ تمہارا ہیڈ کوارٹر اس وقت شدید خطرے سے دو چار ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ ہیڈ کوارٹر میں تم سمیت تقریباً ڈیڑھ سو کے قریب افراد موجود ہیں۔ اگر تم اپنی اور ان لوگوں کی جانیں بچانا چاہتے ہو تو میں تمہیں ایک موقع دے سکتا ہوں تم اپنے آدمیوں سمیت ایک گھنٹے کے اندر اندر ہیڈ کوارٹر سے باہر نکل جاؤ۔ ایک گھنٹے بعد تمہارا ہیڈ کوارٹر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نیست و نابود ہو جائے گا۔ اوور اینڈ آل''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

''یہ کیا عمران صاحب۔ کیا واقعی یہ لوگ باہر آجائیں گے''۔ صفدر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''انہیں معلوم نہیں ہو جائے گا کہ ہم چوٹی سے بات کر رہے ہیں۔ یہ تم نے کیا کیا ہے''...... جولیا نے بھی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس جدید ساخت کے ٹرانسمیٹر لنک کی وجہ سے انہیں یہ معلوم ہی نہ ہو سکے گا کہ کال کہاں سے کی گئی ہے۔ باقی رہی یہ بات کہ وہ باہر آئیں گے یا نہیں تو اس کا جواب نفی میں ہے۔ اتنی آسانی سے وہ کسی صورت باہر نہیں آئیں گے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن اس کی نظریں اپنے والے ٹرانسمیٹر پر ہی جمی ہوئی

تھیں۔

چند لمحوں بعد یکلخت ٹرانسمیٹر کا بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگ گیا اور پھر بجھ گیا اور اس کے ساتھ ہی عمران نے اطمینان بھرا طویل سانس لیا اور اپنے والے جدید ساخت کے ٹرانسمیٹر کا لنک وہاں پہلے سے موجود ٹرانسمیٹر سے علیحدہ کر دیا۔ پھر اس نے یہ ٹرانسمیٹر اٹھا کر اپنے تھیلے میں ڈالا اور تھیلا بند کر کے اسے کاندھے پر لاد لیا۔ سب ساتھی خاموشی سے اسے ایسا کرتے دیکھتے رہے۔

''آؤ۔ اب راستہ صاف ہو چکا ہے۔ اب ہم اطمینان سے ہیڈ کوارٹر کے گیٹ تک پہنچ سکتے ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ یہ کیا جادوگری کی ہے تم نے''...... جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ سب اس جدید ٹرانسمیٹر کا کمال ہے۔ اب وہ بیٹھے سر پیٹ رہے ہوں گے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور چیکنگ سپاٹ سے باہر نکل کر وہ تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔ باقی ساتھی بھی اس کے پیچھے چل پڑے۔

''اس جادو کے آلے نے کیا کیا ہے۔ کچھ ہمیں بھی تو بتائیں''...... صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو عمران ہنس پڑا۔

''یہ ٹرانسمیٹر بیک وقت کئی کام کرتا ہے۔ ایک تو یہ کہ اس سے اگر کوئی ٹرانسمیٹر لنک کر کے کال کی جائے تو یہ کال ماخذ چیک نہیں

ہونے دیتا۔ دوسرا یہ کہ جب کال کا ماخذ اچیک کرنے کی کوشش کی جائے تو کمپیوٹر چیکنگ مشین میں گڑبڑ پیدا ہو جاتی ہے۔ اس گڑبڑ کو گو آدھے گھنٹے میں ٹھیک کیا جا سکتا ہے لیکن میرے لئے یہ وقفہ بھی کافی ہے۔ میں نے یہ کال اس لئے اپنی اصل آواز اور اصل نام سے کی تھی تاکہ وہ لوگ فوری طور پر یہ چیک کرنے کی کوشش کریں کہ کال کہاں سے کی گئی ہے اور وہی ہوا۔ انہوں نے اسے چیک کرنے کی کوشش کی اور میرا مقصد حل ہو گیا کہ کمپیوٹر مشینری میں گڑبڑ پیدا ہو گئی اور باہر موجود تمام مشینری چونکہ اس بنیادی کمپیوٹر سے منسلک ہے اس لئے تمام مشینری بھی بند ہو چکی ہے اور اب ہم جب گیٹ پر پہنچیں گے تو سامنے موجود حساس مشینری اب ہمارے خلاف حرکت میں نہ آ سکے گی''...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''لیکن اس سے ہمیں کیا فائدہ ہو گا۔ وہ لوگ تو اب پوری طرح چوکنا ہوں گے''...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہوتے رہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ اب ڈھلوان سے اتر رہے تھے۔

اچانک کچھ نیچے تیز گڑگڑاہٹ کی آوازیں سنائی دینے لگیں تو عمران کے علاوہ باقی سب بے اختیار اچھل پڑے جبکہ عمران کے چہرے پر شرارت بھری مسکراہٹ ابھر آئی تھی۔

''یہ کیسی آوازیں ہیں''...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

''یہ ہیڈ کوارٹر کا بڑا گیٹ بند کیا جا رہا ہے تاکہ کوئی خطرہ اندر داخل نہ ہو سکے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''لیکن پھر کیا ہو گا''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''وہی ہو گا جو منظور خدا ہو گا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی رفتار اور زیادہ تیز ہو گئی۔ چند لمحوں بعد وہ اس جگہ پہنچ گئے جہاں نیچے سے آنے والا ایک چوڑا راستہ پہاڑی کے اندر غائب ہو رہا تھا اور بڑی بڑی سیاہ رنگ کی چٹانوں نے اس راستے کو روک رکھا تھا۔

''یہ ہے فاسٹ فائٹرز کے ہیڈ کوارٹر کا مین گیٹ''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ یہ دو بہت بڑی اور موٹی چٹانیں تھی جو ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح جڑی ہوئی تھیں کہ درمیان میں صرف ایک معمولی سی درز نظر آ رہی تھی۔

''ٹائیگر''...... عمران نے ٹائیگر کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

''یس باس''...... ٹائیگر نے چونک کر کہا۔

''زیرو سکس فائر کرو''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے جلدی سے اپنے کاندھے پر موجود تھیلے کو ایک جھٹکے سے گھما کر سامنے کی طرف کیا اور اس کا منہ کھول کر اس نے اس کے اندر ہاتھ ڈالا اور دوسرے لمحے جب اس کا ہاتھ باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں چپٹی اور چھوٹی نال کا ایک پسٹل موجود تھا۔

''یہ تو بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کرنے والا پستول ہے۔

کیا آپ اندر گیس فائر کرانا چاہتے ہیں“...... صفدر نے پستول دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”نہیں۔ یہ چٹانیں اس طرح بند ہیں کہ اندر کوئی گیس جا ہی نہیں سکتی اور اگر چلی بھی جائے تو اتنے بڑے ہیڈ کوارٹر کے لئے تو نجانے کتنی گیس کی ضرورت پڑے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے ٹائیگر قدم بڑھاتا ہوا ان چٹانوں کے قریب پہنچا اور پھر اس نے پستول کا رخ چٹانوں کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا۔ کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی پستول سے سرخ رنگ کا ایک کیپسول نکلا اور چٹان سے ٹکرا کر پھٹ گیا۔

کیپسول پھٹتے ہی تیز سرخ رنگ کا دھواں سا اس چٹان کے گرد چاروں طرف پھیلتا چلا گیا۔ ٹائیگر نے دوسرا فائر کیا اور پھر وہ لگاتار فائر کرتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد پستول خالی ہونے کی آواز سنائی دی تو ٹائیگر واپس مڑ آیا۔ اس نے خالی پستول تھیلے میں ڈال لیا تھا۔ چٹانیں اب دھوئیں میں غائب ہو چکی تھیں۔

”آؤ۔ اب ادھر کا کام مکمل ہو گیا ہے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور واپس اوپر چڑھنے لگا۔

”یہ تم آخر کیا کرتے پھر رہے ہو۔ کیا ہم ٹائیگر سے بھی کم حیثیت رکھتے ہیں کہ تم اسے تو پہلے سے سب کچھ بتا دیتے ہو لیکن ہمیں کچھ بتاتے ہی نہیں“...... جولیا نے اس کے ساتھ ہی مڑتے

ہوئے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

”ٹائیگر صرف ہدایات پر عمل کرتا ہے۔ وہ سوالات نہیں کرتا“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”لیکن عمران صاحب۔ کم از کم ہمیں معلوم تو ہونا چاہئے کہ آپ کیا کر رہے ہیں اور اس کا رزلٹ کیا ہو گا“...... صفدر نے قدرے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

”ارے تم بھی ناراض ہو گئے۔ اصل بات یہ ہے کہ جب تک کسی آئیڈیئے کا حتمی رزلٹ سامنے نہ آ جائے اس وقت تک اس کے بارے میں کچھ کہنا فضول ہوتا ہے۔ بہرحال میں کوشش کر رہا ہوں کہ ہیڈ کوارٹر میں موجود افراد کو اس طرح بے بس کر دوں کہ وہ خود ہمیں اندر آنے اور کارروائی کرنے کا راستہ دے دیں“۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس دوران وہ اوپر چوٹی کی طرف چڑھتے بھی جا رہے تھے۔

”اس بے ہوش کر دینے والی گیس سے کیا ہو گا۔ یہ کارروائی آپ نے کیوں کی ہے“...... صفدر نے پوچھا۔

”یہ گیس صرف انسانوں کو ہی بے ہوش نہیں کرتی۔ بے جان چیزوں کو بھی بے ہوش کر دیتی ہے۔ مطلب ہے کہ جس سسٹم کے تحت ان چٹانوں کو کھولا اور بند کیا جاتا ہے۔ اس سسٹم پر بھی یہ اثر انداز ہو گئی ہے کیونکہ ایسے سسٹم کا بنیادی میٹریل کرانگ دھات سے تیار کیا جاتا ہے۔ جو بے پناہ دباؤ اور کھنچاؤ برداشت کر سکتا ہے

اور یہ گیس کرانگ میں ایسی کیمیائی تبدیلیاں پیدا کر دیتی ہے کہ اس کی کارکردگی بگڑ جاتی ہے۔ مطلب یہ کہ اس گیس کے فائر ہونے کے بعد اب جب تک ان چٹانوں کو کھولنے اور بند کرنے کے تمام سسٹم کو مکمل طور پر تبدیل نہ کر دیا جائے چٹانیں معمولی سی حرکت بھی نہ کر سکیں گی اور باہر سے انہیں اگر بموں سے تباہ کر دیا جائے تو اور بات ہے۔ ورنہ یہ اب کسی صورت بھی نہیں کھل سکتیں۔ ٹرانسمیٹر جام ہو چکے ہیں۔ اب وہ سب لوگ اس ہیڈ کوارٹر کے اندر محبوس ہو چکے ہیں اور یہی ہماری کامیابی ہے''...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''لیکن اس میں ہماری کامیابی کیا ہے۔ تم نے پہلے بتایا تھا کہ آدھے گھنٹے کے اندر وہ کمپیوٹر کو درست کر سکتے ہیں اور اگر نہ بھی کر سکیں تو ان کے محبوس ہونے سے کیا فرق پڑے گا۔ ان کے پاس علیحدہ بھی تو ٹرانسمیٹر ہوں گے وہ ان کی مدد سے باہر سے امداد طلب کر سکتے ہیں''...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''میں نے ان کے فوری طور پر باہر نکلنے کا راستہ بند کر دیا ہے اور اب دیکھنا کہ ان کے ساتھ کیا ہوتا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک بار پھر چوٹی پر بنے ہوئے چیکنگ سپاٹ پر پہنچ گئے لیکن وہاں پہنچتے ہی وہ سب بے اختیار چونک پڑے کیونکہ چیکنگ سپاٹ کے قریب ایک بڑا سا پتھر ہٹا ہوا تھا اور نیچے سے مدھم سی روشنی اوپر آ رہی تھی لیکن یہ روشنی چکر کاٹ

کر آتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

''یہ۔ یہ کیا ہے''...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

''یہ تازہ ہوا حاصل کرنے کا انتظام ہے۔ یہاں سے تازہ ہوا ہیڈ کوارٹر میں کھینچی جا رہی ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''لیکن یہ پہلے تو موجود نہ تھا''...... صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

''پہلے مین گیٹ کھلا ہوا تھا۔ اس لئے اس کو کھولنے کی ضرورت نہ تھی۔ اب مین گیٹ بند ہے اس لئے اسے یہاں سے کھولا گیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''پھر اب کیا ہو گا''...... صفدر نے ایسے لہجے میں کہا جیسے چھوٹے بچے شعبدہ باز سے تعجب بھرے انداز میں سوال کرتے ہیں۔

''اب وہ گیٹ نہ کھول سکیں گے اور باہر نکلنے کا اور کوئی راستہ بھی نہیں ہے۔ اس لئے اب وہ چوہے دان میں پھنس گئے ہیں اور اب تازہ ہوا حاصل کرنے کا یہی راستہ باقی رہ گیا ہے۔ اس لئے اب جب ٹائیگر بے ہوش کر دینے والی گیس اندر فائر کرے گا تو اس ہوا کے ساتھ گیس پورے ہیڈ کوارٹر میں پھیل جائے گی اور اس کے بعد اگر ہم ان عقبی خفیہ راستوں کو جب سپر ڈائنامیٹ سے تباہ کریں گے تو پھر لاکھوں سائرن بھی بجتے رہیں تو کسی کے کانوں پر جوں تک نہ رینگے گی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران کی بات سن کر سب کے چہروں پر شدید ترین حیرت کے تاثرات

ابھر آئے۔

''اوہ۔ اوہ۔ اس قدر گہری اور کامیاب پلاننگ صرف تمہارا دماغ ہی سوچ سکتا ہے''...... تنویر نے بے ساختہ لہجے میں کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''اب کیا کہوں۔ باقی تو سب پلاننگ کامیاب ہو ہی جاتی ہے لیکن''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فقرہ ادھورا چھوڑ دیا اور اس بار سب کے ساتھ ساتھ تنویر بھی ہنس پڑا۔

''ٹائیگر۔ تمہارے پاس اس گیس کا دوسرا پسٹل بھی ہے۔ میں نے تمہیں اس اڈے سے دو پسٹل اٹھانے کے لئے کہا تھا''۔ عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس باس۔ موجود ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''تو پھر وہی کارروائی یہاں بھی دوہراؤ''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے تھیلے میں سے پہلے جیسا ایک اور چپٹی نال والا پستول نکالا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے پستول کی نال اس بڑے سوراخ کے کنارے پر رکھ کر اس کا رخ نیچے کی طرف کیا اور پھر مسلسل ٹریگر دباتا چلا گیا۔

''ہمیں پیچھے ہٹ جانا چاہئے۔ گیس باہر بھی تو نکلے گی''۔ صفدر نے کہا۔

''نہیں۔ یہ ہوا مشین کے ذریعے کھینچی جا رہی ہے تاکہ زیادہ

سے زیادہ ہوا اندر جا سکے۔ کیونکہ وہ زیادہ دیر تک اسے کھلا رکھنے کا رسک نہیں لے سکتے۔ اس لئے گیس اندر ہی جائے گی باہر نہیں آئے گی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر سب نے دیکھا کہ واقعی عمران کی بات درست ثابت ہوئی۔ گیس کی بو تک باہر نہ آئی بلکہ وہ اندر ہی غائب ہوتی جا رہی تھی۔ چند لمحوں بعد جب خالی ٹریگر دبنے کی آواز سنائی دی تو ٹائیگر نے ہاتھ واپس کھینچ لیا۔

''آؤ اب واپس عقبی طرف چلیں تاکہ عقبی راستہ تلاش کر کے اسے کھولا جا سکے''...... عمران نے اطمینان بھرا طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر سب سر ہلاتے ہوئے عقبی طرف کو روانہ ہو گئے۔ ان سب کے چہروں پر مسرت کے تاثرات تھے۔ عمران نے واقعی ناممکن نظر آنے والے کام کو ممکن کر دکھایا تھا۔

کرنل اسکاٹ کا چہرہ غصے سے بگڑا ہوا تھا۔ وہ اس وقت مین مشنری ہال میں موجود تھا اور وہاں موجود تمام مشینری جو اس سے پہلے کام کر رہی تھی اب ساکت نظر آ رہی تھی۔

"یہ۔ یہ سب کیسے ہو گیا۔ یہ کیسے ہو گیا"...... کرنل اسکاٹ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"باس۔ ماسٹر کمپیوٹر میں کوئی گڑبڑ ہو گئی ہے۔ ہم اسے ٹھیک کر رہے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹے میں یہ ٹھیک ہو جائے گا۔ پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے"...... ایک گنجے سر والے آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ماسٹر کمپیوٹر میں گڑبڑ۔ اوہ۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہیڈ کوارٹر کے سامنے والے راستے پر موجود تمام حفاظتی انتظامات بھی ختم ہو گئے ہوں گے"...... کرنل اسکاٹ نے حیرت سے بری طرح سے اچھلتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ ظاہر ہے۔ ایسا تو ہونا ہی تھا"...... اسی گنجے آدمی نے کہا۔

"اوہ۔ بیڈ۔ رئیلی ویری بیڈ۔ یہ ضرور کوئی سازش ہے۔ جیمز تم مین گیٹ کلوز کر دو۔ جلدی کرو۔ ہو سکتا ہے کہ یہ سارا کھیل اس عمران نے کھیلا ہو اس کی ٹرانسمیٹر کال کے بعد ہی تو یہ سب گڑبڑ ہوئی ہے"...... کرنل اسکاٹ نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... گنجے جیمز نے کہا اور تیزی سے مڑ کر وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ کیونکہ مین گیٹ کھولنے اور بند کرنے والا سسٹم علیحدہ کمرے میں تھا۔

"سارگ کو جگا کر لے آؤ۔ وہ اب فاسٹ فائٹرز کا انچارج ہے۔ اس ساری صورتحال کی اسے خبر ہونی چاہئے۔ جاؤ جلدی اسے جگا کر لے آؤ"...... کرنل اسکاٹ نے غصے سے چیختے ہوئے ایک آدمی سے کہا۔

"یس باس"...... اس آدمی نے کہا اور مڑ کر دروازے کی طرف دوڑتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد سارگ ہال میں داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر گہری پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"کیا ہوا کرنل اسکاٹ۔ کیا ہوا ہے"...... سارگ نے پریشان لہجے میں پوچھا۔ تو کرنل اسکاٹ نے اسے اچانک عمران کی کال آنے اور پھر اس کی کال کا منبع تلاش کرنے سے لے کر ساری مشینری کے ساکت ہو جانے کی روئیداد سنا دی۔

''اوہ۔ اوہ۔ عمران نے یہاں کال کی تھی۔ کیا کہا تھا اس نے''...... سارگ نے اور زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا تو کرنل اسکاٹ نے اسے عمران سے ہونے والی گفتگو کی تمام تفصیل بتا دی۔

''ویری بیڈ۔ رئیلی ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم واقعی کسی خوفناک خطرے سے دوچار ہو چکے ہیں''...... سارگ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر شدید ترین پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''ایسی کوئی بات نہیں سارگ۔ وہ ہمیں نفسیاتی ڈاج دینا چاہتے ہیں اسے انگالا سے یہاں کی فریکوئنسی، یہاں کے آدمیوں کی تعداد کے بارے میں معلوم ہو گیا ہو گا۔ چونکہ اس کے پاس یہاں انگالا کے روپ میں داخل ہونے کا سکوپ نہیں تھا اس لئے اس نے یہ نفسیاتی کھیل کھیلنے کی کوشش کی تا کہ ہم نامعلوم خطرے سے گھبرا کر یہاں سے نکل جائیں اور وہ اچانک ہم پر فائر کھول دے''۔ کرنل اسکاٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''پھر یہ مشینری کیسے بند ہو گئی ہے۔ اپنے آپ تو یہ نہیں ہوئی ہو گی۔ نہیں کرنل اسکاٹ۔ وہ عمران شیطانی دماغ کا مالک ہے۔ ہمیں اس بارے میں انتہائی سنجیدگی سے سوچنا پڑے گا''...... سارگ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''مشینری میں گڑبڑ ہو ہی جاتی ہے۔ میرے آدمی ماسٹر کمپیوٹر کو

ٹھیک کر رہے ہیں۔ جلد ہی وہ اسے ٹھیک کر لیں گے۔ ویسے احتیاطاً میں نے مین گیٹ بند کرنے کا حکم دے دیا ہے''...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

''مین گیٹ۔ کیوں''...... سارگ نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

''اس لئے کہ تمام مشینری کا تعلق اسی بنیادی کمپیوٹر سے ہے اور کمپیوٹر خراب ہونے کے بعد مین گیٹ کے سامنے والے راستے پر جو حساس چیکنگ مشینری موجود ہے وہ بھی بند ہو گئی ہو گی۔ ایسی صورتحال میں کوئی آدمی بغیر کسی چیکنگ کے اندر داخل ہو سکتا ہے''...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ یہ بات ہے۔ اوہ۔ تم نے واقعی انتہائی عقلمندی دکھائی ہے کرنل اسکاٹ۔ یقیناً عمران کا یہی پلان ہو گا کہ اس طرح وہ مشینری کو جام کر کے آسانی سے یہاں پہنچ سکتا ہے''...... سارگ نے تیز لہجے میں کہا۔

''عمران کا اس سے کیا تعلق۔ کمپیوٹر میں گڑبڑ عمران کی وجہ سے تو نہیں ہوئی۔ میں نے تو حفظ ماتقدم کے طور پر ایسا کیا ہے''۔ کرنل اسکاٹ نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔ حالانکہ سارگ کے آنے سے پہلے وہ خود اسے گہری سازش قرار دے رہا تھا لیکن سارگ کے سامنے اس نے اپنا موقف ہی بدل لیا تھا۔

''لیکن کمپیوٹر میں گڑبڑ اس کی کال کے بعد ہی ہوئی ہے۔ تمہیں

اس بات کو بھی ذہن میں رکھنا چاہئے“...... سارگ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”وہ تو ایک عام سی کال تھی۔ اس سے کیا گڑبڑ ہوسکتی ہے۔ بہرحال اگر عمران نے بھی ایسا کیا ہے تب بھی میرے سامنے اس کی ذہانت اور پلاننگ کسی صورت بھی کامیاب نہیں ہوسکتی“۔ کرنل اسکاٹ نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ سارگ کوئی بات کرتا۔ جیمز واپس ہال میں داخل ہوا۔

”باس۔ حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے۔ مین گیٹ بند کر دیا گیا ہے اور اپر ائیر سکر کو اوپن کر دیا گیا ہے“...... جیمز نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”اپر ائیر سکر کا کیا مطلب“...... سارگ نے چونک کر پوچھا۔

”مین گیٹ سے تازہ ہوا اندر آتی رہتی ہے۔ اب جبکہ مین گیٹ کو بند کر دیا گیا ہے تو اس کے ساتھ ہی پہاڑی کی چوٹی پر بنا ہوا ایک مخصوص طرز کا روشندان کھول دیا گیا ہے جس میں ائیر سکنگ مشین لگی ہوئی ہے جو باہر سے تازہ ہوا کو انتہائی تیزی سے اندر کھینچ کر ہیڈ کوارٹر میں پھیلا دیتی ہے۔ یہاں چونکہ کافی مشینری بھی موجود ہے اور ایٹمی بیٹریاں بھی۔ پھر دو سو کے قریب افراد بھی۔ اس لئے تازہ ہوا کی اشد ضرورت رہتی ہے“...... کرنل اسکاٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”لیکن اس طرح ہیڈ کوارٹر رسک میں پڑ سکتا ہے۔ کیونکہ کوئی

اوپر سے بے ہوش کر دینے والی گیس اندر فائر کر دے تو پورا ہیڈ کوارٹر ہی ڈھیر ہو جائے گا“...... سارگ نے کہا۔

”کون ایسا کرے گا۔ اپر چوٹی پر جہاں یہ ہوا دان موجود ہے وہاں ہماری چیکنگ پوسٹ بھی موجود ہے اور وہاں چار آدمی باقاعدہ پہرہ بھی دے رہے ہیں“...... کرنل اسکاٹ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”پھر ٹھیک ہے۔ بہرحال تم جس قدر جلد ممکن ہو سکے کمپیوٹر کو ٹھیک کراؤ۔ نجانے کیا بات ہے کہ میری چھٹی حس کسی بڑے خطرے کی نشاندہی کر رہی ہے۔ یہاں گیس ماسکس تو ہوں گے“...... سارگ نے کہا۔

”گیس ماسکس۔ ہیں تو سہی لیکن“...... کرنل اسکاٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”تم بتاؤ تو سہی کتنے گیس ماسک ہیں“...... سارگ نے کہا۔

”میرا خیال ہے دس تو ہوں گے۔ یہ ایٹمک بیٹریوں کے حصے میں جاتے ہوئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ لیکن تم کیوں پوچھ رہے ہو“...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

”تم فوراً وہ گیس ماسک منگواؤ۔ ابھی اور اسی وقت“...... اس بار سارگ کا لہجہ سرد اور تحکمانہ تھا۔

”جیمز۔ گیس ماسکس لے آؤ“...... کرنل اسکاٹ ایک لمحے تک سارگ کو دیکھتا رہا پھر اس نے مڑ کر اس گنجے جیمز کو حکم دیا جو پہلے

ہیڈ کوارٹر کا گیٹ بند کر کے آیا تھا۔

"یس باس"...... جیمز نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"جلدی کرو"...... سارگ نے جیمز سے مخاطب ہو کر سخت لہجے میں کہا۔

"یس چیف"...... جیمز نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"تو تمہارے ذہن میں یہ بات بیٹھ گئی ہے کہ یہ سب کچھ عمران کر رہا ہے اور اب وہ اوپر سے گیس فائر کر دے گا"...... کرنل اسکاٹ نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کرنل اسکاٹ۔ میں ایسا حفظ ماتقدم کے طور پر کر رہا ہوں۔ کچھ بھی ممکن ہو سکتا ہے"...... سارگ نے منہ بناتے ہوئے کہا اور کرنل اسکاٹ خاموش ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد جیمز جدید ٹائپ کے دس گیس ماسک لے آیا جن میں آپس میں گفتگو کرنے کے لئے باقاعدہ ٹرانسمیٹر نصب تھے۔

"گیس ماسکس مجھے دے دو۔ ایک میں پہنوں گا اور ایک کراسن کے لئے۔ ایک تم پہن لو اور باقی سات ان انجینئرز کو دے دو جو کمپیوٹر کی گڑبڑ کو ٹھیک کر رہے ہیں"...... سارگ نے ایک گیس ماسک جیمز سے لے کر اسے سر پر چڑھاتے ہوئے کہا۔

"مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر گیس فائر بھی ہوئی تو میں مین گیٹ کھلوا دوں گا۔ اس طرح گیس کا اثر ختم ہو جائے گا"۔

کرنل اسکاٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کرنل اسکاٹ۔ میں فاسٹ فائٹرز کا چیف ہوں۔ سمجھے۔ اس لئے میں جو حکم دے رہا ہوں وہی کرو"...... سارگ نے یکلخت تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے"...... کرنل اسکاٹ نے کہا اور ایک گیس ماسک اٹھا کر پہننا شروع کر دیا۔

"جیمز۔ ایک گیس ماسک تم پہن لو اور باقی چھ انجینئرز میں تقسیم کر دو"...... کرنل اسکاٹ نے جیمز سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"...... جیمز نے جواب دیا۔

"کراسن سو رہا ہے۔ اسے اٹھاؤ اور اسے حالات بتا کر یہ گیس ماسک اسے دے کر یہاں بھجوا دو"...... سارگ نے کہا اور جیمز سر ہلاتا ہوا باقی گیس ماسک اٹھائے واپس بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد کراسن بھی ہال میں پہنچ گیا۔ اس نے سر پر گیس ماسک پہنا ہوا تھا لیکن ابھی اسے منہ پر نہ چڑھایا تھا۔

"کیا ہوا چیف۔ یہ جیمز صاحب بتا رہے تھے کہ آپ کسی خطرے کی بات کر رہے ہیں"...... کراسن نے سارگ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ کوئی بڑا خطرہ پیش آنے والا ہے۔ بہرحال دیکھو کیا ہوتا ہے"...... سارگ نے گول مول سا جواب دیا اور پھر تقریباً دس منٹ بعد یکلخت بیرونی دروازے کی

طرف سے کسی کے بے تحاشا بھاگتے قدموں کی آواز سنائی دی۔ وہ سب چونک کر بے اختیار بیرونی دروازے کی طرف مڑ گئے۔ اسی لمحے جیمز بھاگتا ہوا اندر آیا۔

''باس۔ اس ائیر سکر سے سرخ رنگ کی گیس مسلسل فائر کی جا رہی ہے''...... جیمز نے تیز لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ سارگ کا خیال درست نکلا۔ گیس ماسک پہن لو۔ جلدی کرو''...... کرنل اسکاٹ نے اچھلتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی خود بھی تیزی سے سر پر موجود گیس ماسک کو منہ پر چڑھا لیا۔ سارگ اور کراسن نے بھی ایسا ہی کیا اور جیمز نے بھی۔

''انجینئرز کو گیس ماسک دے دیئے ہیں''...... کرنل اسکاٹ نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کرتے ہوئے کہا۔

''یس باس۔ میں وہاں سے واپس آرہا تھا کہ میں نے گیس کو پھیلتے ہوئے دیکھا تو میں نے فوراً ہی ائیر سکر بند کر دیا لیکن کافی مقدار میں گیس اندر فائر ہو چکی ہے۔ اس لئے کیا مین گیٹ کھول دوں ورنہ دس افراد کے علاوہ باقی سب بے ہوش ہو جائیں گے''...... جیمز نے بھی ٹرانسمیٹر کے ذریعے جواب دیا۔ چونکہ ٹرانسمیٹر سارگ اور کراسن نے بھی آن کر لئے تھے اس لئے گفتگو وہ بھی سن رہے تھے۔

''نہیں۔ اس طرح عمران کو اندر گھس آنے کا موقع مل جائے

گا''...... سارگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ایسی کوئی بات نہیں۔ مین گیٹ کے پاس سپیشل ریز مشین موجود ہے جو کسی ذی روح کو کسی صورت بھی اندر نہ آنے دے گی۔ جاؤ جیمز گیٹ کھول دو اور سپیشل ریز مشین آن کر دو۔ جلدی کرو''...... کرنل اسکاٹ نے کہا اور جیمز تیزی سے مڑا اور ایک بار پھر دوڑتا ہوا ہال سے باہر نکل گیا۔

''میرا خیال درست نکلا۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہاری اوپر چوٹی پر موجود چیکنگ پارٹی بھی ختم ہو چکی ہے۔ بڑی گہری سازش کی ہے اس عمران نے''...... سارگ نے کہا۔

''ہاں۔ اب تو مجھے بھی یقین آ گیا ہے۔ واقعی یہ عمران تو حد درجہ شاطر دماغ آدمی ہے''...... کرنل اسکاٹ نے جواب دیا۔ اسی لمحے اس کے کانوں میں جیمز کی آواز پڑی حالانکہ جیمز وہاں موجود نہ تھا لیکن ٹرانسمیٹر کی وجہ سے فاصلے کی حد ختم ہو گئی تھی۔

''باس۔ باس۔ مین گیٹ نہیں کھل رہا۔ اس کی مشینری جام ہو چکی ہے''...... جیمز کی آواز میں خوف کی لرزش موجود تھی۔

''کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے''...... کرنل اسکاٹ نے کہا اور پھر وہ سب ہی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ باہر راہداری میں اب آہستہ آہستہ ہوا کا رنگ سرخ ہوتا جا رہا تھا اور جب وہ مین گیٹ کے قریب نصب مشین کے قریب پہنچے تو راستے میں انہیں پانچ آدمی فرش پر ڈھیر ہوئے نظر آئے اور تھوڑی

دیر بعد جب کرنل اسکاٹ اور سارگ دونوں کو یقین ہو گیا کہ واقعی گیٹ کھولنے والی مشین جام ہو چکی ہے تو گیس ماسک کے اندر ہی ان کے چہرے بگڑ سے گئے۔

''یہ۔ یہ کیسے ہو گیا۔ میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آ رہا''...... کرنل اسکاٹ نے قدرے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

''یہ سب کچھ کسی گہری پلاننگ کے تحت ہو رہا ہے۔ لیکن میری سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی کہ گیٹ کو جام کرنے سے عمران کو کیا فائدہ حاصل ہو گا''...... سارگ نے کہا۔

''اس طرح تو وہ خود بھی کسی صورت اندر نہیں آ سکے گا''۔ کراسن نے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ اب میں سمجھ گیا کہ عمران نے کیا پلاننگ کی ہے''...... اچانک سارگ کی تیز آواز سنائی دی۔

''کیا پلاننگ کی ہے''...... کرنل اسکاٹ نے پوچھا۔

''وہ یقیناً اب عقبی طرف موجود خفیہ بلاکڈ راستوں کو ڈائنامیٹ سے تباہ کر کے اندر داخل ہو گا۔ اس نے مین گیٹ اسی لئے جام کیا ہے کہ ہم باہر نہ نکل سکیں۔ ہمیں اب ان عقبی راستوں پر پہرہ دینا ہو گا''...... سارگ نے کہا۔

''پہلے یہ تو دیکھ لیں کہ یہاں کتنے لوگ ہوش میں ہیں۔ اس کے بعد ہی کوئی پلاننگ کی جا سکتی ہے''...... کراسن نے کہا۔

''جیمز۔ جا کر چیک کرو کہ انجینئرز نے گیس ماسکس پہن لئے

تھے یا نہیں اور اگر وہ ہوش میں ہوں تو انہیں یہاں لے آؤ''۔ کرنل اسکاٹ نے کہا۔

''اگر انہوں نے پہن لئے ہوں گے تو ٹرانسمیٹر بھی آن کر دیئے ہوں گے انہیں یہیں سے حکم دے کر بلا لو''...... سارگ نے کہا۔

''ہیلو انجینئرز۔ فوراً مین ہال پہنچو۔ فوراً۔ کیا تم میرا حکم سن رہے ہو۔ جواب دو''...... کرنل اسکاٹ نے تیز لہجے میں کہا لیکن دوسری طرف سے کوئی جواب نہ ملا۔

''اس کا مطلب ہے کہ وہ ماسک نہیں پہن سکے اور بے ہوش ہو گئے ہیں۔ یہاں اب ہم صرف چار آدمی ہوش میں ہیں''۔ سارگ نے کہا۔

''جاؤ جیمز۔ جا کر چیک کرو''...... کرنل اسکاٹ نے جیمز سے کہا۔

''یس باس''...... جیمز کی آواز سنائی دی۔ اب ہر طرف گہرے سرخ رنگ کا دھواں سا بھر گیا تھا۔

''گیٹ بند ہو چکا ہے۔ تازہ ہوا والا ہوا دان بھی بند ہے اور انتہائی تیز گیس یہاں موجود ہے۔ اس طرح تو ہم بھی آکسیجن کی کمی کا شکار ہو جائیں گے۔ یہ تو بہت خطرناک صورتحال ہے کرنل اسکاٹ۔ کیا کوئی راستہ ہے جہاں سے ہم فوری طور پر یہاں سے نکل سکیں''...... اچانک سارگ نے کہا۔

''خفیہ راستہ۔ ہاں ہے۔ بالکل ہے لیکن ہم یہ سب کچھ یہاں کیسے چھوڑ دیں''...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

''ہمیں فوری طور پر باہر جانا ہو گا۔ ورنہ ہم بھی بے ہوش ہو جائیں گے۔ ان گیس ماسکس کے باوجود اور اس کے بعد ظاہر ہے کہ عمران نے ہمیں سب سے پہلے گولی سے اڑانا ہے۔ ہمیں باہر نکلنا ہو گا۔ جلدی بولو''...... سارگ نے تیز لہجے میں کہا۔

''باس۔ تمام انجینئرز بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔ انہوں نے گیس ماسک نہیں پہنے تھے''...... اسی لمحے انہیں جیمز کی آواز سنائی دی۔

''اوہ۔ تم آ جاؤ فوراً۔ ہمیں اب خصوصی خفیہ راستے کو کھول کر باہر نکلنا ہے۔ جلدی آ جاؤ''...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

''یس باس''...... جیمز کی آواز سنائی دی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ان سے آ ملا اور پھر وہ اکٹھے ہی مختلف راہداریوں سے گزرتے ہوئے ایک تہہ خانے میں پہنچے جہاں جیمز نے دیوار میں نصب ایک ہک کو پوری قوت سے نیچے کی طرف کھینچا تو ہلکی سی گڑگڑاہٹ کے ساتھ ہی دیوار کا ایک حصہ کسی الماری کے پٹ کی طرح دوسری طرف کھل گیا اور اب وہاں ایک تاریک سی سرنگ نظر آ رہی تھی۔

''آ جاؤ''...... کرنل اسکاٹ نے کہا اور پھر تیزی سے اس سرنگ میں داخل ہو گیا۔

''سارگ۔ کیا ہم اس طرح پورے ہیڈ کوارٹر کو ان کے رحم و

کرم پر چھوڑ کر جا سکتے ہیں''...... کرنل اسکاٹ کی آواز آئی۔

''ہم چار آدمی کیا کر سکتے ہیں۔ البتہ جیمز تم اندر سے لانگ رینج ٹرانسمیٹر اور اسلحہ لے آؤ۔ میرا خیال ہے کہ ہم اگر بروقت پہاڑی کے عقبی طرف پہنچ جائیں تو ہم ان پر فائر کھول کر ان کا خاتمہ کر سکتے ہیں۔ یا پھر ہم ٹرانسمیٹر پر فوج طلب کر سکتے ہیں''...... سارگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ یہ سرنگ عقبی طرف ایک خاص جگہ پر جا کر نکلتی ہے۔ جاؤ جیمز جلدی سے ٹرانسمیٹر اور اسلحہ لے آؤ۔ جلدی کرو۔ اب میں دیکھوں گا کہ یہ لوگ کس طرح بچ کر نکلتے ہیں''...... کرنل اسکاٹ کی تیز اور پرجوش آواز سنائی دی۔

''یس باس''...... جیمز نے کہا اور تیزی سے مڑ کر واپس چلا گیا۔ اس کی واپسی تقریباً دس منٹ بعد ہوئی۔ اس نے چار مشین گنیں کاندھوں سے لٹکائی ہوئی تھیں۔ اس کے دونوں ہاتھوں میں جدید ساخت کی میزائل گنیں بھی موجود تھیں اور ساتھ ہی اس نے گلے میں تسمے کی مدد سے ایک جدید ٹرانسمیٹر بھی لٹکایا ہوا تھا۔ سارگ اور کراسن نے اس کے کاندھے سے ایک ایک مشین گن اتار کر اپنے اپنے کاندھوں سے لٹکا لیں۔ کرنل اسکاٹ نے بھی ایسا ہی کیا اور پھر ایک میزائل گن بھی جیمز سے لے لی۔ اب جیمز کے کاندھے سے ایک مشین گن لٹکی ہوئی تھی اور اس کے ہاتھ میں ایک میزائل گن تھی۔

"راستہ بند کر دو جیمز"...... کرنل اسکاٹ نے کہا اور جیمز نے میزائل گن سرنگ کی دیوار کے ساتھ ٹکائی اور پھر اسی طرح ایک ہک کھینچ کر اس نے راستہ بند کر دیا۔

"آؤ اب چلیں"...... کرنل اسکاٹ نے کہا اور پھر وہ تیزی سے سرنگ میں چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ سرنگ خاصی طویل ثابت ہوئی اور کافی دیر بعد اس کا دوسرا دہانہ سامنے آیا۔ چاند رات ہونے کی وجہ سے باہر چاندنی ہر طرف پھیلی ہوئی تھی۔

دہانے پر پہنچتے ہی انہوں نے گیس ماسک چہرے سے ہٹا دیئے اور تازہ ہوا میں لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے۔ ابھی وہ سانس لے ہی رہے تھے کہ اچانک ان سے کچھ فاصلے پر بلندی سے ایک خوفناک دھماکے کی آواز سنائی دی۔ یہ دھماکہ اس قدر شدید تھا کہ وہ سب بے اختیار اچھل پڑے۔ دھماکے کی بازگشت کافی دیر تک پہاڑوں میں گونجتی رہی۔

"تمہاری بات درست ہے سارگ۔ یہ لوگ واقعی عقبی بلاکڈ راستے کو تباہ کر رہے ہیں۔ اس دھماکے کا مرکز اسی طرف ہے جہاں وہ عقبی بلاکڈ راستے موجود ہیں"...... کرنل اسکاٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مجھے اب عمران کی پوری پلاننگ سمجھ آ گئی ہے۔ لیکن تم فکر نہ کرو۔ اب وہ خود اپنے جال میں پھنس چکا ہے۔ اس کے تصور میں بھی یہ بات نہ ہو گی کہ ہم نے اندر گیس ماسک پہلے ہی پہن لئے

ہوں گے اور ہم اس طرح خفیہ راستے سے ان کے عقب میں بھی پہنچ گئے ہیں۔ وہ یہی سمجھ رہا ہو گا کہ ہم اندر بے ہوش پڑے ہوئے ہوں گے اس لئے وہ اور اس کے ساتھی پوری طرح مطمئن ہوں گے اور ہم عقب سے ان پر فائر کھول کر آسانی سے ان کا خاتمہ کر سکتے ہیں"...... سارگ نے کہا۔

"ہم کیوں نہ فوج کو طلب کر لیں۔ پھر یہ کہیں نہ جا سکیں گے"...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

"نہیں۔ فوج کو یہاں پہنچنے میں کافی دیر لگ جائے گی اور اس دوران یہ لوگ آسانی سے نکل جائیں گے۔ چلو آگے۔ ہم نے ان پر عقب سے فائر کرنا ہے۔ پہلے ہم میزائل فائر کریں گے پھر جو بچ جائے گا اس پر مشین گنوں کا فائر ہو گا"...... سارگ نے فیصلہ کن لہجے میں کہا تو وہ چاروں محتاط انداز میں پہلے تھوڑا سا آگے بڑھے اور پھر اوپر کی طرف چڑھنے لگے۔ ان کا رخ اسی طرف تھا جدھر سے انہوں نے دھماکے کی آواز سنی تھی۔ جیمز ان کی رہنمائی کر رہا تھا۔ اس کے پیچھے کرنل اسکاٹ تھا۔ کرنل کے پیچھے سارگ اور سب سے آخر میں کراسن تھا وہ واقعی بڑے محتاط انداز میں درختوں اور جھاڑیوں کی اوٹ لیتے ہوئے اوپر چڑھتے چلے جا رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد انہیں دور سے انسانی آوازیں سنائی دینے لگیں تو وہ ٹھٹھک کر رک گئے۔

"احتیاط سے۔ وہ لوگ قریب ہی موجود ہیں۔ بکھر کر چلو"۔

سارگ نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا اور پھر وہ اور زیادہ محتاط انداز میں آگے بڑھنے لگے۔ چاندنی درختوں سے چھن چھن کر نیچے آ رہی تھی اور اس کی وجہ سے خاصی روشنی ہر طرف پھیلی ہوئی تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد انہیں ایک چٹان کے قریب چار آدمی کھڑے نظر آئے۔

''رک جاؤ اور میزائل فائر کرو''...... سارگ نے کہا اور پھر وہ سب جھاڑیوں کی اوٹ میں چھپ گئے۔ چند لمحوں بعد میزائل فائر ہونے کا خوفناک دھماکہ اس طرف سے سنائی دیا جس طرف جیمز موجود تھا۔

تھوڑی دیر بعد ایک اور میزائل فائر ہوا۔ یہ میزائل کرنل اسکاٹ کی طرف سے فائر ہوا تھا اور پھر خوفناک دھماکوں کے ساتھ ہی ان کے کانوں میں انسانی چیخوں کی آوازیں سنائی دیں اور ان آوازوں کو سن کر سارگ اور اس ساتھیوں کے دل بے اختیار خوشی سے اچھلنے لگے۔ وہ یقیناً عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہٹ کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔

''مشین گنوں کی فائرنگ کرتے ہوئے آگے بڑھو''...... اس بار سارگ نے چیخ کر کہا اور دوسرے لمحے چار مشین گنوں کے چلنے کی مخصوص آوازوں سے فضا گونج اٹھی۔ وہ چاروں فائرنگ کرتے ہوئے تیزی سے اوپر چڑھتے چلے جا رہے تھے۔ انتہائی فاتحانہ انداز میں۔ ان کے چہروں پر کامیابی کے تاثرات نمایاں تھے۔

عمران اور اس کے ساتھی ایک پہاڑی کریک میں تیزی سے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ سب سے آگے عمران تھا۔ اس کے ایک ہاتھ میں ٹارچ تھی جس کی تیز روشنی نے اس پہاڑی کریک کو روشن کر رکھا تھا۔ پہاڑی کریک جہاں جا کر ختم ہوا وہاں ایک بڑی سی چٹان تھی جس کا رنگ گہرا سرخ تھا۔

''عمران صاحب۔ یہ چٹان دوسری چٹانوں سے مختلف ہے''۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ قدرتی چٹان نہیں ہے۔ بلکہ انسانی ہاتھوں کی تیار کردہ ہے۔ اس چٹان کے ذریعے عقبی راستہ بلاک کیا گیا ہے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس کا رنگ بتا رہا ہے کہ یہ ریڈ بلاک میٹریل سے تیار کی گئی ہے اس پر تو سپر ڈائنامیٹ بھی اثر نہیں کرے گا''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ہاں۔ بظاہر تو ایسا ہی ہے۔ لیکن ان لوگوں سے ایک حماقت ہوگئی ہے۔ اگر یہ اس چٹان کو باقی چٹانوں کے اندر تیار کر کے اس طرح نصب کرتے کہ اس کے کنارے باہر کو نہ نکلے ہوئے ہوتے تو پھر واقعی اس پر سپر ڈائنامیٹ بم تو ایک طرف ایٹم بم بھی اثر نہ کر سکتا تھا لیکن اس چٹان کو علیحدہ بنا کر پھر اس جگہ فٹ کیا گیا ہے۔ اس طرح چاروں طرف سے اس کے کنارے کافی حد تک باہر ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ آپ کا مطلب ہے کہ اس سالم چٹان کو ڈائنامیٹ سے اکھاڑا جا سکتا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ اس کے کناروں کے نیچے قدرتی چٹان میں سوراخ کر کے جب ڈائنامیٹ بھرا جائے گا تو یہ پوری کی پوری چٹان باہر آ گرے گی اور راستہ کھل جائے گا''...... عمران نے جواب دیا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے کیونکہ اب بات سب کی سمجھ میں آ گئی تھی۔

عمران کے کہنے پر ٹائیگر، صفدر اور چوہان نے مل کر اس چٹان کے کناروں کے قریب سوراخ کئے اور پھر ان میں سپر ڈائنامیٹ نصب کر دیا گیا۔ عمران چونکہ پورے انتظامات کے تحت آیا تھا اس لئے اس ڈائنامیٹ میں باقاعدہ وائرلیس چارجر بھی نصب کر دیا گیا تھا۔

''آؤ اب کریک سے باہر چلیں''...... عمران نے ڈائنامیٹ سے

پوری طرح مطمئن ہونے کے بعد اپنے ساتھیوں سے کہا اور وہ سب واپس چل پڑے تھوڑی دیر بعد وہ کریک کے دہانے سے باہر پہنچ گئے۔

''عمران صاحب۔ کیا یہ ضروری ہے کہ اندر موجود سب لوگ بے ہوش ہو چکے ہوں گے''...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران اور دوسرے ساتھی چونک پڑے۔

''کیا مطلب۔ تم کیا کہنا چاہتے ہو''...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''عمران صاحب۔ بے ہوش کر دینے والی گیس بیک وقت تو پورے ہیڈ کوارٹر میں نہیں پھیل سکتی اور پھر ہیڈ کوارٹر صرف ایک ہال یا کمرے پر تو مشتمل نہیں ہے۔ اس کے بہت سے حصے بتائے گئے ہوں گے۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ گیس کے سرخ رنگ کی وجہ سے انہیں ابتدائی مرحلے میں ہی احساس ہو گیا ہو اور پھر باقی افراد نے گیس ماسک پہن لئے ہوں۔ اتنے جدید قسم کے ہیڈ کوارٹر میں یقیناً گیس ماسک موجود ہوں گے۔ ایسی صورت میں جب ہم خفیہ راستے کو دھماکے سے کھول کر اندر جائیں گے تو وہاں ہمارا استقبال موت بھی تو کر سکتی ہے''...... کیپٹن شکیل نے پہلے کی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران کے چہرے پر تشویش کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

''اوہ۔ اوہ۔ تم نے واقعی انتہائی گہری بات کی ہے۔ اس اہم

پوائنٹ کی طرف تو میرا ذہن سرے سے گیا ہی نہ تھا۔ میں نے تو اپنے طور پر یہ فرض کر لیا تھا کہ گیس کی وجہ سے ہیڈ کوارٹر میں موجود تمام افراد طویل عرصے کے لئے بے ہوش ہو چکے ہوں گے۔ ویری بیڈ واقعی اگر ایسا ہی ہوا تو اندر ہمارا استقبال یقیناً موت نے ہی کرنا تھا“...... عمران نے بڑے کھلے دل سے اپنی غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے کہا۔

”بات تو کیپٹن شکیل کی درست ہے لیکن اس کی چیکنگ کیسے کی جا سکتی ہے“...... جولیا نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”ایک ہی طریقہ ہو سکتا ہے کہ چیک کیا جائے کہ کیا وہ ہوا دان کھلا ہوا ہے یا نہیں۔ کیونکہ اگر کچھ افراد بے ہوش نہیں ہوئے تو انہوں نے لامحالہ سب سے پہلے اس ہوا دان کو بند کرنا ہے اور اگر سب بے ہوش ہو چکے ہیں تو پھر یقیناً یہ ہوا دان کھلا ہوا ہو گا“...... اس بار نعمانی نے کہا۔

”لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ تازہ ہوا کے حصول کے لئے انہوں نے ہوا دان بند نہ کیا ہو تاکہ تازہ ہوا آنے کی وجہ سے گیس کا دباؤ کم کیا جا سکے“...... صفدر نے کہا۔

”نعمانی کی بات کسی حد تک درست ہے کہ انسان نفسیاتی طور پر سب سے پہلے خطرے والی جگہ کو بند کرتا ہے۔ ٹائیگر تم جا کر چیک کرو۔ نعمانی تمہارے ساتھ جائے گا۔ جس قدر جلد ممکن ہو سکے تم نے واپس آنا ہے“...... عمران نے کہا تو نعمانی اور ٹائیگر دونوں

تیزی سے اوپر چوٹی کی طرف چڑھنے لگے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ان کی نظروں سے اوجھل ہو گئے۔

”عمران صاحب۔ اگر اندر واقعی لوگ ہوش میں ہیں تو پھر آپ کی کیا پلاننگ ہو گی“...... صفدر نے کہا۔

”پھر یہی ہو سکتا ہے کہ اندر بم پھینکے جائیں۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ اندر جس جگہ مشینری ہے عقبی راستے کا دہانہ وہاں سے کافی دور ہے۔ اس لئے بم پھینکنے کا بھی ہمیں کوئی فائدہ نہ ہو گا۔ بہرحال کچھ نہ کچھ تو کریں گے۔ اب ہم ان حالات میں بغیر کچھ کئے واپس جانے سے تو رہے“...... عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

”میں اکیلی اندر جاؤں گی اور اس مشینری والے حصے میں ڈائنامیٹ فٹ کر کے واپس آ جاؤں گی“...... اچانک جولیا نے کہا تو عمران سمیت سب نے چونک کر اس کی طرف دیکھا جیسے جولیا نے کوئی انتہائی احمقانہ بات کر دی ہو۔

”کیا تمہارے پاس سلیمانی ٹوپی ہے“...... عمران نے مضحکہ اڑانے والے لہجے میں کہا۔

”میرے پاس واقعی سلیمانی ٹوپی ہے سمجھے اور یہ ہے میری عقل۔ تم دیکھنا کہ میں کامیاب لوٹوں گی“...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”لیکن کس طرح مس جولیا۔ آپ کے ذہن میں کیا پلان

ہے''...... صفدر نے کہا۔

''کیا میں پلان بتانے کی پابند ہوں''...... جولیا نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ صفدر اور عمران کی باتوں سے چڑ گئی ہو۔

''مس جولیا۔ ہم آپ کو اس طرح موت کے منہ میں تو نہیں بھیج سکتے۔ اس لئے پلان پوچھ رہے ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''پلان کیا ہونا ہے۔ بس مس جولیا ہاتھ میں اسلحہ پکڑے اندر داخل ہو گی جو نظر آئے گا اڑا دے گی۔ اس طرح کشتوں کے پشتے لگاتی ہوئی آگے بڑھتی چلی جائے گی''...... عمران کا لہجہ اسی طرح مضحکہ اڑانے والا تھا۔

''شٹ اپ۔ تم اپنے آپ کو سمجھتے کیا ہو۔ میں تو صرف اس لئے خاموش رہتی ہوں کہ چیف نے چونکہ تمہیں لیڈر بنایا ہے اس لئے ہمارا کام صرف تعمیل کرنا ہے۔ ورنہ تم کیا سمجھتے ہو کہ تمہارے علاوہ باقی سب احمق ہیں''...... جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''تمہارا کیا خیال ہے تنویر۔ تم کیوں خاموش ہو''...... عمران نے اچانک ایک طرف خاموش کھڑے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''صفدر درست کہہ رہا ہے جولیا۔ ہم تمہیں موت کے منہ میں نہیں دھکیل سکتے۔ تم ہم سب کے لئے نہ صرف قابل احترام ہو بلکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا انتہائی قیمتی سرمایہ بھی ہو''...... تنویر نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''ماشاء اللہ۔ ماشاء اللہ۔ کیا خوب ارشاد فرمایا ہے آپ نے۔

سیکرٹ سروس کا قیمتی سرمایہ''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر اور دوسرے ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔

''میں آپ سب کے جذبات کی قدر کرتی ہوں اس لئے میں پلان بتا دیتی ہوں اور مجھے یقین ہے کہ تم سب میرے پلان کی تائید ہی کرو گے۔ رہی عمران کی بات تو یہ انا پرست انسان ہے۔ اسے اپنی ناک کے آگے اور کچھ نظر ہی نہیں آتا۔ میرا پلان یہ ہے کہ اس دھماکے کے بعد وہ لوگ یقیناً اس راستے کی چیکنگ کریں گے جہاں سے ہم اندر جائیں گے لیکن وہ دھماکے کے فوراً بعد سامنے نہیں آئیں گے کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ اگر انہوں نے فوراً ہی جوابی کارروائی کر دی تو ہمیں معلوم ہو جائے گا کہ اندر لوگ ہوش میں ہیں جبکہ ان کے خیال کے مطابق ہم یہی سمجھ کر مطمئن ہوں گے کہ اندر موجود سب لوگ بے ہوش ہو چکے ہیں۔ اس لئے جب تک ہم سب ان کے پوری طرح گھیرے میں نہ آ جائیں وہ ہمارے خلاف کوئی کارروائی نہیں کریں گے لیکن چونکہ انہیں بہت سے لوگوں کی آمد کی توقع ہو گی اس لئے جب میں اکیلی اندر جاؤں گی تو وہ یہی سمجھیں گے کہ باقی افراد میرے پیچھے آ رہے ہیں۔ اس طرح وہ مجھ پر اچانک اور فوراً فائرنگ نہ کھولیں گے لیکن میں دیکھتے ہی ان پر فائر کھول دوں گی اور اس طرح جو کچھ وہ ہمارے ساتھ کرنا چاہتے ہیں وہ خود اسی ٹریپ کا شکار ہو جائیں گے''...... جولیا نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا تو صفدر کے ساتھ

ساتھ عمران کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''اوہ۔ ویری گڈ۔ یہ واقعی قابل عمل پلان ہے۔ انسانی نفسیات کے عین مطابق۔ ویری گڈ جولیا۔ تم نے واقعی انتہائی ذہانت سے یہ سارا پلان سوچا ہے۔ لیکن''...... عمران نے فوراً ہی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

''کوئی لیکن ویکن نہیں۔ بس جو میں نے کہہ دیا ہے وہی ہو گا''...... جولیا نے ہاتھ اٹھا کر عمران کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

''میں تمہارے پلان میں کوئی ترمیم نہیں کر رہا تھا۔ میرا مطلب یہ تھا کہ ان لوگوں کی تعداد زیادہ بھی تو ہو سکتی ہے اور وہ تمہیں گھیر بھی سکتے ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''جو ہو گا موقع پر دیکھا جائے گا''...... جولیا نے جواب دیا تو عمران خاموش ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر اور نعمانی واپس آ گئے۔

''ہوا دان بند ہو چکا ہے باس''...... ٹائیگر نے کہا۔

''اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ کیپٹن شکیل کا تجزیہ درست ہے۔ ٹھیک ہے۔ اب ہمیں محتاط ہو کر سب کام کرنا ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''تم اس چٹان کو تو وہاں سے ہٹاؤ''...... جولیا نے کہا۔

''جولیا۔ اندر انتہائی زود اثر بے ہوش کر دینے والی گیس موجود ہے۔ ہیڈ کوارٹر ہر طرف سے بند ہو چکا ہے اس لئے راستہ کھلتے ہی تم اندر نہیں جا سکتی۔ ہمیں کم از کم کچھ دیر انتظار کرنا ہو گا تا کہ تازہ

ہوا کے اندر جانے اور گیس نکل جانے کے بعد ہم اندر جائیں اور اس دوران جو لوگ اندر موجود ہوں گے ان کا ردعمل بھی سامنے آ جائے گا''...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''اور اس دوران ہم اس کریک میں بھی نہیں رہ سکتے۔ ورنہ اندر سے نکلنے والی گیس اس کریک میں یقیناً ہمیں بھی متاثر کر دے گی۔ ہمیں لامحالہ یہ سارا وقت بھی کھلے علاقے میں گزارنا پڑے گا''۔ صفدر نے کہا۔

''یہ لوگ دھماکے کے بعد واقعی جولیا کی سوچ کے عین مطابق ہمارا اندر انتظار کریں گے لیکن جب کافی وقت گزر جائے گا اور ہم میں سے کوئی بھی اندر نہ جائے گا تو پھر وہ صورتحال چیک کرنے کے لئے لازماً باہر آئیں گے اور ان میں سے کسی ایک آدمی کو لامحالہ ہمیں پکڑنا پڑے گا تا کہ اس سے اندر کی صحیح صورتحال معلوم کی جا سکے۔ اس لئے ہم سب کو اس کریک کے دہانے کے گرد پھیل کر نگرانی کرنی ہو گی''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ انہیں ڈاج بھی تو دیا جا سکتا ہے تا کہ یہ سب لوگ ہی باہر آ جائیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''کس طرح''...... عمران نے پوچھا۔

''ہم میں سے ایک گروپ یہاں سے کچھ دور کسی چٹان کی اوٹ میں چھپ کر آپس میں اس طرح باتیں کرے جیسے ہم کوئی پلان ڈسکس کر رہے ہوں اور دوسرا گروپ اوپر چھپ کر کریک کی

نگرانی کرے۔ اس طرح وہ یقیناً ٹریپ ہو جائیں گے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ہاں۔ واقعی ان حالات میں یہ بہترین تجویز ہے''...... عمران نے کہا اور تھوڑی دیر بعد ایک گروپ جس میں کیپٹن شکیل، صفدر، نعمانی اور چوہان شامل تھے وہاں سے کچھ دور ایک اونچی چٹان کے پاس پہنچ گئے جبکہ عمران، جولیا، تنویر، ٹائیگر، صدیقی اور خاور اس دہانے کے اوپر جھاڑیوں میں ادھر ادھر پھیل کر بیٹھ گئے۔

''ہم نے ہر طرف کی نگرانی کرنی ہے۔ اس لئے دور دور تک پھیل کر بیٹھو''...... عمران نے کہا اور باقی ساتھی اپنی اپنی جگہوں سے اٹھ کر اور زیادہ فاصلے پر جا کر چھپ گئے۔

عمران نے جیب سے ڈی چارجر نکالا اور پھر اس کے بٹن دبانا شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد اندر انتہائی خوفناک دھماکہ ہوا۔ یہ دھماکہ اس قدر شدید تھا کہ ان سب کو ایسے محسوس ہوا جیسے پہاڑی لرز رہی ہو۔ کافی دیر تک دھماکے کی بازگشت سنائی دیتی رہی۔ پھر خاموشی چھا گئی۔ کیپٹن شکیل اور اس کے ساتھی نیچے کچھ دور چٹان کے پاس کھڑے ایک دوسرے سے باتوں میں مصروف تھے۔

تھوڑی ہی دیر بعد دائیں طرف سے کسی کے دوڑ کر آنے کی آواز عمران نے سنی تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔

''باس۔ باس۔ چار افراد نیچے سے اوپر آ رہے ہیں۔ میں نے انہیں دیکھا ہے۔ ان کے سروں پر گیس ماسک ہیں۔ ان کے

ہاتھوں میں میزائل گنیں ہیں اور کاندھوں سے مشین گنیں بھی لٹکی ہوئی ہیں''...... چند لمحوں بعد ٹائیگر کی ہلکی سی آواز قریب سے سنائی دی۔

''چار افراد گیس ماسک پہنے ہوئے ہیں۔ اوہ۔ اوہ۔ کہاں سے آ رہے ہیں''...... عمران نے بے چین ہو کر پوچھا۔

''وہ پہاڑی کی جڑ سے کیپٹن شکیل صاحب والی سائیڈ پر اوپر چڑھ رہے ہیں''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''اوہ۔ اوہ۔ پھر تو کیپٹن شکیل کو فوری مطلع کرنا ہو گا''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے فکسڈ فریکوئنسی کا محدود رینج کا ٹرانسمیٹر نکال کر اس کا بٹن دبا دیا۔ اس نے ایک ایسا سیٹ کیپٹن شکیل کو جاتے ہوئے دے دیا تھا تاکہ اگر ایمرجنسی میں کوئی بات کرنی پڑے تو کی جا سکے۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ عمران کالنگ۔ اوور''...... عمران نے ٹرانسمیٹر کا بٹن دباتے ہوئے کہا۔

''یس۔ کیپٹن شکیل اٹنڈنگ۔ اوور''...... چند لمحوں بعد کیپٹن شکیل کی آواز سنائی دی۔

''کیپٹن شکیل۔ ٹائیگر نے نیچے سے چار آدمیوں کو اوپر آتے ہوئے چیک کیا ہے۔ ان کے پاس میزائل گنیں اور مشین گنیں بھی ہیں اور ہو سکتا ہے کہ دوسرا اسلحہ بھی ہو۔ وہ اس کریک کی طرف آ رہے ہیں۔ وہ یقیناً دھماکے کی آواز سن کر آ رہے ہوں گے اور

تمہاری باتیں کرنے کی آواز بھی انہیں سنائی دی ہو گی۔ تم ایسا کرو کہ باتین کرتے ہوئے یکلخت انتہائی تیزی سے اپنی جگہ سے کافی دور ہٹ جاؤ تاکہ اگر یہ تم پر میزائل فائر کریں تو تم بچ سکو اور یہ بھی سن لو کہ ہم نے انہیں گھیر کر زندہ پکڑنا ہے۔ اوور اینڈ آل''...... عمران نے کہا۔

''تم اپنی جگہ پر جاؤ ٹائیگر اور کوئی ایمرجنسی ہو تو اپنے ساتھیوں کا دفاع کرنا''...... عمران نے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا تیزی سے واپس دوڑ گیا۔ چند لمحوں بعد جولیا عمران کے پاس پہنچ گئی۔

''ٹائیگر کیوں آیا تھا''...... جولیا نے پوچھا تو عمران نے اسے تفصیل بتا دی۔

''اوہ۔ پھر تو کیپٹن شکیل اور اس کے ساتھی شدید خطرے میں ہیں۔ انہیں وہاں سے واپس بلا لینا چاہئے''...... جولیا نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

''فکر مت کرو۔ کیپٹن شکیل بے حد ذہین آدمی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ لوگ پوری طرح مطمئن ہو جائیں کہ انہوں نے ہمیں مار گرایا ہے کیونکہ ہمیں معلوم نہیں ہے کہ یہ چار ہی ہیں یا ان کے اور ساتھی بھی ہیں اور ان کے پاس نجانے کس قسم کا اسلحہ ہو''...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے کافی نیچے دھماکہ سنائی دیا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے بجلی کی سی تیزی سے ایک شعلے کو اس چٹان کی طرف بڑھتے دیکھا جہاں کیپٹن شکیل اور

دوسرے ساتھی موجود تھے۔

پلک جھپکنے میں ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی فضا میں انسانی چیخیں بھی سنائی دیں تو عمران اور جولیا دونوں بے اختیار اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

''عمران۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ یہ کیا ہو رہا ہے''...... اچانک دور سے تنویر کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

''آہستہ بولو''...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

''یہ چیخیں تو ہمارے ساتھیوں کی ہیں''...... جولیا نے بری طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کے ساتھ ہی ایک اور میزائل عین اسی جگہ آ کر پھٹا اور پہلے سے بھی زیادہ خوفناک دھماکے کے ساتھ انسانی چیخیں سنائی دیں۔

''یہ۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ اوہ۔ اوہ۔ تم خاموش بیٹھے ہو اور ہمارے ساتھی مر رہے ہیں''...... جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''خاموش رہو۔ کیپٹن شکیل ذہین آدمی ہے۔ خاموش رہو''۔ عمران نے جولیا کو جھڑک دیا اور جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے اور پھر انہیں نیچے سے مشین گنیں چلنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ اس کے ساتھ ہی شعلے اوپر کو لپک رہے تھے۔

عمران ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے ٹرانسمیٹر نکال کر ہاتھ میں رکھ لیا تھا۔ چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی مخصوص

آواز سنائی دی تو عمران نے چونک کر اس کا بٹن دبا دیا۔
"ہیلو۔ ہیلو کیپٹن شکیل بول رہا ہوں۔ اوور"...... کیپٹن شکیل کی پرجوش آواز سنائی دی۔
"عمران بول رہا ہوں۔ کیا پوزیشن ہے۔ یہ چیخیں کس کی تھیں۔ تم سب بخیریت تو ہو۔ اوور"...... عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ خود بھی بے حد پریشان ہو۔
"اسی لئے میں نے کال کی ہے عمران صاحب۔ مجھے معلوم تھا کہ آپ ہماری چیخیں سن کر پریشان ہو گئے ہوں گے۔ ہم سب بخیریت ہیں۔ یہ چیخیں ہم نے انہیں مطمئن کرنے کے لئے ماری تھیں۔ اس لئے وہ لوگ اب اطمینان سے اوپر آ رہے ہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔ جولیا نے بھی بے اختیار اطمینان بھرا طویل سانس لیا۔
"تم نے واقعی انتہائی ذہانت کا ثبوت دیا ہے۔ بہرحال اب تم نے اپنے ساتھیوں سمیت ان کے عقب میں جانا ہے اور سب سے پہلے یہ معلوم کرنا ہے کہ ان کے علاوہ اور افراد تو نہیں ہیں۔ اگر ہوں تو ان کا خیال کرنا ہے اور اگر نہ ہو تو پھر ان چاروں کو زندہ پکڑنا ہے اور یہ ساری کارروائی تم نے اور تمہارے ساتھیوں نے کرنی ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔
"ٹھیک ہے۔ آپ بے فکر رہیں۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری

طرف سے کیپٹن شکیل کی آواز سنائی دی اور عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر کے جیب میں ڈال لیا۔
"کیپٹن شکیل نے واقعی انتہائی ذہانت سے کام لیا ہے۔ لیکن میری تو روح خشک ہو گئی تھی"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"پریشان تو میں بھی ہو گیا تھا لیکن مجھے بس اتنا اطمینان تھا کہ میں کیپٹن شکیل کو پہلے ہی خطرے سے آگاہ کر چکا تھا۔ اس لئے وہ ایسی حماقت نہیں کر سکتا کہ ان کے ٹارگٹ میں بدستور موجود رہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ نیچے سے مشین گنوں کی فائرنگ مسلسل ہو رہی تھی اور شعلوں کی لکیریں بتا رہی تھیں کہ وہ واقعی چار افراد ہیں۔ کچھ دیر بعد فائرنگ بند ہو گئی اور پھر چند لمحوں بعد اچانک نیچے سے ہلکی ہلکی چیخوں کی آوازیں سنائی دیں اور پھر خاموشی چھا گئی۔ چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر کی کال آنا شروع ہو گئی اور عمران نے ٹرانسمیٹر جیب سے نکال کر اس کا بٹن آن کر دیا۔
"کیپٹن شکیل کالنگ۔ اوور"...... کیپٹن شکیل کی آواز سنائی دی۔
"یس۔ عمران بول رہا ہوں۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔
"وہ چار ہی افراد ہیں۔ ہم نے انہیں چھاپ لیا ہے۔ اب وہ بے ہوش ہیں۔ اوور"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔
"انہیں اٹھا کر اوپر لے آؤ۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

''تنویر، ٹائیگر، خاور اور صدیقی آ جاؤ۔ سب اوکے ہو چکا ہے''...... عمران نے اونچی آواز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی سب لوگ جھاڑیوں کی اوٹ سے نکلے اور تیزی سے عمران اور جولیا کی طرف بڑھنے لگے۔ عمران سب ساتھیوں کے ساتھ نیچے اترنے لگا۔ جب وہ دہانے کی سائیڈ پر پہنچے تو انہوں نے کیپٹن شکیل اور اس کے ساتھیوں کو اوپر کو آتے ہوئے دیکھا۔ ان کے کاندھوں پر بے ہوش افراد لدے ہوئے تھے۔

''انہیں یہاں لٹا دو تاکہ ان کی رونمائی ہو سکے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کیپٹن شکیل اور اس کے ساتھیوں نے انہیں نیچے لٹا دیا۔

''تم سب بکھر کر خیال رکھو۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی اور گروپ بھی موجود ہو۔ ایسا نہ ہو کہ ہم پر سچ مچ کسی طرف سے قیامت ٹوٹ پڑے''...... عمران نے کہا اور سب ساتھی سر ہلاتے ہوئے ادھر ادھر جانے لگے۔ البتہ عمران نے ٹائیگر جولیا اور تنویر کو روک لیا تھا۔

''انہیں اٹھا کر ادھر اوٹ میں لٹاؤ تاکہ ان کے چہرے ٹارچ کی مدد سے چیک کئے جا سکیں۔ میں نہیں چاہتا کہ ٹارچ کی روشنی دور سے نظر آئے''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے جھک کر ایک آدمی کو اٹھایا اور اسے ایک بڑی چٹان کی اوٹ میں لے جا کر لٹا دیا تنویر اور ٹائیگر نے بھی ایک ایک آدمی کو لا کر وہاں لیٹا دیا۔ عمران نے ٹارچ جلائی اور ان کے چہروں کو غور سے دیکھنے لگا۔

''اوہ۔ اوہ۔ سارگ کو تو میں پہچانتا ہوں۔ یہ سارگ ہے۔ باقی چہرے نامانوس ہیں''...... عمران نے کہا اسی لمحے ٹائیگر چوتھے آدمی کو بھی اٹھا کر لے آیا۔

''اب انہیں ہوش میں لے آنا ہو گا''...... جولیا نے کہا۔

''ٹائیگر۔ اس آدمی کو ہوش میں لے آؤ۔ یہ چہرے مہرے سے اس قدر تربیت یافتہ نظر نہیں آ رہا۔ جس قدر دوسرے لگ رہے ہیں''...... عمران نے ایک آدمی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''پہلے اسے باندھ تو لو''...... جولیا نے کہا۔

''نہیں۔ میں اس کی شہ رگ کچل کر معلومات حاصل کروں گا''...... عمران نے کہا اور ٹائیگر اس آدمی پر جھک گیا جس کی طرف عمران نے اشارہ کیا تھا۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے اس کا منہ اور ناک بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگے تو ٹائیگر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''ایک طرف ہٹ جاؤ''...... عمران نے کہا اور ٹائیگر کے ایک طرف ہٹتے ہی عمران اس کی جگہ آیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا ایک پیر اس کی گردن پر رکھ دیا۔ لیکن ظاہر ہے ابھی اس نے گردن پر دباؤ نہ ڈالا تھا۔ چند لمحوں بعد اس آدمی نے جیسے ہی کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور اس کا جسم لاشعوری طور پر اٹھنے کے لئے سمٹنے لگا تو عمران نے اس کی گردن پر دباؤ ڈال دیا۔

''خبردار۔ اگر حرکت کی تو''...... عمران نے غراتے ہوئے کہا اور

اس کے ساتھ ہی اس نے پیر کو ذرا سا موڑ دیا۔ اس آدمی کا جسم یکلخت جھٹکے کھانے لگا اور اس کے منہ سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں۔ اس کا چہرہ چاندنی میں تیزی سے بگڑتا ہوا صاف دکھائی دے رہا تھا۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... عمران نے پیر کو واپس موڑتے ہوئے کہا تو اس آدمی کے حلق سے نکلنے والی خرخراہٹ کی آواز کم ہوتی چلی گئی۔

"بتاؤ کیا نام ہے تمہارا۔ ورنہ"...... عمران نے پیر کو ایک بار پھر معمولی سا موڑتے ہوئے غرا کر کہا۔

"ج۔ ج۔ جیمز۔ یہ۔ یہ عذاب ہے۔ یہ۔ یہ"...... اس آدمی کے منہ سے رک رک کر الفاظ نکل رہے تھے۔

"تم کتنے آدمی ہیڈ کوارٹر سے باہر آئے ہو"...... عمران نے ذرا سا دباؤ دیتے ہوئے کہا۔

"چ۔ چار۔ چار۔ مم۔ مم مجھے مت مارو۔ مت مارو مجھے۔ عذاب مت دو"...... جیمز نے خرخراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تو پھر میرے سوالوں کے جواب دو۔ تم چار کے علاوہ باقی کتنے افراد ہیڈ کوارٹر میں ہوش میں ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ب۔ بب۔ باقی سب بے ہوش ہو چکے ہیں۔ ہم چاروں گیس ماسک کی وجہ سے ہوش میں رہے تھے"...... جیمز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم کس راستے سے آئے ہو اور اندر کیا حالات رہے ہیں۔ پوری تفصیل بتاؤ"...... عمران نے اسی طرح غراتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ میں سب کچھ بتاتا ہوں۔ فار گاڈ سیک۔ یہ عذاب ہٹا لو مجھ سے"...... جیمز نے انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹائیگر۔ اپنی بیلٹ اتار کر اس کے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں باندھ دو اور پھر اسے اٹھا کر چٹان کے سہارے بٹھا دو"۔ عمران نے مڑ کر ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ آیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران کے حکم کی تعمیل کر دی گئی۔

"میں تمہیں زندگی بچانے کا آخری چانس دے رہا ہوں۔ اگر تم نے کوئی غلط بیانی کرنے کی کوشش کی تو پھر تمہاری ایک ایک ہڈی توڑی جا سکتی ہے"...... عمران نے جیمز سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں کوئی غلط بیانی نہیں کروں گا۔ میں سب کچھ بتاؤں گا۔ مجھے مت مارو"...... جیمز نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"تو پھر پہلے بتاؤ کہ یہ تین افراد کون ہیں۔ ان کے نام کیا ہیں اور ان کے ہیڈ کوارٹر میں کیا عہدے ہیں"...... عمران نے سارگ اور اس کے ساتھیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ گو اس نے سارگ کو پہچان لیا تھا کیونکہ اس سے ایکریمیا میں اس کا دو تین بار ٹکراؤ ہو چکا تھا لیکن اس نے جان بوجھ کر جیمز کے سامنے اس کا نام نہ لیا تھا تاکہ وہ اندازہ کر سکے کہ جیمز درست جواب دیتا ہے یا نہیں۔

''یہ کرنل اسکاٹ ہے ہیڈ کوارٹر کا انچارج۔ یہ سارگ ہے یہ فاسٹ فائٹرز کا چیف ہے۔ پہلے چیف انگالا تھا۔ اب یہ ہے اور یہ کراسن ہے۔ سارگ کا ساتھی۔ اس کا تعلق کسی اور گروپ سے ہے۔ لیکن چیف سارگ اسے اپنے ساتھ یہاں لے آیا تھا کہ اس کے کہنے کے مطابق کراسن عمران اور اس کے ساتھیوں کو پہچانتا تھا''...... جیمز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ چونکہ اس نے سارگ کی درست نشاندہی کی تھی اس لئے عمران کو اطمینان ہو گیا تھا کہ باقی لوگوں کے بارے میں بھی اس نے درست بتایا ہو گا۔

''کس طرح پہچانتا تھا۔ کوئی تفصیل''...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا کیونکہ کراسن کا چہرہ اس کے لئے نامانوس تھا اور وہ میک اپ میں بھی نہ تھا۔

''چیف سارگ نے کرنل اسکاٹ کو بتایا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی جس ہوٹل میں تھے وہاں کراسن نے ڈکٹا فون لگایا۔ پھر اس نے تعاقب کیا اور جب عمران اور اس کے ساتھی پوائنٹ سکس پر موجود تھے اور عمران چیف انگالا کا میک اپ کر رہا تھا تو اس نے اس ڈکٹا فون پر چیک کیا تھا اس طرح اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھا تھا۔ چیف سارگ کا خیال تھا کہ عمران اب چیف انگالا کے روپ میں اپنے ساتھیوں سمیت یہاں ہیڈ کوارٹر آئے گا تو کراسن انہیں آسانی سے پہچان لے گا۔ اس لئے وہ اسے ساتھ لے آیا تھا''...... جیمز نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اب بتاؤ کہ ہیڈ کوارٹر میں کیا حالات پیش آئے اور تم کس راستے سے باہر آئے اور تم نے کیا کیا''...... عمران نے پوچھا۔

''کیا۔ کیا تم عمران ہو۔ یا''...... جیمز نے چونک کر کہا۔

''تمہیں سوال کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ سمجھے۔ اب اگر تم نے سوال کیا تو ہر سوال پر تمہارے جسم کی ایک ہڈی توڑ دی جائے گی۔ یہ لاسٹ وارننگ ہے۔ تم نے صرف جواب دینے ہیں''۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے۔ آئی ایم سوری۔ میں سب بتا دیتا ہوں۔ مجھے مت مارو۔ میں ہیڈ کوارٹر کا انتظامی انچارج ہوں۔ سارگ نے سب سے پہلے کرنل اسکاٹ کو چیف انگالا کی موت اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں بتایا۔ پھر سارگ چیف بن کر ہیڈ کوارٹر آ گیا۔ اس وقت سب کو مکمل یقین تھا کہ عمران چیف انگالا کے روپ میں ہیڈ کوارٹر آئے گا لیکن پھر جب رات پڑ گئی اور وہ نہ آیا تو ان کا خیال بدل گیا۔ اس کے بعد عمران کی ٹرانسمیٹر کال آئی جس میں اس نے ہیڈ کوارٹر کی تباہی کی دھمکی دی۔ اس کال کا جب منبع تلاش کرنے کی کوشش کی گئی تو ماسٹر کمپیوٹر میں گڑبڑ ہو گئی۔ اس طرح ساری مشینری بند ہو گئی۔ چونکہ مین گیٹ کے سامنے والے راستے پر موجود چیکنگ مشینری بھی بند ہو گئی تھی۔ اس لئے کہ کرنل اسکاٹ کو خطرہ لاحق ہو گیا تھا کہ کہیں عمران اندر

نہ آ جائے۔ چنانچہ انہوں نے مین گیٹ بند کرنے کا حکم دیا۔ میں نے مین گیٹ بند کر دیا اور تازہ ہوا کے لئے ایئر سکر اوپن کر دیا۔ پھر چیف سارگ نے کہا کہ ہو سکتا ہے کہ اس ہوا دان سے کوئی گیس نہ فائر کی جائے چنانچہ انہوں نے گیس ماسک کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ ہمارے پاس صرف دس جدید ٹرانسمیٹر لگے ہوئے گیس ماسک تھے۔ ایک چیف سارگ نے لے لیا۔ ایک کراسن کو دے دیا گیا۔ ایک میں نے لے لیا۔ ایک کرنل اسکاٹ نے اور باقی گیس ماسک میں ماسٹر کمپیوٹر کو ریپئر کرنے والے انجینئرز کو دے کر واپس آ رہا تھا کہ میں نے ہوا کے ساتھ سرخ گیس کی موجودگی مارک کی اور میں نے چیف اور کرنل اسکاٹ کو بتا دیا۔

انہوں نے فوراً ایئر سکر بند کرا دیا اور مین گیٹ کھولنے کا حکم دیا لیکن مین گیٹ کی مشینری نامعلوم طور پر جام ہو چکی تھی۔ پھر ان انجینئرز کے بارے میں معلومات حاصل کی گئیں تو معلوم ہوا کہ انہوں نے گیس ماسک پہنے ہی نہ تھے۔ اس لئے وہ بھی بے ہوش ہو چکے تھے۔ گیس پورے ہیڈ کوارٹر میں بھر گئی تھی۔ پھر چیف سارگ نے خیال ظاہر کیا کہ گیس کا دباؤ آکسیجن کو ختم کر دے گا اس طرح گیس ماسک کے باوجود ہم بے ہوش ہو سکتے ہیں تو کرنل اسکاٹ نے ایک انتہائی خفیہ راستے سے باہر نکلنے کی تجویز پیش کی۔

چیف سارگ کا خیال تھا کہ یہ سارا کھیل عمران نے کھیلا ہے اور

اب وہ مطمئن ہو گا کہ اندر سب لوگ بے ہوش ہو چکے ہوں گے اس لئے اب وہ عقبی راستہ جو بلاک تھا اسے تباہ کر کے اندر داخل ہو گا۔ ہمیں اس کے اطمینان سے فائدہ اٹھانا چاہئے اور خفیہ راستے سے نکل کر عقب میں پہنچ کر ان کا خاتمہ کر دینا چاہئے۔ چنانچہ ہم نے میزائل گنیں اور مشین گنیں اٹھائیں اور اس خفیہ راستے سے باہر آ گئے۔ پھر ہمیں اوپر سے ایک خوفناک دھماکے کی آواز سنائی دی تو ہم تیزی سے اوپر آنے لگے۔

پھر ہمیں ایک چٹان کے قریب چند افراد کے سائے اور باتوں کی آوازیں سنائی دی تو چیف سارگ نے کہا کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں۔ چنانچہ ہم نے ان پر میزائل فائر کئے۔ ان سب کی چیخیں سنائی دیں۔ پھر ہم مشین گنوں کے فائر کرتے ہوئے اوپر آئے۔ جب ہمیں یقین ہو گیا کہ اب عمران اور اس کے ساتھی ختم ہو گئے ہیں تو ہم نے مشین گنوں کے فائر بند کر دیئے۔ پھر اچانک ہم پر کسی نے حملہ کیا اور ہم سنبھلے بغیر بے ہوش ہو گئے۔ اب مجھے ہوش آیا ہے''...... جیمز نے واقعی پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ٹائیگر۔ اسے اٹھا کر کھڑا کرو''...... عمران نے ٹائیگر سے کہا تو ٹائیگر نے آگے بڑھ کر اسے بازو سے پکڑا اور کھڑا کر دیا۔

''ان تینوں کو پہلے چیک کر لو کہ کہیں یہ فوری طور پر ہوش میں تو نہیں آ جائیں گے۔ اگر ایسی صورتحال ہو تو انہیں پھر طویل عرصے کے لئے بے ہوش کر دو اور اگر ایسا نہ ہو تو پھر انہیں اٹھا لو۔ اب

"تم کون ہو"...... دوسری طرف سے اسی چیف سیکرٹری کی انتہائی حیرت میں ڈوبی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"زیادہ حیران ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں علی عمران ہوں اور میں تمہارے اسی خصوصی ٹرانسمیٹر سے ہی بات کر رہا ہوں لیکن میں نے اس کا بلاسٹنگ سیکشن بھی آف کر دیا ہے اور ریڈ ریز سیکشن بھی اور اس کے ساتھ ساتھ ٹیلی ویو سیکشن بھی۔ اس لئے اب تم اسے نہ بلاسٹ کر سکتے ہو نہ شعاع کا وار ہم پر کر سکتے ہو جس کا وار تم نے کرنل بلیک پر کیا تھا اور نہ ہمیں دیکھ سکتے ہو۔ تم صرف میری آواز سن سکتے ہو اور جواب دے سکتے ہو۔ میں نے تمہیں اس لئے کال کیا ہے تاکہ میں تمہیں بتا دوں کہ میں نے اپنا مشن پورا کر لیا ہے۔ فی الحال فاسٹ فائٹرز کا ہیڈ کوارٹر اور ایکریمین لیبارٹری صحیح سلامت ہے اور ڈاکٹر میکارلے، ڈاکٹر ہیرس اور اس میں کام کرنے والے دوسرے تمام سائنسدان بھی سلامت ہیں البتہ عتبہ زندہ سلامت ہمارے پاس پہنچ چکا ہے اور اس وقت میرے پاس موجود ہے۔ میں تمہارے اس خصوصی ٹرانسمیٹر کو اس کی اٹیمک بیٹری سمیت ماہالا ہلز سے اپنے ساتھ لے آیا تھا اور اب الغاریہ سے بات کر رہا ہوں۔ ہماری خصوصی فلائٹ تیار کھڑی ہے اور تم سے بات کرتے ہی ہم اس فلائٹ کے ذریعے پاکیشیا روانہ ہو جائیں گے اور یہ بھی سن لو کہ اگر میں چاہتا تو اس ٹرانسمیٹر کی مدد سے تمہارے مین ہیڈ

کوارٹر کو بھی ٹریس کر سکتا تھا لیکن ابھی چونکہ مجھے اس کی ضرورت نہیں پڑی اس لئے میں نے ایسا نہیں کیا لیکن اگر تم نے ہمارے پیچھے کسی کو بھیجا یا ہمارے راستے میں کوئی رکاوٹ ڈالی تو پھر اس ہیڈ کوارٹر اور ایکریمین لیبارٹری کو تباہ کرنا میرے لئے مشکل نہ ہو گا کیونکہ اس مشین کو میں نے ٹریسر بنا کر اس کا لنک لیبارٹری میں موجود مین مشین سے کر دیا ہے۔ مین مشین کا کنٹرول میرے ہاتھوں میں ہے۔ میں نے اس مشین میں ایسی فیڈنگ کر دی ہے کہ اب ایک بٹن پریس کرنے کی دیر ہے اور لیبارٹری میں موجود لنکنگ مشین کا لنک اٹامک بیٹریوں سے ہو جائے گا اور پھر دوسرا بٹن پریس ہوتے ہی بیٹریاں بلاسٹ ہو جائیں گی۔ ان بیٹریوں کے بلاسٹ ہوتے ہی ایکریمین لیبارٹری اڑ جائے گی اور ظاہر ہے اس لیبارٹری کے ساتھ تمہارا ناقابل تسخیر فاسٹ فائٹرز کا ہیڈ کوارٹر بھی تباہ ہو جائے گا، تم اعلیٰ حکام کو چاہو تو بے شک رپورٹ دے دو۔ لیکن یہ سوچ کر رپورٹ دینا کہ ہو سکتا ہے تمہاری اس کارکردگی کی رپورٹ سننے کے بعد تمہارا حشر بھی وہی ہو جو تم نے فاسٹ فائٹرز کے چیف کرنل بلیک کا کیا ہے۔ دیٹس آل"...... عمران نے بڑے طنزیہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ عتبہ حیرت سے عمران کو دیکھ رہا تھا۔ ظاہر ہے عمران کی اس بات سے اسے معلوم ہو چکا تھا کہ کسی مہربانی کی وجہ سے اسے رہا نہیں کیا گیا تھا بلکہ یہ سب کچھ عمران کی وجہ سے ہوا ہے۔

''اگر موت زندگی تمہارے ہاتھ میں ہوتی تو اب تک عرابلس کے وہ تمام لوگ جو یہاں کی حکومت کے مخالف ہیں ہلاک ہو چکے ہوتے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہ۔ یہ فائرنگ۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ ہم ہیں تو ہیڈ کوارٹر میں۔ پھر یہ فائرنگ''...... اچانک سارگ نے کہا۔

''یہاں موجود مشینری کو فائرنگ سے تباہ کیا جا رہا ہے۔ ویسے میرا دل تو چاہتا تھا کہ یہاں ڈائنامیٹ فٹ کر کے اس پورے ہیڈ کوارٹر کو ہی تباہ کر دیا جاتا۔ لیکن دو سو کے قریب افراد بے ہوش پڑے ہیں۔ میں نہیں چاہتا کہ اس طرح ان کا قتل عام ہو جائے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ یہ۔ یہ مشینری تو انتہائی قیمتی ہے۔ تم۔ تم اسے کیوں تباہ کر رہے ہو''...... کرنل اسکاٹ نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

''انسانی جانوں سے مشینری زیادہ قیمتی نہیں ہوا کرتی کرنل اسکاٹ اور اس لئے اسے تباہ کیا جا رہا ہے تاکہ تم اس کی مدد سے عرابلس کے جمہوریت پسند لوگوں کی جانیں نہ لے سکو''...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''مجھے اعتراف ہے عمران کہ ہم تمہاری ذہانت کو شکست نہیں دے سکے۔ اب تمہارا کیا پروگرام ہے۔ کیا تم ہمیں ہلاک کر دو گے''...... اچانک سارگ نے کہا۔

''تم نے گیس ماسک پہن کر اور عقب سے حملہ کرنے کی

پلاننگ واقعی انتہائی ذہانت سے بنائی تھی اور مجھے اعتراف ہے کہ اگر میرا ساتھی کیپٹن شکیل اس پوائنٹ کو سامنے نہ لے آتا تو اس وقت شاید صورتحال مختلف ہوتی۔ جہاں تک میرے آئندہ پروگرام کا تعلق ہے تو میں نے تم لوگوں کو اس لئے ہوش دلایا ہے کہ تم مجھے عتبہ کے بارے میں بتا سکو۔ مجھے معلوم ہے کہ عتبہ تمہارا سب سے اہم شکار ہے اور تم نے یقیناً اس کو ٹریس کرنے کی بے پناہ کوشش کی ہو گی۔ میں چاہتا ہوں کہ تم مجھے کوئی ایسی ٹپ دے دو جس سے میں عتبہ سے فوری رابطہ کر سکوں ویسے میرے پاس عتبہ کا اپنا دیا ہوا حوالہ موجود ہے۔ لیکن اس حوالے کے ذریعے فوری طور پر رابطہ ممکن نہیں ہے''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''اگر وہ ٹریس ہو جاتا تو اب تک زندہ نہ ہوتا۔ ہم نے واقعی اسے ٹریس کرنے کی بے پناہ کوشش کی ہے لیکن ہمیں اعتراف ہے کہ ہم عتبہ کو ٹریس نہیں کر سکے''...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

''تو پھر تم میرے لئے بے کار ہو۔ میں نے خواہ مخواہ تم پر وقت ضائع کیا''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ تم ہمارے ساتھ کیا کرنا چاہتے ہو''۔ سارگ نے چونک کر کہا۔

''جو کچھ تم ہمارے ساتھ کرنا چاہتے تھے لیکن نہیں کر سکے۔ میں نے تو تمہیں ایک موقع دیا تھا۔ لیکن تم نے خود ہی یہ موقع ضائع کر

دیا ہے“...... عمران کا لہجہ اور زیادہ سرد ہو گیا۔

”اگر میں تمہیں ٹپ دے دوں تو کیا تم ہمیں زندہ چھوڑ دو گے۔ کیا تم وعدہ کرتے ہو“...... اچانک سارگ نے کہا تو کرنل اسکاٹ حیرت سے سارگ کو دیکھنے لگا۔

”تمہارے ساتھ میرا ایک دو بار ٹکراؤ ہو چکا ہے سارگ۔ اس لئے تم میرے بارے میں کرنل اسکاٹ سے زیادہ اچھی طرح جانتے ہو۔ تمہیں معلوم ہے کہ میں جو کچھ کہتا ہوں اس پر عمل بھی کرتا ہوں۔ اس لئے مجھ سے وعدہ لینے کی ضرورت نہیں ہے“...... عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں تمہیں بتا دیتا ہوں کہ عتبہ کا ایک خاص آدمی پارلیمنٹ کا ممبر آصف سیرات ہے۔ میرا تعلق پہلے جس گروپ سے تھا اس کا مقصد صرف ایکریمیا کے مفادات کی نگرانی تھا اس لئے میں یہاں کی مقامی سیاست میں دلچسپی نہ لیتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے فاسٹ فائٹرز کو عتبہ کے بارے میں کچھ نہ بتایا تھا۔ اگر تم آصف سیرات سے رابطہ کرو اور وہ چاہے تو تمہارا رابطہ عتبہ سے کرا سکتا ہے“...... سارگ نے کہا۔

”آصف سیرات سے رابطہ کیسے ہو سکتا ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”اس کا فون نمبر مجھے معلوم ہے۔ وہ میں تمہیں بتا دیتا ہوں“۔

سارگ نے کہا اور ایک فون نمبر بتا دیا۔

”یہاں فون تو ہو گا۔ جاؤ ٹائیگر۔ فون تلاش کر کے لے آؤ“...... عمران نے کہا۔

”اس ہال کی خفیہ الماری میں کارڈ لیس فون موجود ہے“۔ کرنل اسکاٹ نے کہا۔

”کون سی الماری میں“...... عمران نے پوچھا کیونکہ اس ہال کمرے کی دیواروں میں تین الماریاں بنی ہوئی تھیں۔

”درمیان والی الماری میں“...... کرنل اسکاٹ نے کہا تو عمران خود اس الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی اور اس کے سب سے نچلے خانے میں موجود گہرے سیاہ رنگ کا کارڈ لیس فون اٹھا کر وہ واپس مڑا۔

دوسرے لمحے وہ بری طرح چونک پڑا کیونکہ فون کے نچلے حصے میں ایک چھوٹا سا سیاہ رنگ کا بٹن موجود تھا۔ جو صرف غور سے دیکھنے پر ہی نظر آ سکتا تھا ورنہ عام نظروں سے اسے نہ دیکھا جا سکتا تھا اور اسے دیکھ کر عمران کے چہرے پر یکلخت سفاکی کے تاثرات ابھرتے چلے گئے۔ اس کے ہونٹ بھنچ گئے لیکن دوسرے لمحے اس کا چہرہ نارمل ہو گیا۔ وہ فون سیٹ اٹھائے واپس آیا اور اس نے کرسی پر بیٹھ کر فون کو ہاتھ میں پکڑا۔

”ہاں۔ کیا نمبر بتایا تھا تم نے۔ ایک بار پھر دوہراؤ“...... عمران نے سارگ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور سارگ نے نمبر دوہرا دیئے۔

''اس فون کا اصل تعلق کس فون سے ہے کرنل اسکاٹ''۔ عمران نے کرنل اسکاٹ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''چیف انگالا کے دفتر کے فون سے''...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

''ٹائیگر''...... اچانک عمران نے ٹائیگر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''یس باس''...... ٹائیگر نے چونک کر کہا۔

''اس فون سیٹ کو کرنل اسکاٹ کی گود میں رکھ دو اور پھر اس کے نمبر پریس کرو''...... عمران نے کہا تو کرنل اسکاٹ بے اختیار چونک پڑا۔

''نہیں۔ نہیں۔ تم اسے اپنے پاس ہی رکھو''...... کرنل اسکاٹ نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''تو تم نے مجھے ہلاک کرنے کی سازش کی ہے۔ تم نے بلاسٹک بم فون سیٹ کی نشاندہی اس لئے کی ہے کہ میں جیسے ہی اس کے نمبر پریس کروں گا اس کے اندر بم پھٹ جائے گا اور میرے ٹکڑے اڑ جائیں گے۔ کیوں''...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''مم۔ مم۔ میں اس بارے میں بتانے ہی والا تھا''...... کرنل اسکاٹ نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ٹائیگر۔ مشین گن کاندھے سے اتارو اور کرنل اسکاٹ کا جسم چھلنی کر دو''...... عمران نے سرد لہجے میں ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا

اور پھر کرنل اسکاٹ چیختا رہ گیا لیکن ٹائیگر نے حکم کی تعمیل میں ایک لمحہ بھی توقف نہ کیا اور گولیوں کی بوچھاڑ نے چند لمحوں میں ہی کرنل اسکاٹ کے جسم کو چھلنی کر کے رکھ دیا تھا۔

''اب تم بتاؤ سارگ۔ کیا تم نے نمبر درست بتایا ہے یا''۔ عمران نے سارگ سے مخاطب ہو کر کہا۔

''میں نے درست نمبر بتایا ہے۔ یہ احمق آدمی تھا۔ یہ نہیں جانتا تھا کہ ایسی چیزیں تمہاری نظروں سے چھپی نہیں رہ سکتیں''۔ سارگ نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے پہلے فون کے نیچے لگا ہوا خفیہ سیاہ رنگ کا بٹن آف کیا اور پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس''...... رابطہ ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''میرا نام علی عمران ہے اور میرا تعلق پاکیشیا سے ہے۔ میں جناب آصف سیرات صاحب سے بات کرنا چاہتا ہوں''...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''پاکیشیا سے۔ تو کیا آپ پاکیشیا سے بول رہے ہیں''۔ دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

''نہیں۔ میں یہاں عرابلس سے ہی بول رہا ہوں۔ آپ آصف سیرات صاحب سے بات کرائیں''...... عمران نے کہا۔

''ہولڈ آن کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو۔ میں آصف سیرات بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد

ایک بھاری اور باوقار سی آواز سنائی دی۔

"مسٹر آصف سیرات۔ میرا نام علی عمران ہے اور میرا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے۔ پاکیشیا کے سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان کے حکم پر میں یہاں پرائیویٹ طور پر فاسٹ فائٹرز کے خلاف کام کر رہا ہوں اور میں نے فاسٹ فائٹرز کے انچارج انگالا کا خاتمہ کر کے اب ان کے ہیڈ کوارٹر پر قبضہ کر لیا ہے۔ جناب عتبہ صاحب نے سر سلطان سے کئی بار رابطہ کر کے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی امداد چاہی تھی۔ میں ان سے فوری طور پر بات کرنا چاہتا ہوں تاکہ انہیں فاسٹ فائٹرز کے بارے میں تفصیلات بتا سکوں۔ کیا آپ عتبہ سے میرا فون پر کسی طرح رابطہ کرا سکتے ہیں"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا آپ واقعی علی عمران صاحب ہی بول رہے ہیں"۔ دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں پوچھا گیا۔

"واقعی علی عمران نہیں۔ صرف علی عمران بلکہ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن)"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو دوسری طرف سے دھیرے سے ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے۔ میں آپ کی ڈگریوں سے ہی سمجھ گیا ہوں کہ آپ واقعی علی عمران صاحب بول رہے ہیں۔ آپ چند لمحے توقف کریں میں عتبہ صاحب سے آپ کا رابطہ فون پر کراتا

ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

پھر فون پر تقریباً پانچ منٹ تک خاموشی طاری رہی۔

"ہیلو۔ میں عتبہ بول رہا ہوں"...... ایک گھمبیر سی آواز سنائی دی۔ بولنے والے کی آواز کے ساتھ ایسی گونج تھی جیسے بولنے والا بہت زیادہ گہرائی میں بیٹھا ہوا ہو۔ عمران سمجھ گیا کہ عتبہ کسی تہہ خانے میں بیٹھا ہوا ہے۔

"میرا نام علی عمران ہے اور میرا تعلق پاکیشیا سے ہے"۔ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ سے میں اچھی طرح واقف ہوں۔ سر سلطان سے آپ کے متعلق باتیں ہوتی رہی ہیں۔ مجھے آصف سیرات نے جب بتایا کہ آپ یہاں عرابلس میں ہیں اور آپ ہمارے کاز کے لئے کام کر رہے ہیں تو یقین جانیں میرے احساسات بالکل ویسے ہی تھے جیسے ایک ڈوبتے ہوئے آدمی کو اچانک کوئی سہارا مل جانے پر ہوتے ہیں"...... عتبہ نے بڑے پرجوش لہجے میں کہا۔

"میں صرف آپ کی کاز کے لئے کام نہیں کر رہا عتبہ صاحب۔ میں یہاں عرابلس کے ان عوام کی کاز کے لئے کام کر رہا ہوں جنہیں جبراً خاموش کرایا جا رہا ہے۔ بہرحال میرا آپ کو کال کرنے کا مقصد یہ ہے کہ فاسٹ فائٹرز جس کی وجہ سے آپ اور آپ جیسی دوسری پارٹیاں انڈر گراؤنڈ ہو جانے پر مجبور ہیں۔ میں نے اس

فاسٹ فائٹرز کو ختم کر دیا ہے اور ان کے ہیڈ کوارٹر میں موجود تمام مشینری تباہ کر دی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ یہاں آ کر خود اپنی آنکھوں سے اس ساری صورتحال کو دیکھ لیں تاکہ آپ آئندہ کے لئے اپنی پارٹی کی جدوجہد کھلے عام کر سکیں اور اس کے ساتھ ساتھ آپ جیسی دوسری پارٹیوں تک بھی یہ بات آپ کے ذریعے پہنچ جائے''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں آپ پر مکمل اعتماد ہے''...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد عتبہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''میں آپ کی ذہنی کیفیت کو اچھی طرح سمجھتا ہوں عتبہ صاحب۔ آپ یہ سوچنے میں حق بجانب ہیں کہ کہیں یہ آپ کے لئے کوئی ٹریپ نہ ہو۔ اس کے لئے ایک کام ہو سکتا ہے کہ آپ سر سلطان کو فون کریں۔ میں بھی سر سلطان کو فون کر دیتا ہوں۔ اگر وہ آپ کو یقین دلا دیں تو پھر آپ مجھ پر یقین کر لیں''...... عمران نے کہا۔

''آپ واقعی بے حد ذہین ہیں عمران صاحب۔ ٹھیک ہے ایسا ہو جائے تو واقعی میرا اعتماد بحال ہو جائے گا۔ ورنہ جن حالات سے میں گزر رہا ہوں ان حالات کو آپ مجھ سے زیادہ بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں''...... عتبہ نے گول مول انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ میں سر سلطان سے فون پر بات کرتا ہوں۔ اس وقت

پاکیشیا میں پچھلی رات کا وقت ہوگا اس لئے سر سلطان کی رہائش گاہ پر ان کے بیڈ روم کے مخصوص فون پر بات کرنا پڑے گی۔ وہ نمبر میں آپ کو بھی بتا دیتا ہوں۔ البتہ آپ مجھے عرابلس کا پاکیشیا سے رابطہ نمبر بتا دیں۔ آپ پانچ منٹ بعد سر سلطان کو فون کر کے ان سے بات کر لیں۔ میں دس منٹ بعد دوبارہ آپ کو فون کروں گا''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سر سلطان کی رہائش گاہ میں نصب ان کا مخصوص فون نمبر بتا دیا۔

یہ فون سر سلطان کا ایمرجنسی فون نمبر تھا جو وہ اپنے بیڈ روم میں اپنے سرہانے رکھتے تھے۔ دوسری طرف سے عتبہ نے رابطہ نمبر بتا دیا تو عمران نے اوکے کہہ کر رابطہ ختم کیا اور پھر اس نے دوبارہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے رابطہ نمبر پریس کرنے کے بعد اس نے سر سلطان کا ایمرجنسی فون نمبر پریس کر دیا اور دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگی۔ کچھ دیر تک فون کی گھنٹی بجتی رہی پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

''ہیلو''...... سر سلطان کی نیند میں ڈوبی ہوئی آواز سنائی دی۔

''ارے آپ سو رہے ہیں۔ میرا خیال تھا کہ آپ تہجد کے لئے اٹھ گئے ہوں گے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''عمران بیٹے تم۔ اس وقت خیریت۔ ویسے آدھے گھنٹے بعد الارم بجنے والا تھا پھر میں نے تہجد کے لئے اٹھنا تھا۔ لیکن تم نے اس وقت کیسے فون کیا۔ خیریت ہے نا''...... سر سلطان نے گھبرائے

ہوئے لہجے میں کہا۔

''بالکل خیریت ہے۔ میں عرابلس سے بول رہا ہوں۔ مشن کو اختتام تک پہنچانے کے لئے آپ کی ضمانت کی ضرورت پڑ گئی تھی۔ اس لئے آپ کو بے وقت فون کرنا پڑا۔ جس کے لئے میں معذرت خواہ ہوں''...... عمران نے سر سلطان کی پریشانی کے پیش نظر سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''عرابلس سے۔ مشن کا اختتام۔ اوہ۔ اوہ میں سمجھ گیا۔ یہ تو بڑی مسرت کی بات ہے۔ کیا تفصیل ہے''...... سر سلطان کے لہجے میں واقعی مسرت کی جھلک سی ابھر آئی تھی اور عمران نے انہیں مختصر طور پر ساری بات بتا دی۔

''اوہ۔ ٹھیک ہے۔ عتبہ اپنی جگہ سچا ہے۔ ٹھیک ہے۔ اس کا فون آئے گا تو میں اس کی تسلی کرا دوں گا''...... سر سلطان نے جواب دیا اور عمران نے ان کا شکریہ ادا کر کے فون آف کر دیا۔

''باس۔ اس کے اندر جو بم ہے کیا اسے نکالا نہیں جا سکتا''۔ ٹائیگر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس وقت تک سارے ساتھی مشینری کو تباہ کر کے اب اس ہال میں اکٹھے ہو چکے تھے البتہ جیمز ان کے ساتھ نہیں تھا۔

''بم۔ کیا مطلب۔ اس فون میں بم ہے''...... سب نے بے اختیار چونکتے ہوئے کہا۔ ان سب کے چہروں پر سنسنی کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

''ہاں۔ یہ انتہائی خوفناک حربہ تھا جو اس کرنل اسکاٹ نے آخری حربے کے طور پر استعمال کرنے کی کوشش کی تھی۔ اگر اتفاق سے میری نظر اس بٹن پر نہ پڑتی تو شاید میں بھی اس کی ماہیت کو نہ سمجھ سکتا اور نتیجہ یہ کہ نمبر پریس کرتے ہی اندر موجود خوفناک بلاسٹک بم پھٹ جاتا اور اس کے بعد جو کچھ بھی ہوتا۔ تم خود سمجھ سکتے ہو''...... عمران نے کہا اور سب بے اختیار جھرجھری لینے پر مجبور ہو گئے۔

''تم عتبہ کو یہاں بلوانا چاہتے ہو''...... اچانک سارگ نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہاں۔ کیوں۔ تمہیں کوئی اعتراض ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اب میرے اعتراض کرنے کی گنجائش ہی کہاں رہی ہے۔ ٹھیک ہے۔ یہ تمہارا حق ہے کہ تم مشن کو مکمل کرو''...... سارگ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ عمران اس دوران مسلسل گھڑی دیکھتا رہا پھر جب دس کی بجائے پندرہ منٹ گزر گئے تو اس نے فون اٹھایا اور اس نے ایک بار پھر وہ سیاہ رنگ کا بٹن آف کر دیا۔ کیونکہ اس بٹن کا سسٹم ایسا تھا کہ فون آف کرتے ہی وہ خود بخود آن ہو جاتا تھا اس لئے ہر بار فون کرنے سے پہلے عمران کو اسے آف کرنا پڑتا تھا۔ عمران نے بٹن آف کر کے آصف سیرات کے نمبر پریس کئے۔

''یس''...... رابطہ ہوتے ہی آصف سیرات کی آواز سنائی دی۔

''علی عمران بول رہا ہوں آصف سیرات صاحب۔ عتبہ سے بات کرائیں''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''جی بہتر۔ ہولڈ آن کریں''...... دوسری طرف سے اس بار قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''ہیلو۔ عتبہ بول رہا ہوں''...... تھوڑی دیر بعد عتبہ کی آواز سنائی دی۔

''عمران بول رہا ہوں۔ آپ کی بات سر سلطان سے ہو گئی ہے''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''جی ہاں اور اب میں پوری طرح مطمئن ہوں عمران صاحب اور ایک بار پھر معذرت خواہ ہوں کہ میں نے آپ جیسے محسن کی بات پر پہلے اعتماد نہ کیا تھا''...... عتبہ نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

''معذرت کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ کی پوزیشن کو میں سمجھتا ہوں۔ آپ ایسا کریں کہ اپنے ایک دو ساتھیوں سمیت یہاں فاسٹ فائٹرز کے ہیڈ کوارٹر پہنچ جائیں۔ میں نے تو یہاں کی مشینری کو مکمل طور پر تباہ کر دیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ اس مشینری کو تباہ شدہ حالت میں دیکھ لیں''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ لیکن ہیڈ کوارٹر کہاں ہے''...... عتبہ نے کہا تو عمران نے اسے تفصیل سے وہ جگہ بتانی شروع کر دی جہاں انہوں

نے پہنچنا تھا۔

''میرا آدمی وہاں موجود ہو گا۔ وہ آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو ساتھ لے کر یہاں ہیڈ کوارٹر پہنچ جائے گا۔ میرے آدمی کا نام ٹائیگر ہے آپ نے اسے اپنا نام بتانا ہے''...... عمران نے کہا۔

''میں پہنچ جاتا ہوں۔ مجھے زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ لگے گا''...... دوسری طرف سے عتبہ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ باقی باتیں یہیں ہو جائیں گی''...... عمران نے کہا اور فون آف کر دیا۔

''تم ہم سب کو عتبہ کے حوالے کرنا چاہتے ہو''...... سارگ نے قدرے دہشت بھرے لہجے میں کہا۔

''میرا وعدہ صرف تمہاری ذات کی حد تک تھا۔ اس کے علاوہ میں کیا کرتا ہوں اور کیا نہیں۔ اس سے تمہیں کوئی مطلب نہیں ہونا چاہئے''...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ ساتھیوں کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کر کے ہال کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

''جیمز کا کیا ہوا''...... عمران نے باہر آتے ہی صفدر سے پوچھا۔

''اسے آپ کے اشارے کے مطابق ہلاک کر دیا گیا ہے لیکن آپ نے عتبہ کو یہاں کیوں بلایا ہے۔ اس کی کوئی خاص وجہ ہے۔ آپ اسے بتا بھی تو سکتے تھے کہ ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا گیا ہے''۔ صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پہلی بات تو یہ ہے کہ میں عتبہ کو اس مشینری کی تباہی دکھانا چاہتا ہوں اور دوسری بات یہ کہ میں یہ چیک کرنا چاہتا ہوں کہ عتبہ کس ٹائپ کا آدمی ہے۔ اس کی ٹائپ دیکھنے کے بعد میں یہ فیصلہ کروں گا کہ اس ہیڈ کوارٹر میں موجود بے ہوش افراد کا کیا کیا جائے۔ انہیں ویسے ہی چھوڑ دیا جائے یا انہیں ہوش میں لا کر یہاں سے نکل جانے کا موقع دیا جائے"...... عمران نے کہا۔

"ٹائپ سے آپ کا کیا مطلب ہے"...... صفدر نے حیران ہو کر پوچھا۔

"عتبہ کا رویہ بتا دے گا کہ وہ واقعی جمہوریت اور اسلام کے اصولوں پر عمل کرنے والا آدمی ہے یا کوئی دہشت گرد ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر وہ دہشت گرد ثابت ہوا تو"...... صفدر نے چونک کر پوچھا۔

"تو پھر دہشت گرد کا جو انجام ہوا کرتا ہے وہی اس کا بھی ہو گا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور سب نے اس انداز میں سر ہلا دیئے جیسے اب وہ عمران کی بات کا مطلب اچھی طرح سمجھ گئے ہوں۔

"ٹائیگر۔ تم نے نعمانی کے ساتھ پوائنٹ ون پر پہنچنا ہے۔ نعمانی تم سے علیحدہ رہے گا۔ تم نے عتبہ سے ملنا ہے اور پھر اسے ساتھ لے کر یہاں آنا ہے۔ نعمانی کو میں اس لئے بھیج رہا ہوں کہ عتبہ

کوئی بھی ایسی حرکت کر سکتا ہے جو ہمارے مفادات کے خلاف جاتی ہو۔ ایسی صورت میں نعمانی سچوئشن کو کنٹرول کرنے کے لئے جو اقدام بھی چاہے کر سکتا ہے۔ میری طرف سے اجازت ہو گی"...... عمران نے ٹائیگر اور نعمانی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں سمجھ گیا ہوں آپ کی بات۔ آپ فکر نہ کریں۔ کام آپ کی مرضی کے مطابق ہو گا"...... نعمانی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم دونوں روانہ ہو جاؤ۔ کیونکہ تم نے کافی فاصلہ طے کرنا ہے۔ ضروری اسلحہ ساتھ لے لو۔ ہم سب اس دوران اس ہیڈ کوارٹر سے باہر رہیں گے اور جب ٹائیگر عتبہ کو لے کر یہاں پہنچے گا تو میں اکیلا اس سے ملوں گا۔ اس کے بعد جیسے بھی حالات ہوں گے ویسے ہی کارروائی کی جائے گی"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

پہلا حصہ ختم شد

عمران سیریز
ٹاپ ہیڈ کوارٹر
مظہر کلیم ایم اے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ میرا نیا ناول 'ٹاپ ہیڈ کوارٹر' کا دوسرا اور آخری حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ ناول کی کہانی اور اس کا ٹیمپو جس عروج کی طرف بڑھ رہا ہے مجھے یقین ہے کہ اسے پڑھنے کے لئے آپ یقیناً انتہائی حد تک بے چین ہو رہے ہوں گے اور یہ ناول آپ کے اعلیٰ معیار پر پورا اترے گا۔ ناول پڑھنے سے پہلے اپنے چند خطوط پڑھ لیں جو دلچسپی کے لحاظ سے کسی بھی طرح کم نہیں ہیں۔

لاہور سے میجر ابرار صاحب لکھتے ہیں کہ میں طویل عرصے سے آپ کی عمران سیریز پڑھ رہا ہوں۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو آپ نے جیتے جاگتے کرداروں میں ڈھال دیا ہے۔ اب وہ کسی طرح بھی فرضی اور تخلیقی کردار محسوس نہیں ہوتے ہیں۔ ایسا لگتا ہے جیسے واقعی ان کے جیتے جاگتے وجود ہوں جو پاکیشیا کے لئے کام کر رہے ہیں۔ ان کی باتیں، ان کے محسوسات اور ان کے انداز پر حقیقت کا سا گمان ہوتا ہے۔ ہمیں آج تک ایسا نہیں محسوس ہوا کہ ہم تخلیقی کتب کا مطالعہ کر رہے ہیں ایسا لگتا ہے جیسے یہ سب کچھ حقیقت میں ہی رونما ہوا ہو۔ آپ کے قلم کو واقعی اللہ تعالیٰ نے ایسا اثر دے رکھا ہے جس کی مثال نہیں ملتی۔ ہم سب کی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر دراز کرے اور آپ کی صحت ہمیشہ قائم و دائم

رہے تاکہ ہم سب قارئین آپ کے قلم سے لکھے ہوئے ان حقیقی واقعات سے فیض یاب ہوتے رہیں۔ آمین۔

محترم میجر ابرار صاحب۔ خط لکھنے ، ناول پڑھنے اور انہیں پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے خط میں جن جذبات کا بے پایاں اظہار کیا ہے یہ سب آپ کی محبت کا نتیجہ ہے اور واقعی یہ سب اللہ تعالیٰ کا کرم ہے ورنہ من آنم کہ من دانم۔ جب تک میری حیات ہے اور میری صحت اجازت دیتی ہے اس وقت تک میں یہ قلمی جہاد جاری رکھوں گا اور آپ جیسے عظیم اور محب وطن قارئین کے لئے لکھتا رہوں گا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

خانیوال سے جنید احمد لکھتے ہیں۔ ہم نے آپ کے اب تک کے لکھے ہوئے تمام ناول پڑھے ہیں اور ان سب کو ایک سے بڑھ کر ایک پایا ہے۔ ہر کہانی نئی اور اچھوتے انداز کی ہوتی ہے جسے پڑھ کر دل خوش ہو جاتا ہے۔ آپ سے البتہ یہ ضرور کہوں گا کہ عمران وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ خاصا رحم دل ہوتا جا رہا ہے اور اس کی اب یہی کوشش ہوتی ہے کہ وہ ملک دشمنوں کو ہلاک کرنے کی بجائے انہیں معاف کر دے۔ جبکہ میرے خیال کے مطابق یہ نرمی اور رحمدلی ملک دشمنوں کے ساتھ روا رکھنا ناانصافی بھی ہے اور ملک کے کروڑوں لوگوں پر ظلم روا رکھنے کے مترادف بھی ہے۔ ایسے ملک دشمن عناصروں خاص طور پر غیر ملکی ایجنٹوں کو تو پوری قوت سے کچل دینا چاہئے تاکہ دوسرے لوگ ان سے عبرت پکڑ سکیں۔ امید ہے آپ اس پر ضرور توجہ دیں گے۔

جنید احمد صاحب۔ سب سے پہلے میں آپ کا ناولوں کو پڑھنے انہیں پسند کرنے اور خط لکھنے پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ نے جن جذبات کا اظہار کیا ہے ان کی میں قدر کرتا ہوں اور میں آپ کی اس بات سے متفق ہوں کہ واقعی ملک دشمن عناصر پر رحم خود پر ظلم کے برابر ہے اور عمران ایسا نہیں کرتا وہ ملک دشمن عناصر کو پوری قوت اور نفرت کے ساتھ کچلتا ہے۔ آپ اس کی جس نرم دلی کی بات کر رہے ہیں وہ ایسے لوگ کے لئے ہوتی ہے جنہوں نے ڈائریکٹ پاکیشیا یا پاکیشیا کے مفادات کے خلاف کام نہیں کیا ہوتا ہے بلکہ وہ اپنے ملک سے محبت اور خاص طور پر اپنی ڈیوٹی نبھاتے ہوئے عمران کے راستے میں آ جاتے ہیں اور چونکہ وہ عمران سے تعاون کرتے ہیں اور اسے منزل مقصود تک پہنچانے میں اس کے مدد کرتے ہیں تو عمران کو بھی ان کے لئے دل میں نرم گوشہ رکھنا پڑتا ہے۔ وہ ایسے ہی افراد کو زندہ چھوڑتا ہے اور ان پر ظلم کرنے سے بھی گریز کرتا ہے۔ امید ہے اب وضاحت ہو گئی ہو گی اور آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

لاہور سے قمر علی عباس لکھتے ہیں۔ آپ کے ناول بے حد پسند ہیں اور اب تک آپ نے جتنے ناول بھی تحریر کئے ہیں وہ نہ صرف میں نے پڑھے ہیں بلکہ میری ذاتی لائبریری میں محفوظ ہیں۔ آپ

سے ایک بات پوچھنی ہے اور وہ یہ کہ جوزف اور جوانا اتنے عرصے سے عمران کے ساتھ رہ رہے ہیں اور اس کے باوجود وہ دونوں ابھی تک مسلمان کیوں نہیں ہوئے اور اگر ہوئے ہیں تو پھر آپ نے ان کے نام اب تک تبدیل کیوں نہیں کئے۔ امید ہے آپ مجھے اور دیگر قارئین کو وضاحت ضرور دیں گے۔

محترم قمر علی عباس صاحب۔ خط لکھنے اور ناولوں کی پسندیدگی کا شکریہ اور مجھے یہ پڑھ کر اور زیادہ خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ آپ نے میرے ناولوں کی باقاعدہ لائبریری بنا رکھی ہے۔ ایسا بہت کم لوگ کرتے ہیں جو ایسے قیمتی اور نایاب ناولوں کی ایک الگ لائبریری بنا کر رکھتے ہیں یہ کتاب دوستی کی اعلیٰ مثال ہے۔ رہی بات جوزف اور جوانا کے مسلم ہونے کی تو الحمدُللہ وہ دونوں مسلم ہونے کا شرف حاصل کر چکے ہیں لیکن ان کے نام اس لئے نہیں بدلے گئے کہ نام بدلنا اسلام میں ضروری قرار نہیں دیا گیا ہے۔ صرف وہی نام بدلے جاتے ہیں جو خلاف اسلام ہوں اور جوزف اور جوانا عام سے نام ہیں جنہیں اسلامی روایات میں نہ بھی بدلا جائے تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ امید ہے وضاحت ہو گئی ہو گی۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

''باس۔ یہ آدمی ہمیں زندہ نہ چھوڑے گا۔ اس کا رویہ بتا رہا ہے''...... عمران اور اس کے ساتھیوں کے باہر جاتے ہی خاموش بیٹھے کراسن نے سارگ سے مخاطب ہو کر کہا۔

''اس نے وعدہ کیا ہے''...... سارگ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''باس۔ یہ حد درجہ شاطر آدمی ہے۔ اب اس نے عتبہ کو یہاں بلایا ہے اور عتبہ ہم سب کا جانی دشمن ہے۔ اس نے ایک لمحہ توقف کئے بغیر ہم دونوں کو گولیوں سے اڑا دینا ہے''...... کراسن نے کہا۔

''تو پھر کیا کیا جائے۔ اس وقت ہماری جو پوزیشن ہے وہ تو تم دیکھ رہے ہو''...... سارگ نے قدرے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

''باس۔ ہم آزادی کے لئے کوشش تو کر سکتے ہیں''...... کراسن نے کہا۔

''احمق ہو گئے ہو کراسن۔ جس انداز میں ہمیں باندھا گیا ہے

اول تو اس سے چھٹکارا ملنا ہی مشکل ہے اور اگر بفرض محال ہم ان بندشوں سے چھٹکارا حاصل کر بھی لیں تب بھی باہر کیسے جا سکتے ہیں۔ باہر تو یہی لوگ موجود ہوں گے۔ مین گیٹ تو ویسے ہی جام ہے“...... سارگ نے کہا۔

”باس۔ وہ راستہ جس سے جیمز ہمیں لے گیا تھا اس راستے کا ابھی تک عمران کو علم نہیں ہے۔ ہم اس راستے سے نکل سکتے ہیں“...... کراسن نے کہا۔

”بات تو تمہاری ٹھیک ہے۔ واقعی کوشش تو کی جا سکتی ہے“...... سارگ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”باس۔ میں اپنی کرسی کو جھٹکے دے کر آپ کی کرسی کی پشت پر لے جاتا ہوں۔ ان کرسیوں کی پشت اور سیٹ کے درمیان کافی خلا ہے۔ خلا سے میں اپنے بندھے ہوئے ہاتھ باہر نکال سکتا ہوں میں نے چیک کر لیا ہے۔ اس طرح آپ کی کرسی کی پشت کے خلا میں ہاتھ ڈال کر میں آپ کی کلائیوں پر بندھی ہوئی رسی کی گانٹھ کھول دوں گا۔ اس گانٹھ کے کھلنے کے بعد آپ آسانی سے اپنے جسم کو آگے پیچھے کر کے کرسی کے گرد موجود رسیوں کو اس حد تک ڈھیلا کر سکتے ہیں کہ آپ کے بازو اوپر سے باہر آ جائیں۔ پھر آپ اپنی کرسی کی پشت پر موجود رسی کی گانٹھ کو آسانی سے کھول لیں گے“...... کراسن نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ تم واقعی ذہین آدمی ہو۔ کوشش

کرو“...... سارگ نے اس بار مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”باس۔ آپ طویل عرصے سے صرف ہیڈ کوارٹر میں رہ کر کام کر رہے ہیں جبکہ میں فیلڈ میں کام کرتا ہوں۔ اس لئے میرے ذہن میں یہ بات آئی ہے ورنہ آپ کی ذہانت کا میں کیسے مقابلہ کر سکتا ہوں“...... کراسن نے خوشامدانہ لہجے میں جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مینڈک کی طرح اچھلنا شروع کر دیا چونکہ اس کا جسم کرسی کے ساتھ بندھا ہوا تھا اس لئے اس کے اچھلنے سے کرسی بھی ساتھ ہی اوپر کو اٹھتی تھی اور پھر تھوڑی سی کوشش کے بعد کراسن اپنی کرسی کو سارگ کی کرسی کی پشت پر لے جانے میں کامیاب ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے جسم کو کافی حد تک ڈھیلا کر کے نیچے کی طرف کیا۔ ایسا کرنے سے اس کے دونوں بندھے ہوئے ہاتھ کافی حد تک کرسی کی پشت اور سیٹ کے درمیان نچلے خلا سے باہر آ گئے۔ چند لمحوں کی کوشش کے بعد اس کی انگلیاں سارگ کی بندھی ہوئی کلائیوں تک پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئیں تو اس نے انگلیوں سے رسی کو ٹٹولنا شروع کر دیا۔ پھر رسی کا ایک چھوٹا سا سرا جیسے ہی اس کی انگلیوں کی گرفت میں آیا اس نے اسے مضبوطی سے پکڑ کر زور سے جھٹکا دیا تو رسی کھل گئی۔

”میری کلائیاں آزاد ہو گئی ہیں۔ ویری گڈ کراسن۔ گڈ۔ ویری گڈ“...... سارگ کے منہ سے مسرت بھری آواز سنائی دی۔

”اب آپ اپنے بازو آزاد کرنے کی کوشش کریں باس“۔

کراسن نے ایک بار پھر مینڈک کی طرح اچھل کر کرسی کر آگے بڑھاتے ہوئے کہا تاکہ سارگ کو بازو آزاد کرا لینے کے بعد کرسی کے عقب میں موجود گانٹھ کھولنے میں آسانی رہے۔ سارگ نے اپنے جسم کو آگے پیچھے کرنا شروع کر دیا اور آہستہ آہستہ اس کے بازو سائیڈوں پر آگئے تو اس نے آگے کی طرف جھک کر اپنا دایاں بازو ٹیڑھا کر کے باہر نکالنے کی کوشش شروع کر دی۔

اب اتنا خلا بن چکا تھا کہ تھوڑی سی کوشش کے بعد وہ اپنا بازو باہر نکال لینے میں کامیاب ہو گیا۔ اس کے بعد یہی کارروائی اس نے دوسرے بازو کے ساتھ کی اور تھوڑی سی جدوجہد کے بعد وہ دوسرا بازو بھی آزاد کر لینے میں کامیاب ہو گیا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ پھر اس نے اپنے دونوں بازو موڑے اور کرسی کی سائیڈوں سے انہیں عقب کی طرف لے گیا۔ گو اس طرح اسے بازوؤں میں شدید اینٹھن اور درد کا احساس ہوا لیکن اس نے اس کی پرواہ نہ کی اور پھر چند لمحوں بعد وہ واقعی کرسی کے عقب میں موجود رسی کی گانٹھ کھول لینے میں کامیاب ہو گیا۔ گانٹھ کھلتے ہی رسیاں ڈھیلی پڑ گئیں اور سارگ نے بجلی کی سی تیزی سے رسیاں ہٹائیں اور اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

''بہت خوب کراسن۔ بہت خوب۔ تم واقعی بے پناہ ذہین آدمی ہو۔ تمہاری قدر میرے دل میں پہلے سے کہیں گنا زیادہ بڑھ گئی ہے''...... سارگ نے کلائیوں کو مسلتے ہوئے انتہائی مسرت بھرے

لہجے میں کہا۔

''باس۔ مجھے کھولیں۔ وہ لوگ کسی بھی وقت واپس آ سکتے ہیں''...... کراسن نے انتہائی مضطرب لہجے میں کہا تو سارگ تیزی سے آگے بڑھا اور پھر اس نے کراسن کی کرسی کی پشت پر موجود رسی کی گانٹھ کھولی اور رسیاں ہٹا دیں تو کراسن ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ سارگ نے اس کی کلائیوں میں بندھی ہوئی رسیاں بھی کھول دیں اور کراسن کے چہرے پر بھی مسرت کا آبشار بہنے لگا اور اس کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی تھی۔

''آئیں باس۔ اب ہم نے فوری یہاں سے نکلنا ہے''۔ کراسن نے کہا اور تیزی سے ہال کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

''جیمز نظر نہیں آیا۔ کہیں انہوں نے جیمز سے وہ راستہ معلوم نہ کر لیا ہو''...... سارگ نے آہستہ سے کہا۔

''فکر نہ کریں باس۔ معلوم بھی کر لیا ہو گا تب بھی وہ اسے بند نہ کر سکیں گے''...... کراسن نے کہا اور پھر اس ہال کمرے سے نکل کر وہ مختلف راہداریوں میں سے انتہائی محتاط انداز میں گزرتے ہوئے اس راستے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ راستے میں انہیں کئی جگہوں پر بے ہوش پڑے ہوئے افراد نظر آئے لیکن انہوں نے ان کی طرف توجہ نہ دی۔

''باس۔ یہاں اسلحے کا سٹور ہے۔ مجھے جیمز نے بتایا تھا وہاں سے اسلحہ لے لیا جائے''...... کراسن نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا اور

سارگ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کراسن ایک موڑ مڑ کر سارگ کی نظروں سے غائب ہو گیا۔ جبکہ سارگ اپنی جگہ پر کھڑا رہا۔ تھوڑی دیر بعد کراسن واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں دو مشین گنیں اور ان کا اضافی میگزین موجود تھا۔ ایک مشین گن اس نے سارگ کو دے دی ایک اپنے پاس رکھی اور ایک بار پھر وہ دونوں آگے بڑھتے چلے گئے۔ راستے میں انہیں کسی قسم کی رکاوٹ کا سامنا نہ کرنا پڑا۔ اس لئے تھوڑی دیر بعد وہ اس خفیہ راستے سے صحیح سلامت ہیڈ کوارٹر سے باہر پہنچ گئے۔

''میرا خیال ہے اب یہاں سے فوراً نکل جانا چاہئے''۔ سارگ نے کہا۔

''اوہ نہیں باس۔ وہ سب لوگ ہیڈ کوارٹر سے باہر ہیں اور عتبہ بھی آنے والا ہے۔ وہ اسے لے کر اس خفیہ راستے سے اندر جائیں گے۔ تب ہی انہیں ہمارے فرار ہونے کا علم ہو گا۔ اس لئے ابھی وہ پوری طرح مطمئن ہوں گے۔ اگر ہم عقب سے ان پر فائر کھول دیں تو ان میں سے ایک بھی نہ سنبھل سکے گا اور وہ سب مارے جائیں گے''...... کراسن نے کہا۔

''نہیں۔ وہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ پہلے بھی ہم اس غلط فہمی میں مار کھا گئے تھے۔ اس بار انہوں نے ہمیں پکڑ لیا تو پھر ہمیں موت سے کوئی نہ بچا سکے گا''...... سارگ نے کہا۔

''تو پھر باس ایک اور کام کیا جا سکتا ہے۔ اسلحے کا یہ ذخیرہ بہت

بڑا ہے۔ اس میں ایسا خطرناک اسلحہ موجود ہے کہ اگر یہ ذخیرہ پھٹ گیا تو پورا ہیڈ کوارٹر خوفناک دھماکے سے پھٹ جائے گا۔ وہاں وائرلیس کنٹرول بم موجود ہیں۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں ان میں سے ایک بم سے وائرلیس کنٹرول فٹ کر کے کنٹرولر ساتھ لے آؤں۔ پھر ہم یہاں سے کچھ دور اس طرح چھپ کر بیٹھ جائیں گے کہ وہ ہمیں نہ دیکھ سکیں جبکہ ہم انہیں دیکھتے رہیں۔ جب وہ سب اندر جائیں تو ہم وائرلیس کنٹرولر کے ذریعے اس پورے ہیڈ کوارٹر کو ہی اڑا دیں۔ اس طرح وہ سب عتبہ سمیت یقینی طور پر ختم ہو جائیں گے۔ ہیڈ کوارٹر کی مشینری تو پہلے ہی تباہ ہو چکی ہے اس لئے اب اس ہیڈ کوارٹر کی تباہی سے ہمیں تو کوئی فرق نہ پڑے گا لیکن ہم ان لوگوں سے بھرپور انداز میں انتقام لے سکیں گے''۔ کراسن نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

''اوہ ہاں۔ یہ واقعی انتہائی محفوظ طریقہ ہے۔ ہیڈ کوارٹر کی مشینری کی تباہی کی قیمت عتبہ کی موت سے مل جائے گی۔ حکومت یقیناً اسے غنیمت سمجھے گی۔ ٹھیک ہے جاؤ اور جلد از جلد انتظام کر کے واپس آ جاؤ''...... سارگ نے اسے اجازت دیتے ہوئے کہا تو کراسن سر ہلاتا ہوا مڑا اور تیزی سے واپس اسی راستے کی طرف بڑھ گیا۔

عمران جولیا کے ساتھ ایک چٹان کی اوٹ میں بیٹھا ہوا تھا۔ باقی ساتھی بھی ادھر ادھر مختلف چٹانوں کی اوٹ میں موجود تھے۔ ٹائیگر اور نعمانی کو گئے ہوئے کافی دیر ہو گئی تھی اور اب انہیں ان کی واپسی کا انتظار تھا کہ اچانک دور سے جھینگر کی تیز آواز سنائی دی اور عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے منہ میں دو انگلیاں ڈالیں اور دوسرے لمحے اس کے منہ سے بھی جھینگر کی تیز آواز سنائی دی۔

''ٹائیگر نے کاشن دیا ہے۔ حالانکہ میں نے اسے اس کی ہدایت نہیں کی تھی لیکن وہ چونکہ کافی دیر سے یہاں سے غیر حاضر رہا ہے اس لئے اس نے مناسب سمجھا کہ کاشن دے کر صورتحال معلوم کر لے''...... عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے ٹائیگر کی ذہانت پر وہ فخر کر رہا ہو۔

''آخر وہ تمہارے جیسے شیطان کا شاگرد ہے''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ میری ساری امیدوں پر آج تم نے پانی کا دریا بلکہ پورا سمندر بہا دیا ہے''...... عمران نے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

''کیوں۔ کیا مطلب''...... جولیا نے کچھ نہ سمجھنے والے انداز میں چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''اس لئے کہ شیطان کی شادی ہی نہیں ہوئی اور نہ میرے خیال میں کبھی ہو گی''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

''ہو بھی سکتی ہو۔ تب بھی کم از کم میں مسز شیطان کہلانا پسند نہیں کروں گی''...... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

''لیکن ایک اور مسئلہ بھی تو ہے۔ شیطان اور میرے نام کے الفاظ ہم قافیہ بھی تو ہیں''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ہوتے رہیں''...... جولیا نے بے اختیار کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے منہ دوسری طرف پھیر لیا اور عمران ہنستا ہوا اٹھ کھڑا ہوا کیونکہ اب ٹائیگر تین آدمیوں کے ساتھ آتا ہوا دکھائی دینے لگا تھا۔ جولیا بھی اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

ٹائیگر کے ساتھ ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا مقامی آدمی تھا جبکہ اس سے دو قدم پیچھے دو آدمی تھے جن کے سر اور چہرے مخصوص قسم کے کپڑوں سے ڈھکے ہوئے تھے اور ان کے کاندھوں سے مشین گنیں لٹکی ہوئی تھیں۔ عمران سمجھ گیا کہ ٹائیگر کے ساتھ آنے

والا عتبہ ہے جس کی تلاش عرابلس کی حکومت کو انتہائی شدت سے تھی جبکہ اس کے پیچھے آنے والے یقیناً اس کے باڈی گارڈز ہوں گے۔

''آؤ جولیا۔ عتبہ سے مل لیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ گیا۔

''مجھ حقیر فقیر پر تقصیر۔ بندہ نادان۔ ہیچمدان کو علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) کہتے ہیں''...... عمران نے عتبہ کے قریب پہنچتے ہوئے قدرے بوکھلائے ہوئے سے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

''میرا نام عتبہ ہے جناب اور آپ سے ملاقات کا شرف حاصل ہونے پر مجھے یہ لمحہ اپنی زندگی کا سب سے قیمتی لمحہ محسوس ہو رہا ہے''...... عتبہ نے بڑے گرمجوشانہ انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس کا مصافحہ کرنے کا انداز بھی بے حد گرمجوشانہ تھا۔

''کتنا قیمتی۔ مم۔ مم۔ مگر میں تو بے قیمت آدمی ہوں''...... عمران نے جواب دیا اور عتبہ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''آپ کتنے قیمتی ہیں جناب۔ یہ بات آپ پوری دنیا میں پھیلے ہوئے مسلمانوں کے دلوں سے پوچھیں''۔ عتبہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

''یہ ان کی مہربانی ہے۔ بہرحال آپ سے مل کر واقعی خوشی ہوئی ہے کیونکہ آپ کی شخصیت واقعی زندگی سے بھرپور ہے۔ ورنہ جس ٹائپ کے آپ لیڈر ہیں ایسے آدمی بڑے خشک مزاج اور معاف

کیجئے قدرے سنکی سے ہوتے ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور عتبہ ایک بار پھر ہنس پڑا۔

''یہ میرے باڈی گارڈز ہیں۔ ان میں سے ایک کا نام شیراز اور دوسرے کا نام عبداللہ ہے''...... عتبہ نے اپنے باڈی گارڈز کا عمران سے تعارف کراتے ہوئے کہا اور عمران نے بڑے گرمجوشانہ انداز میں ان سے بھی مصافحہ کیا۔

''اب آپ کو فاسٹ فائٹرز کے ہیڈ کوارٹر کی سیر کرا دی جائے جس کی وجہ سے آپ اور آپ کی جماعت کے ساتھ ساتھ نجانے اور کتنے لوگ انڈر گراؤنڈ رہنے پر مجبور رہے ہیں اور نجانے کتنے لوگ اس ہیڈ کوارٹر کی وجہ سے پکڑے گئے اور ہلاک کر دیئے گئے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''آپ نے واقعی انتہائی حیرت انگیز کارنامہ سرانجام دیا ہے عمران صاحب۔ فاسٹ فائٹرز کے ہیڈ کوارٹر تک پہنچنے کے لئے ہم نے نجانے کیا کیا جتن کئے ہیں لیکن آج تک اس کے اندر تو ایک طرف اس کے قریب بھی کوئی نہیں پہنچ سکا اور آپ کی یہ بات بھی درست ہے کہ اس ہیڈ کوارٹر کی وجہ سے سینکڑوں جمہوریت اور اسلام پسند لیڈر قبروں میں دفن کر دیئے گئے ہیں۔ آپ نے واقعی عرابلس کے عوام پر احسان کیا ہے۔ ایسا احسان جو کبھی نہیں اتارا جا سکتا''...... عتبہ نے بڑے جذباتی لہجے میں کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"اب اصل مسئلہ یہ ہے عتبہ صاحب کہ اس ہیڈ کوارٹر میں ڈیڑھ دو سو افراد بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔ اگر میں اس ہیڈ کوارٹر کو تباہ کر دوں تو یہ لوگ ہلاک ہو جائیں گے۔ یہ حکومت کے ملازم ہیں۔ نہ مجرم ہیں اور نہ ہی دہشت گرد اور اگر انہیں ویسے ہی یہاں پڑا رہنے دیا گیا تو یہ جس گیس سے بے ہوش ہوئے ہیں اس کا توڑ کسی دوسرے کو معلوم نہیں۔ اس طرح بھی یہ ہلاک ہو جائیں گے۔ اگر حکومت کو کال کر کے بتا بھی دیا جائے تو حکومت الٹا انہیں ہی سازشی اور تباہی کا ذمہ دار قرار دے کر جیلوں میں ڈال دے گی۔ ان کا کیا کیا جائے"...... عمران نے عقبی راستے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"آپ فکر نہ کریں۔ میں اپنے آدمیوں کو یہاں بلا لیتا ہوں پھر ان سب کو یہاں سے نکال کر کسی کھلی جگہ جمع کر دیا جائے گا۔ وہاں انہیں ہوش میں لا کر ہم چلے جائیں گے۔ اس کے بعد یہ خود ہی اپنے اپنے گھر چلے جائیں گے۔ پھر یہ حکومت کو کیا بتاتے ہیں کیا نہیں یہ ہمارا مسئلہ نہیں ہے"...... عتبہ نے کہا۔

"لیکن تمہارے آدمیوں کو تو یہاں تک آنے میں کافی دیر لگ جائے گی"...... عمران نے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں۔ یہاں سے کچھ دور ہی ہمارا ایک خفیہ سنٹر ہے۔ وہاں سے آدمی منگوائے جا سکتے ہیں۔ آپ فکر نہ کریں۔ یہ لوگ واقعی بے گناہ ہیں اور عرابلس کے شہری ہیں۔ اس لئے ان کا

ہلاک ہونا عرابلس کا قومی نقصان ہے۔ ان میں انجینئرز بھی ہوں گے اور سائنسدان بھی"...... عتبہ نے بڑے خلوص بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے اطمینان بھرا سانس لیا۔ عتبہ کے لہجے میں جو خلوص اور درد تھا اس نے عمران کو پوری طرح مطمئن کر دیا تھا کہ یہ آدمی واقعی ایک ہمدرد لیڈر ہے۔

"فاسٹ فائٹرز کے موجودہ چیف سارگ سے میں نے وعدہ کیا ہے کہ اسے میں زندہ چھوڑ دوں گا۔ اس لئے اب تمہیں آدمی بلوانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں اس سارگ اور کے ساتھی کر اس کو اس گیس کا توڑ بتا دوں گا اور پھر انہیں عام انداز میں بے ہوش کر کے ہم نکل جائیں گے۔ یہ لوگ ہوش میں آ کر خود ہی اپنے آدمیوں کا بندوبست کر لیں گے۔ میں صرف آپ کو دکھانا چاہتا ہوں کہ تمام مشینری مکمل طور پر تباہ ہو چکی ہے تاکہ آپ خود بھی مطمئن ہو کر کام کر سکیں اور دوسری جماعتوں کو بھی اس بارے میں اطمینان دلا سکیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ اٹھا کر مخصوص اشارہ کیا تو ادھر ادھر چھپے ہوئے اس کے ساتھی سامنے آ گئے اور پھر عمران نے عتبہ کا سب سے تعارف کرایا عتبہ ان سب سے مل کر بے حد خوش ہوا اور اس نے بڑی گرمجوشی سے سب سے مصافحہ کیا۔

جولیا نے البتہ صرف سلام کیا۔ پھر عمران عتبہ کو ساتھ لئے عقبی راستے سے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو گیا۔ اس نے جیب سے ایک

چھوٹی سی ٹارچ نکال کر روشن کر دی تھی جس کی وجہ سے تیز روشنی ہر طرف پھیل گئی تھی۔

"عمران صاحب۔ ہم باہر ہی نہ رک جائیں۔ آپ عتبہ صاحب کو ہیڈ کوارٹر دکھا آئیں"...... صفدر نے اچانک کہا۔

"نہیں عتبہ صاحب بہت بڑے عوامی لیڈر ہیں اور عوامی لیڈر جب بھی معائنے کے لئے جاتے ہیں تو ان کے ساتھ پورا جلوس ہوتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے میں ایسا لیڈر نہیں ہوں عمران صاحب۔ میں تو صرف اتنا چاہتا ہوں کہ عرابلس میں صحیح معنوں میں اسلامی نظام کا نفاذ ہو جائے اور بس۔ میری زندگی کا تو صرف اتنا ہی مقصد ہے"...... عتبہ نے مسکراتے ہوئے کہا اس دوران وہ سب ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو چکے تھے پھر ایک راہداری سے گزرتے ہوئے اچانک عمران ٹھٹھک کر رک گیا۔ اس کے رکتے ہی باقی سب افراد بھی رک گئے۔

"کیا ہوا"...... عتبہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہاں سے دو آدمی گزرے ہیں۔ یہاں گرد آلود فرش پر جوتوں کے تازہ نشانات ہیں"۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا

"لیکن عمران صاحب یہاں سے ہمارے علاوہ اور کون گزر سکتا ہے۔ سارگ اور کراسن تو بندھے ہوئے ہیں اور باقی سب افراد بے ہوش پڑے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ سارگ اور کراسن ہی ہیں۔ اب مجھے ان دونوں کے پیروں کے سائز کا خیال آ رہا ہے۔ کراسن کا قد سارگ سے چھوٹا ہے۔ اس لئے اس کا پیر بھی سارگ سے نسبتاً چھوٹا ہے۔ یہ نشانات بالکل تازہ ہیں"...... عمران نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی ٹارچ کو اور زیادہ جھکاتے ہوئے کہا۔

"میں دیکھوں کہ وہ اس ہال میں موجود بھی ہیں یا نہیں"۔ ٹائیگر نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ عمران ٹائیگر کی بات کا جواب دیتا۔ اچانک ایک انتہائی خوفناک دھماکہ ہوا اور پھر تو جیسے کوئی آتش فشاں پھٹ پڑتا ہے اس طرح خوفناک دھماکوں کا طویل سلسلہ شروع ہو گیا۔ عمران نے پہلا دھماکہ ہوتے ہی عتبہ کو بازو سے پکڑا اور بجلی کی سی تیزی سے ایک سائیڈ کی دیوار کی جڑ میں دبک گیا تھا۔ ٹارچ اس کے ہاتھ سے نیچے گر گئی تھی۔ اسی لمحے تیز گڑگڑاہٹ کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور پھر اس راہداری کی چھت خوفناک دھماکوں کے ساتھ ٹوٹ ٹوٹ کر نیچے فرش پر گرنے لگی۔ راہداری کی دیواریں اور فرش اس بری طرح ہل رہے تھے جیسے خوفناک زلزلہ آ گیا ہو۔ پھر چند لمحوں بعد ایک اور خوفناک دھماکہ جیسے ان کے عین سروں پر ہوا اور دیوار کی جڑ میں دبکے ہوئے عمران کے سر اور جسم پر جیسے پوری پہاڑی آ گری۔ ایک لمحے کے لئے تو اس کے ذہن میں ستارے سے ناچے پھر گہری تاریکی چھا گئی۔ یقیناً یہ موت کی ہی تاریکی تھی۔

''باس۔ وہ لوگ آ رہے ہیں۔ وہ دیکھیں''...... کراسن نے سارگ سے مخاطب ہو کر اوپر اشارہ کرتے ہوئے کہا اور سارگ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ دونوں پہاڑی سے کافی فاصلے پر ایک درخت پر چڑھے بیٹھے تھے جس راستے سے وہ دونوں ہیڈ کوارٹر سے باہر نکلے تھے وہ گہرائی میں تھا اور جس راستے سے عمران اور اس کے ساتھی نکلے تھے وہ بلندی پر تھا اس لئے وہ لوگ گردنیں اونچی کئے اس طرف کو ہی دیکھ رہے تھے۔

کراسن کے ہاتھ میں وائرلیس ڈی چارجر موجود تھا۔ وہ اسلحے کے سٹور میں ایک خوفناک اور طاقتور بم کے ساتھ وائرلیس چارجر لگا آیا تھا اور اب انہیں عمران اور اس کے ساتھیوں کا عتبہ کے ساتھ ہیڈ کوارٹر کے اندر جانے کا انتظار کر رہا تھا۔ اوپر مکمل خاموشی طاری تھی۔ چاند کی تیز روشنی کے باوجود انہیں وہاں کوئی آدمی نظر نہ آ رہا تھا۔ کافی دیر بعد انہیں اوپر دور سے کچھ افراد کے سائے سے نظر

آنے لگے پھر ان سایوں کی تعداد بڑھ گئی تھی اور پھر یہ سائے ایک بڑی چٹان کی اوٹ میں غائب ہو گئے۔

''کہیں یہ لوگ باہر نہ رک جائیں''...... سارگ نے کہا۔

''نہیں باس۔ یہ لازماً اندر جائیں گے۔ عمران عتبہ کو مشینری کی تباہی دکھانا چاہتا ہے''...... کراسن نے کہا اور سارگ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''لیکن اب ہمیں مزید کتنا انتظار کرنا پڑے گا''...... سارگ نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

''میرا خیال ہے باس کہ ہم صرف پانچ منٹ تک انتظار کریں پھر ہیڈ کوارٹر اڑا دیں''...... کراسن نے کہا۔

''ہاں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم انتظار کرتے رہ جائیں اور وہ لوگ اندر سے باہر بھی آ جائیں۔ ویسے بھی انہیں جیسے ہی معلوم ہو گا کہ ہم وہاں سے نکل آئے ہیں تو وہ کسی بھوت کی طرح ہمارے پیچھے لگ جائیں گے''...... سارگ نے بے چین سے لہجے میں کہا اور کراسن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کی نظریں کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی پر جمی ہوئی تھیں۔

''پانچ منٹ ہو گئے ہیں باس۔ میں ہیڈ کوارٹر کو اڑا رہا ہوں''...... اچانک کراسن نے سرسراتے ہوئے لہجے میں کہا اور سارگ نے جلدی سے اثبات میں سر ہلا دیا۔

کراسن نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ڈی چارجر کا بٹن دبایا تو

ایک چھوٹا سا بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔ اس کے ساتھ ہی دور پہاڑی کی طرف سے انتہائی خوفناک اور دل ہلا دینے والا دھماکہ ہوا اور پھر تو جیسے خوفناک دھماکوں کا ایک سلسلہ شروع ہو گیا۔ ہر طرف چٹانیں اور پتھر اڑنے لگے۔

یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس پہاڑی میں کوئی خفیہ آتش فشاں تھا جو اچانک پھٹ پڑا ہو۔ دھماکے اس قدر خوفناک تھے کہ کراسن اور سارگ دونوں بے اختیار درختوں کی شاخوں سے چمٹ سے گئے۔ درخت اس طرح ہل رہا تھا جیسے خوفناک آندھی آ گئی ہو۔ چونکہ درخت اور پہاڑی کا فاصلہ کافی تھا اس لئے اڑتے ہوئے پتھر تو ان تک نہ پہنچ رہے تھے لیکن انہیں لاشعوری طور پر یہی محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ ان خوفناک بھاری چٹانوں اور پتھروں کی براہ راست زد میں ہوں۔

دھماکے کافی دیر تک جاری رہے پھر ان کی شدت میں آہستہ آہستہ کمی آتی چلی گئی۔ پتھروں اور چٹانوں کی بارش میں بھی اب کافی کمی آ گئی تھی لیکن پہاڑی پر گرد اور دھوئیں کا جیسے بادل سا چھا گیا تھا۔ وہ دونوں درخت کی شاخوں سے چھپکلیوں کی طرح چمٹے ہوئے تھے۔ ان کے جسم ابھی تک لرز رہے تھے۔ پھر آہستہ آہستہ سکوت طاری ہوتا چلا گیا تو وہ دونوں بھی سیدھے ہو کر بیٹھ گئے ان دونوں کے چہرے مسرت اور کامیابی سے چمک رہے تھے۔

''ہم نے اس عمران اور اس کے ساتھیوں سے انتقام لے لیا

ہے باس۔ بھرپور انتقام''...... کراسن نے مسرت کی شدت سے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ لیکن بہرحال ہمیں چیک کرنا پڑے گا اور مجھے یہ افسوس بھی رہے گا کہ ان کے ساتھ ہیڈ کوارٹر کے سینکڑوں افراد بھی مارے گئے''...... سارگ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''باس۔ ایسے کاموں میں قربانی تو دینا ہی پڑتی ہے۔ عمران اور عتبہ کی موت کے مقابل ان کی کیا اہمیت ہو سکتی ہے''...... کراسن نے کہا اور سارگ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر وہ دونوں یکے بعد دیگرے درخت سے نیچے اتر آئے۔

''دھماکوں کی اطلاع یقیناً حکومت تک پہنچ گئی ہو گی اور اب ہمیں بھی اطلاع دینی ہو گی تاکہ فوج کی مدد سے ملبہ ہٹا کر ان کی لاشیں اور زخمی افراد کو باہر نکالا جا سکے''...... سارگ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''میرے پاس لانگ رینج ٹرانسمیٹر ہے باس۔ میں ہیڈ کوارٹر سے لے آیا تھا''...... کراسن نے کہا تو سارگ بے اختیار چونک پڑا۔

''کہاں ہے۔ مجھے تو تمہارے پاس نظر نہیں آیا''...... سارگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''وہ میں نے ایک جھاڑی میں رکھ دیا تھا کیونکہ کافی وزنی تھا''...... کراسن نے کہا۔

”اوہ۔ جلدی کرو۔ اٹھا لاؤ اسے“...... سارگ نے کہا اور کراسن تیزی سے ایک طرف کو بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں واقعی ایک جدید ساخت کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ سارگ نے اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور پھر اس کا بٹن آن کر دیا۔

”ہیلو۔ ہیلو۔ چیف آف فاسٹ فائٹرز سارگ کالنگ۔ اوور“...... سارگ نے بار بار کال دینا شروع کر دیا۔

”یس۔ پی اے ٹو چیف سیکرٹری اٹنڈنگ یو۔ اوور“...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”میں چیف آف فاسٹ فائٹرز سارگ بول رہا ہوں۔ چیف سیکرٹری صاحب سے بات کراؤ۔ انہیں انتہائی اہم اطلاع دینی ہے۔ اوور“...... سارگ نے تیز لہجے میں کہا۔

”یس سر۔ اوور“...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں تک ٹرانسمیٹر پر خاموشی طاری رہی۔

”ہیلو۔ اوور“...... چند لمحوں بعد چیف سیکرٹری دوسرے لفظوں میں عرابلس کے پرائم منسٹر کی باوقار آواز سنائی دی۔

”سر۔ میں سارگ بول رہا ہوں فاسٹ فائٹرز کا چیف۔ ہم نے پاکیشیا کے علی عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ساتھ عتبہ کا بھی خاتمہ کر دیا ہے جناب۔ اوور“...... سارگ نے کہا۔

”اوہ۔ اوہ یہ تو انتہائی خوشی کی خبر ہے۔ مجھے تو ابھی تھوڑی دیر

پہلے اطلاع دی گئی ہے کہ جن پہاڑیوں میں فاسٹ فائٹرز کا سیکنڈ ہیڈ کوارٹر ہے وہاں انتہائی خوفناک بم دھماکوں کی آوازیں سنی گئی ہیں۔ اس لئے آپ کی کال کی اطلاع پر میں تو یہی سمجھ رہا تھا کہ آپ کوئی افسوسناک خبر سنائیں گے لیکن آپ نے تو انتہائی اچھی خبر سنائی ہے۔ کیا واقعی عتبہ ہلاک ہو گیا ہے۔ کیسے۔ پوری تفصیل بتائیں۔ اوور“...... اس بار چیف سیکرٹری نے انتہائی مسرت آمیز لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”سیکنڈ ہیڈ کوارٹر۔ کیا مطلب“...... سارگ نے بری طرح سے چونک کر کہا۔ کراسن بھی چیف سیکرٹری کی بات سن کر حیران رہ گیا تھا۔

”ہاں۔ حکومت نے فاسٹ فائٹرز کے لئے دو ہیڈ کوارٹر تیار کئے تھے۔ ایک مکمل اور جامع ہیڈ کوارٹر اور دوسرا عارضی ہیڈ کوارٹر جو بظاہر فرسٹ ہیڈ کوارٹر کی طرح فنکشنل تھا لیکن درحقیقت سارا کام فرسٹ ہیڈ کوارٹر میں ہی کیا جاتا تھا جس کا عملہ اور چیف اور ہیں لیکن سیکنڈ ہیڈ کوارٹر کو بھی فرسٹ ہیڈ کوارٹر کی طرح اہمیت حاصل تھی۔ جس کی تباہی حکومت کے لئے دھچکے سے کم نہیں ہے۔ اب تم بتاؤ کیا مجھے بم دھماکوں کی جو اطلاعات ملی ہیں وہ درست ہیں“...... فرسٹ سیکرٹری نے کہا۔

”آپ کو جو اطلاع دی گئی ہے جناب۔ وہ بھی درست ہے۔ فاسٹ فائٹرز کا ہیڈ کوارٹر مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے۔ پہلے اس کی

مشینری تباہ کی گئی تھی تو پھر ہم نے عتبہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے خاتمے کے لئے باقی ہیڈکوارٹر کو تباہ کر دیا۔ اوور''...... سارگ نے کہا۔

''ویری بیڈ۔ اس ہیڈکوارٹر پر تو حکومت نے اربوں ڈالرز خرچ کئے تھے اور اس کی وجہ سے تو حکومت کا عرابلس پر مکمل کنٹرول تھا۔ یہ سب کیسے ہوا۔ کیوں ہوا۔ پوری تفصیل بتائیں۔ اوور''...... اس بار چیف سیکرٹری کا لہجہ تلخ اور سخت تھا۔

''جناب۔ یہ سب کچھ ہیڈکوارٹر انچارج کرنل اسکاٹ کی حماقت کی وجہ سے ہوا۔ میں نے آپ کے حکم پر ہیڈکوارٹر کا چارج سنبھالا تو میرا ایک ساتھی کراسن میرے ساتھ تھا۔ میں نے کرنل اسکاٹ کو ہر لحاظ سے چوکنا رہنے کا حکم دیا لیکن جب میں اور میرا ساتھی آرام کر رہے تھے تو اچانک کرنل اسکاٹ نے مین گیٹ کے سامنے موجود حفاظتی راستے پر نصب تمام مشینری یہ کہہ کر آف کرا دی کہ اس کی فوری ضرورت نہیں ہے۔ پھر مجھے اطلاع دی گئی کہ اچانک ہیڈکوارٹر کے ماسٹر کمپیوٹر میں گڑبڑ ہو گئی ہے اور ہیڈکوارٹر کی تمام مشینری جام ہو چکی ہے۔ میں نے فوراً چیکنگ کی تو میں نے دو آدمی پکڑ لئے۔ وہ عمران کے ساتھی تھے اور میک اپ کر کے حفاظتی انتظامات آف ہونے کی وجہ سے ہیڈکوارٹر میں داخل ہونے میں کامیاب ہو چکے تھے۔ ان سے مجھے معلوم ہوا کہ انہوں نے کمپیوٹر میں گڑبڑ کی ہے۔ ابھی ان سے پوچھ گچھ جاری تھی کہ اچانک ان

دونوں کے جسم بموں کی طرح پھٹ گئے اور ان کے جسموں سے ایسی گیس خارج ہوئی جو آناً فاناً پورے ہیڈکوارٹر میں پھیل گئی اور مجھ سمیت ہیڈکوارٹر میں موجود سب افراد بے ہوش ہو گئے۔

پھر مجھے ہوش آیا تو میں نے اپنے آپ کو ایک کرسی پر رسی سے بندھے ہوئے بیٹھے پایا۔ ساتھ والی کرسی پر کرنل اسکاٹ اور میرا ساتھی کراسن بھی بندھا ہوا بیٹھا تھا اور اس ہال میں عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ وہ ہیڈکوارٹر میں داخل ہو گئے تھے اور انہوں نے مشین گنوں سے ہیڈکوارٹر میں موجود تمام مشینری کو مکمل طور پر تباہ کر دیا تھا۔ پھر انہوں نے کرنل اسکاٹ کو لالچ دیا کہ اگر وہ ان کا عتبہ سے رابطہ کرا دے تو وہ اسے زندہ چھوڑ دیں گے اور میں یہ سن کر حیران رہ گیا کہ کرنل اسکاٹ کو عتبہ کے بارے میں پوری معلومات حاصل تھیں۔

اس نے عمران کو بتایا کہ وہ دراصل عتبہ کا ہی ساتھی ہے اور اسے بھاری رقومات کے عوض اس کے خلاف کوئی کارروائی نہ ہونے دیتا تھا۔ عمران نے اسے بتایا تھا کہ اسے پہلے سے ہی یہ بات معلوم تھی اسی لئے تو اس نے پوچھا تھا پھر کرنل اسکاٹ کے بتانے پر عمران نے ہیڈکوارٹر میں موجود ایک الماری سے ایک خاص قسم کا کارڈلیس فون نکالا اور اس پر اس نے عتبہ سے بات کی۔ اس نے عتبہ کو بتایا کہ فاسٹ فائٹرز کے ہیڈکوارٹر کی پوری مشینری اس نے تباہ کر دی ہے اور اب وہ یہاں آ کر اپنی آنکھوں سے ہیڈکوارٹر کی

تباہی کو دیکھ لے تاکہ وہ بعد میں اطمینان سے اپنی تحریک چلا سکے۔

جس پر عتبہ آنے پر تیار ہو گیا تو عمران اس کے استقبال کے لئے اپنے ساتھیوں سمیت ہیڈ کوارٹر سے باہر چلا گیا۔ ہم چونکہ بندھے ہوئے تھے اس لئے اسے ہماری طرف سے کوئی فکر نہ تھی اس کے جانے کے بعد جناب میں نے رہا ہونے کی کوشش شروع کر دی اور میں نے اپنی ذہانت اور تجربے کی بنا پر ان رسیوں سے رہائی حاصل کر لی اور پھر میں نے رہا ہوتے ہی سب سے پہلے کرنل اسکاٹ کو اس کی غداری کی سزا دی اور اسے گولیوں سے چھلنی کر دیا۔

اس کے بعد میں وہاں سے نکلا اور ایک خفیہ اسلحے کے سٹور میں جا کر میں نے وہاں ایک خوفناک بم کے ساتھ وائرلیس چارجر فٹ کیا اور اس کا ڈی چارجر لے کر ایک اور خفیہ راستے سے باہر آ گیا۔ چونکہ ہیڈ کوارٹر کی مشینری تباہ ہو چکی تھی اس لئے اب ہیڈ کوارٹر کی خالی عمارت کو میں نے عمران، اس کے ساتھیوں اور عتبہ کا مدفن بنانے کا فیصلہ کیا اور خفیہ راستے سے باہر آ کر میں چھپ گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی باہر موجود تھے۔ پھر عتبہ بھی آ گیا اور وہ سب ہیڈ کوارٹر کے اندر چلے گئے جیسے ہی وہ اندر گئے میں نے وائرلیس ڈی چارجر کی مدد سے خوفناک اسلحے کے سٹور کو تباہ کر دیا۔ اس طرح پورا ہیڈ کوارٹر تباہ ہو گیا اور عمران اس کے ساتھی اور عتبہ سب ختم ہو گئے۔ یہ دھماکے جن کی رپورٹ آپ کو دی گئی ہے اس

سٹور کی تباہی کی وجہ سے ہوئے ہیں۔ اوور“...... سارگ نے انتہائی غلط بیانی سے کام لیتے ہوئے سارا الزام کرنل اسکاٹ پر اور کارنامہ اپنے کھاتے میں ڈالتے ہوئے کہا۔ اس نے ساری کہانی اس طرح بیان کی تھی جیسے کراس نے سرے سے کوئی کام ہی نہ کیا ہو۔

”اوہ تو یہ بات ہے۔ پھر تو ہمیں اس ہیڈ کوارٹر کی تباہی کا افسوس نہیں کرنا چاہئے۔ اصل چیز تو مشینری تھی وہ پہلے ہی تباہ کر دی گئی تھی۔ کرنل اسکاٹ نے واقعی غداری کی ہے اور تم نے اسے سزا دے کر اچھا کیا ہے۔ اب ان لوگوں کی لاشیں کہاں ہیں۔ اوور“...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

”جناب۔ ملبے میں دفن ہیں۔ آپ فوج کے کمانڈر کو حکم دیں کہ وہ ایک دستے کے ساتھ یہاں پہنچے۔ میں یہاں موجود ہوں۔ میں اس ملبے کو اپنے سامنے اٹھوا کر ان کی لاشیں نکلوانا چاہتا ہوں۔ اوور“...... سارگ نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ آپ مجھے وہ جگہ بتا دیں جہاں فوج کا دستہ آپ سے ملے گا۔ اوور“...... دوسری طرف سے چیف سیکرٹری نے کہا تو سارگ نے قریب ہی ایک سپاٹ کی مکمل تفصیل انہیں بتا دی۔

”او کے۔ میں کمانڈر کو حکم دے دیتا ہوں۔ عتبہ کی لاش جیسے ہی برآمد ہو۔ اسے لے کر تم فوراً میرے پاس پہنچ جانا۔ اوور اینڈ آل“...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی سارگ نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"باس۔ آپ نے میرے بارے میں تو چیف سیکرٹری کو کچھ نہیں بتایا۔ حالانکہ آپ جانتے ہیں کہ آپ کی رہائی بھی میری وجہ سے ہی عمل میں آئی اور ہیڈ کوارٹر کی تباہی بھی"...... کراسن نے ہونٹ چباتے ہوئے قدرے تلخ لہجے میں کہا۔

"تم ان باتوں کو نہیں سمجھتے کراسن۔ بہرحال تم فکر نہ کرو۔ تمہیں تو میں ویسے ہی ٹاپ گروپ کا انچارج بنا چکا ہوں۔ میں جنرل سیکرٹری سے تمہاری خصوصی سفارش بھی کروں گا۔ تم ایسا کرو کہ ذرا اوپر جا کر صورتحال کو دیکھ آؤ تاکہ پھر ہم دونوں اس سپاٹ کی طرف روانہ ہو جائیں"...... سارگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ جیسے آپ کی مرضی"...... کراسن نے کاندھے اچکاتے ہوئے کہا اور پھر وہ آگے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے آگے جاتے ہی سارگ نے کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن اتاری اور اس کا رخ آگے اوپر کی طرف جاتے ہوئے کراسن کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا۔

مشین گن کی فائرنگ کے ساتھ ہی کراسن کی چیخ سنائی دی اور وہ گولیوں کی بارش میں اچھل کر منہ کے بل نیچے گرا اور پھر لڑھکتا ہوا نیچے ایک جھاڑی میں آ گرا۔ سارگ اس پر اس وقت تک گولیاں برساتا رہا جب تک کہ اس کا جسم مکمل طور پر ساکت نہ ہو گیا۔

"ہونہہ۔ نانسنس۔ احمق آدمی۔ بڑا عقلمند بنتا تھا۔ اسے تو اس

وقت ہی سمجھ جانا چاہئے تھا کہ میں اسے موت کے گھاٹ اتارنے کا فیصلہ کر چکا ہوں جب میں نے چیف سیکرٹری کو رپورٹ دیتے ہوئے اس کے باہر آنے کے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا۔ میں بھلا کیسے یہ رسک لے سکتا تھا کہ میرے کریڈٹ کے خلاف اہم ترین گواہ زندہ رہ جائے"...... سارگ نے مشین گن کو دوبارہ کاندھے سے لٹکاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے جھک کر ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس سپاٹ کی طرف بڑھنے لگا جس کا پتہ اس نے چیف سیکرٹری کو بتایا تھا۔ اس نے اس لئے کراسن پر کھل کر فائر کھول دیا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اس فائرنگ کی آوازیں سننے والا یہاں اور کوئی موجود نہیں ہے۔ اب اس کے چہرے پر مکمل اطمینان اور کامیابی کے تاثرات نمایاں تھے اس لئے وہ بڑے اطمینان سے چلتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔

”عمران صاحب۔ عمران صاحب“...... عمران کے کانوں میں کہیں دور سے آتی ہوئی آواز پڑی تو عمران کا تاریک ذہن آہستہ آہستہ روشن ہونے لگ گیا اور اس کے مردہ احساسات میں جیسے آہستہ آہستہ جان پڑنے لگ گئی۔

”عمران صاحب۔ ہوش میں آیئے“...... ایک بار پھر آواز سنائی دی اور اس بار عمران کو محسوس ہوا کہ یہ آواز اس کے قریب سے آئی ہے۔ اس کے ذہن کے روشن ہونے کی رفتار یکلخت تیز ہو گئی اور پھر اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔ اس کے ساتھ ہی اسے اپنے جسم میں درد کی تیز لہریں دوڑتی ہوئی محسوس ہوئیں۔ خاص طور پر اس کی پشت میں درد کی تیز لہریں مسلسل دوڑ رہی تھیں۔ آنکھیں کھولتے ہی اسے سب سے پہلا احساس یہی ہوا کہ وہ کسی کھلی جگہ پر موجود ہے جہاں چاند کی روشنی اسے نظر آ رہی تھی۔

اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کے ذہن کو یہ محسوس کر کے زور دار جھٹکا لگا کہ اس کا نچلا دھڑ مکمل طور پر بے حس ہو چکا تھا۔

”عمران صاحب۔ خدا کا شکر ہے کہ آپ کو ہوش آ گیا“۔ اسی لمحے صفدر کی آواز سنائی دی۔

”صفدر تم۔ یہ میں کہاں ہوں۔ باقی ساتھی کہاں ہیں اور یہ میرے جسم کا نچلا حصہ کیوں حرکت نہیں کر رہا“...... عمران نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

”آپ شدید زخمی ہیں عمران صاحب۔ آپ کی پشت پر کوئی پتھر لگا ہے۔ آپ کی پشت خون سے بھری ہوئی تھی۔ عتبہ صاحب کے سر پر چوٹ آئی ہے لیکن وہ بھی ہوش میں آ چکے ہیں۔ باقی ساتھی زخمی تو ہیں لیکن سب کو ہوش آ گیا ہے البتہ آپ کو ہوش نہ آ رہا تھا۔ ہم اس تباہ شدہ ہیڈ کوارٹر سے باہر آ گئے ہیں“...... صفدر نے جو اس پر جھکا ہوا تھا اسے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”باقی ساتھی کہاں ہیں۔ یہاں تو نظر نہیں آ رہے“...... عمران نے کہا۔

”عتبہ صاحب نے بتایا ہے کہ یہاں قریب ہی ایک جھیل ہے۔ وہ سب اپنے زخم دھونے وہاں گئے ہیں تاکہ خون کے مزید اخراج کو روکا جا سکے۔ آپ کو اندر سے اٹھا کر لاتے ہوئے چونکہ آپ بے ہوشی کے عالم میں بھی کراہتے رہے ہیں اس لئے میں

نے سوچا کہ آپ کو اس جھیل تک لے جانے سے کہیں زخم زیادہ نہ خراب ہو جائے اس لئے میں نے ساتھیوں کو کہہ دیا ہے کہ وہ کسی نہ کسی طرح آپ کے لئے پانی یہاں تک لے آئیں۔ پھر میں نے آپ کو جھنجھوڑنا اور آوازیں دینی شروع کر دیں کہ شاید آپ ہوش میں آجائیں کیونکہ آپ کے سر پر کوئی چوٹ نہ آئی تھی اور خدا کا شکر ہے کہ آپ ہوش میں آگئے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"تم ایسا کرو کہ مجھے منہ کے بل لٹا دو اور میری ریڑھ کی ہڈی کو چیک کرو۔ میرے جسم کے نچلے حصے کے بے حس ہو جانے کا مطلب ہے کہ ریڑھ کی ہڈی پر ضرب آئی ہے اور کوئی مہرہ یا تو ٹوٹ گیا ہے یا کھسک گیا ہے۔ تم انگلی سے چیک کرو گے تو مجھے معلوم ہو جائے گا کہ کیا ہوا ہے۔ کیونکہ اوپری جسم میں احساسات موجود ہیں"...... عمران نے کہا تو صفدر نے اس کی ہدایت کے مطابق اسے منہ کے بل لٹایا اور پھر اس کی پشت سے شرٹ ہٹا کر اس نے ریڑھ کی ہڈی پر آہستہ آہستہ انگلیاں پھیرنی کر دیں۔ پھر جیسے ہی اس کی انگلیاں ایک مہرے پر پہنچیں عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اسے انتہائی طاقتور الیکٹرک شاک لگا ہو۔

"بس رک جاؤ۔ اسی مہرے پر ایک بار پھر انگلیاں پھیرو اور محسوس کرو کہ یہ ٹوٹا ہوا تو نہیں ہے"...... عمران نے کہا تو صفدر نے عمران کی ہدایت پر عمل کرنا شروع کر دیا۔

"ٹوٹا ہوا تو نہیں لگتا"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ خدا کا شکر ہے کہ ٹوٹا نہیں ہے۔ صرف کھسک گیا ہے۔ اب ایسا کرو کہ میرے دونوں پیر پکڑ کر اوپر اٹھاؤ اور اپنے پیر میرے دونوں کاندھوں پر رکھ دو اور پھر میرے پیروں کو سر کی طرف آہستہ آہستہ لے جاؤ لیکن دونوں پیروں کو آگے پیچھے نہ ہونے دینا۔ ایک دوسرے کے برابر رکھنا"...... عمران نے اسے ہدایت دیتے ہوئے کہا تو صفدر نے اس کی ہدایت پر عمل کرنا شروع کر دیا۔ وہ عمران کے دونوں کاندھوں پر کھڑا ہو گیا۔

اس کا رخ عمران کی ٹانگوں کی طرف تھا اور پھر اس نے جھک کر عمران کے دونوں پیر اپنے دونوں ہاتھوں سے پکڑے اور انہیں آہستہ آہستہ اوپر کو اٹھانا شروع کر دیا۔ جب عمران کے دونوں پیر اس کی پشت کی طرف آئے تو اچانک ہلکی سی کھٹاک کی آواز سنائی دی۔

"بس۔ بس اب چھوڑ دو"...... عمران نے کراہتے ہوئے کہا اور صفدر نے آہستہ آہستہ پیروں کو واپس کرنا شروع کر دیا۔ پھر انہیں زمین پر ٹکا کر وہ عمران کے کاندھوں سے نیچے اتر آیا۔ اسی لمحے عمران نے ازخود دونوں ٹانگوں کو حرکت دینا شروع کر دی اور عمران کی ٹانگوں کو حرکت میں دیکھ کر صفدر کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے دوسرے لمحے عمران نے خود ہی کروٹ لی۔ اس کا جسم سمٹا اور وہ پہلے اٹھ کر بیٹھا اور پھر ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''اللہ تیرا شکر ہے۔ اپنے پیروں پر خود کھڑے ہونا بھی کتنی بڑی نعمت ہے''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور صفدر نے اس طرح اثبات میں سر ہلایا جیسے وہ عمران کی اس بات سے سو فیصد متفق ہو۔

''ہاں اب بتاؤ کہ کیا ہوا۔ سب لوگ کیسے بچ گئے۔ وہاں سے باہر کیسے آئے۔ مجھے تو بے ہوش ہونے سے پہلے ایسے احساس ہوا تھا جیسے پوری پہاڑی ہم پر آن گری ہو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ صفدر کوئی جواب دیتا۔ اچانک نیچے گہرائی میں مشین گن کی تیز فائرنگ کی آواز سنائی دی اور وہ دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

''یہ فائرنگ کون کر رہا ہے''...... عمران نے حیران ہو کر کہا۔

''مجھے دیکھنا ہو گا۔ آپ یہیں رکیں۔ میں ابھی آتا ہوں''۔ صفدر نے کہا اور تیزی سے درختوں کی اوٹ لے کر نیچے اترنے لگا۔ عمران نے بھی اس کے پیچھے جانے کی کوشش کی لیکن اس کے قدم لڑکھڑا سے گئے تو وہ رک گیا۔ اس کا مطلب تھا کہ ابھی وہ پوری طرح کھل کر حرکت نہ کر سکتا تھا اور اگر وہ اس حالت میں نیچے جانے کی کوشش کرتا تو یقیناً ڈھلانوں کی وجہ سے گر بھی سکتا تھا۔ صفدر اس کی نظروں سے غائب ہو چکا تھا۔

اسی لمحے اسے دور سے قدموں کی آوازیں سنائی دیں تو وہ چونک کر اس طرف مڑ گیا اور چند لمحوں بعد اسے اپنے ساتھی آتے

ہوئے دکھائی دیئے۔ سب سے آگے جولیا تھی۔ اس نے دونوں ہاتھ پیالے کی طرح کئے ہوئے تھے۔ اور وہ بڑے محتاط انداز میں چل رہی تھی۔

''ارے عمران صاحب تو ہوش میں آ چکے ہیں''...... اسی لمحے نعمانی کی آواز سنائی دی۔

''اچھا۔ خدایا تیرا شکر ہے''...... جولیا کی مسرت بھری آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ کھول دیئے اور عمران نے دیکھا کہ اس کے ہاتھ کھولتے ہی پانی کی دھار نیچے گر گئی۔

''ارے ارے پانی کیوں نیچے گرا دیا''...... عمران نے اونچی آواز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک چٹان پر بیٹھ گیا۔

''میں تو تمہیں ہوش میں لانے کے لئے پانی لا رہی تھی۔ اب جب تم پہلے ہی ہوش میں آ گئے ہو تو پھر اس کی ضرورت نہیں ہے۔ ویسے بھی اس پہاڑی پر چلتے ہوئے پانی ہاتھوں میں کسی طرح ٹھہر ہی نہ رہا تھا''...... جولیا نے قریب آتے ہوئے کہا۔

''اچھا۔ میں نے سمجھا کہ میرے ڈوبنے کے لئے چلو بھر پانی لایا جا رہا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا سمیت باقی ساتھی بھی بے اختیار ہنس پڑے۔

''فائرنگ کی آوازیں سنائی دی تھیں۔ صفدر کہاں ہے''۔ کیپٹن شکیل نے اچانک پوچھا۔

''نیچے سے فائرنگ کی آوازیں سنائی دی ہیں اور میں نے ایک

انسانی چیخ کی ہلکی سی آواز بھی سنی ہے۔ صفدر نیچے گیا ہے۔ تم میں سے جو ٹھیک ہو وہ بھی اس کے پیچھے چلا جائے۔ نجانے نیچے کیا حالات ہوں''...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل کے ساتھ تنویر اور چوہان تیزی سے نیچے کی طرف بڑھ گئے۔

''ٹائیگر اور عتبہ صاحب کہاں ہیں''...... عمران نے ساتھیوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''وہ وہیں جھیل کے کنارے پر ہیں۔ ٹائیگر کی ٹانگ شدید زخمی ہے عتبہ صاحب کسی بوٹی کا رس اس کی ٹانگ پر لگا رہے ہیں''۔ جولیا نے کہا۔

''عتبہ صاحب کے باڈی گارڈز۔ وہ ان کے ساتھ ہیں''۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

''وہ دونوں ملبے کے نیچے دب کر ہلاک ہو چکے ہیں''...... جولیا نے کہا۔

''تو پھر عتبہ صاحب کو اکیلا مت چھوڑو۔ دو آدمی ان کے پاس جائیں۔ نیچے ہونے والی فائرنگ نے مجھے تشویش میں مبتلا کر دیا ہے''...... عمران نے کہا تو صدیقی اور خاور واپس مڑ گئے۔

''ہاں۔ اب مجھے تفصیل بتاؤ کہ کیا ہوا۔ کیسے ہوا۔ ہم زندہ کیسے بچ گئے''...... عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

''تم عتبہ کے ساتھ آ گئے تھے جبکہ ان کے پیچھے ان کے باڈی گارڈز تھے اور ہم ان کے پیچھے تھے۔ سب سے آخر میں ٹائیگر اور

چوہان تھے جیسے ہی پہلا دھماکہ ہوا۔ ہم سب نے بے اختیار سائیڈوں کی طرف چھلانگ لگائی۔ پھر ملبہ گرنے لگا لیکن جس جگہ ہم تھے وہاں تھوڑا سا موڑ تھا۔ اس موڑ کے پیچھے ملبہ بے حد کم گرا جبکہ زیادہ ملبہ تمہاری والی سائیڈ پر گرا تھا۔

جب دھماکے ختم ہو گئے تو ہم سب اٹھ کھڑے ہوئے کیونکہ ہم زیادہ زخمی نہ ہوئے تھے۔ ہمیں زیادہ فکر تمہاری اور تمہارے ساتھ والوں کی تھی۔ چنانچہ ہم سب نے فوری طور پر ملبہ ہٹایا۔ پہلے دونوں باڈی گارڈز ملے۔ وہ دونوں ہلاک ہو چکے تھے جس سے ہمیں اور زیادہ تشویش لاحق ہوئی اور ہم نے دیوانوں کی طرح تمہاری اور عتبہ کی تلاش شروع کر دی۔ لیکن ہمیں صرف ایک تسلی تھی کہ تم دھماکے کے ساتھ ہی دیوار کی جڑ میں چلے گئے تھے جبکہ دونوں باڈی گارڈز درمیان میں تھے۔ بہرحال جب تم اور عتبہ صاحب ملے تو تم دونوں کو زندہ دیکھ کر ہمیں تسلی ہوئی اور تم دونوں کو اٹھا کر باہر لایا گیا۔

دھماکے اس جگہ سے کافی دور اور نیچے گہرائی میں ہوئے تھے اور پھر یہ چونکہ ایک پہاڑی تھی جسے کھود کر اس کے اندر ہیڈ کوارٹر بنایا گیا تھا اس لئے ان دھماکوں والا حصہ زیادہ تباہ ہوا ہو گا باقی حصے اس قدر تباہ نہ ہوئے تھے۔ بہرحال تم دونوں کو باہر لایا گیا تو عتبہ صاحب تو جلد ہی ہوش میں آ گئے لیکن تم باوجود کوشش کے ہوش میں نہ آ رہے تھے اس پر ہم سب پریشان ہو گئے لیکن صفدر نے

ہمیں حوصلہ دیا چونکہ ہم سب زخمی تھے اور سب کے زخموں سے خون رس رہا تھا اس لئے عتبہ صاحب کے کہنے پر کہ یہاں قریب ہی ایک جھیل موجود ہے۔ ہم اپنے زخم دھونے وہاں چلے گئے۔ میرا خیال تھا کہ اگر تمہارے منہ میں پانی ڈالا جائے تو تم یقیناً ہوش میں آ جاؤ گے۔ ہمارے پاس کوئی برتن نہ تھا اس لئے میں ہاتھوں میں پانی بھر کر تمہارے لئے لا رہی تھی''...... جولیا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تو تمہارا خیال تھا کہ پانی سے میں واقعی ہوش میں آ جاؤں گا''......عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اس میں کیا انوکھی بات ہے''...... جولیا نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تمہارا یہ خیال غلط ہے کہ صرف پانی ڈالنے سے میں ہوش میں آ سکوں گا۔ میرے ہوش میں آنے کی دو شرائط ہیں۔ نمبر ایک نکاح خواں کی موجودگی۔ نمبر دو کسی کی طرف سے قبول ہے کی گردان''......عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کس کی طرف سے''...... جولیا نے شرارت بھرے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

''جو یہ الفاظ کہنے پر تیار ہی نہیں ہو پا رہی''......عمران نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

''تم نام تو لو''...... جولیا نے قدرے لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔

''اگر میں نام لے لوں تو کیا تم اسے تیار کر لو گی یہ فقرات کہنے کے لئے''......عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''بالکل وعدہ رہا''...... جولیا نے سرشار سے لہجے میں کہا۔

''اچھی طرح سوچ لو۔ ایسا نہ ہو کہ وعدہ پورا ہی نہ کر سکو اور میں مسلسل بے ہوش ہی رہ جاؤں''......عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''سوچ لیا۔ تم نام تو لو''...... جولیا نے اور زیادہ سرشار لہجے میں کہا۔

''زنانہ مردانہ دونوں قسم کا نام ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''زنانہ مردانہ نام۔ کیا مطلب''...... جولیا نے چونک کر کہا۔ اس کے چہرے پر پہلی بار ہلکی سی تشویش کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''اس کا نام تنویر ہے''...... عمران نے جواب دیا تو جولیا بے اختیار اچھل پڑی۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ تنویر کا نام تم نے کیوں لیا۔ کیا تم احمق ہو''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تنویر یہ الفاظ نکاح خواں کی موجودگی میں کہے گا تو پھر میں یقیناً ہوش میں آ جاؤں گا۔ کیونکہ پھر میرے ہوش میں آنے کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ دور ہو جائے گی۔ اب بھلا تم خود ہی بتاؤ کہ جس کی راہ میں ایک طاقتور رقیب رو سفید موجود ہو۔ وہ

بیچارہ کیسے ہوش میں آ سکتا ہے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ اس کے چہرے پر شدید کوفت کے تاثرات نمایاں تھے۔

”کیا ہوا۔ تم نے تو وعدہ کیا تھا“...... عمران نے اسے جان بوجھ کر چڑاتے ہوئے کہا۔

”شٹ اپ۔ یو نانسنس۔ تم قطعی احمق ہو اور نہ صرف احمق ہو بلکہ انتہائی بزدل بھی ہو۔ سمجھے۔ ہاں تم بزدل ہو۔ حد درجہ بزدل“...... جولیا نے یکلخت پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

”بزدل۔ تو۔ تو کیا بے ہوشی کے دوران میرا دل بھی بدل دیا گیا ہے۔ مم۔ مم۔ میرا مطلب ہے کہ میرے دل کی جگہ بکری کا دل لگا دیا گیا ہے اور شاید آنکھیں بھی۔ اوہ۔ اسی لئے تم مجھے۔ اب کیا کہوں“...... عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا لیکن اسی لمحے نیچے سے ساتھیوں کی ملی جلی آوازیں سنائی دیں تو جولیا نے چونک کر نیچے کی طرف دیکھا۔

”تم کبھی ہوش میں نہیں آ سکتے۔ کبھی بھی نہیں۔ تم اسی بے ہوشی کے عالم میں ہی قبر میں دفن ہو جاؤ گے۔ میری یہ بات یاد رکھنا“...... جولیا نے غراتے ہوئے لہجے میں عمران سے کہا اور پھر تیزی سے نیچے اترتی چلی گئی اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

تھوڑی دیر بعد صفدر اور دوسرے ساتھی اوپر آئے تو صفدر اور کیپٹن شکیل کے کاندھوں پر دو آدمی لدے ہوئے تھے۔ عمران انہیں

یکھ کر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

”یہ کون ہیں“...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

”سارگ اور کراسن۔ سارگ بے ہوش ہے اور کراسن کی لاش لے آئے ہیں۔ یہ فائرنگ اسی سارگ نے کراسن پر کی تھی“۔ صفدر نے کاندھے پر لدے ہوئے بے ہوش سارگ کو عمران کے سامنے زمین پر سیدھا لٹاتے ہوئے کہا جبکہ کیپٹن شکیل نے کراسن کی لاش کو نیچے ڈال دیا۔

”ہونہہ۔ تو میرا خیال درست نکلا تھا کہ یہ دونوں وہاں سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے تھے اور یہ دھماکے بھی ان کی طرف سے کئے گئے تھے۔ یہ سارگ کہاں تھا اور کیسے پکڑا گیا“...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”یہ ایک ہاتھ میں مشین گن اور دوسرے ہاتھ میں جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر اٹھائے بڑے اطمینان بھرے انداز میں نیچے چلا جا رہا تھا۔ میں نے کافی بلندی سے اسے مارک کر لیا تھا۔ جبکہ یہ اکیلا تھا اور کوئی آدمی مجھے نظر نہ آیا تھا اس لئے میں چکر کاٹ کر نیچے اترا اور پھر میں نے اچانک اس پر حملہ کر کے اسے بے ہوش کر دیا لیکن مجھے اس کے ساتھی کی طرف سے فکر تھی اس لئے میں اس طرف جدھر سے یہ آ رہا تھا چل پڑا اور تھوڑی دیر بعد میں نے کراسن کی لاش دریافت کر لی۔ میں اسے اٹھا کر واپس آیا تو ساتھی بھی وہاں پہنچ گئے اور پھر ہم ان دونوں کو اٹھا کر لے آئے ہیں“...... صفدر

نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کے دونوں ہاتھ عقب میں باندھ دو۔ یہ تربیت یافتہ آدمی ہے اور پھر اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا اسی لمحے اسے دور سے عتبہ، ٹائیگر، صدیقی اور خاور بھی آتے دکھائی دیئے۔ ٹائیگر لنگڑا کر چل رہا تھا۔ اسے خاور نے سہارا دے رکھا تھا۔ صفدر نے بیلٹ اتار کر پہلے سارگ کو منہ کے بل لٹا کر اس کے دونوں ہاتھ عقب میں کر کے باندھے اور پھر اسے سیدھا کر کے اس نے دونوں ہاتھوں سے اس کا منہ اور ناک بند کر دیا۔ عتبہ اور دوسرے ساتھی قریب آ کر رک گئے۔ عتبہ غور سے سارگ اور کراسن کو دیکھ رہا تھا۔

"مجھے افسوس ہے عتبہ صاحب کہ آپ کے دونوں باڈی گارڈز نہ بچ سکے اور آپ کو بھی تکلیف اٹھانی پڑی"...... عمران نے عتبہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"وہ میرے ساتھی تھے اس لئے واقعی مجھے ان کی موت کا بے حد غم ہے لیکن اس کے ساتھ ہی خوشی اس بات کی بھی ہے کہ آپ اور آپ کے ساتھیوں پر اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا ہے۔ یہ دونوں کون ہیں"...... عتبہ نے کہا۔

"یہ سارگ ہے اور یہ اس کا ساتھی کراسن۔ یہ ہیڈ کوارٹر کے اندر بندھے ہوئے تھے۔ ہم آپ کا استقبال کرنے کے لئے باہر آئے تو یہ کسی طرح رسیوں سے آزاد ہو کر باہر آ گئے اور یہ دھاکے

بھی ان کا ہی کام تھا۔ اس کراسن کو سارگ نے فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا ہے"...... عمران نے کہا۔ اسی لمحے سارگ ہوش میں آ گیا اس کے منہ سے کراہ کی آواز نکلی اور اس کے ساتھ ہی اس کی دونوں آنکھیں بھی ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔

"اسے اٹھا کر اس چٹان کے ساتھ اس کی پشت لگا کر بٹھا دو تاکہ اس سے اطمینان سے بات چیت ہو سکے"...... عمران نے صفدر سے کہا تو صفدر نے جھک کر سارگ کو بازوؤں سے پکڑا اور سامنے موجود چٹان کے ساتھ بٹھا دیا۔

"تم۔ تم لوگ بچ گئے ہو۔ اوہ۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ تم تو ہیڈ کوارٹر کے اندر تھے پھر کیسے بچ گئے"...... سارگ نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی انتہائی حیرت بھرے لہجے میں سامنے بیٹھے ہوئے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"مارنے والے سے بچانے والا زیادہ طاقتور ہے مسٹر سارگ"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب مجھے یقین آ گیا ہے کہ واقعی ایسا ہی ہے۔ کاش میں کراسن کے کہنے میں نہ آتا۔ بہرحال اب کیا ہو سکتا ہے۔ اب تو میں کچھ کہہ بھی نہیں سکتا۔ ٹھیک ہے۔ تم جو جی چاہے میرے ساتھ سلوک کرو۔ اب مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے"...... سارگ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"گڈ۔ تمہاری اس بات نے مجھے متاثر کیا ہے۔ لیکن تم نے ان

رسیوں سے کیسے آزادی حاصل کر لی اور پھر اپنے ساتھی کراسن کو کیوں ہلاک کر دیا۔ کیا تم اس کی وضاحت کرو گے''...... عمران نے کہا۔

''کراسن کو میں مارنا نہ چاہتا تھا لیکن اس نے خود مجھے مار کر اپنے آپ کو ہیرو ثابت کرنے کی کوشش شروع کر دی اور نتیجہ یہ کہ وہ خود مارا گیا۔ اب یہ اس کی قسمت تھی ورنہ اس کی جگہ میں گولیوں سے چھلنی ہوا تمہارے سامنے پڑا ہوتا''...... سارگ نے جواب دیا اور پھر اس نے تقریباً وہی باتیں دوہرا دیں جو اس نے چیف سیکرٹری سے کی تھیں۔

''میں تمہیں اچھی طرح جانتا ہوں سارگ۔ تم میں جھوٹ بولنے کا بھی سلیقہ نہیں ہے۔ تم نے جو کچھ بتایا ہے یہ سب تمہاری فطرت کے یکسر خلاف ہے۔ اول تو رہائی کی جدوجہد کرنا اس وقت تمہارے مزاج کا حصہ ہی نہیں ہے جب تمہیں زندہ رہنے کا وعدہ مل چکا ہو۔ پھر بھی اگر تم کسی طرح رہا ہو ہی گئے تو تم کسی صورت ہم سے انتقام لینے کیلئے یہ سب کارروائی نہیں کر سکتے تھے۔ تم نے فوراً فرار ہونے کا سوچنا تھا۔ اس لئے مجھے سو فیصد یقین ہے کہ تم نے یکسر جھوٹ بولا ہے۔ یہ سارا کام کراسن نے کیا ہو گا اور تم نے اس لئے اسے مار ڈالا کہ کہیں کریڈٹ تمہاری بجائے اسے نہ مل جائے''...... عمران نے کہا تو سارگ نے بے اختیار سر جھکا لیا۔

''جو ٹرانسمیٹر اس کے پاس تھا وہ لے آئے ہو''...... عمران نے

صفدر سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

''ہاں''...... صفدر نے کہا اور ایک طرف رکھا ہوا جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر اٹھا کر اس نے عمران کی طرف بڑھا دیا۔

''تم نے اس ٹرانسمیٹر پر چیف سیکرٹری کو کال کر کے اسے اپنا کارنامہ بتایا ہو گا۔ کیوں میں ٹھیک کہہ رہا ہوں نا''...... عمران نے ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی میموری دیکھتے ہوئے کہا۔

''تمہیں کیسے معلوم ہوا''...... سارگ نے چونک کر پوچھا۔

''کراسن کی موت سے مجھے اندازہ ہے کہ تم نے کراسن کو کیوں ٹھکانے لگایا ہے۔ کیونکہ تم نے اپنی عادت کے مطابق سارا کریڈٹ اپنے کھاتے میں ڈال دیا ہو گا اور لامحالہ کراسن نے اس پر احتجاج کیا ہو گا جو اس کا حق بھی تھا۔ جس کا نتیجہ اس کی موت کی صورت میں نکلا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تم واقعی حد درجہ بلکہ خطرناک حد تک ذہین آدمی ہو''۔ سارگ نے بے اختیار لہجے میں کہا۔

''لیکن میری ساتھی مس جولیا کا تو خیال ہے کہ میں احمق آدمی ہوں کیوں جولیا''...... عمران نے اچانک جولیا کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

''وہ۔ وہ تو میں نے غصے میں کہا تھا''...... جولیا اتنے سارے افراد کے درمیان اچانک یہ بات سن کر شاید بوکھلا گئی تھی۔

''تم نے میری بات کا جواب نہیں دیا۔ تم نے چیف سیکرٹری کو

کال کی تھی یا نہیں''...... عمران نے دوبارہ سارگ سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہاں کال کی تھی''...... سارگ نے کہا۔

''اور ہماری لاشیں نکالنے کے لئے تم نے یقیناً مدد طلب کی ہو گی''...... عمران نے کہا تو سارگ ایک بار پھر چونک پڑا۔

''تم۔تم نے ضرور کال سنی ہے۔ ورنہ''...... سارگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اگر میں تمہاری کال سن لیتا تو شاید کراسن کو اتنی آسانی سے مرنے نہ دیتا۔ بہرحال تمہارے جواب سے یہ ظاہر ہو گیا ہے کہ تم نے مدد طلب کی ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ فوج کا دستہ پہنچ گیا ہو گا۔ میں اسے لینے جا رہا تھا''...... سارگ نے کہا۔

''عمران صاحب۔ یہ سارگ صاحب کون ہیں۔ ان کا تفصیلی تعارف آپ نے نہیں کرایا''...... اچانک عتبہ نے کہا تو سارگ چونک کر عتبہ کی طرف دیکھنے لگا۔

''یہ سارگ ہے۔ ایکریمین ایجنٹ ہے اور یہ کراسن اس کا ساتھی تھا۔ ان دونوں کا تعلق یہاں کے ایک ایسے گروپ سے ہے جو یہاں ایکریمین مفادات کی نگرانی کرتا ہے۔ انگالا کی موت کے بعد سارگ فاسٹ فائٹرز کا چیف بن گیا''...... عمران نے کہا۔

''آپ کا مطلب ٹاپ گروپ سے تو نہیں''...... عتبہ نے کہا۔

''ہاں یہی نام بتایا تھا اس نے۔ کیوں''...... عمران نے پوچھا۔

''تو پھر آپ اسے میرے حوالے کر دیں۔ ٹاپ گروپ بھی درپردہ وہی کچھ کر رہا ہے جو فاسٹ فائٹرز کرتا تھا۔ صرف فرق یہ ہے کہ ٹاپ گروپ حکومت کے سربراہوں کی حفاظت کرتا تھا جبکہ فاسٹ فائٹرز ہمارے خلاف کام کرتا تھا۔ اس ٹاپ گروپ کا خاتمہ بھی ضروری ہے۔ ورنہ یہ لوگ کئی ٹاپ گروپ اور بنا لیں گے''...... عتبہ نے کہا۔

''تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ تم چند افراد کو ختم کرو گے تو چند دوسرے آ جائیں گے۔ ایکریمیا کے پاس ایجنٹوں کی کمی تو نہیں۔ تم اپنی جدوجہد عوامی سطح پر کرو۔ اگر عوام تمہارے ساتھ ہیں تو پھر تمہیں کسی ٹاپ گروپ سے خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں۔ جہاں تک سارگ کا تعلق ہے۔ میں اسے زندگی بچانے کا ایک اور موقع دینے کا فیصلہ کر چکا ہوں۔ بشرطیکہ یہ اس بار کوئی شرارت نہ کرے''...... عمران نے کہا۔

''مم۔مم میں کوئی شرارت نہ کروں گا۔ میں حلف دیتا ہوں''...... سارگ نے فوراً ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو پھر وہ جگہ بتا دو جہاں تم نے فوج کے دستے سے جا کر ملنا تھا''...... عمران نے کہا تو سارگ نے جلدی سے اس سپاٹ کے بارے میں تفصیلات بتانی شروع کر دی۔

''عتبہ صاحب۔ آپ نے یہ جگہ سمجھ لی ہے''...... عمران نے

کہا۔

''ہاں۔مگر''......عتبہ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''میں اور میرے ساتھی زخمی ہیں اور آپ بھی ہمارے ساتھی ہیں۔ میں نہیں چاہتا کہ ہمارا ٹکراؤ فوج کے کسی دستے سے اس عالم میں ہو۔ اس لئے میں نے اس سپاٹ کے بارے میں پوچھا ہے تاکہ ہم ان سے بچ کر دارالحکومت پہنچ سکیں''......عمران نے کہا۔

''اوہ۔ ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں اس راستے سے ہٹ کر آپ کو دارلحکومت پہنچا دوں گا''...... عتبہ نے کہا۔

''سارگ ہمارے ساتھ جائے گا۔ اگر اس نے سپاٹ درست بتایا ہے تو پھر دارلحکومت جا کر میں اسے آزاد کر دوں گا''......عمران نے کہا۔

''میں نے بالکل درست بتایا ہے''......سارگ نے کہا۔

''اوکے۔ اسے ساتھ لے چلو۔ اب ہمیں یہاں سے نکل جانا چاہئے کیونکہ صبح ہونے والی ہے اور دن کے وقت ہمیں دارلحکومت میں اس حالت میں داخل نہیں ہونا چاہئے''......عمران نے کہا اور پھر وہ سب سارگ کو ساتھ لئے آگے بڑھنے لگے۔ سب سے آگے عتبہ تھا اور اس کی رہنمائی میں وہ سب درختوں کے درمیان سے گزرتے ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ سارگ ہونٹ بھینچے خاموشی سے ان کے ساتھ چل رہا تھا۔ اس کے دونوں ہاتھ عقب

میں بندھے ہوئے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ وہ چلتے چلتے اچانک لڑکھڑا جاتا۔لیکن اس کے ساتھ چلتے ہوئے عمران کے ساتھی اسے سنبھال لیتے تھے۔ کافی فاصلہ طے کرنے کے بعد وہ ایک پہاڑی ڈھلوان اتر کر نیچے پہنچ گئے۔

''خبردار۔ ہاتھ اٹھا دو۔ تم سب مشین گنوں کی زد میں ہو''۔ اچانک ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور پھر اس سے پہلے کہ وہ ٹھٹھک کر رکتے۔ ان کے چاروں طرف موجود مختلف چٹانوں کی اوٹ سے فوجی نکل کر سامنے آ گئے۔ ان سب کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں اور ظاہر ہے ان مشین گنوں کے رخ ان کی طرف ہی تھے۔عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے دونوں ہاتھ سر پر رکھ لئے۔

''میرا نام سارگ ہے۔ یہ مجھے اغوا کر کے لے جا رہے ہیں''...... اچانک سارگ نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دوڑتا ہوا فوجیوں کی طرف بڑھ گیا۔عمران کے ساتھیوں نے بھی عمران کی پیروی کی اور ہاتھ سر پر رکھ لئے۔ وہ سب بے بسی سے سارگ کو جاتے دیکھنے لگے کیونکہ سچوئشن ہی ایسی تھی کہ وہ کچھ کر بھی نہ سکتے تھے۔

''بکواس مت کرو۔ سارگ تو میں ہوں۔تم تو قیدی ہو''۔عمران نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔ وہ سارگ کے ہی لہجے اور آواز میں بات کر رہا تھا۔

''خبردار۔ رک جاؤ۔ رک جاؤ''...... ایک فوجی نے جس کے کاندھے پر کیپٹن کے سٹارز تھے اپنی طرف بڑھتے ہوئے سارگ کی طرف مشین گن اٹھاتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر یکلخت سفاکی سی ابھر گئی تھی۔

''یہ غلط کہہ رہا ہے۔ یہ پاکیشیائی ایجنٹ عمران ہے اور یہ باقی اس کے ساتھی ہیں اور یہ حکومت کا سب سے بڑا باغی اور دشمن عتبہ ہے۔ ان سب کو گولیوں سے اڑا دو۔ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں''...... سارگ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

''تم اس طرح انہیں دھوکہ نہیں دے سکتے۔ میں ابھی کیپٹن کے سامنے چیف سیکرٹری سے بات کر کے تمہارا پول کھول دوں گا''۔ عمران نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''ان سب کو ہتھکڑیاں لگا دو۔ اس قیدی سمیت اور سنو۔ اگر کسی نے بھی کوئی غلط حرکت کی تو اسے گولیوں سے اڑا دیا جائے گا''...... کیپٹن نے چیختے ہوئے کہا۔

''ان کی تعداد تھوڑی ہے۔ اس لئے ایکشن میں آ جاؤ''۔ اچانک عمران نے پاکیشیائی زبان میں چیخ کر کہا اور پھر جیسے فضا میں بھونچال سا آ جاتا ہے اس طرح ہر طرف سے انسانی چیخیں سنائی دینے لگیں۔

عمران اور اس کے ساتھیوں نے ہتھکڑیاں لگانے کے لئے اپنی طرف بڑھتے ہوئے فوجیوں پر اچانک حملہ کر دیا تھا اور چند ہی

لمحوں میں صورتحال یکسر تبدیل ہو گئی۔ اب فوجی زمین پر پڑے ہوئے نظر آئے تھے جن میں سے چند لڑھکتے ہوئے نیچے جا گرے تھے جبکہ ان کی مشین گنیں عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھوں میں پہنچ گئی تھیں۔ عمران کے وہ ساتھی جو مشین گنوں پر قبضہ نہ کر سکے تھے انہوں نے بجلی کی سی تیزی سے چٹانوں اور درختوں کی اوٹ لے لی تھی۔

یہ سب کچھ پلک جھپکنے میں ہوا۔ اور اس کے ساتھ ہی مشین گنوں کی فائرنگ کے ساتھ انسانی چیخوں سے فضا گونج اٹھی۔ پھر تو جیسے انسانی چیخوں اور گولیوں کی تڑتڑاہٹ نے ایک دوسرے سے مقابلہ شروع کر دیا۔ لیکن یہ فائرنگ صرف پانچ منٹ تک جاری رہی۔ پھر خاموشی چھا گئی۔

''سب کو چیک کرو۔ کوئی زندہ نہیں رہنا چاہئے''...... عمران کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی وہ خود بھی ایک چٹان کی اوٹ سے باہر آ گیا جبکہ سارگ ان میں شامل نہ تھا۔

''آپ نے اور آپ کے ساتھیوں نے کمال کر دیا عمران صاحب۔ جس انداز میں آپ سب نے سچوئشن بدلی ہے مجھے اب تک یقین نہیں آ رہا۔ میں تو بری طرح گھبرا گیا تھا''...... عتبہ نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

''میں صرف ان کی پوری تعداد کے سامنے آنے کا انتظار کر رہا تھا کیونکہ اگر ان کے چند ساتھی ابھی اوٹ میں ہوتے تو پھر ہماری

موت یقینی تھی۔ بہرحال آپ نے بھی بروقت چھلانگ لگا کر اوٹ لے لی تھی ورنہ مجھے آپ کی طرف سے زیادہ خطرہ تھا''...... عمران نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ یہ سارگ بھی مارا گیا ہے۔ اس کی کھوپڑی میں سوراخ ہو چکا ہے''...... اسی لمحے صفدر کی آواز سنائی دی جو کچھ دور ایک جھاڑی کے پاس کھڑا تھا۔

''اب کیا کیا جا سکتا ہے۔ میں نے تو ہر ممکن کوشش کی تھی کہ اس کی کھوپڑی میں سوراخ نہ ہو۔ لیکن شاید اس کی کھوپڑی کو تازہ ہوا کی کچھ زیادہ ہی ضرورت تھی''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور سب اس کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑے۔

''عمران صاحب۔ ان فوجیوں کے اچانک ٹکراؤ کا مطلب ہے کہ سارگ نے جان بوجھ کر غلط سپاٹ بتایا تھا۔ وہ ہمیں اسی طرف لے آنا چاہتا تھا۔ جہاں فوجی موجود تھے''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ اس نے واقعی اپنے بچاؤ اور ہماری ہلاکت کی یہ آخری کوشش کی تھی۔ یہ تو شکر ہے کہ ملبہ ہٹانے کیلئے پندرہ کے قریب ہی فوجی آئے تھے۔ اگر ان کی تعداد زیادہ ہوتی تو پھر واقعی ہمارے لئے کوئی جائے پناہ باقی نہ رہتی''...... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''اب تو کوئی خطرہ باقی نہیں رہا''...... عتبہ نے کہا۔

''بظاہر تو کوئی خطرہ نہیں ہے۔ لیکن بہرحال جنگل سے گزرنے

اور اس کے بعد شہر میں داخل ہوتے وقت نجانے کون سا خطرہ سامنے آ جائے''...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''آپ بار بار دارالحکومت میں کسی خطرے کی بات کر رہے ہیں۔ آپ کے ذہن میں کیا بات ہے۔ آپ مجھے تو بتائیں''۔ عتبہ نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

''اصل بات یہ ہے کہ صبح ہوتے ہی بہرحال عرابلس کے اعلیٰ حکام کو ساری حقیقت کا علم ہو جائے گا اور اس کے بعد ان کی پولیس اور انٹیلی جنس بلکہ ہو سکتا ہے فوج بھی ہماری تلاش شروع کر دے اور ایئر پورٹ پر بھی ظاہر ہے انہوں نے چیکنگ شروع کر دینی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں دارالحکومت میں پیش آنے والے ممکنہ خطرے کی بات کر رہا ہوں کیونکہ ہمارا مشن تو مکمل ہو چکا ہے۔ فاسٹ فائٹرز کا ہیڈ کوارٹر ختم ہو چکا ہے اور اس کے سرکردہ افراد بھی مارے جا چکے ہیں۔ لیکن میرے ساتھی زخمی بھی ہیں اور یہاں عرابلس میں ایسے انتظامات بھی موجود نہیں ہیں کہ ہم فوری طور پر یہاں سے بحفاظت نکل جانے میں کامیاب ہو سکیں''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ ایسی کوئی بات نہیں عمران صاحب۔ میں اور میری پوری تنظیم آپ کے ساتھ ہے۔ آپ نے اپنی جانوں پر کھیل کر جس طرح عرابلس کے عوام کے سروں پر مسلط اس خوفناک فاسٹ فائٹرز تنظیم کا خاتمہ کیا ہے اس کے بعد کیا ہم آپ کو اکیلا چھوڑ دیں

گے۔ آپ بے فکر رہیں۔ یہاں ہمارے کئی اڈے بھی موجود ہیں اور ایسے افراد بھی جو آپ کو فوری طور پر بحفاظت عرابلس سے باہر نکال سکتے ہیں''...... عتبہ نے انتہائی پر اعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔

''اگر آپ یہ بات پہلے کہہ دیتے تو شاید بیچارے سارگ کی کھوپڑی میں سوراخ کرنے کی نوبت ہی نہ آتی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''وہ کیسے''...... عتبہ نے حیران ہو کر پوچھا۔

''کیونکہ اس کے دل میں پہلے ہی سوراخ ہو چکا ہوتا۔ اس طرح اس کی کھوپڑی یہاں تک پہنچ ہی نہ سکتی تھی۔ میں تو اسے اس لئے ساتھ لے آیا تھا کہ میں اسے استعمال کر کے یہاں سے نکلنے کا کوئی بندوبست کرنا چاہتا تھا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو عتبہ کے ساتھ ساتھ عمران کے ساتھی بھی بے اختیار ہنس دیئے۔

اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اسی لمحے سارگ سے حاصل کئے ہوئے ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی مخصوص آواز سنائی دی تو عمران سمیت سب چونک پڑے۔ عمران نے جیب سے سارگ سے حاصل کیا ہوا جدید ساخت کا ایک ٹرانسمیٹر نکال لیا۔ یہ لانگ رینج ٹرانسمیٹر تھا۔ عمران نے اس کا بٹن پریس کر کے اسے آن کر دیا۔

''ہیلو ہیلو۔ کرنل بلیک کالنگ۔ ہیلو ہیلو۔ اوور''...... دوسری طرف سے ایک کرخت اور انتہائی تیز آواز سنائی دی۔

''یس۔ چیف آف فاسٹ فائٹرز سارگ اٹنڈنگ یو۔ اوور''۔ عمران نے سارگ کی آواز میں بات کرتے ہوئے کہا تو اسے سارگ کی آواز میں بات کرتا دیکھ کر عتبہ چونک پڑا۔

''چیف آف فاسٹ فائٹرز تو میں ہوں مسٹر سارگ۔ چیف سیکرٹری نے تمہیں عارضی طور پر سیکنڈ ہیڈ کوارٹر کا انچارج بنایا تھا۔ فرسٹ ہیڈ کوارٹر کا انچارج میں ہوں۔ صرف میں۔ اس لئے خود کو چیف آف فاسٹ فائٹرز کہنا چھوڑ دو۔ اوور''...... دوسری طرف سے کرنل بلیک نے چیختے ہوئے کہا تو نہ صرف عمران بلکہ اس کے ساتھیوں سمیت عتبہ کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات پھیل گئے۔

''فرسٹ ہیڈ کوارٹر۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں کرنل بلیک۔ میری معلومات کے مطابق عرابلس میں فاسٹ فائٹرز کا ایک ہی ہیڈ کوارٹر کام کر رہا تھا پھر یہ فرسٹ اور سیکنڈ کا کیا مطلب ہوا''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس بارے میں تم کچھ نہیں جانتے ہو مسٹر سارگ۔ بہرحال تم جس ہیڈ کوارٹر کے انچارج بنائے گئے ہو وہ ایف ایف کا اصل ہیڈ کوارٹر نہیں ہے۔ یہ سیکنڈ ہیڈ کوارٹر ہے جو فرسٹ ہیڈ کوارٹر کی طرح فنکشنل ہے لیکن ہر کام فرسٹ ہیڈ کوارٹر کی ہدایات کے مطابق ہوتا

ہے اور اگر تم یہ سمجھ رہے ہو کہ انگالا ہی فاسٹ فائٹرز کا اصل سربراہ
تھا تو یہ بات بھی غلط ہے۔ فاسٹ فائٹرز کا اصل سربراہ میں ہوں۔
کرنل بلیک۔ صرف اور صرف کرنل بلیک سمجھے تم۔ اوور''...... دوسری
طرف سے کرنل بلیک نے انتہائی سخت لہجے میں کہا تو عمران نے
بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ یہ بات اس کے لئے ہوش اُڑا دینے
کے لئے کافی تھی کہ وہ اور اس کے ساتھی جس جدوجہد سے اس ہیڈ
کوارٹر پہنچے تھے اور یہاں انہوں نے جو کارروائیاں کی تھیں وہ بے
کار ہی ثابت ہوئی تھیں۔ کیونکہ یہ فاسٹ فائٹرز کا اصل ہیڈ کوارٹر نہ
تھا بلکہ سیکنڈ ہیڈ کوارٹر تھا۔ جس کے بارے میں نہ تو انگالا نے بتایا
تھا نہ کرنل اسکاٹ نے اور نہ ہی سارگ نے ایسی کوئی بات منہ سے
نکالی تھی جس سے عمران کو اندازہ ہو سکتا کہ اس نے اور اس کے
ساتھیوں نے اب تک جتنی بھی جدوجہد کی تھی وہ اصل ہیڈ کوارٹر
کے لئے نہیں بلکہ سیکنڈ ہیڈ کوارٹر کے لئے کی تھی جس کا اصل سربراہ
کرنل بلیک تھا۔

''لیکن آپ یہ سب مجھے کیوں بتا رہے ہیں۔ اوور''...... عمران
نے منہ بنا کر کہا۔

''اس لئے کہ مجھے یہ اطلاع مل چکی ہے کہ سیکنڈ ہیڈ کوارٹر کو
پاکیشیا سیکرٹ سروس نے تباہ کر دیا ہے۔ تمہارا اس ہیڈ کوارٹر سے
لنک ہمیشہ کے لئے ختم ہو چکا ہے اس لئے اب تم فاسٹ فائٹرز
کے چیف نہیں ہو۔ فاسٹ فائٹرز کا مکمل اور بااختیار چیف میں

ہوں۔ صرف میں۔ اوور''...... کرنل بلیک نے کہا تو عمران ایک
طویل سانس لے کر رہ گیا۔ کرنل بلیک کے انداز سے اسے صاف
اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ سارگ کو پسند نہیں کرتا ہے اور شاید اسے
سارگ پر اس بات کا غصہ بھی ہے کہ اسے انگالا کی جگہ فاسٹ
فائٹرز کا چیف کیوں بنایا گیا تھا۔

''کیا صرف یہی سب بتانے کے لئے آپ نے مجھے فون کیا
تھا۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ اب تمہارا کام ختم ہو چکا ہے۔ اس لئے میرا مشورہ ہے
کہ تم واپس اپنے ملک چلے جاؤ۔ عرابلس کی حفاظت کے لئے میں
اور میرا فاسٹ فائٹرز گروپ ہی کافی ہے۔ اوور''...... کرنل بلیک نے
رعب دار لہجے میں کہا۔

''لیکن میں اس بات کو کیسے تسلیم کر لوں کہ آپ جو کہہ رہے
ہیں وہ سچ ہے اور چیف سیکرٹری نے مجھے جس فاسٹ فائٹرز ہیڈ
کوارٹر کا چیف بنایا تھا وہ فرسٹ ہیڈ کوارٹر نہیں بلکہ سیکنڈ ہیڈ کوارٹر
تھا۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''نہ کرو یقین۔ تمہارے یقین نہ کرنے سے حقیقت تو نہیں بدل
سکتی اور مجھے تمہیں اس بات کا ثبوت دینے کی ضرورت بھی نہیں
ہے۔ میری بات کی تصدیق کرنے کے لئے تم چیف سیکرٹری سے
بات کر لو۔ وہ خود ہی تمہیں بتا دیں گے کہ اصل حقیقت کیا ہے اور
تمہارا جو ہیڈ کوارٹر تباہ ہوا ہے وہ اصل تھا یا نہیں۔ اوور''...... کرنل

بلیک نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں چیف سیکرٹری سے بات کرتا ہوں۔ اوور"۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے کرنل بلیک نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔

"یہ کیا ہو گیا۔ ہم تو سمجھے تھے ہم نے فاسٹ فائٹرز کا مین ہیڈ کوارٹر مکمل طور پر تباہ کر دیا ہے لیکن یہ سیکنڈ ہیڈ کوارٹر تھا اور اصل ہیڈ کوارٹر کہیں اور کام کر رہا ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ کرنل بلیک کی سارگ کے ساتھ کوئی دشمنی ہو۔ اسے سارے حالات کا علم ہو گیا ہو اور اس نے جان بوجھ کر سارگ سے ایسی باتیں کی ہوں"...... چوہان نے کہا۔

"نہیں عمران صاحب۔ کرنل بلیک سچ کہہ رہا تھا"...... عتبہ نے کہا تو عمران اور اس کے ساتھی چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

"کیا مطلب۔ آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ وہ سچ بول رہا تھا"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"فاسٹ فائٹرز کے بارے میں، میں اور میرے ساتھی بھی کام کر رہے ہیں۔ ہماری اطلاعات کے مطابق فاسٹ فائٹرز کے چیف کے حوالے سے دو نام سامنے آ رہے تھے۔ ایک نام انگالا کا ہی تھا اور دوسرا نام کرنل بلیک کا لیکن ہم ابھی تک یہ معلوم نہ کر سکے تھے کہ ان میں سے اصل چیف کون ہے۔ آپ نے انگالا کے بارے

میں بتایا تو مجھے یقین ہو گیا کہ یہی فاسٹ فائٹرز کا چیف ہو گا اور پھر اس ہیڈ کوارٹر کو دیکھ کر تو مجھے مکمل یقین ہو گیا تھا کہ واقعی انگالا اور اس کا فاسٹ فائٹرز ہیڈ کوارٹر ختم ہو چکا ہے۔ یہ تو اتفاقاً ہی کرنل بلیک نے کال کر لیا تو پتہ چلا کہ عرابلس میں ایک نہیں دو ہیڈ کوارٹرز موجود ہیں جہاں سے فاسٹ فائٹرز کو ایکٹیو کیا جاتا ہے"۔ عتبہ نے کہا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ابھی ہمارا کام ختم نہیں ہوا ہے۔ ابھی فاسٹ فائٹرز کا اصل ہیڈ کوارٹر تباہ کرنا باقی ہے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں عمران صاحب۔ جب تک فاسٹ فائٹرز کا اصل ہیڈ کوارٹر تباہ نہ ہو گا ہمارے لئے یہاں کھل کر کام کرنا مشکل ہی رہے گا اور ہمارے ساتھ ساتھ دوسری سیاسی جماعتوں اور رجعت پسندوں کے لئے بھی مسئلہ بنا رہے گا۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ اگر آپ نے یہ کام اپنے ہاتھوں میں لے ہی لیا ہے تو اسے انجام تک بھی پہنچا کر جائیں"...... عتبہ نے کہا۔

"آپ فکر نہ کریں۔ مجھے یہ سن کر واقعی افسوس ہو رہا ہے کہ ابھی اصل ہیڈ کوارٹر باقی ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہاں باتیں کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ آپ اپنے ساتھیوں کو لے کر میرے ساتھ میرے خاص ٹھکانے پر چلیں۔ وہاں آپ سب کی مرہم پٹیاں بھی ہو جائیں گی۔ میں آپ کی کچھ خاطر مدارت

بھی کر سکوں گا اور پھر ہم مل بیٹھ کر اس مسئلے کو بھی ڈسکس کر لیں گے“...... عتبہ نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ چلیں۔ ہم آپ کے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہیں“...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”آئیں۔ میں اپنے ساتھ دو جیپیں لایا تھا۔ آپ نے بتایا تھا کہ آپ نے ایف ایف کا ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا ہے اس لئے میں نے سوچا کہ میں ہیڈ کوارٹر کی تباہی دیکھنے کے بعد آپ سب کو یہاں سے نکال کر لے جاؤں گا۔ ان جیپوں میں ہم آسانی سے محفوظ ٹھکانے پر پہنچ جائیں گے“...... عتبہ نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران کے لئے یہ بات حیران کن تھی کہ فاسٹ فائٹرز کا مین ہیڈ کوارٹر ابھی باقی تھا۔ عمران کو اس بات کی سمجھ ہی نہ آ رہی تھی کہ آخر اس قدر جدوجہد اور طویل بھاگ دوڑ کے دوران اسے اس بات کا پتہ کیوں نہیں چلا تھا کہ فاسٹ فائٹرز کا ایک نہیں بلکہ دو ہیڈ کوارٹرز تھے۔

وہ عتبہ کے ساتھ اس کے مخصوص ٹھکانے پر تھا۔ عتبہ کو بھی اس بات کی فکر لاحق تھی کہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے فاسٹ فائٹرز کا جو سیکنڈ ہیڈ کوارٹر تباہ کیا تھا وہی اگر اس قدر مضبوط اور خفیہ بنایا گیا تھا تو پھر مین ہیڈ کوارٹر کس قدر خفیہ اور ناقابل تسخیر ہو گا۔ عمران کچھ دن عتبہ کا مہمان رہا اور پھر وہ اس سے اجازت لے کر

روانہ ہو گیا۔ عمران نے تہیہ کر لیا تھا کہ جب تک وہ فاسٹ فائٹرز کے مین ہیڈ کوارٹر کو تباہ نہیں کر دیتا اس وقت تک وہ سکون کا سانس نہ لے گا اور نہ ہی عرابلس سے واپس جائے گا۔

اسے یہ تو معلوم ہو گیا تھا کہ فاسٹ فائٹرز کے مین ہیڈ کوارٹر کا انچارج کرنل بلیک ہے۔ لیکن یہ کرنل بلیک کون ہے اور کہاں ہے اس کے بارے میں اس کے پاس کوئی معلومات نہ تھیں۔ وہ کامیاب ہو کر بھی ناکام رہا تھا اور عرابلس میں فاسٹ فائٹرز بدستور کام کر رہے تھے۔

عتبہ کے آدمی اسے اور اس کے ساتھیوں کو ایک بند باڈی والی وین میں بٹھا کر شہر چھوڑ گئے تھے۔ جہاں سے عمران نے تین ٹیکسیاں حاصل کیں اور پھر وہ اپنے ساتھیوں سمیت عرابلس کے ایک مشہور ہوٹل الخیابان پہنچ گیا۔ ٹیکسیاں ہوٹل الخیابان کی دس منزلہ عمارت کے سامنے پہنچ کر رکیں تو عمران اپنے ساتھیوں سمیت نیچے اتر آیا۔ صفدر نے میٹر دیکھ کر ٹیکسیوں کا کرایہ ادا کیا اور پھر وہ سب اطمینان بھرے انداز میں چلتے ہوئے مین دروازے سے اندر داخل ہوئے۔ ہوٹل بہت شاندار تھا لیکن اس کا ہال تقریباً خالی پڑا ہوا تھا۔ البتہ ڈائننگ ہال میں ناشتہ کرنے والوں کا خاصا رش دکھائی دے رہا تھا۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت ایک طرف بنے ہوئے وسیع و عریض کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ وہ سب ایکریمین میک اپ میں تھے۔

"ہمیں کمرے چاہئیں"...... عمران نے کہا تو تھوڑی دیر بعد کاؤنٹر مین نے ان کے لئے تیسری منزل پر کمرے ریزرو کر دیئے۔

"اس ہوٹل کا مینجر کون ہے"...... عمران نے سرسری سے انداز میں کاؤنٹر مین سے پوچھا۔

"جناب مینجر اور مالک کا نام جیفرے ہے"...... کاؤنٹر مین نے رجسٹر میں اندراج کرتے ہوئے کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ کمروں میں پہنچ چکے تھے اور پھر وہ سب اپنے اپنے کمروں میں نہا دھو کر اور فریش ہو کر عمران کے کمرے میں پہنچ گئے۔ عمران نے ان کے لئے اپنے کمرے میں ہی ناشتہ منگوا لیا۔

"کیا تم سب نے اپنے کمرے چیک کر لئے ہیں"...... عمران نے پوچھا تو وہ سب چونک پڑے۔

"نہیں۔ کیوں۔ یہاں کیا خطرہ ہو سکتا ہے"...... صفدر نے چونک کر کہا۔

"پہلے چیک تو کر لو پھر بات ہو گی"...... عمران نے خشک لہجے میں کہا تو وہ سب اٹھے اور واپس اپنے کمروں میں چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آ گئے۔

"کمرے سیف ہیں"...... ان سب نے واپس آ کر عمران کو بتایا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد انہیں ناشتہ

سرو کر دیا گیا۔ سب خاموش بیٹھے رہے۔ ویٹر ناشتہ میز پر رکھ کر چلا گیا تو عمران کے کہنے پر صفدر اٹھا اور اس نے سب سے پہلے دروازہ بند کر کے لاک کیا۔ کمرے ساؤنڈ پروف تھے۔

"تمہیں یہاں کیا خطرہ لاحق تھا جو تم نے ہمیں کمروں کی چیکنگ کے لئے کہا تھا"...... جولیا نے کہا۔

"تمہارا کیا خیال ہے سیکنڈ ہی سہی فاسٹ فائٹرز کے ہیڈ کوارٹر کے تباہ ہونے پر وہ لوگ خاموشی سے بیٹھ گئے ہوں گے۔ انہوں نے یقیناً ہر طرف چیکنگ کر رکھی ہو گی اور ہر آنے جانے والے اجنبی پر نظر رکھی ہو گی۔ ہوٹلوں، کلبوں اور ایسے تمام مقامات پر جہاں ہمارے جانے کے امکانات ہو سکتے ہیں وہاں ان کی گہری نظر ہو گی۔ ہمارے لئے احتیاط ضروری ہے"...... عمران نے کہا۔

"اگر ایسی بات ہے تو پھر تم ہمیں ایک ساتھ یہاں کیوں لائے ہو۔ ہم الگ الگ آ جاتے۔ گروپ کی شکل میں ہونے کی صورت میں ہمیں ٹریس کرنا ان کے لئے کیا مشکل ہو سکتا ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ مجھے اس کا اب احساس ہوا ہے لیکن خیر ہم وقتی طور پر اس ہوٹل میں آئے ہیں۔ ابھی ہمارے پاس میگاؤ کی دی ہوئی رہائش گاہ موجود ہے۔ ہم جلد ہی وہاں شفٹ ہو جائیں گے اور پھر ضرورت پڑنے پر میگاؤ ہمارے لئے دوسری رہائش گاہ کا بھی بندوبست کر سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اس دوران یہاں ریڈ ہو گیا تو"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میں نے ہوٹل میں داخل ہونے سے پہلے ہر طرف جائزہ لیا تھا اور پھر میں نے جان بوجھ کر کاؤنٹر مین کو بھی مخاطب کر کے ہوٹل کے مالک کا پوچھا تھا۔ اگر اس ہوٹل میں ہمارے گروپ کے بارے میں اطلاع دی گئی ہوتی تو کاؤنٹر مین ہم سب کو دیکھ کر یقیناً چونک پڑتا"...... عمران نے کہا۔

"تو کیا اس ہوٹل میں فاسٹ فائٹرز کے افراد نہیں ہوں گے"۔ چوہان نے کہا۔

"امید تو نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"پھر بھی۔ جب ہمارے پاس میگاؤ کی دی ہوئی رہائش گاہ موجود تھی تو ہمیں یہاں نہیں آنا چاہئے تھا۔ ہم سیدھے وہیں چلے جاتے"...... جولیا نے کہا۔

"چلو۔ کوئی بات نہیں۔ ناشتہ کرنے کے بعد ہم یہاں سے ایک ایک کر کے نکل جاتے ہیں اور اس رہائش گاہ میں منتقل ہو جاتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اب تمہاری کیا پلاننگ ہے۔ فاسٹ فائٹرز کے مین ہیڈ کوارٹر کو کہاں اور کیسے تلاش کرنا ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"ظاہر ہے بھاگ دوڑ کرنے کے سوا اور ہم کر بھی کیا سکتے ہیں۔ جوتیاں چٹخانا ہماری قسمت میں لکھا ہے تو ہم اور کیا کر سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"پھر بھی کوئی تو لائن آف ایکشن ہو گی تمہارے پاس"۔ جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ فی الحال میرا دماغ ماؤف ہے۔ اس وقت ناشتے کے سوا مجھے کچھ نہیں سوجھ رہا ہے۔ اس لئے تم سب بھی چپ چاپ ناشتہ کرو۔ ناشتہ کرنے کے بعد سوچیں گے کہ کیا کرنا ہے اور یہ سب ہم میگاؤ کی دی ہوئی رہائش گاہ میں جا کر سوچیں گے"۔ عمران نے سنجیدگی سے کہا تو وہ سب خاموش ہو گئے اور پھر وہ ناشتہ کرنے میں مصروف ہو گئے۔ ابھی وہ ناشتہ کر کے فارغ ہوئے ہی تھے کہ اسی لمحے دروازے پر دستک ہوئی تو وہ چونک پڑے۔

"کون آ گیا"...... جولیا نے کہا۔

"میں دیکھتا ہوں"...... ٹائیگر نے کہا اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا تو باہر ایک ویٹر موجود تھا۔

"یہ آپ کے لئے ہے جناب"...... ویٹر نے کہا اور ایک سیلڈ لفافہ اور ایک چھوٹا سا پیکٹ ٹائیگر کی طرف بڑھا دیا۔

"کس نے دیا ہے"...... ٹائیگر نے اس سے لفافہ اور پیکٹ لیتے ہوئے کہا۔ اس نے ایک نظر میں دیکھ لیا تھا لفافے اور پیکٹ پر کوئی نام پتہ درج نہ تھا۔ دونوں سائیڈز سے لفافہ اور پیکٹ بلینک تھے۔

"کاؤنٹر پر ایک صاحب دے گئے تھے"...... ویٹر نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس نے ویٹر کا شکریہ ادا کیا اور پھر وہ دروازہ بند کر کے واپس آ گیا۔

"یہ لفافہ اور پیکٹ ہمارے لئے کوئی کاؤنٹر پر دے گیا ہے"...... ٹائیگر نے لفافہ عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو عمران نے اس سے لفافہ لے لیا۔ اس نے سائیڈ سے لفافہ کھولا اور اس میں دو انگلیاں ڈال کر ایک ٹائپ شدہ کاغذ نکال لیا اور غور سے پڑھنے لگا۔

"کیا لکھا ہے اور کس نے بھیجا ہے"...... جولیا نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"عتبہ کی طرف سے پیغام ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیسا پیغام اور عتبہ کو کیسے معلوم ہوا کہ ہم یہاں ہیں"۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کے ساتھی ہماری نگرانی کر رہے ہیں۔ وہ شاید عتبہ کے حکم پر ہماری حفاظت کے لئے ہماری نگرانی کر رہے ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن پیغام کیا ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"کچھ نہیں۔ عتبہ مجھ سے بات کرنا چاہتا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے پیکٹ کھولا تو پیکٹ میں ایک چھوٹا مگر انتہائی جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر موجود تھا۔

"کیا اس ٹرانسمیٹر پر تم عتبہ سے بات کرو گے"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ اس نے بات کرنے کے لئے یہ ٹرانسمیٹر خصوصی طور پر

بھیجا ہے"...... عمران نے کہا پھر اس نے ان سب کو خاموش رہنے کا کہا اور پھر ٹرانسمیٹر آن کرنے لگا۔

"پرنس آف ڈھمپ کالنگ۔ ہیلو ہیلو۔ اوور"...... عمران نے دوسری طرف کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ کنگ اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... دوسری طرف سے عتبہ کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"ایسی کیا بات ہوگئی جناب جو آپ نے سپیشل ٹرانسمیٹر اور پیغام بھیجا ہے۔ ہم ابھی تھوڑی ہی دیر پہلے تو آئے ہیں۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

"آپ کے جانے کے بعد میرے آدمیوں نے مجھے ایک اہم اطلاع دی تھی عمران صاحب جسے میں ہر صورت میں آپ تک پہنچانا چاہتا تھا"...... عتبہ نے کہا۔

"آپ جس انداز میں میرا نام لے رہے ہیں اس سے لگتا ہے کہ آپ کو اس ٹرانسمیٹر پر مکمل بھروسہ ہے کہ ہماری کال نہ ٹریس کی جا سکتی ہے اور نہ ہی سنی جا سکتی ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ آپ بے فکر رہیں۔ یہ خصوصی ساخت کے بی ہنڈرڈ ٹرانسمیٹر ہیں۔ ان کی کالز نہ سنی جا سکتی ہیں اور نہ ہی ٹریس ہو سکتی ہیں۔ اوور"...... عتبہ نے کہا۔

"اوکے۔ تو پھر ہم کھل کر بات کر سکتے ہیں۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

''ہاں بالکل۔ اوور''...... عتبہ نے کہا۔

''فرمائیں۔ کیا پیغام ہے۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''میرے آدمیوں نے بتایا ہے کہ ایف ایف کے سیکنڈ ہیڈ کوارٹر کے تباہ ہونے اور آپ کے ڈر سے حکومت نے ایف ایف تنظیم کو انڈر گراؤنڈ کر دیا ہے۔ فاسٹ فائٹرز جو پہلے پورے عرابلس میں دہشت کا نشان بنے ہوئے تھے اور ہر طرف دندناتے پھر رہے تھے اب پورے عرابلس میں ان کا کوئی نشان نہیں ہے۔ انہیں مین ہیڈ کوارٹر تک محدود کر دیا گیا ہے۔ اوور''...... عتبہ نے کہا۔

''گڈ۔ یہ تو اچھی خبر ہے۔ کم از کم آپ کی اور آپ جیسی تنظیموں کی وقتی طور پر فاسٹ فائٹرز سے جان چھوٹ گئی ہے۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ ہماری جانیں تو وقتی طور پر چھوٹ گئی ہیں لیکن میرے آدمیوں کی رپورٹ کے مطابق حکومت نے آپ کے خلاف ایک نئی ایجنسی میدان میں اتاری ہے۔ جو انتہائی تیز، خطرناک اور برق رفتار ہے اور دشمنوں کو تلاش کرنے اور انہیں انجام تک پہنچانے میں اپنا ثانی نہیں رکھتی۔ اوور''...... عتبہ نے کہا۔

''اوہ۔ کیا نام ہے اس ایجنسی کا۔ اوور''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''اس ایجنسی کا نام ریڈ پاور ہے جس کا سربراہ کرنل اوشان ہے۔ یہ ایک مقامی ایجنسی ہے لیکن انتہائی فعال اور طاقتور ایجنسی

ہے۔ کرنل اوشان بذات خود ایک شیطان اور انتہائی سفاک قسم کا انسان ہے وہ کٹھ پتلی حکومت کا حامی ہے اور ملک میں کٹھ پتلی حکومت قائم رکھنے کے لئے ہر ظلم اور سفاکیت کی حدود پار کر جاتا ہے۔ اسے چیف سیکرٹری کی طرف سے خصوصی آرڈرز دیئے گئے ہیں کہ وہ پورے عرابلس کا محاصرہ کر لے اور کسی بھی صورت میں آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو یہاں سے زندہ نہ جانے دے اور چیف سیکرٹری کا حکم سنتے ہی کرنل اوشان نے اپنی فورس کو متحرک کر دیا ہے اور اس کی فورس دارالحکومت اور ملحقہ شہروں میں پہنچ چکی ہے جو ہر جگہ آپ سب کو ٹریس کر رہی ہے۔ اوور''...... عتبہ نے کہا۔

''کیا آپ کا کوئی آدمی اس ایجنسی کی فورس میں شامل ہے۔ اوور''...... عمران نے پوچھا۔

''جی ہاں۔ اسی کے ذریعے تو مجھے یہ ساری اطلاعات ملی ہیں۔ اوور''...... عتبہ نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اطلاع دینے کا شکریہ۔ ہم اپنی حفاظت خود کر لیں گے اور اگر ریڈ پاور ایجنسی ہم تک پہنچ گئی تو پھر اس کا بھی انجام فاسٹ فائٹرز سے مختلف نہ ہو گا۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''اپنا بہت خیال رکھیں اور یہ ٹرانسمیٹر آپ اپنے پاس رکھ لیں۔ یہ فکسڈ فریکوئنسی ٹرانسمیٹر ہے۔ آپ جب چاہیں مجھ سے ڈائریکٹ رابطہ کر سکتے ہیں۔ اوور''...... عتبہ نے کہا۔

''شکریہ''...... عمران نے کہا اور اس نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ منقطع کر دیا۔

''تو اب ہمیں ریڈ پاور ایجنسی سے نبرد آزما ہونا پڑے گا''۔ جولیا نے ان کی باتیں سن کر ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ظاہر ہے ہم دشمنوں میں گھرے ہوئے ہیں۔ دشمن ہمارے خلاف کسی فورس کو بھی استعمال کر سکتا ہے اور فورس ہمیں ہلاک کرنے کے لئے کون کون سے حربے استعمال کر سکتی ہے اس کے بارے میں کیا کہا جا سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''عتبہ نے ریڈ پاور کے بارے میں جو کچھ بتایا ہے اس سے ہمارے لئے خطرات میں اضافہ ہو گیا ہے۔ ہمیں جلد سے جلد یہ جگہ چھوڑنی ہو گی۔ ہمارے پاس میگاؤ کی دی ہوئی رہائش گاہ ہے ہمیں فوری طور پر وہاں منتقل ہو جانا چاہئے''...... صفدر نے کہا۔

''یہی کرنا پڑے گا''...... عمران نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی ان سب کی ناک سے نامانوس سی بو ٹکرائی اور ان سب نے چونک کر اپنا اپنا سانس روک لیا۔ عمران نے فوراً ہی سانس روک لیا تھا لیکن اس کے باوجود اسے یوں محسوس ہوا جیسے وہ سیاہ رنگ کے دھوئیں سے بنی ہوئی کسی دلدل میں تیزی سے اترتا چلا جا رہا ہو۔ اس نے اپنے ذہن کو بلینک کرنے کی بے حد کوشش کی لیکن بے سود۔ اس کا ذہن چند لمحوں بعد ہی گھپ اندھیرے میں ڈوب گیا۔

سیاہ رنگ کی کار ایک عمارت کے بند گیٹ کے سامنے جا کر رک گئی اور ڈرائیور نے مخصوص انداز میں تین بار ہارن بجایا تو پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور مشین گن سے مسلح ایک آدمی باہر آ گیا۔ اس نے کار کی عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے لمبے قد اور چوڑے جسم کے آدمی کو دیکھ کر جلدی سے سیلوٹ کیا اور پھر تیزی سے واپس مڑ گیا۔

عقبی سیٹ پر بیٹھا ہوا آدمی عرابلس کی سرکاری ایجنسی ریڈ پاور کا چیف کرنل اوشان تھا۔ وہ خاصا فعال، تیز اور ذہین آدمی تھا اس لئے اس کی ایجنسی کی کارکردگی خاصی اچھی جا رہی تھی۔ چیف سیکرٹری نے اسے خصوصی طور پر پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ہلاکت کا ٹاسک دیا تھا جنہوں نے فاسٹ فائٹرز کا ایک ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا تھا۔ چیف سیکرٹری نے کرنل اوشان کو بلا کر اسے ساری صورتحال سے آگاہ کر دیا تھا۔ چیف سیکرٹری کے کہنے کے مطابق عمران اور

اس کے ساتھی بے حد تیز اور ذہین تھے۔ ان سے کوئی بعید نہ تھا کہ وہ فاسٹ فائٹرز کے مین ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بھی معلومات حاصل کر لیتے جس طرح سے انہوں نے سیکنڈ ہیڈ کوارٹر کو تباہ کیا تھا اسی طرح وہ مین ہیڈ کوارٹر کے خلاف بھی اسی طرح کی کارروائی کر سکتے تھے اور چیف سیکرٹری کے کہنے کے مطابق عمران ایسے انسانوں میں سے نہ تھا جو ایک چھوٹی سی کامیابی حاصل کر کے مطمئن ہو کر واپس چلا جاتا۔ چیف سیکرٹری کے کہنے کے مطابق عمران اس وقت تک عرابلس سے واپس نہیں جا سکتا تھا جب تک وہ مین ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کر کے اسے تباہ نہ کر لیتا۔ اس لئے چیف سیکرٹری نے کرنل اوشان کو حکم دیا تھا کہ وہ اپنی فورس کا جال پورے عرابلس میں پھیلا دے اور عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہر صورت میں ٹریس کرے اور وہ جہاں بھی دکھائی دیں انہیں فوراً ہلاک کر دے۔

کرنل اوشان نے خوشدلی سے یہ ٹاسک لے لیا تھا اور پھر اس نے اپنے ہیڈ کوارٹر پہنچتے ہی فورس کو ہر طرف پھیلا دیا تھا۔ اس کے پاس عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں خاصی انفارمیشن موجود تھی۔ اس نے ساری انفارمیشن اپنے ساتھیوں کو بتا دی تھیں اور انہیں خصوصی طور پر یہ ہدایات دی تھیں کہ وہ دارالحکومت اور دارالحکومت سے ملحقہ علاقوں میں ہر جگہ پھیل جائیں اور ہر صورت میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کریں۔

کرنل اوشان نے اپنا ایک الگ ہیڈ کوارٹر بنایا ہوا تھا جہاں کی

سیکورٹی اس قدر سخت اور فول پروف تھی کہ خود کرنل اوشان کو اپنے ہیڈ کوارٹر پہنچنے کے لئے کئی مرحلوں کو عبور کرنا پڑتا تھا اور یہ اس کا انتہائی خفیہ ہیڈ کوارٹر تھا۔

تھوڑی ہی دیر میں گیٹ کھل گیا تو ڈرائیور کار اندر لے گیا۔ اس نے کار پورچ میں لے جا کر روک دی۔ کار رکتے ہی کرنل اوشان باہر آیا اور پھر وہ تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ مختلف مرحلوں سے گزرتا ہوا وہ اپنے آفس کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کی پرسنل سیکرٹری ایک خوبصورت اور نازک اندام لڑکی نینسی تھی جو اس کی فرینڈ اور ریڈ پاور ایجنسی کی سپر ایجنٹ بھی تھی لیکن اس کی یہ فرینڈشپ صرف ہیڈ کوارٹر میں مخصوص وقت تک ہی محدود تھی۔ نینسی اس کے مخصوص آفس میں موجود تھی۔ کرنل اوشان جیسے ہی آفس میں داخل ہوا نینسی اس کے احترام میں اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

''گڈ مارننگ کرنل''...... نینسی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تھینک یو۔ کیسی ہو''...... کرنل اوشان نے کہا اور میز کے پیچھے موجود اپنی مخصوص کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔

''فائن''...... نینسی نے کہا اور واپس اپنی سیٹ پر بیٹھ گئی۔

''کیا رپورٹ ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کچھ پتہ چلا یا نہیں''...... کرنل اوشان نے یکلخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

''ہوٹل الخیابان میں ایک گروپ آ کر ٹھہرا تو ہے۔ ایک عورت اور نو مردوں پر مشتمل ہے لیکن یہ سب ایکریمین ہیں اور ان کے

کاغذات بھی اوریجنل ہیں۔ کاغذات کی ایکریمیا سے چیکنگ بھی کرا لی گئی ہے''...... نینسی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہوٹل کے مالک کا کیا نام ہے''...... کرنل اوشان نے پوچھا۔

''اس کا نام جیفرے ہے اور وہ ہماری ایجنسی کا ممبر بھی ہے''...... نینسی نے جواب دیا۔

''ان افراد کے بارے میں اسی نے اطلاع دی تھی''...... کرنل اوشان نے پوچھا۔

''جی ہاں''...... نینسی نے کہا۔

''میری اس سے بات کراؤ''...... کرنل اوشان نے کہا تو نینسی نے اثبات میں سر ہلایا اور اس نے سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے جبکہ کرنل اوشان نے ایک طرف رکھی ہوئی فائل اٹھا کر اپنے سامنے رکھی اور اسے کھول لیا۔ چند لمحوں کے بعد اس کے سامنے رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل اوشان نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... کرنل اوشان نے کرخت لہجے میں کہا۔

''جیفرے بول رہا ہوں چیف''...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''جس گروپ کے بارے میں تم نے ہیڈ کوارٹر کو رپورٹ دی تھی اس کی اب کیا پوزیشن ہے۔ کیا وہ اب بھی ہوٹل کے کمروں

میں موجود ہیں''...... کرنل اوشان نے پوچھا۔

''یس چیف۔ وہ سب ایک کمرے میں جمع ہیں اور ایک ساتھ ناشتہ کر رہے ہیں''...... جیفرے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کوئی مشکوک بات''...... کرنل اوشان نے پوچھا۔

''یس چیف۔ ایک آدمی ان کے آنے کے کچھ دیر کے بعد ایک بند لفافہ اور ایک پیکٹ دے گیا تھا۔ جسے ایک ویٹر ان کے کمرے میں دے آیا تھا''...... جیفرے نے کہا تو کرنل اوشان چونک پڑا۔

''کیا مطلب۔ کیا تم نے اس لفافے اور پیکٹ کو چیک نہیں کرایا''...... کرنل اوشان نے کہا۔

''نو چیف۔ پیکٹ اور لفافہ لانے والا اس ویٹر کے ساتھ اوپر گیا تھا۔ وہ سائیڈ میں چھپ گیا تھا لیکن وہ اس بات کی نگرانی کرتا رہا تھا کہ ویٹر نے لفافہ اور پیکٹ ان تک پہنچایا ہے یا نہیں۔ جب ویٹر نے لفافہ اور پیکٹ اندر پہنچا دیا تب وہ آدمی مطمئن ہو کر واپس چلا گیا تھا۔ اس کی موجودگی میں ہم نے ایسا کوئی کام نہ کیا تھا جس سے وہ لوگ مشکوک ہو جاتے''...... جیفرے نے کہا۔

''یہ بات واقعی مشکوک ہے۔ اوکے۔ تم ایسا کرو کہ انہیں فوراً بے ہوش کرو اور بلیک پوائنٹ پر پہنچا دو۔ میں خود انہیں چیک کروں گا''...... کرنل اوشان نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''یس چیف''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اور سنو۔ انتہائی احتیاط سے کام کرنا۔ اگر یہ لوگ وہی ہیں جن کا ہمیں خدشہ ہے تو پھر یہ دنیا کے انتہائی خطرناک ترین لوگ ہیں“...... کرنل اوشان نے کہا۔

”آپ بے فکر رہیں جناب“...... جیفرے نے جواب دیا۔

”اوکے“...... کرنل اوشان نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”نینسی“...... کرنل اوشان نے نینسی سے مخاطب ہو کر کہا۔

”یس باس“...... نینسی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”بلیک پوائنٹ کے جانسن سے میری بات کراؤ“...... کرنل اوشان نے کہا۔

”یس باس“...... نینسی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور سامنے رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر پریس کرنے لگی۔ تھوڑی دیر بعد کرنل اوشان کے سامنے رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل اوشان نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”یس“...... کرنل اوشان نے مخصوص کرخت لہجے میں کہا۔

”جانسن بول رہا ہوں چیف بلیک پوائنٹ سے“...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”جانسن۔ ہوٹل الخیابان سے جیفرے ایک ایکریمین گروپ کو بلیک پوائنٹ پر بھجوا رہا ہے۔ یہ گروپ ایک عورت اور نو مردوں پر مشتمل ہے۔ تم نے انہیں زیرو روم میں ڈبل لاکڈ کرسیوں پر جکڑ دینا ہے اور پھر ان کے میک اپ سپیشل میک اپ واشر سے چیک

کرنے ہیں۔ اس کے بعد مجھے رپورٹ دینی ہے۔ ان سے میں خود آ کر پوچھ گچھ کروں گا۔ میرے آنے تک انہیں ہوش میں نہیں آنا چاہئے“...... کرنل اوشان نے کہا۔

”یس چیف“...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل اوشان نے رسیور کریڈل پر رکھا اور ایک بار پھر فائل پر جھک گیا۔ کچھ دیر تک وہ فائل پر جھکا رہا پھر اس نے سر اٹھا کر نینسی کی طرف دیکھا جو اپنے کام میں مصروف تھی۔

”نینسی“...... کرنل اوشان نے کہا تو نینسی چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگی۔

”یس چیف“...... نینسی نے کہا۔

”آج تم نے مجھے کافی نہیں پلائی“...... کرنل اوشان نے کہا۔

”آپ مصروف تھے چیف اس لئے مجھ میں پوچھنے کی ہمت نہیں ہوئی“...... نینسی نے لاڈ بھرے لہجے میں کہا تو کرنل اوشان بے اختیار ہنس پڑا۔

”چلو۔ اب لے آؤ۔ تم جانتی ہو نا جب تک میں تمہارے ہاتھوں سے بنی ہوئی کافی نہ پی لوں مجھے سکون نہیں ملتا“...... کرنل اوشان نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس کی بات سن کر نینسی کا چہرہ فرط انبساط سے سرخ ہوتا چلا گیا۔

”یس چیف۔ ابھی لائی“...... نینسی نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا اور آفس سے باہر چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ واپس

آئی تو اس کے ہاتھ میں ایک ٹرے تھی جس میں کافی کا ایک کپ موجود تھا۔ اس نے کپ کرنل اوشان کے سامنے رکھا اور واپس اپنی کرسی پر جا کر بیٹھ گئی۔ کرنل اوشان نے کپ اٹھایا اور آہستہ آہستہ کافی کے سپ لینے لگا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے کے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل اوشان نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... کرنل اوشان نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''جانسن بول رہا ہوں چیف''...... دوسری طرف سے جانسن کی آواز سنائی دی۔

''یس جانسن۔ کیا رپورٹ ہے''...... کرنل اوشان نے چونک کر پوچھا۔

''چیف۔ جیفرے نے ایک عورت اور نو مردوں کو بلیک پوائنٹ پر بھیجا ہے۔ میں نے آپ کے حکم کے تحت ان سب کو زیرو روم میں ڈبل راڈز والی کرسیوں پر جکڑ دیا ہے اور پھر سپیشل میک اپ واشر سے انہیں چیک کیا ہے۔ ان کے چہروں پر میک اپ نہیں ہیں''...... جانسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ میں پہنچ رہا ہوں''...... کرنل اوشان نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے فائل بند کر کے ایک طرف ٹرے میں رکھی اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''کیا آپ واپس آئیں گے چیف''...... نینسی نے پوچھا۔

''ہاں۔ میں اس گروپ کو چیک کرنے جا رہا ہوں۔ انہیں چیک

کرنے کے بعد میں واپس آ جاؤں گا''...... کرنل اوشان نے کہا تو نینسی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور کرنل اوشان تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار ایک اور کوٹھی میں داخل ہو رہی تھی۔ برآمدے کے سامنے جا کر کار رکی تو کرنل اوشان کار سے باہر آ گیا۔ کوٹھی کے برآمدے میں دو مسلح افراد موجود تھے۔

ان دونوں نے کرنل اوشان کو سلام کیا تو کرنل اوشان سر ہلاتا ہوا اندر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک تہہ خانے میں داخل ہوا جہاں ایک عورت اور نو مرد راڈز والی کرسیوں میں جکڑے ہوئے موجود تھے۔ دبلے پتلے جسم کا مالک ایک نوجوان بھی وہاں موجود تھا جبکہ اس کے ساتھ مشین گنوں سے مسلح دو آدمی کھڑے تھے۔ ان سب نے کرنل اوشان کو مؤدبانہ انداز میں سلام کیا تو کرنل اوشان سر ہلاتا ہوا ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ وہ بڑے غور سے ان افراد کی طرف دیکھ رہا تھا۔

''ان کے قد و قامت دیکھ کر تو لگتا ہے کہ یہی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان ہیں۔ بہرحال انہیں ہوش میں لاؤ''...... کرنل اوشان نے کہا۔

''یس باس''...... دبلے شخص نے کہا جو بلیک پوائنٹ کا انچارج جانسن تھا۔ وہ ایک طرف موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی اور اس میں سے ایک لمبی گردن والی بوتل اٹھا کر وہ

واپس مڑا اور اس نے بوتل کا ڈھکن کھول کر باری باری بوتل کا دہانہ ان سب کی ناک سے لگایا اور پھر بوتل کا ڈھکن بند کر کے اس نے اسے واپس لے جا کر الماری میں رکھ دیا اور الماری بند کر کے واپس مڑ کر کرنل اوشان کے ساتھ رکھی کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔
کرنل اوشان کی نظریں بدستور ان جکڑے ہوئے افراد پر جمی ہوئی تھیں۔

''ان کے راڈز چیک کئے ہیں۔ کوئی لوز تو نہیں''...... کرنل اوشان نے پوچھا۔

''یس باس۔ آپ بے فکر رہیں۔ یہ ہماری مرضی کے بغیر حرکت بھی نہیں کر سکتے''...... جانسن نے کہا تو کرنل اوشان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی ہی دیر میں ایک نوجوان کے منہ سے کراہ کی آواز نکلی تو کرنل اوشان اس کی طرف متوجہ ہو گیا۔ اس نوجوان کے جسم میں حرکت پیدا ہو رہی تھی۔ اسے شاید ہوش آ رہا تھا۔

عمران کی آنکھیں کھلیں تو چند لمحوں تک تو اس کے ذہن پر دھند سی چھائی رہی لیکن پھر آہستہ آہستہ اس کا شعور جاگ گیا اور اس کے ساتھ ہی بے ہوش ہونے سے پہلے کے تمام واقعات اس کے ذہن میں فلمی منظر کی طرح گھومتے چلے گئے۔
اسے یاد تھا کہ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ ہوٹل کے کمرے میں موجود تھا۔ انہوں نے وہیں کمرے میں ناشتہ کیا تھا اور ابھی وہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ اچانک انہیں نامانوس سی بو محسوس ہوئی۔ عمران نے اپنا سانس روک کر ذہن بلینک کرنے کی کوشش کی لیکن تب تک گیس اپنا اثر دکھا چکی تھی اور اس کا دماغ گھوم گیا اور اس کے تمام احساسات گھپ اندھیرے میں ڈوب گئے تھے۔
یہ سب کچھ ایک لمحے کے ہزارویں حصے میں اس کے ذہن کے پردے پر گھوم گیا اور اس نے چونک کر ادھر ادھر دیکھا اور پھر اس کی نظریں سامنے بیٹھے ہوئے افراد پر جم گئیں اور وہ بے اختیار

چونک پڑا۔ وہ ایک بڑے سے تہہ خانے نما کمرے میں راڈز والی کرسی پر جکڑا ہوا تھا۔ اس کی دونوں سائیڈوں پر اس کے ساتھی بھی اسی طرح کرسیوں پر راڈز میں جکڑے ہوئے تھے ان سب کے جسموں میں ہونے والی حرکت سے ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ سب ہوش میں آ رہے ہیں۔ سامنے کرسیوں پر دو افراد بیٹھے ان کی طرف غور سے دیکھ رہے تھے۔ ان میں ایک لمبے قد اور چوڑے جسم کا مالک تھا جبکہ دوسرا دبلا پتلا لیکن پھرتیلا نوجوان تھا۔ دو مشین گن بردار ان کے عقب میں دیوار کے ساتھ کھڑے تھے۔

”تمہیں ان سب سے پہلے ہوش آیا ہے۔ کیا نام ہے تمہارا“۔ چوڑے جسم والے آدمی نے عمران کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

”میرا نام رچرڈ ہے۔ لیکن تم کون ہو اور یہ کون سی جگہ ہے“۔ عمران نے ایکریمین لہجے میں کہا۔

”تمہارے میک اپ واش نہیں ہوئے ہیں اس لئے میرا خیال تھا کہ تم ہمارے مطلوبہ آدمی نہیں ہو بلکہ واقعی سیاح ہو۔ حالانکہ تمہارے قدوقامت دیکھ کر میں مشکوک ہو گیا تھا۔ اس لئے میں نے سوچا کہ تمہیں ہوش میں لا کر تم سے ضروری کوائف پوچھوں اور پھر تمہیں چھوڑ دیا جائے لیکن ہوش میں آنے کے بعد تم نے جو حرکات کی ہیں اور جس سنبھلے ہوئے انداز میں تم نے مجھے جواب دیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تم خاصے تربیت یافتہ ہو ورنہ عام آدمی

ہوش میں آتے ہی خود کو انجان جگہ اور انجان لوگوں کے درمیان پا کر چیخنا چلانا شروع کر دیتا ہے لیکن تم نے ہوش میں آتے ہی باقاعدہ بڑے محتاط انداز میں یہاں کے حالات کا جائزہ لیا اور پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور اس کے بعد تم نے جس طرح محتاط اور سنبھلے ہوئے انداز میں میری بات کا جواب دیا ہے اس سے مجھے سو فیصد یقین ہو گیا ہے کہ ہم نے تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو یہاں لا کر غلطی نہیں کی ہے۔ تم ہی ہمارے مطلوبہ افراد ہو“...... کرنل اوشان نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”سیاح کم تربیت یافتہ نہیں ہوتے ہیں مسٹر......“ عمران جان بوجھ کر مسٹر کہنے کے بعد خاموش ہو گیا۔

”مجھے یہ بتانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ میرا نام کرنل اوشان ہے اور میں عرابلس کی ریڈ پاور ایجنسی کا چیف ہوں“...... کرنل اوشان نے کہا۔

”اوکے کرنل اوشان۔ میں آپ کو بتا رہا تھا کہ سیاحت بذات خود ایک بہت بڑا تجربہ ہوتا ہے۔ سیاحت کے دوران ہمارا ایسے ایسے واقعات سے واسطہ پڑتا ہے کہ انسان انتہائی تجربہ کار ہو جاتا ہے۔ باقی رہی تمہاری بات تو ہمیں کیا معلوم کہ تمہیں کس ٹائپ کے گروپ کی تلاش تھی۔ تم ہمارے کاغذات چیک کر سکتے ہو اور چاہو تو ہمارے چہروں کی کھال تک چھیل سکتے ہو۔ لیکن یہ بتا دوں کہ سیاحوں پر اس طرح ہاتھ ڈالنے کے نتائج انتہائی خطرناک بھی

نکل سکتے ہیں“...... عمران نے کہا۔

”تمہارے کاغذات چیک ہو چکے ہیں اور وہ درست ہیں۔ لیکن تمہارے بات کرنے کا انداز بتا رہا ہے کہ تم پاکیشیائی ایجنٹ ہو۔ بہرحال اگر نہیں ہو تب بھی ہمیں کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ اب تم نے یہاں سے زندہ واپس نہیں جانا۔ ہم تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو ہلاک کر دیں گے اور تم سب کی لاشیں برقی بھٹی میں جلا کر بھسم کر دی جائیں گی“...... کرنل اوشان نے کہا۔ عمران اس دوران راڈز چیک کرنے میں مصروف تھا کیونکہ اسے بھی اندازہ ہو گیا تھا کہ معاملات سراسر ان کے خلاف ہیں اور کرنل اوشان جو اس وقت بڑے اطمینان سے بیٹھا باتیں کر رہا تھا کسی بھی وقت اچانک ان پر فائر کھلوا سکتا تھا۔

عمران نے چیک کر لیا تھا کہ یہ ڈبل راڈز کرسیاں تھیں۔ راڈز کا ایک سیٹ عقبی پائے پر موجود بٹن پریس کرنے سے کھلے گا لیکن دوسرا سیٹ دروازے کے ساتھ دیوار پر موجود آپریشنل سوئچ پریس کرنے سے کھلے گا۔ اس طرح بیک وقت دونوں سسٹم ان کرسیوں میں رکھے گئے تھے اور ظاہر ہے اسی لئے ان کرسیوں کو ناقابل تسخیر کہا جاتا تھا اور واقعی تھا بھی ایسا ہی۔ اس لئے عمران نے اب نئے انداز میں سوچنا شروع کر دیا تھا۔ اس نے دیکھ لیا تھا کہ سب سے آخر میں موجود جولیا کے جسم کے گرد موجود راڈز اس کے جسم پر خاصے کھلے تھے اس لئے اگر جولیا کوشش کرتی تو وہ کھسک کر خود کو

ان راڈز سے باہر نکال سکتی تھی۔ عمران نے ایک نظر جولیا کی طرف دیکھا اور پھر آنکھوں سے اسے اشارہ کر دیا۔

”جناب کرنل صاحب۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ آپ ہمارے بارے میں مزید تحقیقات کر لیں۔ ہم جیسے سیاحوں کو ہلاک کر کے آپ کو کیا حاصل ہو گا“...... عمران نے کہا۔

”نہیں۔ آئی ایم سوری۔ میں اب ان حالات میں کسی صورت میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑ سکتا البتہ ایک کام ہو سکتا ہے۔ چونکہ مجھے سو فیصد یقین ہے کہ تم ہی ہمارے مطلوبہ آدمی ہو اس لئے میں چاہتا ہوں کہ تمہارا میک اپ ہر صورت میں واش ہو۔ اگر ایسا ہو جائے تو میں چیف سیکرٹری کے سامنے تمہاری لاشیں پیش کر دوں گا اور مجھے یقین ہے کہ پوری دنیا میں عرابلس کا ہر آدمی مجھے اپنا ہیرو تسلیم کر لے گا“...... کرنل اوشان نے کہا۔

”لیکن......“ عمران نے کہنا چاہا۔

”جانسن“...... کرنل اوشان نے عمران کی بات ان سنی کرتے ہوئے اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے دبلے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

”یس چیف“...... اس آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”پہلے اٹھ کر ان کے راڈز چیک کرو“...... کرنل اوشان نے کہا تو جانسن اثبات میں سر ہلاتا ہوا اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور تیزی سے کرسیوں کی طرف بڑھا اور پھر اس نے نہایت تیزی سے ان سب کے راڈز چیک کرنے شروع کر دیئے۔

''سب ٹھیک ہے چیف''...... جانسن نے کرنل اوشان سے مخاطب ہو کر کہا۔

''او کے۔ تم دونوں یہیں ٹھہرو اور اگر ان میں سے کوئی بھی غلط حرکت کرے تو اسے گولیوں سے چھلنی کر دینا''...... کرنل اوشان نے سر موڑ کر پیچھے کھڑے مسلح افراد سے مخاطب ہو کر تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''یس چیف''...... مسلح آدمیوں نے ایک ساتھ کہا۔

''جانسن۔ میں بگ ہاؤس میں موجود میجر جارج کو فون کر کے کہہ دیتا ہوں۔ تم اس سے جا کر ڈبل کراس میک اپ واشر لے آؤ۔ مجھے یقین ہے کہ اس میک اپ واشر کے سامنے ان کے میک اپ نہ ٹھہر سکیں گے''...... کرنل اوشان نے جانسن سے مخاطب ہو کر کہا اور اٹھ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جانسن بھی اٹھ کر اس کے پیچھے چل پڑا۔ اب کمرے میں دونوں مشین گن بردار موجود تھے۔

''مجھے پیاس لگ رہی ہے۔ کیا تم مجھے پانی پلا سکتے ہو''۔ عمران نے مسلح افراد کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''چپ چاپ بیٹھے رہو۔ اگر تمہاری زبان چلی تو گولیاں مار دیں گے''...... ان میں سے ایک نے تیز اور غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''بھائی پانی ہی مانگا ہے۔ تم پر پھینکنے کے لئے تیزاب تو نہیں

مانگ لیا۔ ویسے بھی ہم ڈبل راڈز والی کرسیوں پر جکڑے ہوئے ہیں۔ اس کے باوجود تم ہم سے خوفزدہ ہو۔ حیرت ہے''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''تم سے کہا ہے نا خاموش بیٹھے رہو''...... اس آدمی نے پہلے سے زیادہ غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کاندھے سے مشین گن اتار کر ہاتھ میں پکڑ لی۔ اس کا چہرہ غصے سے تمتما رہا تھا۔

''چلو۔ تم نہ پلاؤ پانی۔ اپنے ساتھی سے کہہ دو یہ ہی پلا دے۔ یہ تم سے قدرے رحمدل دکھائی دیتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''لگتا ہے تم ایسے نہیں مانو گے۔ تمہیں گولی مارنی ہی پڑے گی''...... اس نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور مشین گن عمران کی طرف سیدھی کر کے ٹریگر دبانے ہی لگا تھا کہ اس کے ساتھی نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

''کیا کر رہے ہو جیگر۔ وہ پانی ہی مانگ رہا ہے۔ تم کیوں خواہ مخواہ غصہ کر رہے ہو''...... دوسرے آدمی نے کہا۔

''یہ مسلسل بولتا چلا جا رہا ہے۔ مجھے اس کی آواز اچھی نہیں لگ رہی''...... جیگر نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''او کے۔ تم ایسا کرو کہ باہر جا کر دروازے کے پاس کھڑے ہو جاؤ۔ میں اکیلا یہاں کھڑا رہتا ہوں''...... دوسرے آدمی نے کہا۔

”نہیں۔ میں یہیں رہوں گا“...... جیگر نے کہا اور اس نے مشین گن دوبارہ اپنے کاندھے سے لٹکا لی۔ اپنے ساتھی کی بات سن کر وہ نارمل ہو گیا تھا۔

”تمہارا کیا نام ہے دوست“...... عمران نے دوسرے نوجوان سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

”کیوں۔ میرا نام پوچھ کر کیا کرو گے“...... اس آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ویسے ہی پوچھ رہا ہوں۔ نہیں بتاؤ گے تو میں کیا کر سکتا ہوں“...... عمران نے مایوس سے لہجے میں کہا تو وہ آدمی بے اختیار ہنس پڑا۔

”تم واقعی کچھ نہیں کر سکتے۔ خیر میرا نام مارٹن ہے“...... اس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا تم مجھے بلکہ ہم سب کو پانی پلا سکتے ہو“...... عمران نے کہا۔

”او کے۔ میں پلا دیتا ہوں تمہیں پانی۔ ہو سکتا ہے تمہارے لئے پانی کے یہ گھونٹ آخری گھونٹ ہوں“...... مارٹن نے کہا اور تیزی سے مڑ کر سائیڈ میں موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی اور اس میں سے منرل واٹر کی سیلڈ بوتل نکالی اور الماری بند کر کے وہ تیز تیز چلتا ہوا عمران کی طرف بڑھا۔ اس نے عمران کے قریب پہنچ کر بوتل کا ڈھکن کھولا اور بوتل

عمران کے منہ سے لگا دی تو عمران نے پانی پینا شروع کر دیا۔ جیگر بڑے چوکنا انداز میں عمران کی طرف دیکھ رہا تھا۔ ابھی عمران نے تھوڑا سا ہی پانی پیا تھا کہ اچانک ایک زور دار دھماکے کی آواز سنائی دی تو جیگر اور مارٹن دونوں نے تیزی سے اس طرف دیکھا۔

”ارے۔ یہ کیا...“ ان دونوں نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا کیونکہ جولیا کرسی کی بجائے فرش پر اس طرح بیٹھی ہوئی تھی جیسے اچانک کرسی سے اٹھ کر فرش پر آ کر بیٹھ گئی ہو۔ جیگر نے بجلی کی سی تیزی سے کاندھے سے مشین گن اتاری ہی تھی کہ جولیا اس طرح اچھلی جیسے بند سپرنگ کھل کر اچھلتا ہے اور دوسرے لمحے کمرہ یکلخت جیگر کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا اور اس کے ساتھ ہی تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی جیگر اور مارٹن دونوں کے حلق سے چیخیں نکلیں اور وہ دونوں فرش پر گر کر بری طرح سے تڑپنے لگے۔ جولیا، جیگر کی مشین گن ہاتھ میں پکڑے ایک طرف کھڑی تھی۔

”جلدی سے دروازہ بند کرو جولیا“...... عمران نے کہا تو جولیا بجلی کی سی تیزی سے دروازے کی طرف بڑھی اور اس نے دروازہ بند کر کے اسے اندر سے لاکڈ کر دیا۔

”جلدی کرو۔ پہلے سوئچ بورڈ پر موجود بٹن پریس کرو“...... عمران نے کہا تو جولیا نے دروازے کے قریب دیوار پر موجود سوئچ بورڈ کے بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے اور پھر دوڑتی ہوئی کرسیوں

کے عقب میں آ گئی۔ چند لمحوں بعد عمران اور اس ساتھی راڈز سے آزاد ہو چکے تھے۔

''ویل ڈن جولیا''...... عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا تو جولیا کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔ عمران نے اس کے ہاتھ سے مشین گن لی اور تیزی سے سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ باقی ساتھیوں میں سے تنویر نے دوسرے آدمی کی مشین گن پہلے ہی اٹھا لی تھی۔

''ہم نے اس کرنل اوشان کو زندہ پکڑنا ہے''...... عمران نے دروازے پر رک کر کہا اور پھر دروازہ کھول کر وہ دوسری طرف آ گیا۔ باہر ایک راہداری تھی جبکہ آخر میں ایک دروازہ تھا جو قدرے کھلا ہوا تھا۔ عمران تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا اس دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

''اتنی دیر تو نہیں لگانی چاہئے جانسن کو''...... اچانک دروازے سے کرنل اوشان کی بڑبڑاہٹ سنائی دی تو عمران یکلخت محتاط ہو گیا۔ اس نے ہاتھ اٹھا کر اپنے پیچھے آنے والے ساتھیوں کو محتاط رہنے کا اشارہ کیا اور پھر تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ ایک لمحے کے لئے وہ دروازے کے قریب رکا اور اس نے سر آگے کی طرف کر کے کمرے میں جھانکا تو ایک میز کے پیچھے کرسی پر کرنل اوشان بیٹھا ہوا تھا۔

اس کے سامنے میز پر ایک فون تھا اور اس کی نظریں فون پر جمی

ہوئی تھیں۔ ابھی عمران سوچ ہی رہا تھا کہ اندر داخل ہو کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل اوشان نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

''یس کرنل اوشان بول رہا ہوں''...... کرنل اوشان نے کہا۔

''او کے۔ کراؤ بات''...... کرنل اوشان نے دوسری طرف کی بات سن کر کہا۔

''یس سر۔ میں چیف آف ریڈ پاور کرنل اوشان بول رہا ہوں''...... کرنل اوشان نے کہا اور پھر دوسری طرف کی بات سننے لگا۔

''یس سر۔ میں نے ایک گروپ پکڑا ہے جو ایک عورت اور نو مردوں پر مشتمل ہے اور مجھے سو فیصد یقین ہے کہ یہ پاکیشائی گروپ ہے جس نے ایف ایف سیکنڈ ہیڈ کوارٹر کو تباہ کیا تھا لیکن سر ان کے میک اپ واش نہیں ہو رہے ہیں اور میں اسی کوشش میں لگا ہوا ہوں کہ کسی طرح ان کے میک اپ واش ہو جائیں۔ میں نے ایک جدید ترین میک اپ واشر منگوایا ہے۔ مجھے امید ہے کہ یہ میک اپ واشر کام کر جائے گا اور ان کے میک اپ واش ہو جائیں گے''...... کرنل اوشان نے کہا اور پھر دوسری طرف کی بات سن کر یس سر۔ یس سر کہنے لگا۔

''او کے سر۔ جیسا آپ کا حکم۔ میں آپ کے حکم کی ابھی تعمیل کراتا ہوں''...... چند لمحے دوسری طرف سے بات سننے کے بعد کرنل اوشان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر اس نے دوسری طرف

کی بات سن کر رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"اب مجبوری ہے۔ اس پاکیشائی گروپ سے چیف سیکرٹری صاحب اس قدر خوفزدہ ہوں گے میں سوچ بھی نہ سکتا تھا"۔ کرنل اوشان نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور عمران سمجھ گیا کہ کرنل اوشان عرابلس کے چیف سیکرٹری سے بات کر رہا تھا اور اس نے یقیناً فوری طور پر ان کی ہلاکت کا ہی کرنل اوشان کو حکم دیا ہو گا۔ وہ تیزی سے سائیڈ دیوار کے ساتھ ہو گیا۔ اس کے ساتھی بھی تیزی سے سائیڈوں پر ہوتے چلے گئے۔ دوسرے لمحے کرنل اوشان دروازے سے نکل کر راہداری میں داخل ہوا ہی تھا کہ یکلخت صدیقی اس پر جھپٹ پڑا اور اس کی چیخ سے راہداری گونج اٹھی جبکہ عمران بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھ گیا تھا۔ اسے فکر تھی کہ اگر چیخ یا گولیوں کی آوازیں یہاں باہر موجود آدمیوں تک پہنچ گئیں تو وہ چوہے دان میں پھنسے ہوئے چوہوں کی طرح بے بسی سے مارے جائیں گے۔

اس کمرے کی دوسری طرف بھی ایک راہداری تھی۔ عمران کمرے سے باہر نکل کر دیوار کے ساتھ ساتھ قدم بڑھاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ وہ پوری کوشش کر رہا تھا کہ کسی کو اس کی آہٹ نہ سنائی دے۔ دروازے کے پاس پہنچ کر وہ رک گیا کیونکہ اسے باہر سے پھاٹک کھلنے کی آواز سنائی دی تھی اور اس کے ساتھ ہی برآمدے میں موجود دونوں آدمی تیزی سے برآمدے کی سیڑھیاں

اتر کر نیچے چلے گئے۔ عمران بجلی کی سی تیزی سے برآمدے میں آیا اور ایک ستون کی اوٹ میں چلا گیا۔ اس نے سیاہ رنگ کی ایک کار کو کھلے پھاٹک سے اندر آتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔ کار میں ڈرائیور کے ساتھ جانسن موجود تھا جبکہ ایک آدمی پھاٹک کی سائیڈ میں کھڑا ہو گیا۔ کار پورچ میں آ کر رک گئی اور پھر وہ دونوں آدمی جو برآمدے میں کھڑے تھے وہ پورچ کے قریب جا کر رک گئے۔ جانسن کار کا دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔

"مشین اندر لے جاؤ"...... جانسن نے ایک مسلح آدمی سے مخاطب ہو کر کہا اور خود وہ تیزی سے برآمدے کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ عمران نے ستون کی اوٹ سے مشین گن سیدھی کی اور دوسرے لمحے ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ ہی جانسن دونوں مسلح افراد، کار کا ڈرائیور اور پھاٹک بند کر کے واپس آتا ہوا آدمی چیختے ہوئے زمین پر گرے اور بری طرح سے تڑپنے لگے۔ عمران فائر نہ کھولنا چاہتا تھا لیکن اب اس کے سوا کوئی چارہ نہ تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ یا تو اس کے ساتھی برآمدے میں آ جائیں گے یا جانسن اپنے مسلح آدمیوں کے ہمراہ اندر چلا جائے گا۔

"کیا ہوا عمران صاحب"...... اچانک صفدر کی آواز عمران کو عقب سے سنائی دی تو عمران تیزی سے اس کی طرف مڑ گیا۔

"تم ان کو چیک کرو۔ میں باہر دیکھ کر آتا ہوں"...... عمران نے کہا اور تیزی سے برآمدے سے اتر کر پھاٹک کی طرف بڑھتا چلا

گیا۔ اس نے پھاٹک کھولا اور باہر نکل آیا۔ دوسرے ہی لمحے اس کے حلق سے اطمینان بھرا ایک طویل سانس نکلا کیونکہ عمارت کالونی سے ہٹ کر تھی اس لئے اس کا یہ اندیشہ کہ فائرنگ کی آوازیں سن کر پولیس نہ یہاں پہنچ جائے یا کوئی ہمسایہ پولیس کو نہ اطلاع کر دے بے جا ثابت ہوا تھا۔ عمران واپس مڑا اور پھر اندر آ کر اس نے پھاٹک بند کیا اور واپس مڑ کر برآمدے کی طرف بڑھنے لگا۔ جانسن اور دوسرے افراد ہلاک ہو چکے تھے۔ اسی لمحے برآمدے میں چوہان اور نعمانی پہنچ گئے۔

"تم سب یہاں کا خیال رکھو۔ میں کرنل اوشان سے دو دو ہاتھ کر لوں"...... عمران نے کہا تو ان دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور عمران آگے بڑھ گیا۔ وہ کرنل اوشان کے کمرے میں داخل ہوا ہی تھا کہ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ ٹھٹھک کر رک گیا۔ اس نے ایک لمحے کے لئے سوچا اور پھر میز کی طرف بڑھ گیا اور ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا کر کان سے لگا لیا۔

"یس۔ کرنل اوشان بول رہا ہوں"...... اس نے کرنل اوشان کی آواز میں کہا۔

"پی اے ٹو چیف سیکرٹری بول رہا ہوں۔ چیف صاحب سے بات کریں"...... دوسری طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"اوکے۔ کرائیں بات"...... عمران نے کہا۔

"ہیلو"...... دوسری طرف سے چیف سیکرٹری کی تیز اور کرخت

آواز سنائی دی۔

"یس سر۔ کرنل اوشان بول رہا ہوں"...... عمران نے کرنل اوشان کی آواز میں مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"میں نے تمہیں حکم دیا تھا کہ ان افراد کو ہلاک کر کے فوری طور پر مجھے کال کر کے اطلاع دو لیکن تم نے مجھے کال نہیں کیا اس لئے مجھے خود ہی تم سے رابطہ کرنا پڑا ہے۔ بتاؤ کیا ہوا ہے ان کا۔ ان سب کو تم نے ہلاک کیا ہے یا نہیں"...... دوسری طرف سے چیف سیکرٹری نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔ ان کا لہجہ انتہائی ناخوشگوار تھا۔

"جناب آپ کے حکم کی تعمیل فوراً کر دی گئی لیکن اسی لمحے سپیشل جدید ترین میک اپ واشر مشین آ گئی تھی اس لئے میں نے ان کا میک اپ چیک کرنا شروع کر دیا تھا تاکہ اس کی رپورٹ بھی ساتھ ہی آپ کو دی جا سکے۔ اسی لئے آپ کو رپورٹ دینے میں تاخیر ہوئی ہے"...... عمران نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ پھر کیا رزلٹ نکلا"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"جناب۔ اس جدید ترین میک اپ واشر سے بھی ان کے میک اپ واش نہیں ہوئے۔ وہ ہمارے مطلوبہ آدمی نہیں تھے"...... عمران نے کہا۔ وہ چونکہ کرنل اوشان اور چیف سیکرٹری کی باتیں پہلے ہی سن چکا تھا اس لئے وہ چیف سیکرٹری کو مناسب انداز میں جواب دے رہا تھا۔

”ہونہہ۔ بہرحال وہ جو بھی تھے ہلاک تو ہو چکے ہیں نا۔ ان کی لاشیں جلا کر راکھ کر دو اور پاکیشیائی ایجنٹوں کی تلاش جاری رکھو“۔ چیف سیکرٹری نے کہا۔

”یس سر“...... عمران نے کہا اور دوسری طرف سے رابطہ ختم کر دیا گیا تو عمران نے بھی رسیور کریڈل پر رکھ دیا اور مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا وہ راہداری کراس کر کے اس کمرے میں داخل ہوا جہاں اسے اور اس کے ساتھیوں کو ڈبل راڈز والی کرسیوں پر جکڑا گیا تھا۔ جولیا وہاں موجود تھی جبکہ کرنل اوشان کو ایک کرسی پر ڈبل راڈز میں جکڑ دیا گیا تھا لیکن اس کی گردن ڈھلکی ہوئی تھی۔

”کہاں گئے تھے تم اور باہر کیا ہو رہا تھا“...... جولیا نے چونک کر کہا تو عمران نے اسے مختصر لفظوں میں ساری باتیں بتا دیں۔

”اب اس سے تم نے کیا معلوم کرنا ہے۔ کیا اسے فاسٹ فائٹرز کے مین ہیڈ کوارٹر کا علم ہو گا“...... جولیا نے کہا۔

”ہو بھی سکتا ہے۔ ویسے بھی یہاں ہر طرف ریڈ پاور کا جال پھیلا ہوا ہے اس لئے ہمیں یہاں ہر قدم پر ان کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اس لئے کرنل اوشان سے مزید معلومات حاصل کر کے پہلے ہمیں اس ایجنسی کا خاتمہ کرنا پڑے گا تاکہ ہم یہاں آزادی سے کام کر سکیں“...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر کرنل اوشان کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے۔ چند لمحوں بعد جب کرنل اوشان کے جسم میں حرکت کے

آثار نمودار ہوئے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ کر کرسی پر بیٹھ گیا جس پر پہلے کرنل اوشان بیٹھا تھا۔ اسے کرسی پر بیٹھتا دیکھ کر جولیا بھی آگے بڑھی اور اس کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی۔

”یہ۔ یہ۔ یہ کیا مطلب۔ یہ میں اس حالت میں۔ اوہ۔ تم۔ تم مگر یہ سب......“ کرنل اوشان نے ہوش میں آتے ہی اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے رک رک کر اور انتہائی حیرت بھرے انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

”تم نے درست کہا تھا کرنل اوشان۔ تربیت یافتہ افراد اور عام افراد کے ہوش میں آنے کے بعد کا ردعمل مختلف ہوتا ہے“۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تم۔ تم آزاد ہو گئے۔ کیسے۔ یہ سب کیسے ہو گیا۔ کیا مطلب۔ یہ تو ناممکن ہے۔ قطعی ناممکن“...... کرنل اوشان نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”تمہارے دو آدمی مارٹن اور جیگر یہاں موجود تھے۔ دونوں مسلح تھے لیکن اس کے باوجود تم دیکھ لو کہ اب ان کی لاشیں یہاں تمہارے سامنے پڑی ہیں اور تم میری جگہ اسی کرسی پر موجود ہو۔ جانسن جدید میک اپ واشر لے کر آیا ہی تھا لیکن وہ بے چارہ اس میک اپ واشر کو استعمال میں لانے کی حسرت پوری کئے بغیر ہی ہلاک ہو گیا۔ باہر موجود تمہارے تین مسلح آدمی بھی لاشوں میں تبدیل ہو چکے ہیں اور جانسن کے ساتھ جو ڈرائیور تھا وہ بھی ہلاک

ہو چکا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم سب زندہ سلامت ہیں اور کسی کو خراش تک نہیں آئی ہے اور میں تمہیں یہ بھی بتا دوں کہ چیف سیکرٹری نے تمہیں ہماری ہلاکت کا حکم دیا تھا اور اس کے بعد تم نے انہیں رپورٹ دینی تھی لیکن تم تو یہاں بے ہوش پڑے ہوئے تھے اس لئے تمہاری طرف سے رپورٹ نہ ملنے پر انہیں پھر سے تمہیں کال کرنی پڑی تھی اور میں نے تمہاری آواز میں انہیں مطمئن کر دیا ہے کہ ان کے حکم کی فوراً تعمیل کر دی گئی ہے اور ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا کہ جدید ترین میک اپ واشر کے ذریعے بھی ہمارے میک اپ واش نہ ہوئے تھے اور یہ ثابت نہ ہوا تھا کہ ہم واقعی پاکیشائی ایجنٹ ہیں اس لئے چیف سیکرٹری نے ہماری لاشیں برقی بھٹی میں جلا کر راکھ بنا دینے کا حکم دیا تھا اور ہمیں نئے سرے سے تلاش کرنے کا حکم بھی دیا تھا“...... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا تو کرنل اوشان کا چہرہ دیکھنے والا ہو گیا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ کوئی چھوٹا سا بچہ ہو اور کوئی بڑا اسے انتہائی حیرت انگیز اور پراسرار کہانی سنا رہا ہو۔ حیرت سے اس کا منہ کھلا ہوا تھا۔

”یہ۔ یہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے“...... کرنل اوشان نے چیختے ہوئے کہا۔

”کیوں ممکن نہیں ہے۔ اگر تم کہو تو تمہاری بیوی سے بھی بات کر کے دکھا سکتا ہوں“...... عمران نے اس بار کرنل اوشان کی آواز میں کہا تو کرنل اوشان بے اختیار اچھل پڑا اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر

عمران کی طرف دیکھنے لگا۔

”یہ۔ یہ۔ یہ تو میری آواز ہے۔ کک کک۔ کیا مطلب“۔ کرنل اوشان نے ہکلاتی ہوئی آواز میں کہا۔

”ہاں یہ تمہاری ہی آواز ہے۔ اب اگر تمہاری حیرت کا کوٹہ پورا ہو گیا ہو تو تم سے کچھ غیر سرکاری مذاکرات کر لئے جائیں“...... عمران نے کہا۔ اس کے لہجے میں سنجیدگی تھی۔

”غیر سرکاری مذاکرات۔ کیا مطلب“...... کرنل اوشان نے چونک کر کہا۔

”دیکھو کرنل اوشان۔ ہمارا تمہاری ایجنسی ریڈ پاور سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ہی ہم تمہیں اور تمہاری ایجنسی کو کوئی نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔ ہم یہاں ایف ایف کے ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنے آئے ہیں۔ ایف ایف کے سیکنڈ ہیڈ کوارٹر کو ہم پہلے ہی تباہ کر چکے ہیں۔ اب مین ہیڈ کوارٹر تباہ کرنا باقی ہے جسے ہم تباہ کر کے ہی دم لیں گے اور مجھے یقین ہے تمہیں ایف ایف کے مین ہیڈ کوارٹر کا علم نہیں ہو گا۔ کیوں میں درست کہہ رہا ہوں نا“...... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ میں نہیں جانتا کہ ایف ایف کا مین ہیڈ کوارٹر کہاں ہے“...... کرنل اوشان نے کہا۔

”چلو۔ کوئی بات نہیں۔ تم یہ تو جانتے ہو نا کہ مین ہیڈ کوارٹر کا انچارج کرنل بلیک ہے“...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ تو یہاں سب کو معلوم ہے"...... کرنل اوشان نے کہا۔

"تمہارا رینک کرنل کا ہے اور کرنل بلیک بھی تمہارے رینک کا آدمی ہے۔ کیا تمہارا اس سے کبھی رابطہ نہیں ہوا"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ وہ اپنی فیلڈ میں رہتا ہے اور میری فیلڈ الگ ہے۔ اس لئے ایسی کوئی ضرورت پیش نہیں آئی کہ اس نے مجھ سے یا میں نے اس سے رابطہ کیا ہو"...... کرنل اوشان نے کہا۔

"تمہاری بات میں سچائی جھلک رہی ہے اور میں سچ اور جھوٹ کی تمیز کرنا جانتا ہوں۔ خیر ایف ایف ہیڈ کوارٹر کو چھوڑو تم اپنی بات کرو۔ ریڈ پاور کا ہیڈ کوارٹر بھی ہے اور اب ایک صورت تو یہ ہو سکتی ہے کہ تمہیں بھی تمہارے ساتھیوں کی طرح گولیاں مار کر ہلاک کر دیا جائے اور پھر تمہاری لاش برقی بھٹی میں جلا کر راکھ بنا دی جائے۔ تمہیں ہلاک کرنے کے بعد میں یا میرا کوئی آدمی تمہارے میک اپ میں تمہارے ہیڈ کوارٹر پہنچ جائے اور پھر اس ہیڈ کوارٹر میں ایک طاقتور بم فکسڈ کر دیا جائے۔ میں یا میرا آدمی وہاں سے نکل جائے اور پھر اس بم کو بلاسٹ کر کے تمہارے ریڈ پاور ہیڈ کوارٹر کو تباہ کر دیا جائے۔ اس طرح عرابلس سے فاسٹ فائٹرز کا نہ سہی ریڈ پاور کا تو ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو جائے گا۔ پھر ہم اپنا کام پورا کر کے یعنی ایف ایف ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کر کے اور اسے تباہ کر کے خاموشی سے نکل جائیں اور تمہاری بے چاری بیوی ساری زندگی

تمہیں ڈھونڈتی رہ جائے"...... عمران نے کہا۔

"نن۔ نن۔ نہیں نہیں۔ ایسا مت کرنا پلیز۔ تم جادوگر ہو۔ اب مجھے یقین ہو گیا کہ تم واقعی کچھ بھی کر سکتے ہو"...... کرنل اوشان نے گھگھیائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"او کے تو میری دوسری تجویز سن لو ہو سکتا ہے کہ تمہیں پسند آ جائے"...... عمران نے اسی طرح سنجیدگی سے کہا۔

"کیا تجویز ہے"...... کرنل اوشان نے جلدی سے کہا۔

"تم ہمارے ساتھ ایک خفیہ معاہدہ کر لو۔ ہم تمہیں رہا کر دیں گے۔ تم اپنے ہیڈ کوارٹر میں رہ کر بظاہر ہمارے خلاف کام کرتے رہو۔ ہمیں تلاش کرتے رہو لیکن حقیقت میں تم ہمارے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرو گے۔ اس طرح تم بھی زندہ رہ جاؤ گے اور تمہارا عہدہ اور ریڈ پاور کا ہیڈ کوارٹر بھی سلامت رہے گا۔ اب یہ تم بتاؤ کہ تم کیا چاہتے ہو"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو جولیا حیرت سے عمران کو دیکھنے لگی۔ شاید اس کے ذہن میں تصور تک نہ تھا کہ عمران اس طرح کی تجویز بھی پیش کر سکتا ہے۔

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو عمران"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم خاموش رہو۔ میں ریڈ پاور کے چیف کرنل اوشان سے بات کر رہا ہوں"...... عمران نے خشک لہجے میں کہا تو جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

’’لیکن یہ یہاں سے نکلتے ہی ہمارے خلاف کارروائی شروع کرا دے گا۔ اسے گولی مار دو اور اس کا ہیڈ کوارٹر بھی تباہ کر دو‘‘۔ جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

’’اگر اس نے ایسا کیا تو پھر اسے اس کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ اسے ہماری صلاحیتوں کا اندازہ تو ہو ہی گیا ہو گا۔ بہرحال پہلے اسے تو جواب دے لینے دو۔ کیوں کرنل اوشان۔ کیا کہتے ہو‘‘۔ عمران نے پہلے جولیا سے اور پھر کرنل اوشان سے مخاطب ہو کر کہا۔

’’مجھے تمہاری دوسری شرط منظور ہے۔ میں نے واقعی اندازہ لگا لیا ہے کہ تم لوگ بہرحال میرے اور میری ایجنسی کے بس کے نہیں ہو اس لئے تم فکر مت کرو۔ اب ریڈ پاور صرف رسمی کارروائیاں کرے گی اور تمہارے راستے کی رکاوٹ نہیں بنے گی۔ آج سے چیف سیکرٹری کو ہماری طرف سے صرف یہی رپورٹ دی جائے گی کہ تمہیں تلاش کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے لیکن تم یہاں سے نکل کر واپس جا چکے ہو‘‘...... کرنل اوشان نے بے اختیار ہوتے ہوئے کہا تو عمران کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔

’’مجھے معلوم ہے کہ تم اپنا وعدہ نبھاؤ گے لیکن اپنے ساتھیوں کو تم کیسے روکو گے‘‘...... عمران نے کہا۔

’’ان کی فکر مت کرو۔ میرے سامنے کوئی دم نہیں مار سکتا وہ سب وہی کریں گے جو انہیں کرنے کا میں حکم دوں گا۔ تم ان کے سامنے بھی آ جاؤ گے تو وہ تمہیں دیکھ کر بھی انجان بن کر تمہارے

سامنے سے نکل جائیں گے جیسے وہ تمہیں جانتے ہی نہ ہوں‘‘۔ کرنل اوشان نے کہا۔

’’ہمیں ہوٹل الخیابان سے اغوا کر کے کون لایا تھا اور تمہیں یہ کیسے پتہ چلا تھا کہ ہم وہاں موجود ہیں‘‘...... عمران نے پوچھا۔

’’ہوٹل کا منیجر ہمارا آدمی ہے۔ ہم نے مخصوص افراد کے گروپ پر اسے نظر رکھنے کا کہا تھا۔ تمہارے آنے کے بعد اس نے ریڈ پاور کے ہیڈ کوارٹر میں خود اطلاع دی تھی اور پھر میرے حکم پر اسی نے تمہیں بلیک پوائنٹ پر پہنچایا تھا‘‘...... کرنل اوشان نے کہا۔

’’تمہارا نمبر ٹو کون ہے۔ میرا مطلب ہے کہ تمہارے بعد ریڈ پاور کی کمان کون سنبھالتا ہے‘‘...... عمران نے سرسری سے انداز میں پوچھا۔

’’میرا نمبر ٹو میجر ڈیوڈ ہے‘‘...... کرنل اوشان نے جواب دیا۔

’’کیا نمبر ہے اس کا‘‘...... عمران نے پوچھا تو کرنل اوشان نے شرافت کے ساتھ اسے میجر ڈیوڈ کا نمبر بتا دیا۔ عمران نے آگے بڑھ کر اس کی جیب سے اس کا سیل فون نکالا اور پھر اس کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے لگا۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا اور پھر اٹھ کر اس نے سیل فون کرنل اوشان کے منہ کے قریب کر دیا۔

’’یس چیف۔ میجر ڈیوڈ بول رہا ہوں‘‘...... رابطہ ملتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”میجر ڈیوڈ۔ پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہوٹل الخیابان سے گرفتار کر کے ہلاک کر دیا گیا ہے لیکن چیف سیکرٹری صاحب اس کو تسلیم نہیں کر رہے ہیں جبکہ میں نے مکمل چھان بین کر لی ہے کہ یہ گروپ ہمارا مطلوبہ گروپ تھا اس لئے تم ان کی چیکنگ بند کر دو۔ البتہ صرف رسمی کارروائیاں کرتے رہنا“...... کرنل اوشان نے کہا۔

”اوکے چیف۔ جب یہ لوگ ہلاک ہو چکے ہیں تو پھر ان کی تلاش کا کیا فائدہ۔ انہیں تلاش کرنا سوائے انرجی ضائع کرنے کے اور کچھ نہیں ہو گا“...... میجر ڈیوڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن چیف سیکرٹری صاحب بہرحال ہمارے باس ہیں۔ اس لئے مجبوری ہے کہ انہیں یہی رپورٹ دی جاتی رہے کہ ہم ان لوگوں کی تلاش میں لگے ہوئے ہیں“...... کرنل اوشان نے کہا۔

”یس چیف۔ یہ ضروری ہے ورنہ چیف سیکرٹری صاحب کسی صورت میں ہماری جان نہیں چھوڑیں گے۔ رسمی رپورٹیں آپ کو ملتی رہیں گی اور آپ آگے پہنچاتے رہیں“...... میجر ڈیوڈ نے کہا۔

”اوکے۔ سب کو اطلاع پہنچا دو اور یہ بات راز میں ہی رہے کہ ہم رسمی کام کر رہے ہیں“...... کرنل اوشان نے کہا۔

”یس چیف“...... میجر ڈیوڈ نے کہا تو عمران نے سیل فون ہٹایا اور کال ڈراپ کر دی۔

”اوکے۔ اب میں تمہیں آزاد کر دیتا ہوں۔ اب یہ تمہاری ذمہ داری ہو گی کہ تم اپنا وعدہ نبھاؤ جو تمہاری زندگی کی ضمانت ہو گا“۔

عمران نے کہا۔

”اوکے۔ تم فکر نہ کرو۔ وہی ہو گا جو تم نے کہا ہے“...... کرنل اوشان نے سکون کا سانس لیتے ہوئے کہا تو عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک پوری قوت کے ساتھ کرنل اوشان کی کنپٹی پر پڑا۔ کرنل اوشان کے حلق سے چیخ نکلی۔ عمران نے دوسری ضرب لگائی تو کرنل اوشان کی چیخ درمیان میں ہی گھٹ کر رہ گئی اور اس کا سر ڈھلکتا چلا گیا۔

”اس کے راڈز کھول دو جولیا“...... عمران نے کہا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی اٹھی اور تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے سوئچ بورڈ کا ایک بٹن پریس کیا تو راڈز کا ایک سیٹ غائب ہو گیا جبکہ عمران نے کرسی کے عقب میں جا کر بٹن پریس کیا تو تمام راڈز غائب ہو گئے۔

”آؤ۔ اب نکل چلیں“...... عمران نے کہا۔

”میں تمہاری یہ کارروائی اب تک سمجھ نہیں سکی ہوں“...... جولیا نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

”ہمارا ٹارگٹ فاسٹ فائٹرز کا مین ہیڈ کوارٹر ہے۔ یہ لوگ یہاں اس قدر تعداد میں موجود ہیں کہ ہمیں کھل کر کام کرنے کا کوئی موقع نہیں دیں گے۔ کرنل اوشان اپنی جان بچانے کے لئے خاموش رہے گا اس طرح یہ مسئلہ تقریباً ختم ہو گیا ہے۔ اب ہم آزادی سے کام کر سکیں گے“...... عمران نے کہا تو جولیا ایک طویل

سانس لے کر رہ گئی۔

''تم واقعی عجیب ذہن رکھتے ہو''...... جولیا نے کہا۔

''دل بھی عجیب ہے۔ جو صرف تمہارے نام پر دھڑکتا ہے اور کسی کا نام لو تو یہ دھڑکنا ہی بھول جاتا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

''کاش کہ تمہارے سینے میں سچ مچ دل ہوتا''...... جولیا نے کہا تو اس بار عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

چیف سیکرٹری موکاش اپنے آفس میں بیٹھے ایک فائل کا مطالعہ کر رہے تھے کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو انہوں نے فائل سے سر اٹھایا اور ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

''چیف سیکرٹری موکاش بول رہا ہوں''...... انہوں نے پروقار لہجے میں کہا۔

''چیف مارشل صاحب آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں''۔ دوسری طرف سے چیف مارشل کے سیکرٹری نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ کراؤ بات''...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

''ہیلو''...... چند لمحوں کے بعد عرابلس کے چیف مارشل جو اس ملک کے صدر بھی تھے کی آواز سنائی دی۔

''یس سر۔ چیف سیکرٹری موکاش بول رہا ہوں''...... چیف سیکرٹری نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”یہ میں کیا سن رہا ہوں مسٹر موکاش۔ پاکیشیائی ایجنٹ عرابلس پہنچے ہوئے ہیں اور وہ ہماری عسکری تنظیم فاسٹ فائٹرز کے خلاف کام کرتے پھر رہے ہیں“...... دوسری طرف سے چیف مارشل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”یس سر۔ میں آپ کو اطلاع دینا چاہتا تھا لیکن آپ غیر ملکی وفد کے ہمراہ مصروف تھے اس لئے میں آپ کو اطلاع نہیں دے سکا تھا جس کے لئے میں معذرت خواہ ہوں“...... چیف سیکرٹری نے ندامت بھرے لہجے میں کہا۔

”یہ بات آپ مجھے ملٹری سرکل ہاؤس پہنچ کر علیحدگی میں بھی تو بتا سکتے تھے۔ ان پاکیشیائی ایجنٹوں نے فاسٹ فائٹرز کا اہم ہیڈ کوارٹر بھی تباہ کر دیا ہے اور ہمارے اعتماد کے آدمیوں کو بھی ہلاک کر دیا ہے اور آپ اپنے آفس میں مطمئن بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ نے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے خلاف کوئی کارروائی کیوں نہیں کی اور ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو یہ حق کس نے دے دیا کہ وہ ہمارے اندرونی معاملات میں اس طرح سے مداخلت کر سکیں۔ اس سلسلے میں آپ نے پاکیشیا سے اعلیٰ اور سرکاری سطح پر بات کیوں نہیں کی اب تک“...... چیف مارشل نے اسی طرح سے غصیلے لہجے میں کہا۔

”میں نے پاکیشیائی سفارت خانے کے فرسٹ سیکرٹری کو سرکاری طور پر اپنے آفس طلب کیا تھا جناب اور ان سے باقاعدہ اس سلسلے میں احتجاج بھی کیا تھا لیکن انہوں نے اعلیٰ حکام سے بات کر کے

اس بات کو سرے سے ماننے سے انکار کر دیا ہے کہ پاکیشیا سے سرکاری طور پر ایجنٹوں کا کوئی گروپ عرابلس بھیجا گیا ہے۔ رہی بات ان ایجنٹوں کے خلاف کارروائی کرنے کی تو اس کے لئے میں عرض کر دوں کہ میں نے ان ایجنٹوں کی تلاش کے لئے کئی ایجنسیوں کو متحرک کر رکھا ہے۔ جن میں ہماری سب سے بڑی ایجنسی ریڈ پاور سب سے زیادہ متحرک ہے۔ میری ابھی کچھ دیر پہلے ریڈ پاور کے چیف کرنل اوشان سے بات ہوئی ہے۔ انہوں نے تیزی سے کارروائی کرتے ہوئے ہوٹل الخیابان سے ایک مشکوک گروپ کو پکڑا ہے۔ کرنل اوشان کے کہنے کے مطابق یہ گروپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہی گروپ ہو سکتا ہے۔ میرے حکم پر کرنل اوشان نے ان سب کو ہلاک کرا دیا ہے۔ وہ سب چونکہ ایکریمین میک اپ میں تھے اس لئے کرنل اوشان اس کوشش میں لگا ہوا ہے کہ ان کی لاشوں کے میک اپ صاف کئے جائیں تاکہ اس بات کا حتمی ثبوت مل جائے کہ ہلاک ہونے والے افراد پاکیشیائی ایجنٹ ہی ہیں۔ کرنل اوشان جدید ترین میک اپ واشر استعمال کر رہا ہے لیکن ابھی تک وہ ان افراد کی لاشوں کے میک اپ صاف نہیں کر سکا ہے۔ ان کے چہروں پر البتہ اسے ایسے نشان ضرور مل گئے ہیں جن سے یہ بات حتمی طور پر کہی جا سکتی ہے کہ وہ جدید میک اپ میں ہیں۔ چونکہ ان کے میک اپ صاف نہیں ہو رہے ہیں اس سے کرنل اوشان اور خاص طور پر مجھے بھی اس بات پر سو فیصد یقین

ہے کہ وہ ہمارا مطلوبہ گروپ ہی ہے اور اب وہ سب ہلاک ہو چکے ہیں"۔ چیف سیکرٹری نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"جن لوگوں کو ہلاک کیا گیا ہے اگر وہ پاکیشیائی ایجنٹ ہیں تو پھر ٹھیک ہے لیکن آپ اس بات سے مطمئن ہو کر نہ بیٹھ جائیں کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کا گروپ ہلاک ہو چکا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اصل گروپ کہیں اور موجود ہو۔ مجھے فاسٹ فائٹرز کے ہیڈ کوارٹر سے زیادہ اس لیبارٹری کی فکر ہے جو فاسٹ فائٹرز کے ہیڈ کوارٹر کے نیچے کام کر رہی ہے۔ آپ جانتے ہی ہیں کہ وہ ایکریمین لیبارٹری ہے جہاں ایکریمین سائنس دانوں کے ساتھ ساتھ عرابلس کے بھی ذہین اور نامور سائنس دان کام کر رہے ہیں۔ اگر پاکیشیائی ایجنٹ مین ہیڈ کوارٹر تک پہنچ گئے تو پھر وہ ایکریمین لیبارٹری کو بھی تباہ کر دیں گے اور اگر وہ لیبارٹری تباہ ہو گئی تو پھر ہم ایکریمیا کو کیا جواب دیں گے۔ اس وقت ہم ایکریمیا کے رحم و کرم پر ہیں۔ اگر ان کی لیبارٹری تباہ ہو گئی تو وہ ہماری حکومت گرانے میں ایک منٹ بھی نہ لگائیں گے۔ وہ ہم پر معاشی اور اقتصادی پابندیاں لگا دیں گے اور ہم جو ایکریمیا کے بل بوتے پر یہاں حکومت کر رہے ہیں یہ سب ختم ہو جائے گا"...... چیف مارشل نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

"ایسا کچھ نہیں ہو گا جناب۔ آپ بے فکر رہیں۔ اول تو یہ سچ ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ اپنے انجام کو پہنچ چکے ہیں لیکن اگر وہ زندہ ہیں یا ان کا کوئی اور گروپ بھی یہاں موجود ہے تو وہ بھی کسی بھی

صورت میں فاسٹ فائٹرز کے ہیڈ کوارٹر تک نہ پہنچ سکیں گے۔ آپ کی تسلی کے لئے میں لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر میکارلے کو فون کر کے لیبارٹری کو مکمل طور پر سیلڈ کرا دیتا ہوں اور فاسٹ فائٹرز کے ہیڈ کوارٹر کے انچارج کرنل بلیک کو بھی حکم دے دیتا ہوں کہ وہ ریڈ الرٹ جاری کر دے اور ہیڈ کوارٹر کے قریب اگر کوئی چڑیا بھی آنے کی کوشش کرے تو وہ اسے بھی زندہ نہ چھوڑے"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"ہاں۔ یہ مناسب رہے گا۔ اگر پاکیشیائی ایجنٹ فاسٹ فائٹرز کے مین ہیڈ کوارٹر تک پہنچ بھی گئے اور بالفرض محال انہوں نے ہیڈ کوارٹر کو تباہ بھی کر دیا تو لیبارٹری سیلڈ ہونے کی وجہ سے اس تباہی کی زد میں نہ آئے گی اور اس میں موجود تمام سائنس دان بھی محفوظ رہیں گے۔ آپ میری طرف سے لیبارٹری سیلڈ کرنے کے احکامات جاری کریں۔ ابھی اور اسی وقت"...... چیف مارشل نے کہا۔

"یس سر۔ میں ابھی احکامات جاری کر دیتا ہوں"...... چیف سیکرٹری نے کہا اور چیف مارشل نے او کے کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔ چیف سیکرٹری نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ پھر کچھ سوچ کر انہوں نے دوبارہ رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے لگا۔

"یس ڈاکٹر ہیرس بول رہا ہوں"...... رابطہ ملتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"چیف سیکرٹری موکاش بول رہا ہوں"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"اوہ۔ یس سر۔ حکم سر"...... ڈاکٹر ہیرس نے کہا۔

"ڈاکٹر میکارلے سے بات کرائیں"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں سر"...... ڈاکٹر ہیرس نے کہا۔

"یس۔ ڈاکٹر میکارلے بول رہا ہوں"...... چند لمحوں کے بعد ایک اور آواز سنائی دی۔

"چیف سیکرٹری موکاش بول رہا ہوں"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"جی فرمائیں"...... ڈاکٹر میکارلے نے کہا۔

"ڈاکٹر میکارلے۔ میزائل کی کیا پوزیشن ہے۔ کام درست طریقے سے شروع ہوا ہے یا نہیں"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"جی ہاں۔ کام شروع ہو چکا ہے۔ میزائلوں میں جو تکنیکی فالٹ تھا وہ ہم نے دور کر لیا ہے اور اب بہت جلد ہم ایکریمیا سے مشینری منگوا کر اس کی پروڈکشن شروع کر سکتے ہیں"...... ڈاکٹر میکارلے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ شو۔ مشینری آنے کے بعد کتنے عرصے میں میزائلوں کی پروڈکشن شروع ہو سکتی ہے"...... چیف سیکرٹری نے پوچھا۔

"بس مشینری فکسڈ کرنے کی دیر ہے۔ زیادہ سے زیادہ ایک ہفتے میں ہم پروڈکشن شروع کر سکتے ہیں"۔ ڈاکٹر میکارلے نے کہا۔

"تو کیا آپ نے ایکریمیا میں مشینری کا آرڈر دے دیا ہے"۔ چیف سیکرٹری نے کہا۔

"جی ہاں۔ میری متعلقہ حکام سے بات ہوئی تھی۔ ایک ہفتے کے اندر ایکریمیا سے مشینیں یہاں پہنچ جائیں گی جن کی فکسنگ کا کام شروع کر دیا جائے گا اور پھر ہمارا کام شروع ہو جائے گا"۔ ڈاکٹر میکارلے نے کہا۔

"اوکے۔ اس کے علاوہ مجھے آپ کو ایک ضروری بات بتانی ہے۔ پاکیشیائی ایجنٹوں کو اس ایکریمین لیبارٹری کے بارے میں علم ہو چکا ہے اور وہ اس لیبارٹری کی تباہی کے لئے عرابلس پہنچ چکے ہیں۔ ہم نے ہر طرف سیکورٹی کے فول پروف انتظامات کر دیئے ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ جناب صدر صاحب چاہتے ہیں کہ آپ بھی لیبارٹری کی حفاظت کے فول پروف انتظامات کر لیں۔ لیبارٹری میں ریڈ الرٹ جاری کر دیں اور لیبارٹری کو مکمل طور پر کیموفلاج کر کے اسے سیلڈ کر دیں۔ وہ انتہائی خطرناک ترین ایجنٹ ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ انہیں کوئی ویک پوائنٹ مل جائے اور وہ لیبارٹری کو تباہ کر دیں"...... چیف سیکرٹری نے جان بوجھ کر ڈاکٹر میکارلے سے ایسے انداز میں بات کرتے ہوئے کہا جیسے پاکیشیائی ایجنٹ ایکریمین لیبارٹری تباہ کرنے کے لئے ہی آئے ہوں۔

"اوہ۔ انہیں کیسے علم ہو گیا کہ ایکریمین لیبارٹری یہاں عرابلس میں کام کر رہی ہے۔ اس لیبارٹری کے بارے میں ہمارے اور آپ

کے چند خصوصی افراد کے سوا کسی کو کچھ علم ہی نہ تھا''...... ڈاکٹر میکارلے نے چونکتے ہوئے کہا۔

''وہ انتہائی تیز اور ذہین ترین ایجنٹ ہیں ڈاکٹر میکارلے۔ انہیں کہیں نہ کہیں سے تو پتہ چلا ہی ہے اسی لئے تو وہ یہاں پہنچے ہیں''...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

''یہ تو بہت تشویش ناک صورتحال ہے۔ بہرحال اچھا کیا جو آپ نے مجھے بتا دیا ہے۔ میں ابھی ریڈ الرٹ جاری کر دیتا ہوں اور لیبارٹری مکمل طور پر سیلڈ کر دیتا ہوں''۔ ڈاکٹر میکارلے نے کہا۔

''صرف لیبارٹری ہی نہیں آپ کو لیبارٹری کے اوپر موجود فاسٹ فائٹرز کے ہیڈ کوارٹر کی حفاظت کے بھی انتظامات کرنے ہیں۔ اس ہیڈ کوارٹر کے اموری اور انتظامی انچارج کرنل بلیک ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ آپ بھی اس ہیڈ کوارٹر کی حفاظت کے اتنے ہی ذمہ دار ہیں جتنا کہ کرنل بلیک''۔ چیف سیکرٹری نے کہا۔

''جی ہاں۔ میں جانتا ہوں۔ آپ بے فکر رہیں۔ لیبارٹری کی حفاظت کے ساتھ ساتھ میں ہیڈ کوارٹر کی حفاظت کا بھی فول پروف بندوبست کر دوں گا۔ یہاں ہمارے پاس سیکورٹی کے لئے کوئی انسان تو نہیں ہے لیکن یہاں کی جدید ترین مشینیں اور سائنسی آلات انسانوں سے بڑھ کر سیکورٹی مہیا کرتے ہیں''...... ڈاکٹر میکارلے نے کہا تو چیف سیکرٹری نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ ان کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت میگاؤ کی دی ہوئی رہائش گاہ میں موجود تھا۔ اس نے میگاؤ کے آفس میں فون کر کے اس سے بات کرنے کی کوشش کی تھی لیکن اسے بتایا گیا تھا کہ میگاؤ کسی ذاتی کام کے سلسلے میں شہر سے باہر گیا ہوا ہے۔ چونکہ یہ رہائش گاہ میگاؤ پہلے ہی عمران کو دے چکا تھا اور یہاں ان کی سہولت کی ہر چیز موجود تھی اس لئے اس سلسلے میں عمران کو دوبارہ میگاؤ سے بات کرنے کی ضرورت نہ پڑی تھی۔

اس رہائش گاہ میں آنے کے بعد اس نے ایک بار پھر عتبہ سے اس کے خصوصی ٹرانسمیٹر پر جو وہ ہوٹل سے لے آیا تھا بات کی تھی۔ عتبہ نے عمران کو فاسٹ فائٹرز کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں ایک نئی بات بتائی تھی۔ اس نے ایک ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی کے بارے میں عمران کو بتایا تھا کہ اس کے ریڈیو سیکشن نے ایک کال چیک کی تھی جس میں فاسٹ فائٹرز کا چیف کرنل بلیک اپنے رینک کے کسی

کرنل سے بات کر رہا تھا۔ عتبہ نے ریڈیو سیکشن میں جو سرچنگ مشین لگا رکھی تھی۔ اس مشین کے ذریعے اس نے کال ٹریس کرنے کی کوشش کی تھی لیکن مشین اسے پوری طرح ٹریس کرنے میں ناکام رہی تھی۔ اس مشین کے مطابق کال دارالحکومت کے کسی پرل پیلس سے کی گئی تھی۔ کیونکہ کرنل بلیک بار بار پرل پیلس کا نام لے رہا تھا۔

عمران نے عتبہ سے پرل پیلس سے کی جانے والی ٹرانسمیٹر کال کی ساری ڈیٹیل حاصل کر لی تھی۔ عمران کے پاس ایک نقشہ تھا اور وہ عتبہ سے بات کرنے کے بعد کافی دیر سے اس نقشے پر جھکا ہوا تھا۔

”پچھلے پانچ گھنٹوں سے تم اس نقشے پر جھکے ہوئے ہو۔ آخر تم اس نقشے میں ڈھونڈ کیا رہے ہو“...... ساتھ کرسی پر بیٹھی ہوئی جولیا نے سخت لہجے میں کہا۔

”پانچ گھنٹوں سے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ وہ دیکھو سامنے دیوار پر لگے ہوئے وال کلاک کے مطابق تو ہمیں یہاں آئے ہوئے چار گھنٹے بھی نہیں ہوئے ہیں“...... عمران نے سیدھا ہو کر منہ بناتے ہوئے کہا۔

”تم چار گھنٹوں کی بات کر رہے ہو۔ مجھے تو یہ وقت صدیوں پر محیط لگ رہا ہے۔ تم احمقوں کی طرح نقشہ دیکھ رہے ہو اور میں احمقوں کی طرح تمہیں دیکھ رہی ہوں“...... جولیا نے منہ بناتے

ہوئے کہا۔

”تو تمہیں کس احمق نے کہا تھا کہ یہاں رہو۔ باقی سب ممبران اپنے اپنے کمروں میں ریسٹ کر رہے ہیں تم بھی اپنے کمرے میں جا کر ریسٹ کرو“...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

”بس میرا دل نہیں کر رہا تھا اپنے کمرے میں جانے کو۔ میں تم سے باتیں کرنا چاہتی تھی لیکن تم......“ جولیا نے کہا۔

”کیا باتیں کرنا چاہتی تھی“...... عمران نے پوچھا۔

”یہی کہ آخر ہمارا یہ مشن کب مکمل ہو گا“...... جولیا نے کہا۔

اس سے پہلے کہ عمران اس کی بات کا کوئی جواب دیتا اسی لمحے عمران کی جیب میں موجود عتبہ کے دیئے ہوئے خصوصی ٹرانسمیٹر کی سیٹی بج اٹھی تو عمران چونک پڑا۔ اس نے فوراً جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے آن کرنا شروع ہو گیا۔

”ہیلو ہیلو۔ عتبہ کالنگ۔ ہیلو۔ اوور“...... دوسری طرف سے عتبہ کی آواز سنائی دی۔

”یس۔ علی عمران اٹنڈنگ یو۔ اوور“...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

”عمران صاحب آپ کے لئے ایک خوشخبری ہے۔ اوور“۔ دوسری طرف سے عتبہ کی پرجوش آواز سنائی دی۔

”کیسی خوشخبری۔ کیا فاسٹ فائٹرز کا ہیڈ کوارٹر ٹریس ہو گیا ہے۔ اوور“...... عمران نے چونک کر کہا۔

”یہ تو میں نہیں کہہ سکتا کہ وہاں فاسٹ فائٹرز کا ہیڈ کوارٹر ہے لیکن یہ ضرور پتہ چل گیا ہے کہ پرل پیلس کہاں ہے جہاں سے کرنل بلیک ٹرانسمیٹر کال کر رہا تھا۔ اوور“...... عتبہ نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

”اچھا۔ ویل ڈن۔ میں تو بقول ہونے والی جورو کے پچھلے پانچ گھنٹوں سے نقشے پر جھکا ہوا ہوں لیکن مجھے تو یہ عمارت کہیں نظر نہیں آئی“...... عمران نے جولیا کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

”اس عمارت پر پرل پیلس کا بورڈ حال ہی میں لگایا گیا ہے کیونکہ بورڈ کی حالت ایسی ہے جیسے اسے حال ہی میں لگایا گیا ہو جبکہ نقشہ سال بعد بدلتا ہے۔ اوور“...... عتبہ نے جواب دیا۔

”اوہ۔ واقعی ایسا ہو سکتا ہے۔ بہرحال کہاں ہے پرل پیلس۔ اوور“...... عمران نے کہا۔

”یہ دارالحکومت کے وسطی علاقے میں ہے اور پتہ ہے نیو ٹاؤن، کوئین روڈ۔ اوور“...... عتبہ نے جواب دیا۔

”اوکے۔ بورڈ پر کیا لکھا ہوا ہے۔ اوور“...... عمران نے پوچھا۔

”بورڈ پر ڈبل پی یعنی پرل پیلس لکھا ہوا ہے اور نیچے ہرٹ اینڈ برٹ لکھا ہوا ہے۔ اوور“...... عتبہ نے جواب دیا۔

”کتنی بڑی بلڈنگ ہے اور نمبر کیا ہے۔ اوور“...... عمران نے پوچھا۔

”کافی بڑی بلڈنگ ہے اور یہ رہائشی بلڈنگ ہے۔ اس کا نمبر ڈبل ٹو ون ہے۔ کافی پرانی بلڈنگ ہے۔ اوور“...... عتبہ نے جواب دیا۔

”اوکے۔ شکریہ“...... عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا اس نے ٹرانسمیٹر ایک طرف رکھا اور پھر اس نے سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

”انکوائری پلیز“...... رابطہ ملتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”مس۔ میں الغاریہ میں اجنبی ہوں۔ مجھے ایک بلڈنگ کا پتہ اور فون نمبر دیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ میں فون کر کے وہاں آ جاؤں۔ مجھ سے فون نمبر گم ہو گیا ہے۔ پرل پیلس نام کی اس عمارت کا نمبر ڈبل ٹو ون ہے اور پتہ ہے نیو ٹاؤن، کوئین روڈ۔ بلڈنگ پر پی پی کا بورڈ لگا ہوا ہے جس کے نیچے ہرٹ اینڈ برٹ لکھا ہوا ہے۔ کیا آپ مجھے اس کا فون نمبر بتا سکتی ہیں“...... عمران نے کہا۔

”ہولڈ کریں“...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں کے لئے خاموشی طاری ہو گئی۔

”کیا آپ لائن پر ہیں جناب“...... چند لمحوں بعد وہی آواز سنائی دی۔

”یس“...... عمران نے کہا تو اسے ایک نمبر نوٹ کرا دیا گیا۔

"شکریہ"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا دیا۔ ٹون کلیئر ہونے
پر وہ آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے ہی لگا تھا کہ اسی
لمحے جولیا نے کریڈل پر ہاتھ رکھ کر اسے کال کرنے سے روک دیا۔

"کیا ہوا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پہلے رسیور رکھو"...... جولیا نے سنجیدگی سے کہا۔

"لیکن......" عمران نے کہا۔

"کہہ رہی ہوں نا کہ پہلے رسیور رکھو اور میری بات سنو"۔ جولیا
نے قدرے سخت لہجے میں کہا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے
ہوئے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ وہ حیران ہو رہا تھا کیونکہ اس سے
پہلے جولیا نے کبھی ایسا رویہ اختیار نہ کیا تھا۔

"ہاں اب بولو"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"ہم نے کرنل بلیک کو ٹریس کر کے اس سے فاسٹ فائیٹرز کے
ہیڈ کوارٹر کے بارے معلوم کرنا ہے"...... جولیا نے بڑے سنجیدہ لہجے
میں کہا۔

"ہاں"...... عمران نے کہا۔

"تو تم خواہ مخواہ اس فون انکوائری کے چکروں میں کیوں پڑے
ہوئے ہو"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو پھر مجھے اور کیا کرنا چاہئے مسماۃ جولیانا فٹز واٹر صاحبہ۔ آپ
ہی بتا دیں"...... عمران نے قدرے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"کسی پرل پیلس کو تلاش کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تمہیں

کرنل بلیک نے سارگ سمجھ کر خود کال کیا تھا اور مجھے معلوم ہے کہ تم
نے کرنل بلیک کی اس کال فریکوئنسی کو ٹرانسمیٹر پر فکسڈ کر لیا تھا۔ پھر
تم نے عتبہ کے اڈے پر اس فریکوئنسی کو چیک کرنے کی کوشش کی
تھی اور فریکوئنسی نوٹ بھی کی تھی اور بقول تمہارے اس فریکوئنسی کا
تعلق ایکریمیا کے کسی خصوصی سیارے سے ہے"...... جولیا نے
مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"جو کچھ تم کہہ رہی ہو اس بارے میں مجھے معلوم ہے۔ تم اصل
میں کیا کہنا چاہتی ہو یہ بتاؤ"...... عمران نے اس بار قدرے
جھلاہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"جھلاہٹ نہ دکھاؤ۔ میں بے حد اہم بات کرنا چاہتی ہوں"۔
جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

"یہی تو تم سے کہہ رہا ہوں کہ جو کہنا ہے کھل کر کہو۔ خواہ مخواہ
کی تمہید نہ باندھو"...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"تم ٹرومین سے بات کرو۔ وہ بے حد تیز آدمی ہے۔ وہ یقیناً
اس سیارے کے بارے میں جانتا ہو گا یا اس کے بارے میں پتہ
کرا سکتا ہو گا۔ اس سے اس فریکوئنسی کے بارے میں معلوم کرو پھر
اس فریکوئنسی کے ذریعے تم اس نقشے کی مدد سے یہ معلوم کرنے میں
کامیاب ہو جاؤ گے کہ تمہیں کال کہاں سے کیا گیا تھا ورنہ تم نے
کبھی کسی عمارت پر ریڈ کرنا ہے اور کبھی کسی پر۔ اس طرح ہم ان
تک پہنچنے میں کامیاب ہوں یا نہ ہو وہ ضرور چوکنے ہو جائیں گے

اور اس انکوائری کے چکر میں انہیں ہمارا پتہ چل جائے گا اور وہ الٹا آسانی سے ہمیں گھیر لیں گے''...... جولیا نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

''اوہ اوہ۔ تم واقعی بڑی دور کی کوڑی لائی ہو۔ گڈ شو۔ ریئلی گڈ شو۔ اوکے۔ میں معلوم کرتا ہوں''...... عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

''انکوائری پلیز''...... رابطہ ملتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''ایکریمیا اور اس کے دارالحکومت کا رابطہ نمبر دیں''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے اسے دو نمبر بتا دیئے گئے۔

''شکریہ''...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر رابطہ ختم کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

''ورلڈ وائیڈ ٹریڈ سنٹر''...... رابطہ ملتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ ٹرو مین سے بات کرائیں''...... عمران نے کہا۔

''ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو۔ ٹرو مین بول رہا ہوں''...... کچھ دیر بعد ٹرو مین کی آواز سنائی دی۔

''عمران بول رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں۔ مجھے بتا دیا گیا ہے''...... ٹرو مین نے جواب دیا۔

''اوکے۔ اب غور سے میری بات سنو''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے اسے اب تک کی جانے والی کارروائیوں کے بارے میں تفصیل بتانی شروع کر دی۔

''جی ہاں۔ مجھے اطلاع مل چکی ہے کہ عرابلس میں فاسٹ فائٹرز کا ایک ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا گیا ہے اور اس کا چیف انگالا بھی اپنے انجام کو پہنچ چکا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ مجھے یہ بھی پتہ چلا ہے کہ جو ہیڈ کوارٹر تباہ کیا گیا ہے وہ فاسٹ فائٹرز کا سیکنڈ ہیڈ کوارٹر تھا۔ مین ہیڈ کوارٹر ابھی بھی فنکشنل ہے جس کا سربراہ کرنل بلیک ہے''...... ٹرو مین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہیڈ کوارٹر تباہ ہونے کے بعد فاسٹ فائٹرز کے مین ہیڈ کوارٹر کے انچارج کرنل بلیک نے مجھے سارگ سمجھ کر ٹرانسمیٹر کال کی تھی۔ جس ٹرانسمیٹر سے کال کی گئی تھی اس سے میں نے اس کال کی فریکوئنسی نوٹ کر لی تھی۔ اس کال کا ماخذ ایک ایکریمی خصوصی سیارہ ہے۔ اگر تم اس خفیہ ایکریمین مواصلاتی سیارے کے خصوصی تکنیکی معلومات حاصل کر لو تو ہمیں پتہ چل سکتا ہے کہ کرنل بلیک نے کہاں سے کال کی تھی اور پھر ہم اس مقام کو ٹارگٹ بنا کر فاسٹ فائٹرز کے مین ہیڈ کوارٹر تک پہنچ سکتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''آپ کے لئے یہ کام کیا جا سکتا ہے عمران صاحب۔ خلائی سیاروں کو کنٹرول کرنے والے خصوصی مرکز میں میرے آدمی کام کر رہے ہیں۔ آپ بتائیں آپ کیا چاہتے ہیں''...... ٹرو مین نے کہا۔

''میں تمہیں وہ فریکوئنسی بتا دیتا ہوں جس سے کرنل بلیک نے مجھ سے بات کی تھی۔ یہ فریکوئنسی جب تم مواصلاتی سیارے کے مرکز میں کام کرنے والے اپنے آدمی کو بتاؤ گے تو انہیں فوراً پتہ چل جائے گا کہ یہ کس سیارے سے لنکڈ ہے۔ اس سیارے کی تکنیکی معلومات معلوم کرنی ہیں جن کی مدد سے وہ مقام تلاش کیا جا سکے جہاں سے کال کی گئی تھی''...... عمران نے کہا۔

''اوکے۔ فریکوئنسی بتائیں''...... ٹرو مین نے کہا تو عمران نے اسے فریکوئنسی نوٹ کرا دی۔

''اوکے۔ اب آپ سے رابطہ کیسے ہو گا''...... ٹرو مین نے کہا۔

''میں تم سے دو گھنٹوں بعد خود رابطہ کر لوں گا''...... عمران نے کہا۔

''اوکے۔ میں کوشش کرتا ہوں کہ جلد سے جلد آپ کا کام کر سکوں''...... ٹرو مین نے کہا اور ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

''ویل ڈن جولیا۔ رئیلی ویل ڈن۔ تم نے واقعی درست سمت میں رہنمائی کی ہے ورنہ میں خواہ مخواہ انکوائری کے چکروں میں پڑ کر وقت ہی ضائع کر رہا تھا''...... عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو جولیا بھی مسکرا دی۔

''کہتے ہیں نا کہ ہر کامیاب آدمی کے پیچھے ایک عورت کا ہاتھ ہوتا ہے۔ تمہارے ساتھ بھی ایسا ہی ہے''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''ہاں۔ میرے پیچھے واقعی میری اماں بی کا ہاتھ ہے''...... عمران نے کہا۔

''ماں تو ہر اولاد کے پیچھے ہوتی ہے لیکن ایک اور عورت بھی ہوتی ہے جس کا اس مثال میں اشارہ کیا گیا ہے''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ارے۔ تمہارا اشارہ بیوی کی طرف تو نہیں''...... عمران نے جان بوجھ کر چونکتے ہوئے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور عمران بے اختیار اپنے سر پر ہاتھ پھیر کر رہ گیا۔

''وہ کامیابی صرف کچن میں کھانا بنانے اور برتن دھونے کے ساتھ ساتھ بچوں کی دیکھ بھال اور ان کی اچھی پرورش تک ہی محدود ہوتی ہے''...... عمران نے کہا۔

''تم غلط بیانی کر رہے ہو عمران۔ بیوی اپنے شوہر کی اچھی دوست، ہمدرد اور رہنما بھی تو ہوتی ہے۔ وہ اس میں حوصلہ اور عزم پیدا کرتی ہے اور اس کی کامیابی کے لئے دعا گو رہتی ہے''...... جولیا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''پھر تو مردوں کو ایک ایک نہیں بلکہ سات سات شادیاں کر لینی چاہئیں تاکہ ان کے پیچھے ایک نہیں سات سات عورتوں کا ہاتھ ہو۔ ایسی صورت میں تو کوئی مرد کسی کام میں ناکام ہو ہی نہیں سکتا''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''تم پہلے ایک تو کر لو باقی کی بعد میں سوچ لینا''...... جولیا نے

کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ جولیا نے طویل سانس لیا اور پھر وہ اٹھ کر کمرے کے دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ عمران نے اسے روکنے کی کوشش نہ کی۔ وہ جانتا تھا کہ اس وقت جولیا پر جذباتی کیفیت طاری ہے۔ اگر وہ اس کے ساتھ مزید بحث کرتا تو جولیا کے جذبات بھڑک سکتے تھے اور وہ پھر دلبرداشتہ ہو جاتی اور عمران، جولیا کو غصہ نہ دلانا چاہتا تھا۔ جولیا نے دروازہ کھولا اور پھر خاموشی سے باہر نکل گئی۔ پھر تقریباً دو گھنٹوں کے بعد عمران نے دوبارہ ایکریمیا میں ورلڈ وائیڈ ٹریڈ سنٹر سے رابطہ کر لیا۔

"آپ اپنا نمبر بتائیں عمران صاحب۔ ابھی آپ کے نمبر پر جیمز نامی ایک آدمی کال کرے گا وہ کنٹرول سنٹر کا آپریشنل انچارج ہے۔ وہ آپ کو آپ کی مطلوبہ معلومات مہیا کر دے گا۔ آپ اس سے کھل کر بات کر سکتے ہیں۔ وہ میرا خاص آدمی ہے"...... ٹرومین نے کہا تو عمران نے اسے اپنا فون نمبر بتا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ وہ ابھی کچھ ہی دیر میں آپ سے رابطہ کرے گا"...... ٹرومین نے کہا۔

"مجھے اسے اپنا کیا نام بتانا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"وہ آپ کو آپ کے نام سے ہی جانتا ہے"...... ٹرومین نے کہا تو عمران نے اوکے کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔ عمران نے رسیور رکھا ہی تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور جولیا اندر داخل ہوئی۔ اس کے ہاتھوں میں ایک ٹرے تھی جس پر کافی کے دو کپ رکھے ہوئے

تھے۔

"گڈ شو۔ اسے کہتے ہیں سگھڑ پن اور سلیقہ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سوری میں آرام کرنے چلی گئی تھی۔ اب سوچا کہ تم جاگ رہے ہو گے اور تمہیں کافی کی ضرورت ہو گی تو لے آئی اور رہی بات سگھڑ پن کی تو یہ سگھڑ پن اور سلیقہ میں نے سلیمان سے سیکھا ہے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی ٹرے درمیانی میز پر رکھ دی۔

"ارے پھر تو سلیمان بے چارے کا مستقبل مجھے تاریک ہوتا دکھائی دے رہا ہے"...... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"ٹرومین بول رہا ہوں"...... ٹرومین کی آواز سنائی دی۔

"ارے تم۔ تم نے تو کہا تھا کہ جیمز بات کرے گا"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ میں اپنے نمبر سے اس کی کال آپ کو لنکڈ کر رہا ہوں۔ آپ بات کر لیں"...... ٹرومین نے کہا اور ساتھ ہی ہلکی سی کلک کی آواز سنائی دی۔

"جیمز بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"آپ ایک نوٹ پیڈ اور قلم سنبھال لیں۔ میں آپ کو تمام معلومات نوٹ کرا دیتا ہوں"...... جیمز نے کہا تو عمران نے میز کی سائیڈ پر رکھا ہوا ایک نوٹ پیڈ اور قلم اٹھا لیا۔

"بتائیں"...... عمران نے کہا تو جیمز اسے معلومات نوٹ کرانا شروع ہو گیا۔ عمران اس کی بتائی ہوئی معلومات تیزی سے لکھ رہا تھا۔ اس نے جیمز سے چند ایک تکنیکی سوال بھی کئے جس کے اس نے جواب دے دیئے۔

"شکریہ۔ کیا تم بتا سکتے ہو کہ بتائی گئی فریکوئنسی والا ٹرانسمیٹر اب کہاں موجود ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"صرف اتنا بتا سکتا ہوں کہ ٹرانسمیٹر عرابلس میں ہی موجود ہے۔ آف ہونے کی وجہ سے فی الحال یہ نہیں بتایا جا سکتا ہے کہ کہاں موجود ہے۔ اگر آن ہوتا اور اس سے کم از کم دو منٹ تک مسلسل بات کی جاتی رہے تو اسے ٹریک کیا جا سکتا ہے ورنہ نہیں"...... جیمز نے کہا۔

"اوکے۔ بے حد شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے نوٹ پیڈ سے تحریر شدہ کاغذ الگ کیا اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔ پھر اس نے نوٹ پیڈ اور فون اٹھا کر سائیڈ پر رکھا اور رول کیا ہوا نقشہ میز پر پھیلا لیا۔ قلم اس کے ہاتھ میں تھا۔ اس نے تحریر شدہ کاغذ نقشے پر رکھا اور اس پر تحریر شدہ پوائنٹس کے مطابق نقشے پر قلم

سے نشانات لگانے لگا۔

"کافی بھی ساتھ ساتھ پیتے جاؤ۔ ورنہ ٹھنڈی ہو جائے گی"۔ جولیا نے کافی کا کپ اٹھا کر اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو عمران نے اس سے کپ لیا اور کافی کے سپ لیتا ہوا نقشہ دیکھنے لگا۔ کافی ختم کر کے اس نے خالی کپ جولیا کو دیا اور ایک بار پھر پنسل سے نقشے پر نشانات لگانا شروع ہو گیا۔

"ریڈ سٹائن بلڈنگ، کراس ایریا نمبر ٹو زیرو ٹو"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا تو جولیا چونک کر نقشہ دیکھنے لگی۔

"ارے۔ یہ تو پرل پیلس سے قطعی متضاد سائیڈ ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی تو اصل ڈاج ہے۔ پرل پیلس میں صرف ڈاجنگ ڈیوائس نصب کی گئی ہے۔ اس ٹرانسمیٹر سے کی جانے والی کال اس بلڈنگ کی ڈاجنگ ڈیوائس سے نکل کر تھرو ہوتی ہے تاکہ اصل مقام کا پتہ نہ چلایا جا سکے کہ کہاں سے کال کی جا رہی ہے۔ تم نے ٹھیک کہا تھا اگر میں اپنے طریقے سے کام کرتا تو اس پرل پیلس میں ہی جا کر ٹکریں مارتا رہ جاتا اور اصل مقام تک نہ پہنچ پاتا"...... عمران نے کہا۔

"تو کیا تمہیں یقین ہے کہ تم نے اب جو مقام ٹریس کیا ہے کرنل بلیک وہاں موجود ہو سکتا ہے اور یہی عمارت فاسٹ فائٹرز کا مین ہیڈ کوارٹر ہو گا"...... جولیا نے کہا۔

”نہیں۔ مجھے جو تکنیکی معلومات دی گئی ہیں ان کے مطابق اس عمارت سے کال ضرور کی گئی تھی اور اس عمارت سے کرنل بلیک کا کوئی نہ کوئی تعلق بہرحال ہے لیکن جس ٹرانسمیٹر سے کال کی گئی تھی وہ مستقل طور پر اس بلڈنگ سے استعمال نہیں ہوا۔ اس ٹرانسمیٹر سے مختلف مقامات سے کالیں کی گئی ہیں۔ بہرحال اس عمارت کو ایک بار چیک ضرور کرنا پڑے گا ہوسکتا ہے کہ وہاں سے ہمیں کوئی ایسا کلیو مل جائے جس کی مدد سے ہم مین ہیڈ کوارٹر تک پہنچ سکیں یا کرنل بلیک ہی ہمارے ہاتھ لگ جائے“...... عمران نے کہا۔

”تو کیا ہم تمہارے ساتھ چلنے کی تیاری کریں“...... جولیا نے پوچھا۔

”نہیں۔ سب کو جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم دونوں چلتے ہیں“...... عمران نے کہا۔

”لیکن وہاں تو انتہائی سخت حفاظتی انتظامات ہوں گے“...... جولیا نے کہا۔

”نہیں۔ مجھے یقین ہے کہ وہاں سخت حفاظتی انتظامات نہیں ہوں گے بلکہ عام سے انتظامات ہوں گے کیونکہ یہ انسانی فطرت ہے۔ وہ ڈاجنگ ڈیوائس کی وجہ سے اس عمارت کو ہر خطرے سے محفوظ سمجھتے ہوں گے“...... عمران نے کہا۔

”تو پھر چلو چل کر ایک بار اس عمارت کا جائزہ لے لیتے ہیں۔ اگر وہاں فاسٹ فائٹرز کا ہیڈ کوارٹر ہوا تو کال کر کے اپنے ساتھیوں

کو بھی بلا لیں گے“...... جولیا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ دونوں اپنے ساتھیوں کو بتا کر وہاں سے نکلے جا رہے تھے۔ مسلسل ایک گھنٹہ سفر کرنے کے بعد وہ کراس ایریا پہنچ گئے۔

کراس ایریا خاصا وسیع علاقہ تھا۔ یہاں رہائشی عمارتیں بھی تھیں اور کمرشل بھی۔ عمران اور جولیا دونوں کار میں گھومتے ہوئے اپنی مطلوبہ بلڈنگ کو ٹریس کرتے رہے۔ یہاں نمبروں کی ترتیب بھی کچھ زیادہ اچھے انداز میں نہیں تھی اس لئے انہیں ٹو زیرو ٹو بلڈنگ کو تلاش کرنے میں خاصی پریشانی ہوئی۔ آخرکار انہوں نے اپنی مطلوبہ بلڈنگ ٹریس کر ہی لی۔

یہ ایک خاصی وسیع دو منزلہ عمارت تھی اور اس کے جہازی سائز کے گیٹ کی سائیڈ پر ریڈ سٹائن بلڈنگ کی پلیٹ موجود تھی جس کے نیچے نمبر ٹو زیرو ٹو درج تھا۔ بظاہر یہ ایک رہائشی بلڈنگ نظر آ رہی تھی اور اس میں خصوصی سائنسی انتظامات کے کوئی آثار نظر نہیں آ رہے تھے۔

”یہ بلڈنگ تو فاسٹ فائٹرز کا ہیڈ کوارٹر نظر نہیں آتی“...... جولیا نے کہا۔

”الغاریہ جیسے شہر میں ایسا ہی ہیڈ کوارٹر ہوسکتا ہے۔ یہاں اتنی وسیع بلڈنگ بھی خاصی اہمیت رکھتی ہے“...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ جولیا سائیڈ سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی جبکہ ڈرائیونگ سیٹ پر

عمران موجود تھا۔ اس نے کار ایک سائیڈ پر بنی ہوئی پبلک پارکنگ میں روکی ہوئی تھی اور یہاں سے بھی ریڈ سٹائن بلڈنگ کا گیٹ صاف نظر آ رہا تھا۔

"میرا خیال ہے کہ ٹیم کو فوری طور پر کال کر لیا جائے۔ پھر اس بلڈنگ پر ریڈ کیا جائے"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ ہم نے یہاں صرف کرنل بلیک کو کور کرنا ہے جو فاسٹ فائٹرز کا چیف ہے۔ اس سے معلوم کیا جائے گا کہ ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن کرنل بلیک کو کیسے کور کیا جائے گا۔ مجھے احساس ہو رہا ہے کہ اس بلڈنگ کے اندر مسلح افراد خاصی تعداد میں موجود ہوں گے"...... جولیا نے کہا۔

"اس خفیہ تنظیم کے چیف کا ٹھکانہ آخر کار ہم نے تلاش کر لیا ہے۔ اس میں بھی تمہاری ذہانت کام آئی ہے۔ تم نے ٹرو مین سے بات کرنے کا اشارہ کیا تھا۔ اس طرح یہ بلڈنگ سامنے آ گئی۔ اب رہ گیا دوسرا کام کہ ہم کرنل بلیک تک پہنچ کر اس سے معلومات کیسے حاصل کریں۔ اس کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ ہم تنویر ایکشن کرتے ہوئے براہ راست اندر داخل ہو جائیں لیکن یہ الغاریہ ہے عرابلس کا دارالحکومت۔ ایکریمیا کی طرح یہاں کی پولیس فورس بھی بے حد فعال ہے۔ یہاں چند لمحوں میں پولیس پہنچ جائے گی اس لئے یہ طریقہ کار یہاں استعمال نہیں ہو سکتا۔ دوسرا طریقہ یہ

ہے کہ ہم اس وقت واپس چلے جائیں اور آدھی رات کو یہاں آ کر اندر داخل ہونے کی کوشش کریں۔ وہ ایسا وقت ہوگا کہ کرنل بلیک اور اس کے آدمی مطمئن ہو کر بیٹھے ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن مسئلہ تو اندر جانے کا ہے۔ اب جائیں یا رات کو جائیں اور یہ عرابلس کا دارالحکومت ہے۔ کوئی قصبہ یا گاؤں نہیں ہے کہ رات پڑتے ہی یہاں سب سو جائیں گے۔ یہاں تو دن سوتے ہیں اور راتیں جاگتی ہیں"...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم یہیں بیٹھو۔ میں اس بلڈنگ کا جائزہ لے کر ابھی آتا ہوں"...... عمران نے کار کا دروازہ کھول کر نیچے اترتے ہوئے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران پارکنگ سے نکل کر سائیڈ پر چلتا ہوا اس جگہ کی طرف بڑھ گیا جہاں سے وہ پیدل سڑک کراس کر سکتا تھا کیونکہ اس ملک میں بھی ترقی یافتہ ممالک کی طرح ٹریفک کے اصول اس انداز میں تیار کئے گئے تھے جس سے حادثے کم سے کم ہوں اور یہاں ٹریفک کے اصولوں پر سب سے زیادہ سختی سے عمل کرایا جاتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ ہر جگہ سے سڑک کو کراس نہ کیا جا سکتا تھا بلکہ اس کے لئے مخصوص جگہیں بنی ہوئی تھیں جہاں سے سڑک کراس کی جا سکتی تھی۔ وہاں باقاعدہ سڑک کراس کرنے کے لئے خودکار لائٹس موجود تھیں۔

سرخ لائٹ کے جلتے ہی ٹریفک رک جاتی تھی اور سڑک کراس

کی جا سکتی تھی جبکہ سبز لائٹ جلنے پر ٹریفک دوبارہ رواں ہو جاتی تھی اور سڑک کراس نہیں کی جا سکتی تھی۔

عمران مخصوص سپاٹ پر پہنچ کر رک گیا۔ وہاں اور لوگ بھی موجود تھے۔ پھر ٹریفک رکتے ہی وہ سب تیزی سے آگے بڑھے اور جس قدر تیزی سے ممکن ہو سکا انہوں نے سڑک کراس کر لی۔ عمران بھی ان میں شامل تھا۔ سڑک کراس کر کے وہ ریڈ سٹائن بلڈنگ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

اس کی ایک سائیڈ پر بھی روڈ تھا جبکہ عقبی اور دوسری سائیڈ پر ملحقہ عمارتیں تھیں۔ عمران اس سائیڈ روڈ پر بڑھتا چلا گیا۔ جب وہ بلڈنگ کے عقب میں پہنچا تو یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ وہاں عقبی طرف دونوں عمارتیں کی دیواریں ایک دوسرے کے ساتھ ملحقہ نہ تھیں بلکہ درمیان میں ایک گلی نما سڑک تھی جو آگے جا کر بند ہو جاتی تھی اور وہاں کوڑے کے ڈرم موجود تھے۔

عمران اس گلی نما سڑک کی طرف بڑھ گیا اور پھر اسے وہ چیز نظر آ گئی جس کی تلاش میں وہ آیا تھا۔ یہ سیوریج کا ڈھکن تھا۔ اسی لمحے عمران کو کسی گاڑی کی آواز قریب آتی سنائی دی تو وہ تیزی سے مڑا اور واپس سائیڈ روڈ پر آ گیا۔

اسی لمحے مقامی حکومت کا کوڑا اٹھانے والا مخصوص ٹرک اس گلی میں مڑ گیا جبکہ عمران اطمینان سے چلتا ہوا واپس مین روڈ کی طرف آ گیا اور پھر اس نے سڑک کراس کی اور پارکنگ کی طرف بڑھتا

چلا آیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اپنی کار تک پہنچ گیا۔ اس نے ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھولا اور اچھل کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ سائیڈ سیٹ پر جولیا بیٹھی ہوئی تھی۔

"کیا ہوا۔ کچھ معاملہ سیدھا ہوا"...... جولیا نے پوچھا۔

"کون سا معاملہ"...... عمران نے اس طرح چونک کر پوچھا جیسے اسے سرے سے کسی معاملے کا علم ہی نہ ہو۔

"اس بلڈنگ میں داخل ہونے کا معاملہ"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ میں تو یہ سمجھا تھا کہ ہم دونوں کی شادی کا معاملہ"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"وہ بھی سیدھا ہو ہی جائے گا اور اس دن تم مجھ سے بھاگ کر کہیں نہیں جا سکو اور میں بھی گن گن کر بدلے لوں گی"...... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"ایسا ہو گا تو دیکھا جائے گا"...... عمران نے کہا اور کار سٹارٹ کر کے اسے پارکنگ سے باہر لے آیا۔

"کیا مطلب۔ کیا تم واپس جا رہے ہو"...... جولیا نے یکلخت چونک کر پوچھا۔

"ہاں۔ میں نے گٹر کا دہانہ دیکھ لیا ہے لیکن دن کے وقت اس سائیڈ روڈ پر بھی خاصی ٹریفک ہوتی ہے اور ہمیں دہانے کو کھولنے اور اندر جانے میں کچھ وقت لگ سکتا ہے اس دوران ہمیں سڑک

سے چیک بھی کیا جا سکتا ہے جبکہ رات کو ایسا نہیں ہوگا اس لئے ہم اطمینان سے گٹر کے ذریعے اندر پہنچ جائیں گے اور ہاں میں نے سرخاب کالونی سے گزرتے ہوئے ایک عمارت دیکھی تھی جو خاصی بڑی ہے اور اس کے باہر کرائے پر دستیاب ہے کا بورڈ لگا ہوا ہے۔ یہ عمارت یہاں سے زیادہ دور نہیں ہے۔ میرا خیال ہے کہ جاتے ہوئے پہلے اس عمارت کو چیک کر لیا جائے۔ اگر عمارت ہمارے مطلب کی ہوئی تو ہم ساتھیوں کو یہیں بلا لیں گے اور پھر اسی جگہ منتقل ہو جائیں گے“...... عمران نے کار کو سائیڈ پر موڑتے ہوئے کہا۔

”وہ تو ٹھیک ہے لیکن یہ تو ضروری نہیں ہے کہ کرنل بلیک رات بھی اس بلڈنگ میں گزارتا ہو۔ ہوسکتا ہے یہ فاسٹ فائٹرز کا ہیڈ کوارٹر نہ ہو اور اس کا کوئی عارضی ٹھکانہ ہو یا پھر یہ بھی تو ہوسکتا ہے کہ کرنل بلیک کا صرف آفس اس بلڈنگ میں ہو“...... جولیا نے کہا۔

”ہونے کو تو سب کچھ ہوسکتا ہے لیکن ہمیں دستیاب امکانات پر کام کرنا ہوگا ہے۔ اگر وہ نہ ملا تب بھی اس کے کسی آدمی سے معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں اور پھر وہ جہاں بھی ہوگا وہاں پہنچا جا سکتا ہے“...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران کار کو دوڑاتا ہوا سرخاب کالونی پہنچ گیا۔ یہ نئی زیر تعمیر کالونی تھی جہاں واقعی بہت سی کوٹھیوں کے باہر کرائے پر دستیاب ہیں اور

برائے فروخت کے بورڈ لگے ہوئے تھے۔ عمران نے ایک بڑی کوٹھی منتخب کی اور کار کوٹھی کے گیٹ کے سامنے روکی اور پھر نیچے اتر کر اس نے جیب سے ایک ماسٹر کی نکالی اور اس سے گیٹ کا لاک کھولا اور چھوٹا پھاٹک کھول کر اندر داخل ہوا اور پھر اس نے بڑا پھاٹک کھول دیا۔ اس دوران جولیا سائیڈ سیٹ سے ڈرائیونگ سیٹ پر آ چکی تھی اس لئے جولیا نے بڑا پھاٹک کھلتے ہی کار آگے بڑھا دی اور پھر اسے سیدھا سائیڈ پر بنے ہوئے پورچ کی طرف لے گئی جبکہ عمران نے پھاٹک بند کیا اور پھر مڑ کر وہ عمارت کی طرف بڑھنے لگا۔ جولیا بھی کار روک کر نیچے اتری اور پھر وہ بھی عمران کی طرف بڑھنے لگی کہ یکلخت سٹک سٹک کی آوازیں سن کر وہ دونوں اچھل پڑے۔

”سانس روک لو“...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے خود بھی سانس روک لیا لیکن اس کے باوجود اس کا ذہن تیزی سے گھومنے لگ گیا اور اسی لمحے اس کے نچلے جسم نے اس کے اوپری جسم کا بوجھ اٹھانے سے انکار کر دیا اور عمران یکلخت وہیں فرش پر ڈھیر ہوتا چلا گیا۔ سانس اس نے ویسے ہی لاشعوری طور پر روکا ہوا تھا لیکن اس کے ذہن پر جیسے سیاہ چادر سی پھیلتی چلی گئی۔

سیاہ رنگ کی کار نہایت تیز رفتاری سے سرخاب کالونی کی جانب بڑھی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر کرنل اوشان اور سائیڈ سیٹ پر اس کی پرسنل سیکرٹری اور دوست نینسی بیٹھی ہوئی تھی۔

وہ دونوں میک اپ میں تھے۔ یہ میک اپ انہوں نے آفس میں موجود ایک سپیشل روم میں کئے تھے۔ عمران اور اس کے ساتھی اسے چونکہ پہچانتے تھے اس لئے وہ نہیں چاہتا تھا کہ اب عمران سے مڈبھیڑ ہو تو وہ اسے پہچان سکے۔

"کیا میجر ڈیوڈ نے درست بتایا ہو گا کرنل"...... نینسی نے کرنل اوشان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ وہ میرا نمبر ٹو ہے۔ وہ مجھ سے کسی طور پر غلط بیانی نہیں کر سکتا"...... کرنل اوشان نے کہا۔

"اب آپ کا رویہ عمران کے ساتھ کیسا ہو گا"...... چند لمحے خاموش رہنے کے بعد نینسی نے پوچھا۔

"رویہ۔ کیا مطلب"...... کرنل اوشان نے چونک کر کہا۔

"اس نے باوجود آپ کو قابو کر لینے کے آزاد کر دیا تھا ورنہ وہ چاہتا تو بڑی آسانی سے آپ کو ہلاک کر سکتا تھا۔ اب جب وہ ہمارے قبضے میں ہے تو آپ کا اس کے ساتھ کیا رویہ ہونا چاہئے۔ کیا آپ بھی اسے زندہ چھوڑ دو گے یا....." نینسی نے کہا۔

"عمران احمق ہے۔ وہ شاید اخلاقیات کو ہی سب کچھ سمجھتا ہے حالانکہ یہ سراسر حماقت ہے کہ کسی دشمن پر قابو پا لینے کے بعد اسے زندہ چھوڑ دیا جائے۔ اب دیکھو اگر وہ مجھے ہلاک کر دیتا تو اب میں اسے ہلاک کرنے کے لئے نہ جا رہا ہوتا۔ اس لئے تم کم از کم مجھ سے ایسی حماقت کی توقع نہ رکھو"...... کرنل اوشان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں بھی یہی چاہتی ہوں۔ مجھے ڈر تھا کہ کہیں آپ بھی اس کی طرح حماقت نہ کر بیٹھیں۔ اس کے ساتھ ایک لڑکی بھی ہے۔ آپ ان دونوں کو ہلاک کر دیں۔ ان کا قصہ اب یہیں اختتام پذیر ہو جانا چاہئے"...... نینسی نے مسکراتے ہوئے کہا تو کرنل اوشان نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ اسی طرح باتیں کرتے ہوئے سرخاب کالونی پہنچ گئے۔ تھوڑی سی کوشش سے وہ کوٹھی نمبر ون ون سکس کو بھی تلاش کر لینے میں کامیاب ہو گئے جس کا پتہ میجر ڈیوڈ نے بتایا تھا۔ یہ ایک خاصی بڑی اور فرنشڈ کوٹھی تھی جس کا پھاٹک بند تھا۔ ان کی کار آہستگی سے چلتی ہوئی کوٹھی کے سامنے رک گئی۔ جیسے

ہی وہ گیٹ کے پاس رکے اسی لمحے چھوٹا گیٹ کھلا اور ایک لمبا تڑنگا اور چوڑے جسم والا نوجوان تیزی سے باہر آ گیا۔ اسے دیکھ کر کرنل اوشان اور نینسی فوراً کار سے باہر آ گئے۔ نوجوان نے کرنل اوشان کو فوجی انداز میں سیلوٹ کیا۔

''کہاں ہیں وہ دونوں''...... کرنل اوشان نے کہا۔

''وہ اندر رسیوں سے بندھے ہوئے پڑے ہیں جناب۔ وہ بدستور بے ہوش ہیں''...... نوجوان جو کرنل اوشان کا نمبر ٹو میجر ڈیوڈ تھا، نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اندر چلو۔ پھر بات کرتے ہیں''...... کرنل اوشان نے کہا تو میجر ڈیوڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ نینسی کے ساتھ چھوٹے دروازے سے اندر آ گیا۔ میجر ڈیوڈ نے پھاٹک کھولا اور پھر وہ ان کی کار لے کر اندر آ گیا۔

کرنل اوشان اور نینسی رہائش گاہ کے ڈرائنگ روم میں آ گئے۔ کچھ ہی دیر میں میجر ڈیوڈ بھی وہاں پہنچ گیا۔

''اب بتاؤ کہ تم نے انہیں کیسے ٹریس کیا اور یہ کیسے قابو میں آ گئے''...... کرنل اوشان نے کہا۔

''ہم انہیں مسلسل ٹریس کرنے میں لگے ہوئے تھے باس۔ تقریباً ایک گھنٹہ قبل یہ ہمیں ایک کار میں کراس ایریا میں گھومتے دکھائی دیئے تھے۔ یہ جس انداز میں کراس ایریا میں گھوم پھر رہے تھے اس سے ہمیں ان پر شک ہوا۔ اس لئے میرے کہنے پر میرے ایک

ساتھی نے ان کی کار کے قریب سے گزرتے ہوئے کراس ون ڈیوائس ان کی کار پر پھینک دی جو ان کی کار کی ڈگی سے چپک گئی۔ اس ڈیوائس کے ذریعے ہم اس کار کو دور رہ کر بھی فالو کر سکتے تھے چنانچہ ہم نے اس کار کو مسلسل فالو کرنا شروع کر دیا۔ یہ کار بار بار ریڈ سٹائن بلڈنگ کے گرد چکرا رہی تھی جیسے یہ اس بلڈنگ کا جائزہ لے رہے ہوں۔ ہم انہیں وہیں پکڑ سکتے تھے لیکن چونکہ یہ صرف دو تھے اور ہم چاہتے تھے کہ یہ جب اپنی رہائش گاہ میں واپس جائیں تو انہیں ان کے ساتھیوں سمیت پکڑا جائے۔ ہم ڈیوائس کے ذریعے ان کا پیچھا کر رہے تھے اور ان سے خاصے فاصلے پر ان کے پیچھے چلے آ رہے تھے۔ جب یہ سرخاب کالونی میں داخل ہوئے تو ہم بھی ان کے نزدیک پہنچ گئے اور پھر ہم نے انہیں ایک کوٹھی کے باہر رکے دیکھا۔ ہم اپنی کار سائیڈ گلی میں لے گئے اور پھر جیسے ہی یہ کوٹھی کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئے۔ میں نے فوری طور پر اس کوٹھی میں کراس ون کیپسول فائر کر دیئے۔ کراس ون کیپسولز کی زود اثر گیس نے انہیں ایک لمحے میں بے ہوش کر دیا اور پھر ہم گیس کا اثر ختم ہوتے ہی اندر داخل ہو گئے۔ یہ دونوں باہر لان میں ہی پڑے ہوئے تھے۔ ہم نے ان دونوں کو اندر لے جا کر باندھ دیا اور پھر پوری کوٹھی چھان ماری لیکن ان کے ساتھی یہاں موجود نہیں تھے''...... میجر ڈیوڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اگر یہ اسی کوٹھی میں رہائش پذیر تھے تو پھر تمہیں اس کے باقی ساتھی کیوں نہیں ملے“...... کرنل اوشان نے حیرت سے کہا۔

”نو باس۔ یہ لوگ اس رہائش گاہ میں نہیں رہتے تھے۔ رہائش گاہ کی میں نے چیکنگ کی ہے۔ یہاں ایسا کوئی نشان نہیں ملا ہے جس سے پتہ چلتا ہو کہ یہ اسی رہائش گاہ میں رہتے رہے ہیں۔ اس رہائش گاہ کو دیکھ کر تو ایسا لگ رہا ہے جیسے یہاں کئی ماہ سے کوئی نہ آیا ہو۔ رہائش گاہ کے باہر کرائے پر دستیاب کا بورڈ لگا ہوا ہے۔ یہ شاید ٹھکانہ بدلنے کے لئے خالی کوٹھی دیکھ کر یہاں آئے تھے“۔ میجر ڈیوڈ نے کہا۔

”اوہ تو یہ بات ہے“...... کرنل اوشان نے کہا۔

”یس باس“...... میجر ڈیوڈ نے کہا۔

”بہرحال۔ کہاں ہیں دونوں“...... کرنل اوشان نے کہا۔

”میں نے انہیں رسیوں سے باندھ کر ایک کمرے میں ڈال رکھا ہے“...... میجر ڈیوڈ نے کہا۔

”اور تمہارے ساتھی کہاں ہیں“...... کرنل اوشان نے پوچھا۔

”میرے ساتھ دو آدمی ہیں۔ دونوں مسلح ہیں اور میں نے ان دونوں کو اسی کمرے میں ان دونوں کے سروں پر مسلط کر رکھا ہے تاکہ وہ ہوش میں آئیں تو انہیں دوبارہ بے ہوش کیا جا سکے“۔ میجر ڈیوڈ نے کہا تو کرنل اوشان اٹھ کھڑا ہوا۔ نینسی بھی اٹھی اور پھر وہ دونوں میجر ڈیوڈ کے ہمراہ دوسرے کمرے میں آ گئے جہاں ایک

نوجوان مرد اور ایک لڑکی بے ہوشی کی حالت میں رسیوں سے بندھے پڑے ہوئے تھے۔ کمرے میں واقعی دو مسلح افراد موجود تھے جو ان پر بے ہوشی کی حالت میں ہونے کے باوجود نظر رکھے ہوئے تھے۔

”یہ دونوں تو ایکریمین معلوم ہو رہے ہیں“...... کرنل اوشان نے کہا۔

”جی ہاں لیکن اس نوجوان کا قد کاٹھ عمران جیسا ہے اور پھر یہ دونوں جس طرح ریڈ سٹائن بلڈنگ کا چکر لگا رہے تھے اس سے بھی مجھے ان پر شک ہوا تھا“...... میجر ڈیوڈ نے کہا۔

”ضروری تو نہیں کہ یہ عمران اور اس کی ساتھی لڑکی ہے“۔ نینسی نے کہا۔

”جی ہاں لیکن آپ نے ہی مجھے ایسی ہدایات دے رکھی تھیں کہ شہر میں مجھے کوئی بھی مشکوک شخص ملے تو اسے فوراً بے ہوش کر کے آپ کو اطلاع دی جائے“...... میجر ڈیوڈ نے کہا۔

”جو بھی ہے۔ ان کا ریڈ سٹائن بلڈنگ کے گرد چکر لگانا اور پھر اس طرح اس خالی کوٹھی میں داخل ہونا خاصا مشکوک ہے۔ اس لئے انہیں گولی مار دو اور پھر ان کے ساتھیوں کی تلاش جاری رکھو“۔ کرنل اوشان نے کہا۔

”یس سر“...... میجر ڈیوڈ نے کہا۔

”ایک منٹ“...... نینسی نے کہا تو کرنل اوشان اور میجر ڈیوڈ

چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

"کیا ہوا"...... کرنل اوشان نے پوچھا۔

"ابھی یہ کنفرم نہیں ہے کہ یہ عمران ہی ہے۔ اس کے قد کاٹھ سے اس بات کا یقین نہیں کیا جا سکتا ہے۔ اسے ہلاک کرنے سے پہلے ہمیں اس کا میک اپ صاف کر لینا چاہئے تا کہ کنفرم ہو سکے کہ ہم نے عمران کو ہی ہلاک کیا ہے"...... نینسی نے کہا۔

"نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کا میک اپ صاف کرنے کے چکروں میں، میں پہلے ہی اس کے ہاتھوں ہلاک ہونے سے بچا ہوں۔ اب اسے اگر موقع مل گیا تو یہ مجھے کسی حال میں زندہ نہیں چھوڑے گا"...... کرنل اوشان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ایک بار اور کوشش کر لیتے ہیں۔ اگر ان کا میک اپ صاف نہ ہوا تو کم از کم ان سے یہ تو اگلوایا جا سکتا ہے کہ ان کے باقی ساتھی کہاں ہیں۔ عمران تو شاید زبان نہ کھولے لیکن یہ لڑکی۔ کم از کم ہم اس کی زبان تو کھلوا ہی سکتے ہیں"...... نینسی نے کہا۔

"مس نینسی ٹھیک کہہ رہی ہیں سر۔ واقعی ہمیں انہیں فوری طور پر ہلاک نہیں کرنا چاہئے۔ اگر یہ ہمیں اپنے ساتھیوں کے بارے میں بتا دیں گے تو ہم مزید بھاگ دوڑ سے بچ سکتے ہیں"...... میجر ڈیوڈ نے نینسی کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر ان کی زبانیں ہی کھلوانی ہیں تو پھر یہاں نہیں۔ انہیں اپنے مخصوص پوائنٹ کے ٹارچنگ سیل میں لے چلو۔

اب ان کی زبانیں اس ٹارچنگ سیل میں ہی کھلیں گی"...... کرنل اوشان نے کہا تو میجر ڈیوڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اوکے سر۔ آپ مس نینسی کے ساتھ جائیں میں انہیں لے کر ٹارچنگ سیل پر پہنچ جاتا ہوں"...... میجر ڈیوڈ نے کہا تو کرنل اوشان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس نے نینسی کو اشارہ کیا تو نینسی نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ وہاں سے نکلتے چلے گئے۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ مخصوص پوائنٹ پر موجود تھے جہاں ان کا سپیشل ٹارچنگ سیل موجود تھا۔ اس ٹارچنگ سیل میں ہر قسم کا اسلحہ، میک اپ کا سامان، مختلف طرز کے لباس اور تہہ خانے میں باقاعدہ ٹارچنگ روم موجود تھا جس میں انتہائی جدید ساخت کی راڈز والی کرسیاں موجود تھیں۔ ان کرسیوں کے راڈز ریموٹ کنٹرولڈ تھے اس لئے انہیں بغیر ریموٹ کنٹرول کے کھولنا ناممکن تھا۔

میجر ڈیوڈ ٹارچنگ کے سلسلے میں خصوصی مہارت رکھتا تھا اور کہا جاتا تھا کہ میجر ڈیوڈ کے سامنے ٹارچنگ روم میں پتھر بھی بول پڑتے تھے۔ ان کے آنے کے تقریباً بیس منٹ کے بعد میجر ڈیوڈ بھی وہاں پہنچ گیا۔

"ان دونوں کو ٹارچنگ روم میں پہنچا دیا گیا ہے"...... میجر ڈیوڈ نے کرنل اوشان کو بتایا۔

"ٹھیک ہے۔ تم انہیں ہوش میں لاؤ اور ان کی زبانیں کھلواؤ"...... کرنل اوشان نے کہا۔

”رکو۔ ان پر ٹارچنگ کرنے سے پہلے ان کے میک اپ واش کرنے ہیں“...... نینسی نے کہا۔

”مشکل ہے۔ وہ جدید ترین میک اپ کرتے ہیں جنہیں واش کرنا ممکن نہیں ہوتا“...... کرنل اوشان نے منہ بنا کر کہا۔

”مجھے آپ ایک موقع دیں۔ آپ جانتے ہیں کہ میں میک اپ کے معاملات کو کس حد تک جانتی ہوں اور جدید سے جدید میک اپ واش کر سکتی ہوں“...... نینسی نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ تم اپنی کوشش بھی کر دیکھو۔ میجر ڈیوڈ اسے لے جاؤ اور اسے میک اپ واش کرنے کا جو سامان چاہئے مہیا کر دینا۔ جب یہ ناکام ہو جائے تو مجھے بلا لینا پھر تم میرے سامنے ان کی کھال ادھیڑنا تاکہ وہ زبانیں کھول دیں“...... کرنل اوشان نے کہا۔

”یس سر“...... میجر ڈیوڈ نے کہا اور وہ نینسی کو لے کر چلا گیا۔ تقریباً بیس منٹ بعد وہ دوبارہ ڈرائنگ روم میں آیا تو اس کا چہرہ مسرت سے کھلا پڑ رہا تھا۔

”کیا ہوا“...... کرنل اوشان نے اسے خوش دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”مس نینسی واقعی بے پناہ مہارت رکھتی ہیں۔ انہوں نے اس لڑکی کا میک اپ واش کر دیا ہے“...... میجر ڈیوڈ نے کہا تو کرنل اوشان چونک پڑا۔

”کیا۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے ہو گیا اور صرف عورت کا میک اپ

صاف ہوا ہے۔ اس مرد کا نہیں“...... کرنل اوشان نے کہا۔

”نہیں۔ فی الحال مس نینسی لڑکی کا ہی میک اپ صاف کرنے میں کامیاب ہوئی ہیں۔ انہوں نے پانی میں مرکری ملا کر لڑکی کے چہرے کو تولیے سے رگڑا تھا تو لڑکی کے چہرے پر سے میک اپ اتر گیا۔ وہ ایک سوئس نژاد لڑکی ہے۔ مرد کے چہرے پر بھی انہوں نے یہی عمل دوہرایا لیکن مرد کے چہرے پر کوئی فرق نہیں پڑا۔ مس نینسی کا کہنا ہے کہ مرد کے چہرے پر میک اپ نہیں ہے“...... میجر ڈیوڈ نے کہا۔

”یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اگر لڑکی میک اپ میں تھی تو اس کے ساتھی مرد نے کیوں میک اپ نہیں کیا۔ اگر وہ میک اپ میں نہ ہوتا تو میں اسے عمران کی حیثیت سے پہچان نہ لیتا“...... کرنل اوشان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”یس سر۔ میں نے بھی مس نینسی سے یہی کہا تھا اس لئے وہ دوبارہ اس آدمی کے چہرے سے میک اپ صاف کرنے کی کوشش میں لگی ہوئی ہیں“...... میجر ڈیوڈ نے کہا۔

”ہونہہ۔ جو بھی ہے مجھے اب ان سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ تم جاؤ اور ان دونوں کو ہلاک کر کے ان کی لاشیں برقی بھٹی میں جلا کر راکھ بنا دو“...... کرنل اوشان نے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”لیکن سر“...... میجر ڈیوڈ نے کہنا چاہا۔

”میں جو کہہ رہا ہوں اس پر عمل کرو نانسنس۔ مجھے یقین ہے کہ

وہ عمران ہی ہے اور میں اسے زندہ رکھنے کا رسک نہیں لے سکتا۔ جاؤ اور جا کر ہلاک کر دو اسے اور اس کی ساتھی کو‘‘...... کرنل اوشان نے دھاڑتے ہوئے کہا۔

’’یس سر‘‘...... میجر ڈیوڈ نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور واپس مڑ گیا۔

’’ایک منٹ رکو‘‘...... اچانک کرنل اوشان نے کچھ سوچ کر کہا تو میجر ڈیوڈ رک گیا۔

’’لڑکی کا میک اپ صاف ہو گیا ہے۔ کیا وہ ہوش میں ہے‘‘۔ کرنل اوشان نے پوچھا۔

’’نو سر۔ وہ ابھی بے ہوش ہے البتہ اسے ٹی ایس انجکشن لگا کر ہوش میں لایا جا سکتا ہے‘‘...... میجر ڈیوڈ نے کہا۔

’’ٹھیک ہے۔ پہلے اسے ہوش میں لاؤ۔ اس سے پوچھ گچھ کر کے کنفرم کیا جا سکتا ہے کہ اس کا ساتھی عمران ہے یا نہیں۔ اگر لڑکی نے سچ سچ بتا دیا تب بھی اور اگر اس نے کچھ نہ بتایا تب بھی انہیں گولیاں مار کر ہلاک کر دیا جائے گا‘‘...... کرنل اوشان نے کہا۔

’’یس سر‘‘...... میجر ڈیوڈ نے کہا۔

’’چلو۔ دیکھتے ہیں لڑکی کیا بتاتی ہے‘‘...... کرنل اوشان نے اٹھتے ہوئے کہا تو میجر ڈیوڈ نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ دونوں ڈرائنگ روم سے نکل کر تہہ خانے میں موجود ٹارچنگ سیل کی جانب بڑھتے چلے گئے۔

عمران کی آنکھیں کھلیں تو چند لمحوں تک تو اس کے ذہن میں دھند سی چھائی رہی پھر اس کا شعور پوری طرح سے جاگ گیا تو اسے جولیا کی آواز سنائی دی۔

وہ اسے مائیکل کہہ کر پکار رہی تھی۔ عمران نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن وہ صرف کسمسا کر رہ گیا کیونکہ اس نے محسوس کر لیا تھا کہ اس کے جسم کے گرد فولادی راڈز موجود ہیں۔ اس نے ایک طویل سانس لیا اور اس کے ساتھ ہی اسے سامنے بیٹھے ہوا ایک مرد اور ایک عورت دکھائی دی۔ یہ دونوں شکل و صورت سے ایکریمین معلوم ہو رہے تھے۔ اس نے گردن گھمائی تو ساتھ ہی دوسری کرسی پر جولیا بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ بھی راڈز میں جکڑی ہوئی تھی۔

’’یہ ہم کہاں آ گئے ہیں مائیکل اور یہ لوگ کون ہیں‘‘...... جولیا نے عمران کو ہوش میں آتے دیکھ کر جان بوجھ کر خوفزدہ لہجے میں

کہا۔ یہ دیکھ کر عمران چونک پڑا کہ جولیا کا میک اپ واش ہو چکا ہے لیکن اسے معلوم تھا اس نے خود جو میک اپ کیا ہوا ہے وہ کسی بھی میک اپ واشر سے صاف نہیں ہوسکتا تھا۔ جولیا نے جلدی میں عارضی میک اپ کیا تھا جو واش کر دیا گیا تھا۔ جولیا کا میک اپ صاف ہونے کے باوجود وہ سوئس نژاد نظر آنے کی وجہ سے ان کے مخالفین تذبذب کا شکار ہو گئے تھے اسی لئے وہ انہیں ہوش میں لا کر ان سے پوچھ گچھ کرنا چاہتے تھے۔ اس کی نظریں سامنے بیٹھے ہوئے افراد پر جم گئیں۔ دونوں ایکریمین ہی تھے لیکن عمران کی نظروں نے فوراً چیک کر لیا کہ یہ دونوں ہی میک اپ میں ہیں۔

"کیا ہے یہ سب۔ کون ہو تم"...... عمران نے ایکریمین لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ یہ عمران نہیں ہے۔ اب مزید وقت ضائع کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ انہیں ہلاک کر دو"...... سامنے بیٹھی ہوئی عورت نے اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے مرد سے مخاطب ہو کر منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں مایوسی تھی۔

"یہ بات میں تم سے پہلے ہی کہہ چکا ہوں۔ انہیں تم ہی زندہ رکھنے کی ضد کر رہی تھی"...... مرد نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ وہ آواز بدل کر بولنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن اس کے باوجود عمران کو اسے پہچاننے میں دیر نہ لگی کہ یہ کرنل اوشان ہے۔ کرنل اوشان کو اپنے سامنے دیکھ کر عمران کے چہرے پر غصے کے تاثرات ابھر آئے۔

کرنل اوشان نے اپنے وعدے کی پاسداری نہ کی تھی۔ اس نے کہا تھا کہ وہ ان کے خلاف سوائے رسمی کارروائیوں کے کچھ نہ کرے گا لیکن اس کے باوجود اس نے انہیں ایک بار پھر نہ صرف پکڑ لیا تھا بلکہ انہیں ٹارچر روم میں لا کر پھر سے راڈز والی کرسیوں پر جکڑ دیا تھا۔

"کم از کم یہ تو بتا دو کہ تم ہو کون اور ہمارا قصور کیا ہے جو ہمیں اس طرح یہاں لا کر ان راڈز میں جکڑ دیا گیا ہے"...... عمران نے جان بوجھ کر پریشان ہوتے ہوئے کہا اس کے ساتھ ہی اس نے راڈز چیک کرنے شروع کر دیئے۔

"ہم تمہیں پاکیشیائی ایجنٹ سمجھ کر پکڑ لائے تھے تاکہ اگر تم واقعی وہی ہو تو تم سے سودی بازی کی جا سکے کیونکہ پاکیشیائی ایجنٹوں نے مجھ پر احسان کیا تھا"...... کرنل اوشان نے منہ بنا کر کہا۔

"پاکیشیائی ایجنٹ۔ وہ یہاں عرابلس میں کیسے آ سکتے ہیں اور کیوں۔ تم ہمیں چھوڑ دو۔ ہمارا کوئی تعلق اس ملک سے نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔ وہ ایسی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا جو کرسیوں کے تقریباً درمیان میں تھی اس لئے وہ پیر سائیڈ پر کر کے بٹن کو بھی چیک نہ کر سکتا تھا اور پھر اس کی نظریں جولیا کے جسم کے گرد موجود راڈز پر پڑیں اور اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکلا۔ کیونکہ جولیا کے جسم کے گرد موجود راڈز دیکھ کر ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ راڈز کو جدید ترین انداز میں کھولا اور بند کیا جا سکتا ہے۔ یہ

راڈز ریموٹ کنٹرولڈ تھے کیونکہ جولیا کے جسم کے گرد راڈز ٹائٹ کئے گئے تھے حالانکہ ان کا فاصلہ عام حالات میں قدرے زیادہ ہونا چاہئے تھا۔

''اب تمہیں ہوش میں لایا جا چکا ہے۔ اس لئے اب تمہیں بہرحال ہلاک ہونا پڑے گا''...... کرنل اوشان نے سخت اور سرد لہجے میں کہا۔

''لیکن کیوں''...... عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

''تم دونوں کرتے کیا ہو''...... نینسی نے ان کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''میں ایک امپورٹ ایکسپورٹ کمپنی میں ملازم ہوں۔ تم بے شک مارک ٹریڈرز کے مالک اور نیجر مارک کو فون کر کے چیک کرلو''...... عمران نے کہا۔

''اور یہ لڑکی''...... کرنل اوشان نے کہا۔

''یہ میری فرینڈ ہے''...... عمران نے کہا۔

''یہ کیا کرتی ہے''...... نینسی نے پوچھا۔

''یہ ایک تھیٹر میں کام کرتی ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''تم کراس ایریا میں کیا کر رہے تھے اور تمہاری نظریں ریڈ سٹائن عمارت پر کیوں جمی ہوئی تھیں۔ ہم نے تمہیں وہاں اس عمارت پر نظریں رکھتے چیک کیا ہے''...... نینسی نے ان دونوں کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

اسے اب سمجھ آیا کہ وہ ان کی نظروں میں کیسے آیا ہے۔

''ہم ویسے ہی گھومنے پھرنے کے لئے نکلے ہوئے تھے۔ سیر کرتے ہوئے کراس ایریا پہنچ گئے اور تم جس عمارت کے بارے میں بات کر رہی ہو ریٹا کو میں نے اس عمارت میں ایک فلیٹ خرید کر دینے کا وعدہ کیا ہوا ہے کیونکہ اس شہر کی یہ سب سے اونچی اور خوبصورت عمارت ہے اور اس عمارت کا ہر فلیٹ لگژری اور بے مثال ہے۔ یہ بار بار اس عمارت میں جا کر اسے اندر سے دیکھنے کی ضد کر رہی تھی اور میں اسے محض تنگ کرنے کے لئے بار بار عمارت کے گرد گھما رہا تھا''...... عمران نے کہا۔

''تم جھوٹ بول رہے ہو۔ جس انداز میں تم مسلسل جھوٹ بول رہے ہو اس سے میرا شک بڑھتا جا رہا ہے کہ تم عمران ہو''۔ کرنل اوشان نے اسے گھورتے ہوئے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''عمران۔ کون عمران۔ میرا نام تو مائیکل ہے۔ میں کسی عمران کو نہیں جانتا''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''نہیں۔ تم مائیکل نہیں ہو۔ تم عمران ہو عمران۔ میجر ڈیوڈ۔ گولیاں مار دو انہیں ابھی اور اسی وقت''...... کرنل اوشان نے سامنے کھڑے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا جو اب تک خاموش کھڑا تھا۔

''لیکن کیوں۔ تم ہمیں ہلاک کیوں کرنا چاہتے ہو۔ ہمارا قصور تو بتا دو''...... عمران نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”ہونہہ۔ میں اب تک تمہیں ڈرانے کے لئے یہ سب کہہ رہا تھا تاکہ تم اپنی اصلیت بتا دو لیکن لگتا ہے سیدھی انگلیوں سے گھی نہیں نکلے گا۔ اس لئے مجھے واقعی تمہیں ہلاک کرنا ہی پڑے گا“...... کرنل اوشان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال کر ہاتھ میں لے لیا۔

”او کے۔ اگر تم نے واقعی ہمیں ہلاک کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے تو ہم تمہیں کیسے روک سکتے ہیں۔ البتہ تم سے ایک درخواست کرنا چاہتا ہوں“...... عمران نے کہا۔

”کیا درخواست“...... کرنل اوشان نے کہا۔

”ہمیں چند منٹ کی مہلت دے دو تاکہ مرنے سے پہلے ہم اپنی بخشش کی دعائیں مانگ لیں“...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کر لیں۔

”یہ واقعی غیر متعلقہ افراد ہیں کرنل۔ میجر ڈیوڈ خود ہی ان سے نپٹ لے گا۔ ہم کیوں خواہ مخواہ یہاں وقت ضائع کر رہے ہیں“۔ نینسی نے کہا۔

”کیا مطلب۔ کیا تم چاہتی ہو کہ میں انہیں اسی طرح زندہ چھوڑ کر چلا جاؤں“...... کرنل اوشان نے کہا۔

”نہیں۔ میرا مطلب ہے کہ جلد انہیں ہلاک کر دو۔ باقی ان کی لاشیں برقی بھٹی میں جلانے کا کام میجر ڈیوڈ کر لے گا“...... نینسی نے جلدی سے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ لیکن انہیں چند منٹ دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ کر لینے دو انہیں دعا۔ مانگ لیں یہ معافی۔ پھر میں انہیں اپنے ہاتھوں سے گولیاں ماروں گا“...... کرنل اوشان نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا تو نینسی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران کا ذہن انتہائی برق رفتاری سے راڈز سے نجات حاصل کرنے کے بارے میں کوئی ترکیب سوچ رہا تھا۔ اس نے اب تک جتنی بھی باتیں کی تھیں وقت حاصل کرنے کے لئے کی تھیں۔ اسے یہ تو معلوم ہو چکا تھا کہ یہ راڈز ریموٹ کنٹرول سے آپریٹ ہوتے ہیں اور اسی بات کو مدنظر رکھتے ہوئے وہ ان راڈز سے نجات حاصل کرنے کے بارے میں کوئی ترکیب سوچ رہا تھا۔

اسے معلوم تھا کہ ریموٹ کنٹرول سے نکلنے والی مخصوص ریز آپریٹنگ پوائنٹ سے ٹکراتی ہیں تو ریز کی مخصوص لہریں آپریٹنگ سسٹم کو حرکت میں لے آتی ہیں اور اسے یہ بھی معلوم تھا کہ یہ آپریٹنگ پوائنٹ کہاں موجود ہوتا ہے لیکن اصل مسئلہ اس پوائنٹ کو بغیر توانائی کے حرکت میں لے آنے کا تھا اور یہی مشکل کام تھا۔ خاص طور پر جب سامنے انتہائی تجربہ کار افراد موجود ہوں جو مقابل کی ہر حرکت کو فوراً محسوس کر لیتے ہوں لیکن اس کے باوجود باتوں کے دوران عمران نے اپنے بوٹ کی ایڑی میں موجود تیز چھری باہر نکال لی تھی۔ اس نے ایڑی کو کرسی کے پائے پر مخصوص انداز میں مارا تھا جس سے ایڑی خود بخود کھل گئی تھی اور تیز دھار اور نوکیلی

چھری باہر نکل آئی تھی۔

اب اس نے اس چھری کو اس انداز میں آپریٹنگ پوائنٹ پر مارنا تھا کہ جس سے اس کی سطح پر موجود حساس پلیٹ ڈیج ہو جائے اور راڈز اس جھٹکے سے اوپن ہو جائیں لیکن اسے معلوم تھا کہ اگر وہ اپنے اس اقدام میں ناکام رہا تو پھر اس کے اور جولیا کے زندہ بچ جانے کا کوئی سکوپ نہیں رہے گا اور اس اہم اقدام کے لئے وہ چونکہ ذہن کو پوری طرح ایک نقطے پر مرکوز کرنا چاہتا تھا اس لئے اس نے کرنل اوشان سے دعا مانگنے کی مہلت مانگی تھی اور آنکھیں بند کر لی تھیں۔

''تو میں دعا مانگ لوں۔ کتنا وقت دے سکتے ہو تم مجھے''۔ عمران نے ٹانگ کو پیچھے کی طرف کر کے پیر کا رخ مخصوص آپریٹنگ پوائنٹ کی طرف موڑتے ہوئے کرنل اوشان سے مخاطب ہو کر کہا۔

''صرف پانچ منٹ۔ اس سے زیادہ ایک سیکنڈ نہیں''...... کرنل اوشان نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا مشین پسٹل دوبارہ جیب میں ڈال لیا۔

''کرنل۔ اب مجھے بھی یقین ہو چلا ہے کہ یہی عمران ہے اور یہ ہمارے ساتھ کوئی کھیل کھیلنا چاہتا ہے''...... نینسی نے کرنل اوشان سے مخاطب ہو کر انتہائی بے چین لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ یہ ہمارے ساتھ اس بار کوئی کھیل نہیں کھیل سکتا۔ تم خود سوچو یہ کیا کھیل کھیل سکتا ہے۔ یہ راڈز میں اس انداز میں جکڑا

ہوا ہے کہ معمولی سی بھی حرکت نہیں کر سکتا اور یہ راڈز ریموٹ کنٹرولڈ ہیں اور ریموٹ کنٹرول میجر ڈیوڈ کے پاس ہے''۔ کرنل اوشان نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''لیکن میری چھٹی حس خطرے کا سائرن بجا رہی ہے''۔ نینسی نے کہا۔

''خواہ مخواہ وہم مت کرو''...... کرنل اوشان نے کہا۔ کرنل اوشان اور نینسی کی نظریں عمران پر جمی ہوئی تھیں جو آنکھیں بند کئے منہ ہی منہ میں کچھ بڑبڑا رہا تھا جیسے وہ واقعی دعائیں مانگ رہا ہو۔ ویسے یہ حقیقت بھی تھی عمران واقعی اللہ تعالیٰ سے اپنے اقدام کی کامیابی کے لئے خلوص دل سے دعا ہی مانگ رہا تھا اور پھر اچانک عمران کی ٹانگ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئی اور ایک زور دار کڑاکے کی آواز کے ساتھ ہی عمران کا جسم بالکل اس انداز میں حرکت میں آیا جیسے کرسی نے اچانک اسے پوری قوت سے اچھال دیا ہو اور دوسرے ہی لمحے وہ کرنل اوشان اور نینسی دونوں کو کرسیوں سمیت نیچے گراتے ہوئے ان کے عقب میں پلک جھپکنے کے لئے رکا اور اگلہ لمحہ کمرہ کرسیوں کے گرنے کے دھاکوں کے ساتھ ساتھ عقب میں دیوار کے ساتھ کھڑے میجر ڈیوڈ کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔

عمران نے اس کے سنبھلنے سے پہلے اس کی گردن میں ہاتھ ڈال کر اسے اس طرح گھما کر ہوا میں اچھال دیا تھا کہ وہ چیختا اور اُڑتا

ہوا ایک زور دار دھماکے سے دیوار سے جا ٹکرایا جبکہ اس کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل عمران نے دوسرے ہاتھ سے جھپٹ لیا تھا اور اس کے ساتھ ہی کمرہ مشین پسٹل کی تڑتڑاہٹ اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔

یہ چیخیں کرنل اوشان، نینسی اور میجر ڈیوڈ کے منہ سے باری باری نکلی تھیں کیونکہ کرنل اوشان اور نینسی نیچے گرتے ہی بجلی کی سی تیزی سے اٹھے تھے اور میجر ڈیوڈ دیوار سے ٹکرا کر نیچے گرنے کے باوجود اس طرح تیزی سے اٹھا تھا کہ اس کی پھرتی، ہمت اور برداشت پر عمران کو بھی حیرت ہوئی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ عمران نے ایک لمحہ بھی ضائع کئے بغیر کرنل اوشان اور نینسی پر فائرنگ کے ساتھ ہی اس نے میجر ڈیوڈ پر بھی فائر کھول دیا تھا لیکن کرنل اوشان اور نینسی پر کی جانے والی فائرنگ اور میجر ڈیوڈ پر کی جانے والی فائرنگ میں انتہائی تیز رفتاری کے باوجود خاصا فرق تھا کیونکہ عمران نے دانستہ طور پر کرنل اوشان اور نینسی پر اس انداز میں فائر کیا تھا کہ وہ دونوں صرف نیچے گریں اور پھر اٹھ نہ سکیں جبکہ میجر ڈیوڈ پر ہونے والی فائرنگ سے گولیاں اس کے سینے میں اتر گئی تھیں اور اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر فائرنگ ہوئی۔ یہ فائرنگ کرنل اوشان کی طرف سے کی گئی تھی۔

گولیاں کھا کر نیچے گرنے کے باوجود کرنل اوشان جیب سے مشین پسٹل نکالنے اور عمران پر فائرنگ کرنے میں کامیاب ہو گیا

تھا لیکن عمران چونکہ پوری طرح سے کرنل اوشان کی طرف سے چوکنا تھا اس لئے وہ بروقت اچھل کر سائیڈ پر ہونے کی وجہ سے فائرنگ کی زد میں آنے سے بچ گیا تھا لیکن اس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل سے فائرنگ ہوئی اور کرنل اوشان کے ہاتھ سے مشین پسٹل نکل کر دور جا گرا۔ کرنل اوشان کے حلق سے بے اختیار چیخ نکل گئی کیونکہ عمران نے اس پر جو فائرنگ کی تھی تو گولیاں سیدھی اس کے مشین پسٹل والے ہاتھ پر پڑی تھیں۔

نینسی تو پہلے ہی بے ہوش پڑی ہوئی تھی جبکہ کرنل اوشان فرش پر پڑا اپنا ہی ہاتھ بری طرح سے جھٹک رہا تھا اور اس کی انگلیاں بری طرح سے زخمی ہو گئیں تھیں اور اس کی انگلیوں سے خون ابل رہا تھا۔ پھر آہستہ آہستہ اس کی حرکت سست ہوتی چلی گئی اور پھر وہ ایک جھٹکے سے فرش پر گرا اور ساکت ہو گیا۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے میجر ڈیوڈ کی جیبوں کو ٹٹولنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد وہ اس کی جیب سے ایک ریموٹ کنٹرول نکال لینے میں کامیاب ہو گیا۔ ریموٹ کنٹرول لے کر عمران تیزی سے جولیا کی طرف بڑھا اور اس نے جولیا کے سامنے آتے ہی ریموٹ کنٹرول کا ایک بٹن پریس کر دیا۔ بٹن پریس ہوتے ہی کٹاک کٹاک کی تیز آوازوں کے ساتھ جولیا کی کرسی کے راڈز غائب ہوتے چلے گئے۔

”تم یہاں کا خیال رکھو۔ میں باہر جا کر چیکنگ کرتا ہوں“۔ عمران نے کہا اور تیزی سے دوڑتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف

بڑھتا چلا گیا۔ اس نے پوری عمارت چیک کی لیکن پوری عمارت میں کوئی آدمی نہ تھا البتہ اسے ایک کمرے میں میڈیکل ایڈ باکس ضرور مل گیا تھا۔ وہ میڈیکل ایڈ باکس اٹھائے واپس تہہ خانے میں آ گیا۔ جولیا، کرنل اوشان کے ہاتھ سے نکل جانے والا مشین پسٹل اٹھائے چوکس کھڑی تھی۔

''یہاں اور کوئی آدمی موجود نہیں ہے۔ آؤ میری مدد کرو۔ ان دونوں کی مرہم پٹی کر دی جائے۔ ورنہ یہ زیادہ خون بہہ جانے کی وجہ سے ہلاک ہو جائیں گے''...... عمران نے اندر داخل ہوتے ہوئے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

''اس کی کیا ضرورت ہے۔ ہلاک کر دو انہیں اور نکل چلو یہاں سے''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ یہ ہم تک پہنچ گئے تھے۔ ہم ایک بار پھر ان کے ہاتھوں سے بچ گئے ہیں۔ میں نہیں چاہتا کہ یہ بار بار ہمارے سامنے آئیں۔ ان سے یہ پوچھنا ضروری ہے کہ آخر معاہدہ کرنے کے باوجود یہ ہمارے پیچھے کیوں لگے ہوئے ہیں''...... عمران نے کہا ساتھ ہی اس نے میڈیکل ایڈ باکس کھولنا شروع کر دیا۔

''لیکن تم نے بغیر ریموٹ کے کرسی کے راڈز کیسے کھول لئے''...... جولیا نے حیرت سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا اور پھر کرنل اوشان اور نینسی کو میڈیکل ایڈ دیتے ہوئے اس نے جولیا کو آپریٹنگ سسٹم والی ساری بات بتا

دی۔

''یہ تو قسمت کی بات ہے کہ پہلی ہی ضرب کارگر ثابت ہو جائے''...... جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ لیکن اگر زاویہ اور ضرب درست انداز میں لگائی جائے تو نتائج نوے فیصد درست ہی نکلتے ہیں۔ ویسے اب ہمیں اس بارے میں باقاعدہ مشقیں کرنا ہوں گی کیونکہ اب زیادہ تر ریموٹ کنٹرولڈ کرسیاں استعمال کی جا رہی ہیں اور انہیں ہر لحاظ سے ناقابل تسخیر سمجھا اور مانا جاتا ہے''...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ضروری مرہم پٹی کے بعد عمران نے ان دونوں کو طاقت کے انجکشن لگائے تاکہ پوچھ گچھ سے پہلے وہ دونوں ہلاک نہ ہو جائیں اور پھر جولیا کی مدد سے اس نے ان دونوں کو اٹھا کر راڈز والی کرسیوں میں جکڑ دیا۔

''اب ان سے کیا پوچھنا ہے''...... جولیا نے پوچھا۔

''نینسی نے خصوصی طور پر ریڈ سٹائن بلڈنگ کا نام لیا تھا۔ اس سے پتہ کیا جا سکتا ہے کہ ریڈ سٹائن بلڈنگ کس اہمیت کی حامل ہے۔ وہاں واقعی کرنل بلیک کا عمل دخل ہے یا ہم بلا وجہ اس عمارت میں جانے کے لئے وقت برباد کر رہے ہیں۔ کچھ تو معلوم ہو گا اس سے''...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے چند لمحے توقف کیا اور پھر اس نے کرنل اوشان کا ناک اور منہ

بند کر دیا جبکہ نینسی کے ساتھ یہی کارروائی جولیا نے دوہرائی اور جب ان کے جسموں میں حرکت کے آثار نمودار ہوئے تو دونوں نے ہاتھ ہٹا لئے۔ ان دونوں کے جسموں میں حرکت ہوتے دیکھ کر عمران نے نیچے گری ہوئی کرسیاں سیدھی کیں اور اطمینان سے ان میں سے ایک پر بیٹھ گیا۔

"تم ان سے پوچھ گچھ کرو۔ میں باہر پہرہ دیتی ہوں۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی اچانک یہاں پہنچ جائے"...... جولیا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور جولیا مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ چند لمحوں بعد ہی کرنل اوشان اور نینسی کو ہوش آ گیا۔ وہ ہوش میں آتے ہی اس طرح کراہنے لگے جیسے وہ بے حد تکلیف محسوس کر رہے ہوں۔ جلد ہی وہ پوری طرح سے ہوش میں آ گئے اور پھر ہوش میں آتے ہی ان کی نظریں سامنے بیٹھے ہوئے عمران پر جم گئیں۔

"ابھی تو میں نے تم دونوں کی بینڈیج کر دی ہے اور طاقت کے انجکشن بھی لگا دیئے ہیں پھر بھی تم کراہ رہے ہو"...... عمران نے کہا۔

"تت تت۔ تم تم۔ کیا تم واقعی عمران ہو۔ مم مم۔ مگر یہ راڈز کیسے کھل گئے۔ تم نے ان راڈز کو کیسے کھول لیا۔ یہ ریموٹ کنٹرولڈ ہیں۔ یہ تو کھل ہی نہیں سکتے تھے"...... کرنل اوشان نے تھرتھراتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کا رنگ اُڑا ہوا تھا اور وہ خوف بھری

نظروں سے عمران کی جانب دیکھ رہا تھا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے ابھی تک اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو کہ عمران اس طرح راڈز والی کرسی سے آزاد ہو سکتا ہے۔ نینسی کے چہرے پر بھی انتہائی حیرت اور خوف کے تاثرات نمایاں تھے۔

"سائنسی ایجادات کو لوگ ناقابل تسخیر سمجھ لیتے ہیں حالانکہ سائنسی کلیوں کے تحت وہ اگر ناقابل تسخیر ہوتی ہیں تو دوسرے سائنسی کلیوں کے تحت وہ قابل تسخیر ہو جاتی ہیں۔ بہرحال تم دونوں کی حیرت میں دور کر دیتا ہوں کہ میں راڈز والی کرسی سے آزاد کیسے ہوا تھا"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے انہیں بھی وہ سب کچھ بتا دیا جو اس نے جولیا کو بتایا تھا۔

"تم جادوگر ہو۔ واقعی بہت بڑے جادوگر"...... کرنل اوشان نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"لیکن تمہارا میک اپ واش کیوں نہیں ہوا تھا حالانکہ میں میک اپ ایکسپرٹ ہوں اور کسی بھی میک اپ کو واش کر سکتی ہوں"۔ نینسی نے کہا۔

"پھر وہی غلطی۔ تم ہر بات کو حرف آخر کیوں سمجھ لیتے ہو۔ میں نے جو میک اپ کیا ہے یہ میری اپنی ایجاد ہے اور میک اپ کا سامان عام جڑی بوٹیوں سے بنایا گیا ہے۔ تمہارے اس جدید ترین میک اپ واشر بنانے والوں کو یہ علم ہی نہیں کہ ہربل میک اپ کیا ہوتا ہے اور اسے کس طرح سے واش کیا جا سکتا ہے۔ بس اتنی سی

بات ہے اگر تمہاری سمجھ میں آ گئی ہو تو اب ہم اصل بات پر آ جائیں''...... عمران نے کہا۔

''اصل بات۔ کیا مطلب۔ کون سی اصل بات''...... کرنل اوشان نے چونکتے ہوئے کہا۔

''میرے سامنے زیادہ اوور ایکٹنگ نہ کرو کرنل اوشان۔ تم کیا سمجھتے ہو میں نے تمہیں پہچانا نہیں ہے''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''اوہ۔ تو تمہیں پتہ چل گیا''...... کرنل اوشان نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

''ہاں''...... عمران نے کہا۔

''اب میں کیا کہوں''...... کرنل اوشان نے کہا۔

''وعدے کی پاسداری کیوں نہیں کی''...... عمران نے کہا۔

''میں مجبور تھا۔ چیف سیکرٹری نے میرا ناطقہ بند کر رکھا تھا۔ انہیں اس بات کا یقین ہی نہیں تھا کہ میں نے تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ اس بار چیف سیکرٹری کا حکم تھا کہ تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو ہر صورت میں ٹریس کروں۔ ہلاک کروں اور پھر ثبوت کے طور پر تمہاری لاشیں اس کے سامنے پیش کروں۔ اس نے مجھے دو دن کا وقت دیا ہے۔ ساتھ ہی اس نے کہا تھا کہ اگر میں ناکام ہو گیا تو وہ مجھے جبری رخصت پر بھیج دے گا''...... کرنل اوشان نے کہا۔

''پھر بھی تمہیں اپنا وعدہ نبھانا چاہئے تھا۔ خیر چھوڑو۔ ویسے بھی کہتے ہیں کہ وہ وعدہ ہی کیا جو وفا ہو جائے۔ تم نے اسی پر عمل کیا ہے اور اب میں بھی ہر قسم کے وعدے سے آزاد ہوں۔ اس لئے اس بار میں شاید ہی تم سے کوئی رعایت کر سکوں''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''میں جانتا ہوں۔ اس بار تم مجھے زندہ نہیں چھوڑو گے''۔ کرنل اوشان نے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

''میں نے کرنل بلیک سے ملنا ہے اور مجھے اس کا پتہ چاہئے''۔ عمران نے کہا۔

''میں تو کیا اس کے بارے میں کوئی بھی نہیں جانتا''...... کرنل اوشان نے کہا۔ عمران جو اس کی طرف غور سے دیکھ رہا تھا اس کے چہرے پر ابھرنے والے تاثرات دیکھ کر وہ سمجھ گیا کہ کرنل اوشان جھوٹ بول رہا ہے۔

''دیکھو کرنل اوشان۔ میں دوسروں پر اور خاص طور پر تم جیسے فوجی افسروں پر تشدد کرنے سے گریز کرتا ہوں لیکن مجھے جھوٹ بولنے والوں سے نفرت ہے۔ اس لئے بہتر ہے کہ تم خود ہی مجھے بتا دو ورنہ میں تشدد سے بھی تم سے اگلوا سکتا ہوں اور مائنڈ ریڈنگ سے بھی ایسا ہو سکتا ہے''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''تشدد ہم پر بے کار ہو گا جیسے تم پر اور رہی بات مائنڈ ریڈنگ کی تو تمہارا یہ حربہ بھی بے کار ہو گا۔ تم یقیناً جانتے ہو کہ کہ ماسٹر

مائنڈ کے ذہنوں کو اس معاملے میں بلینک کر دیا جاتا ہے اگر تم نے ہماری مائنڈ ریڈنگ کرنے کی کوشش کی تو ہمارے مائنڈ بلینک ہو جائیں گے اور تم ہم سے ہمارا اصل نام تک نہ پوچھ سکو گے۔ تم ہمیں آسانی سے ہلاک تو کر سکتے ہو لیکن ہم سے ہماری مرضی کے بغیر کچھ پوچھ نہیں سکتے“...... نینسی نے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا۔

”تم صرف اتنا بتا دو کہ تمہیں اور نینسی کو اس بارے میں علم ہے۔ تم میں سے فاسٹ فائٹرز کے ہیڈ کوارٹر یا کرنل بلیک کے بارے میں کون جانتا ہے۔ اس کے بعد تم میری طرف سے فارغ ہو گے کیونکہ میں سچ بولنے والوں کی قدر کرتا ہوں“...... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ ہم دونوں ہی کرنل بلیک کو جانتے ہیں اور ہم ہیڈ کوارٹر بھی جاتے رہتے ہیں“...... کرنل اوشان نے کہا۔

”یہ آپ کیا کر رہے ہیں سر۔ یہ بات کیوں بتا رہے ہیں اسے“...... نینسی نے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ تم بھی سب جانتی ہو“...... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ اب مجھے بھی کچھ چھپانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں بھی جانتی ہوں لیکن یہ بات بھی درست ہے کہ تم ہم سے زبردستی کچھ اگلوا نہیں سکتے چاہے تم ہمیں ہلاک کر دو“...... نینسی نے سخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”مجھے بھی معلوم ہو گیا ہے کہ فاسٹ فائٹرز کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ ہیڈ کوارٹر ریڈ سٹائن بلڈنگ میں ہے اور کرنل بلیک بھی وہیں ہے۔ میں صرف تم دونوں سے اس بات کو کنفرم کرنا چاہتا تھا“۔ عمران نے کہا تو نینسی بے اختیار ہنس پڑی۔

”کیا مطلب۔ اس میں ہنسنے والی کون سی بات ہے“...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میں تمہاری حماقت پر ہنس رہی ہوں“...... نینسی نے کہا۔

”کیسی حماقت“...... عمران نے چونک کر کہا۔

”ریڈ سٹائن بلڈنگ میں فاسٹ فائٹرز کا کوئی ہیڈ کوارٹر نہیں ہے۔ وہ رہائشی عمارت ہے۔ وہاں کرنل بلیک کا فلیٹ ہوا کرتا تھا لیکن اب اس فلیٹ کو بھی وہ چھوڑ کر جا چکا ہے۔ چیف سیکرٹری کی طرف سے اسے سختی سے ہدایات ملی تھیں کہ وہ فوری طور پر فلیٹ چھوڑ دے اور ایف ایف ہیڈ کوارٹر منتقل ہو جائے۔ اب وہ ایف ایف ہیڈ کوارٹر میں ہی رہتا ہے“...... نینسی نے کہا تو عمران نے محسوس کیا کہ وہ جھوٹ نہیں بول رہی۔

”ٹھیک ہے۔ اب تم بتاؤ گی کہ ہیڈ کوارٹر کہاں ہے“...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

”تم جس طرح کا چاہے تشدد کر لو یا جس طرح سے چاہے مائنڈ ریڈنگ کر لو لیکن تم میری زبان نہ کھلوا سکو گے“...... نینسی نے کہا۔

''دیکھتے ہیں کہ تم میں کتنی قوت برداشت ہے۔ تم سوچ لو میں ابھی کچھ دیر میں واپس آتا ہوں''...... عمران نے کہا اور اٹھ کر تیز تیز چلتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ریموٹ کنٹرول اس کی جیب میں تھا اور وہ کرنل اوشان اور نینسی کے جوتے چیک کر چکا تھا اور اسے معلوم تھا کہ ان میں کوئی چھری نہیں ہے جس کی مدد سے وہ اس کی تکنیک استعمال کر کے راڈز والی کرسیوں سے خود کو آزاد کرا سکیں۔

''کیا ہوا۔ تم باہر کیوں آ گئے ہو''...... باہر راہداری میں موجود جولیا نے اسے باہر آتے دیکھ کر تیزی سے اس کے قریب آ کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''اندر زبان نہ کھولنے کا مقابلہ ہو رہا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سائیڈ میں موجود ایک کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے کمرے میں داخل ہو کر بیڈ پر پڑی چادر کی سلائی کو ناخن میں موجود بلیڈ کو باہر نکال کر اس انداز میں کاٹ دیا کہ سلائی کا دھاگہ کھینچ کر نکال سکے۔ اور چند لمحوں بعد اس کے ہاتھ میں مضبوط دھاگے کا ایک لمبا ٹکڑا موجود تھا۔ دھاگہ لے کر وہ اس کمرے میں موجود واش روم کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا حیرت سے اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔

''یہ تم کیا کرتے پھر رہے ہو''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''خود دیکھ لینا''...... عمران نے کہا اور پھر واش روم میں داخل ہو کر اس نے پانی کی نکاسی کے ہول پر لگا ہوا پلاسٹک کا ڈھکن ہٹایا اور پھر جھک کر وہ اس سوراخ کو دیکھنے لگا اور پھر گول سوراخ کی دیوار سے چمٹے ہوئے ایک چھوٹے سے کن کھجورے کو دیکھ کر اس کی آنکھوں میں چمک سی آ گئی۔ اس نے دھاگے کے ایک سرے کو اس انداز میں موڑ کر گانٹھ لگا دی کہ ایک جھٹکا دینے سے کن کھجورا اس میں پھنس جائے اور پھر اس نے دھاگے کے اس مڑے ہوئے سرے کو نیچے اس کن کھجورے کی دم سے لگا کر اس طرح آگے کی طرف کیا کہ دھاگے کا مڑا ہوا سرا کن کھجورے کی دم سے گزر گیا اور پھر عمران نے جیسے ہی دھاگے کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو کن کھجورے کی دم کے گرد گانٹھ لگ گئی۔ کن کھجورے نے آگے کی طرف بھاگنا چاہا لیکن عمران دھاگے کا دوسرا سرا پکڑ کر کھڑا ہو گیا۔ یہ غلیظ کن کھجورا تھا جو دھاگے کے سرے سے لٹکنے لگا۔ کن کھجورا بری طرح سے کلبلا رہا تھا۔ عمران نے دھاگے میں بندھے ہوئے اس کن کھجورے کو اپنے عقب کی طرف کیا اور پھر وہ اس کمرے سے نکل کر ٹارچنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا، عمران کو وہیں چھوڑ کر باہر نکل گئی تھی۔ اس نے عمران کو کن کھجورا پکڑتے اور ٹارچنگ روم کی طرف لے جاتے نہ دیکھا تھا وہ شاید کسی اور طرف چیکنگ کے لئے چلی گئی تھی۔

عمران جب ٹارچنگ روم میں داخل ہوا تو کرنل اوشان اور نینسی

ایک دوسرے سے باتیں کر رہے تھے۔ عمران کو اندر آتے دیکھ کر وہ یکلخت خاموش ہو گئے۔

"میں اس لئے خود ہی باہر چلا گیا تھا تاکہ تم میری عدم موجودگی میں ایک دوسرے سے صلاح مشورہ کر سکو یا پھر ان راڈز والی کرسیوں سے آزاد ہو کر بھاگ جاؤ۔ لیکن افسوس کہ بھاگنا تو دور تم خود کو ان راڈز والی کرسیوں سے آزاد بھی نہ کرا سکے ہو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس کا دایاں ہاتھ اس کے عقب میں تھا کیونکہ اس ہاتھ میں اس نے وہ دھاگہ پکڑ رکھا تھا جس کے سرے سے کن کھجورا بندھا ہوا تھا۔

"میں نے کوشش کی تھی لیکن......" کرنل اوشان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ فقرہ ادھورا چھوڑ کر خاموش ہو گیا۔ عمران سر ہلاتا ہوا نینسی کی طرف بڑھا۔

"ہاں تو مس نینسی۔ پھر کیا سوچا تم نے"...... عمران نے نینسی کے قریب جا کر اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سوچنا کیا ہے۔ میں تمہیں جواب دے چکی ہوں۔ تم مجھے ہلاک تو کر سکتے ہو لیکن مجھ سے کچھ اگلوانا تمہارے بس کی بات نہیں ہے"...... نینسی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تم نینسی سے کچھ حاصل نہ کر سکو گے"...... کرنل اوشان نے کہا۔

"میں نینسی سے کچھ حاصل کرنے نہیں بلکہ اسے کچھ دینے جا رہا

ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ ٹھیک ہے عمران کہ تم نے کرنل صاحب کو زندہ چھوڑ کر ہم پر احسان کیا تھا لیکن میں اپنی تنظیم سے غداری نہیں کر سکتی اس لئے تم مجھ پر جس قدر چاہئے تشدد کر لو۔ تمہیں بہرحال ناکامی ہو گی"۔ نینسی نے بڑے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اگر میں تمہاری مائنڈ ریڈنگ کر لوں پھر"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کرنل اوشان نے تمہیں بتایا ہے کہ میں میرا مائنڈ ریڈ نہیں کیا جا سکتا ہے۔ اس کے لئے مجھے بھی خصوصی تربیت دی گئی ہے۔ جیسے ہی تم کوشش کرو گے میرا ذہن خود بخود بلینک ہو جائے گا"۔ نینسی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا تمہیں معلوم ہے کہ بلینک مائنڈ کو اوپن مائنڈ کرنے کا بھی ایک طریقہ موجود ہے اور وہ بھی صرف خواتین کے لئے"۔ عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ ایک دوسرے سے گپ شپ کر رہے ہوں۔

"اوپن مائنڈ۔ کیا مطلب۔ تم ہمارے ساتھ کیا کھیل کھیلنے کی کوشش کر رہے ہو"...... نینسی نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"دیکھو نینسی۔ آخری بار کہہ رہا ہوں کہ کرنل بلیک اور فاسٹ فائٹرز کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں سب کچھ بتا دو ورنہ تمہیں بتانا

تو بہرحال پڑے گا۔ چاہے تم مائنڈ اوپن رکھو یا بلینک کرو۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا''...... عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر اور لہجے میں ایسی سنجیدگی تھی جیسے زندگی میں کبھی مسکراہٹ اس کے چہرے پر نہ ابھری ہو۔

''میں نے کہا ہے کہ میں تنظیم سے غداری نہیں کر سکتی۔ تم سے جو ہوسکتا ہے کرلو''...... نینسی نے بڑے چیلنج بھرے لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ یہ دیکھو۔ یہ کیا ہے''...... عمران نے یکلخت اپنی پشت پر موجود ہاتھ آگے کرتے ہوئے کہا۔ اس کے ہاتھ میں دھاگے سے بندھا ہوا انتہائی مکروہ کن کھجورا فضا میں کلبلا رہا تھا۔ اس نے اس کلبلاتے ہوئے کن کھجورے کو نینسی کے چہرے کے سامنے کر دیا۔ اسے دیکھتے ہی نینسی نے بوکھلا کر اپنا سر پیچھے کرلیا اور اس کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔

''ہٹاؤ۔ ہٹاؤ اسے۔ یہ کیا ہے۔ ہٹاؤ اسے''...... نینسی نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔ اس نے اپنی آنکھیں سختی سے بند کر لی تھیں۔ اس کے چہرے پر کراہت کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

''تم نے آنکھیں تو بند کر لی ہیں لیکن تم اسے اپنے جسم پر رینگنے سے باز نہیں رکھ سکتی۔ میں اسے تمہاری شرٹ کے اندر چھوڑ رہا ہوں اور یہ تمہاری پشت پر اطمینان سے رینگے گا اور پھر جب اس نے اپنی نوکیلی ٹانگیں تمہارے نازک جسم میں گاڑنی شروع کیں تو یہ ساتھ ہی تمہارے جسم میں ایسا زہر چھوڑنا شروع کر دے گا

جس سے تمہاری یہ خوبصورتی بدصورتی میں بدل جائے گی کہ تم خود بھی اپنی شکل آئینے میں دیکھو گی تو ڈر جاؤ گی''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر نینسی کے کالروں میں انگلی ڈال کر اسے اس انداز میں کھنچا جیسے کوئی چیز کالر کے اندر ڈالنے جا رہا ہو۔ نینسی کے پورے جسم نے یکلخت جھٹکے کھانے شروع کر دیئے۔ وہ اب ہذیانی انداز میں چیخنے لگی تھی جیسے اسے اس تصور سے ہی گھن آ رہی ہو کہ یہ مکروہ کن کھجورا اس کی پشت پر رینگے گا۔

''نینسی۔ کیوں ڈر رہی ہو۔ مت چیخو۔ اس چھوٹے سے کن کھجورے سے کیا ہو گا''...... کرنل اوشان نے چیخ کر کہا۔

''بولو نینسی۔ جلدی بولو۔ میں صرف پانچ تک گنوں گا اور پھر یہ کن کھجورا تمہارے جسم پر رینگ رہا ہو گا۔ بولو۔ ایک۔ دو''۔ عمران نے گنتی شروع کر دی۔

''میں بتاتی ہوں۔ دور ہٹ جاؤ۔ میں بتاتی ہوں۔ میں اسے برداشت نہیں کر سکتی۔ یہ ناقابل برداشت ہے''...... نینسی نے چیختے ہوئے کہا تو عمران ایک قدم پیچھے ہٹ گیا۔

''بتاؤ ورنہ''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔ نینسی کا جسم ابھی تک جھٹکے کھا رہا تھا۔ پھر اس نے اپنی مندھی ہوئی آنکھیں کھولیں تو عمران نے ایک بار پھر ہاتھ آگے کر دیا۔

''ہٹاؤ۔ اسے ہٹاؤ۔ میں بتا رہی ہوں۔ ہٹاؤ۔ فارگاڈ سیک میں

اسے اور برداشت نہیں کر سکتی ہٹاؤ“...... نینسی نے ایک بار پھر آنکھیں بند کرتے ہوئے چیخ کر کہا۔

”تم بتا نہیں رہی بلکہ وقت ضائع کر رہی ہو۔ لو بھگتو“۔ عمران نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا اور آگے بڑھنے لگا۔

”ریڈ سٹائن بلڈنگ۔ میں سچ کہہ رہی ہوں۔ میں سچ کہہ رہی ہوں“...... نینسی نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا تو عمران نے ساتھ والی کرسی پر بیٹھے ہوئے کرنل اوشان کی طرف دیکھا۔

”یہ۔ یہ غلط کہہ رہی ہے۔ یہ غلط کہہ رہی ہے۔ جھوٹ بول رہی ہو“...... کرنل اوشان نے بے اختیار لہجے میں کہا تو عمران ہنس پڑا۔

”اگر یہ جھوٹ بول رہی ہے تو تمہیں تردید کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ تمہاری تردید بتا رہی ہے کہ یہ سچ بول رہی ہے اور مجھے تو پہلے سے یہ معلوم تھا اس لئے میں صرف کنفرم کرنا چاہتا تھا“...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ نینسی اس قدر کمزور دل ہو سکتی ہے کہ ایک حقیر سے کن کھجورے کی وجہ سے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بتا دے گی“...... اس بار کرنل اوشان نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”یہ۔ یہ ناقابل برداشت تھا۔ میں اسے برداشت نہیں کر سکتی تھی“...... نینسی نے جواب دیا تو عمران نے دھاگے میں موجود کن کھجورے کو فرش پر ڈالا اور پھر جوتے سے اسے رگڑ دیا اور نینسی کے چہرے پر یکلخت اطمینان کے تاثرات تیزی سے پھیلتے چلے

گئے۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے ٹنوں بوجھ اس کے سر سے اتار دیا گیا ہو۔

”اوہ گاڈ۔ اس قدر غلیظ کن کھجورا......“ نینسی نے جھٹکا کھا کر بولتے ہوئے کہا۔

”تم ہماری توقع سے کہیں زیادہ ہوشیار آدمی ہو۔ تم نے جس طرح نینسی کو بے بس کیا ہے میں اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ اب تم کیا چاہتے ہو“...... کرنل اوشان نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”سنو کرنل اوشان۔ مجھے تمہاری اور نینسی کی موت یا زندگی سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ تم نے اب تک محسوس کر لیا ہو گا کہ میں نہ تم پر تشدد کرنا چاہتا ہوں اور نہ ہی تمہیں ہلاک کرنا چاہتا ہوں۔ میرا ٹارگٹ فاسٹ فائٹرز کا ہیڈ کوارٹر ہے اور مجھے اسے ہر صورت میں تباہ کرنا ہے اور بس۔ اب اگر تم اس کام میں میری مدد کر سکتے ہو تو میرا وعدہ کہ تمہیں پہلے کی طرح اس بار پھر زندہ چھوڑ دوں گا لیکن اگر تم میری مدد نہیں کر سکتے تو پھر تمہیں ہلاک ہونا ہو گا“...... عمران نے کہا۔

”ہمارا اب کرنل بلیک سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ اس لئے ہم تمہاری مدد کیسے کر سکتے ہیں“...... کرنل اوشان نے جواب دیا۔ نینسی اب آنکھیں بند کئے بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کا چہرہ بری طرح لٹکا ہوا تھا۔ شاید اب اس پر افسوس کا دورہ پڑا تھا کہ اس نے ہیڈ کوارٹر

کے بارے میں کیوں بتا دیا تھا۔ عمران نے انسانی نفسیات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے نینسی کو بولنے پر مجبور کر دیا تھا۔

"تم کرنل بلیک سے فون پر اس انداز میں بات کرو کہ وہ اس بارے میں کوئی اشارہ دے سکے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے"...... کرنل اوشان نے جلدی سے کہا اور عمران اس کی آنکھوں میں ابھر آنے والی چمک دیکھ کر بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ وہ اس اچانک پیدا ہونے والی چمک سے ہی سمجھ گیا تھا کہ کرنل اوشان کے ذہن میں کیا خیال آیا ہے اور اس نے کیوں بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اس کی بات مان لی ہے۔ اسے معلوم تھا کہ کرنل اوشان نے سوچا تھا کہ وہ کرنل بلیک سے بات کرتے ہوئے اپنے اور نینسی کے بارے میں کوئی ایسا اشارہ کر دے گا کہ کرنل بلیک فوری اقدام کر کے نہ صرف انہیں چھڑا لے گا بلکہ عمران اور جولیا کو بھی کور کرا لے گا۔

"تمہاری آنکھوں میں ابھر آنے والی چمک سے میں تمہارے ذہن میں آنے والے خیال کو سمجھ گیا ہوں لیکن یہ بات ذہن میں رکھ لینا کہ تمہارے کوڈ اشارے کے بعد اسے بہرحال یہاں تک پہنچنے میں وقت لگے گا لیکن میرے مشین پسٹل سے گولیوں کو تمہارے اور نینسی کے جسم میں داخل ہونے میں اس سے کم وقت لگے گا"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔ میں ایسا کوئی اشارہ کر کے اپنے

آپ کو ہلاکت میں نہیں ڈالنا چاہتا"...... کرنل اوشان نے کہا تو عمران نے ایک سائیڈ پر موجود فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"نمبر بتاؤ"...... عمران نے کہا تو کرنل اوشان نے فون نمبر بتا دیا تو عمران نے رسیور واپس کریڈل پر رکھ دیا۔

"نمبر تو مجھے بھی معلوم تھا اور اسی نمبر کی مدد سے میں نے ہیڈ کوارٹر کا پتہ تلاش کیا ہے۔ میں صرف تمہارے منہ سے کنفرم کرانا چاہتا تھا تاکہ معلوم ہو سکے کہ تم سچ بول رہے ہو یا نہیں اور چونکہ تم نے سچ بول دیا ہے اس لئے اب میں تمہیں ہلاک نہیں کروں گا۔ البتہ میں تمہیں راڈز سے بھی نجات نہیں دلاؤں گا۔ اب یہ تمہاری قسمت کہ کوئی آ کر تمہیں آزاد کر دے یا دوسری صورت میں تم انہی کرسیوں پر بھوک پیاس سے ہلاک ہو جاؤ۔ ویسے کوشش کرو تو تم ان کرسیوں سے نجات بھی حاصل کر سکتے ہو"...... عمران نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ ہمیں آزاد کر دو یا گولی مار دو۔ اس طرح ایڑیاں رگڑ کر مرنا ہمیں قبول نہیں"...... دونوں نے چیخ چیخ کر کہا لیکن عمران ان سنی کرتا ہوا کمرے سے باہر آ گیا اور اس نے اپنے عقب میں دروازہ بھی بند کر دیا۔ اسی لمحے جولیا ایک سائیڈ سے اس طرف آ گئی۔

"کیا ہوا۔ کنفرمیشن ہو گئی"...... جولیا نے پوچھا۔

"ہاں"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے تفصیل بتا دی۔

”تمہیں نجانے عورتوں کی مخصوص نفسیات کس نے پڑھائی ہے۔ ایسے حربے استعمال کرتے ہو کہ جیسے ساری عمر تم عورتوں کو ہی پڑھتے رہے ہو“...... جولیا نے کہا۔

”عورتوں کو پڑھنے کی کیا ضرورت ہے۔ وہ خود ہی دوسروں کو اپنے بارے میں پڑھاتی رہتی ہیں“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ان دونوں کا کیا کیا“...... جولیا نے دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

”دونوں کا تعلق فوج سے ہے اس لئے انہیں زندہ چھوڑ دیا ہے۔ اگر راڈز سے نجات حاصل کر سکے تو بچ جائیں گے ورنہ انہی کرسیوں پر ایڑیاں رگڑ رگڑ کر ہلاک ہو جائیں گے“...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ یہ ظلم ہے۔ یا تو انہیں بے ہوش کر کے آزاد چھوڑ دو تاکہ ہوش میں آ کر زندہ رہ سکیں یا پھر انہیں ہلاک کر دو“...... جولیا نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”اس بارے میں تم خود فیصلہ کرو۔ میں نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ میں انہیں ہلاک نہیں کروں گا“...... عمران نے کہا۔

”تم نے کیوں وعدہ کر لیا۔ تم نے تو کن کھجورا دکھا کر نینسی سے ایڈریس معلوم کیا ہے۔ تم دراصل نینسی کو زندہ رکھنا چاہتے ہو“۔ جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑی اور دوسرے

لمحے دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گئی اور چند لمحوں بعد اندر سے فائرنگ کی آوازوں کے ساتھ ساتھ انسانی چیخوں کی آوازیں بھی سنائی دیں تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”آؤ۔ میں نے ان دونوں کو اس لئے ختم کر دیا ہے کہ ان دونوں نے ہمیں ہر صورت میں ہلاک کر دینا تھا اس لئے ان کے ساتھ نرمی اپنے ساتھ ظلم ہے“...... جولیا نے واپس آ کر کہا تو عمران نے اس طرح اثبات میں سر ہلا دیا جیسے مجبوری کے عالم میں ایسا کر رہا ہو۔

کرنل بلیک اپنے ہیڈ کوارٹر میں بنے ہوئے مخصوص آفس میں بیٹھا ایک فائل کے مطالعہ میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ کرنل بلیک نے گھنٹی کی آواز سن کر سر اٹھایا اور ایک لمحے کے لئے فون کو دیکھنے کے بعد اس نے ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل بلیک نے کہا۔

"ایمرجنسی پوائنٹ سے جیکسن کی کال ہے جناب"...... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"جیکسن کی کال۔ کراؤ بات"...... کرنل بلیک نے چونک کر کہا کیونکہ جیکسن کی طرف سے اسے کسی کال کی توقع ہی نہ تھی۔

"ہیلو چیف۔ میں جیکسن بول رہا ہوں۔ ای پوائنٹ سے"۔ جیکسن کی متوحش سی آواز سنائی دی تو کرنل بلیک کے چہرے پر بھی تشویش کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا بات ہے۔ تم اس قدر گھبرائے ہوئے کیوں ہو اور تم اپنے پوائنٹ کی بجائے ای پوائنٹ سے کیوں کال کر رہے ہو"...... کرنل بلیک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چیف۔ میں نے اپنے ایک کام سے ای پوائنٹ کے انچارج میجر ڈیوڈ کو فون کیا تو وہاں سے کسی نے فون اٹنڈ نہ کیا تو میں بے حد حیران ہوا۔ میں نے اپنے ایک آدمی کو وہاں بھیجا تا کہ معلوم ہو سکے کہ ای پوائنٹ بند ہے یا کھلا ہوا ہے۔ میرے اس آدمی نے مجھے اطلاع دی کہ ای پوائنٹ تو کھلا ہوا ہے لیکن وہاں ٹارچنگ روم میں میجر ڈیوڈ کی لاش فرش پر پڑی ہوئی ہے جبکہ ریڈ پاور کے کرنل اوشان اور نینسی دونوں کی لاشیں راڈز والی کرسیوں پر موجود ہیں۔ ان کے جسموں کے گرد راڈز بھی موجود ہیں اور ان تینوں کو گولیاں ماری گئی ہیں۔ مجھے اس رپورٹ پر یقین نہ آیا تو میں خود ای پوائنٹ پہنچ گیا۔ یہاں واقعی یہی پوزیشن ہے"...... جیکسن نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"یہ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"...... کرنل بلیک نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں چیف۔ آپ یہاں خود آ کر چیک کر سکتے ہیں"...... دوسری طرف سے جیکسن نے چیف کے اس طرح چیخنے پر گھبرا کر کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کون ایسا کر سکتا ہے۔ یہ تینوں

تو انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹ ہیں۔ یہ کیسے ممکن ہوسکتا ہے کہ یہ تینوں ہلاک ہو جائیں۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے“...... کرنل بلیک نے ایک بار پھر حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسے تھا جیسے اسے جیکسن کی بات پر یقین نہ آرہا ہو۔

”اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ جو کچھ سامنے ہے میں تو وہی بتا رہا ہوں چیف“...... جیکسن نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

”تم اس وقت ای پوائنٹ پر موجود ہو“...... اس بار کرنل بلیک نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

”یس چیف“...... جیکسن نے جواب دیا۔

”ایمرجنسی پوائنٹ کے نیچے ایک تہہ خانہ ہے۔ کیا تم اسے اوپن کرسکو گے۔ میں تمہیں اس بارے میں تفصیل اور کوڈ بتا دیتا ہوں۔ اس کے اندر باقاعدہ مشینری موجود ہے جس کے ذریعے یہ معلوم کیا جا سکتا ہے کہ کن لوگوں نے یہ کارروائی کی ہے اور ان کے درمیان کیا کیا باتیں ہوئی ہیں“...... کرنل بلیک نے کہا۔

”اوہ۔ پھر تو سب کچھ معلوم ہو جائے گا چیف“...... جیکسن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ غور سے سنو“...... کرنل بلیک نے کہا اور پھر اس نے تہہ خانے کا راستہ، اسے کھولنے اور وہاں ہونے والی ریکارڈنگ چیک کرنے کے بارے میں تفصیل بتانی شروع کر دیا۔

”سمجھ گئے ہو سب کچھ“...... کرنل بلیک نے کہا۔

”یس چیف“...... جیکسن نے جواب دیا۔

”سب کچھ چیک کر کے دوبارہ مجھے کال کرو“...... چیف نے کہا۔

”یس چیف“...... جیکسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل بلیک نے بھی رسیور رکھ دیا۔

”یہ کس نے کیا ہو گا۔ کیا یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کام ہے لیکن وہ لوگ ای پوائنٹ پر کیسے پہنچ گئے۔ اور یہ تینوں کیسے ان کے قابو آ گئے۔ یہ تو انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹ تھے“...... کرنل بلیک نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے اسے یہ خبر سن کر بے حد سخت شاک لگا ہو اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

”یس“...... کرنل بلیک نے رسیور اٹھا کر کہا۔

”جیکسن کی کال ہے چیف“...... دوسری طرف سے پرسنل سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

”کراؤ بات“...... کرنل بلیک نے تیز لہجے میں کہا۔

”ہیلو چیف۔ میں جیکسن بول رہا ہوں ای پوائنٹ سے“۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے جیکسن کی آواز سنائی دی۔

”ہاں۔ کیا رپورٹ ہے“...... کرنل بلیک نے پوچھا۔

”چیف۔ جو کچھ مشین سے معلوم ہوا ہے اس سے پتہ چلا ہے کہ کرنل اوشان اور نینسی ایک مرد اور ایک عورت کو بے ہوش کر

کے کہیں سے یہاں لے آئے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ یہ مرد عمران نامی پاکیشائی ایجنٹ ہے اور یہ عورت اس کی ساتھی ہے۔ پھر ان کے میک اپ واش کئے گئے تو مرد کا میک اپ تو واش نہ ہو سکا البتہ عورت کا میک اپ واش ہو گیا۔ وہ سوئس نژاد عورت تھی۔ اس کے بعد کیا ہوا یہ معلوم نہیں ہو سکا کیونکہ مشین جس بیٹری سے چلتی تھی وہ کسی وجہ سے خراب ہو گئی“...... جیکسن نے کہا۔

”اوہ۔ مجھے ایک بار کرنل اوشان نے بیٹری کے بارے میں رپورٹ دی تھی لیکن پھر اس نے بتایا تھا کہ وہ بیٹری تبدیل کرا لے گا لیکن لگتا ہے کہ یہ کام نہیں ہو سکا۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ تم ان لاشوں کو برقی بھٹی میں ڈال کر راکھ کر دو اور اب تم نے پوائنٹ تھری کی بجائے اسی پوائنٹ کو سنبھالنا ہے۔ اب تم یہاں کے انچارج ہو گے۔ بیٹری بھی تبدیل کرا لینا“...... کرنل بلیک نے کہا۔

”یس چیف“...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل بلیک نے رسیور رکھ دیا لیکن اس کی پیشانی پر کافی شکنیں ابھر آئی تھیں کیونکہ عمران کا نام سامنے آنے پر اس کے ذہن میں خطرے کی گھنٹیاں بجنے لگ گئی تھیں۔ اس کا مطلب تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اب فاسٹ فائٹرز کے مین ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بھی جان چکی ہے اور اسے یہ تو معلوم نہیں تھا کہ کرنل اوشان اور نینسی نے انہیں کیسے ٹریس کیا تھا لیکن ان دونوں کے کرسیوں پر جکڑے ہونے اور گولیوں سے ہلاک ہونے کا ایک ہی مطلب نکلتا تھا کہ عمران اور

اس کی ساتھی عورت نے یقیناً کرنل اوشان اور نینسی سے پوچھ گچھ کرنے کی کوشش کی ہو گی لیکن اسے معلوم تھا کہ ان دونوں نے مائنڈ بلینک کرنے کا عمل سیکھ رکھا ہے اس لئے پاکیشیائی ان سے کسی طرح بھی کچھ معلوم نہ کر سکے ہوں گے اور انہوں نے انہیں گولیاں مار کر ہلاک کر دیا لیکن اب اسے ان لوگوں کو تلاش کرنا تھا اور وہ بیٹھا سوچ رہا تھا کہ وہ کیسے انہیں تلاش کرے کہ اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا اور وہ چونک پڑا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور فون سیٹ کے نیچے موجود ایک بٹن پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”جیفرسن بول رہا ہوں“...... رابطہ ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”کرنل بلیک بول رہا ہوں جیفرسن“...... کرنل بلیک نے کہا۔

”اوہ آپ۔ بڑے عرصے بعد کال کی ہے آپ نے“...... جیفرسن نے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ مصروفیات کی وجہ سے بات نہیں ہو سکی۔ ان دنوں میں ایک اہم معاملے میں پھنسا ہوا ہوں۔ اس کے حل کے لئے مجھے تمہاری مدد کی ضرورت ہے“...... کرنل بلیک نے کہا۔

”میں ہر خدمت کے لئے حاضر ہوں کرنل بلیک“...... جیفرسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تم بلیک ایجنسی میں ایشیائی ڈیسک پر کام کرتے رہے ہو اس لئے تم یقیناً پاکیشیائی ایجنٹ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں جانتے ہو گے“...... کرنل بلیک نے کہا۔

”صرف عمران کے بارے میں جانتا ہوں۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں کوئی نہیں جانتا لیکن آپ کا کیا مسئلہ ہے۔ کیا آپ کا ٹکراؤ عمران سے ہو گیا ہے“...... جیفرسن نے کہا۔

”ہاں۔ وہ یہاں ہمارے خلاف کام کرنے پہنچا ہوا ہے اور اس نے ہمارے بہت سے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کے ساتھ ساتھ ہمارا ایف ایف ٹو ہیڈ کوارٹر بھی تباہ کر دیا ہے اور اب اطلاع ملی ہے کہ اس نے ریڈ پاور کے چیف کرنل اوشان اور اس کی پرسنل سیکرٹری جو ریڈ پاور کی سپر ایجنٹ بھی تھی اور ریڈ پاور کے نمبر ٹو میجر ڈیوڈ کو بھی ہلاک کر دیا ہے۔ مجھے اب اسے ٹریس کرنا ہے اور اس کام میں مجھے تمہاری مدد کی ضرورت ہے“...... کرنل بلیک نے کہا۔

”اگر وہ یہاں پہنچ چکا ہے اور آپ کے خلاف کام بھی کر رہا اور وہ آپ کے سیکنڈ ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنے کے ساتھ ساتھ آپ کے متعدد ساتھیوں کو بھی ہلاک کر چکا ہے تو آپ کا اس سے ٹکراؤ بہت جلد ہو سکتا ہے۔ اسے تلاش کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے“...... جیفرسن نے کہا۔

”مجھ تک وہ کسی صورت نہیں پہنچ سکتا۔ یہ بات تو طے ہے“...... کرنل بلیک نے بااعتماد لہجے میں کہا۔

”کیا ریڈ پاور کے چیف کو تمہارے بارے میں تفصیلات کا علم تھا“...... جیفرسن نے پوچھا۔

”ہاں۔ لیکن مجھے سو فیصد یقین ہے کہ وہ اس سے کچھ معلوم نہ کر سکے ہوں گے اور ہاں کرنل اوشان اور اس کی پرسنل سیکرٹری نینسی کو میرے پرانے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات تھیں جو شہر میں حالات پر نظر رکھنے کے لئے عارضی طور پر بنایا گیا تھا۔ وہ اسے ہی ہمارا مین ہیڈ کوارٹر سمجھتے تھے۔ موجودہ مین ہیڈ کوارٹر کے بارے میں انہیں بھی کچھ معلوم نہ تھا۔ ہمارا پرانا ہیڈ کوارٹر ریڈ سٹائن بلڈنگ میں تھا لیکن ہم نے دو روز قبل وہ بلڈنگ خالی کر دی ہے“...... کرنل بلیک نے کہا

”کرنل بلیک۔ جس کا نام عمران ہے وہ عام افراد سے یکسر مختلف آدمی ہے۔ وہ زبان کھلوانے کے ایسے ایسے طریقے جانتا ہے جن کے بارے میں اور کوئی سوچ بھی نہیں سکتا۔ بہرحال میرا مقصد تمہیں خوفزدہ کرنا نہیں ہے بلکہ ہوشیار کرنا ہے۔ ویسے الغاریہ جیسے بڑے شہر میں اسے ٹریس کرنا ناممکن ہے۔ وہ میک اپ کا ماہر بھی ہے اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم اس کے خلاف اپنی توانائیاں ضائع کرنے کی بجائے ایسے انتظامات کراؤ کہ اگر وہ تم تک پہنچے تو تم پر قابو پانے کی بجائے تم اس پر قابو پا لو“...... جیفرسن نے کہا۔

”گڈ آئیڈیا۔ ٹھیک ہے۔ اب ایسے ہی ہو گا۔ تمہارا شکریہ“۔ کرنل بلیک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ اس ہیڈ کوارٹر کے انتظامات ایسے تھے کہ عمران کا یہاں داخل ہونا ہی ناممکن تھا۔ بلکہ وہ جیسے ہی یہاں داخل ہونے کی کوشش کرتا اس کی موت یقینی تھی اس لئے وہ مطمئن تھا کہ عمران لاکھ ہوشیار سہی لیکن اگر وہ یہاں آیا تو کسی صورت زندہ نہ بچ سکے گا۔

ٹیلیفون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھے ہوئے لمبے قد اور چھریرے جسم کے نوجوان نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''جیرالڈ بول رہا ہوں''...... نوجوان نے کرخت لہجے میں کہا۔

''کرنل بلیک بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے کرخت اور انتہائی غراہٹ بھری آواز سنائی دی تو نوجوان یکلخت سیدھا ہو کر بیٹھ گیا اور اس کے چہرے پر قدرے خوف کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

''اوہ۔ یس چیف حکم''...... جیرالڈ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''جیرالڈ۔ تمہیں معلوم ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس نے عرابلس میں موجود فاسٹ فائٹرز کا سیکنڈ ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے فاسٹ فائٹرز کے سیکنڈ چیف انگالا، پھر کرنل اسکاٹ اور پھر سارگ کو بھی ہلاک کر دیا ہے۔ چیف سیکرٹری نے

پاکیشیا سیکرٹ سروس کو روکنے اور انہیں ہلاک کرنے کے لئے ریڈ پاور کو ٹاسک دیا تھا لیکن اب اطلاع ملی ہے کہ ریڈ پاور کا چیف کرنل اوشان اور اس کا نمبر ٹو میجر ڈیوڈ اور ان کے ساتھ کرنل اوشان کی پرسنل سیکرٹری کو بھی ہلاک کر دیا گیا ہے اور ای پوائنٹ پر موجود جیکسن نے بتایا ہے کہ یہ کام عمران اور اس کے ساتھیوں نے کیا ہے“...... دوسری طرف سے کرنل بلیک کی تیز آواز سنائی دی۔

”یس چیف۔ چیف سیکرٹری کی طرف سے بھیجی گئی رپورٹ مجھے مل گئی ہے جس میں ان سب باتوں کا ذکر موجود ہے“...... جیرالڈ نے کہا۔

”اس رپورٹ میں یہ بھی لکھا ہے کہ اب فاسٹ فائٹرز کے تمام ذیلی ہیڈ کوارٹر ختم کر دیئے گئے ہیں۔ عرابلس میں ایف ایف کا اب ایک ہی ہیڈ کوارٹر ہے مین ہیڈ کوارٹر اس کے سوا پورے عرابلس میں کوئی ادارہ ایف ایف کے طور پر کام نہیں کرے گا“...... کرنل بلیک نے کہا۔

”یس چیف“...... جیرالڈ نے کہا۔

”اب اس ہیڈ کوارٹر اور فاسٹ فائٹرز کا نہ تو کوئی سیکنڈ چیف ہے اور نہ ہی اس کا کنٹرول کسی اور حکومتی ارکان کے ہاتھ میں ہے۔ فاسٹ فائٹرز کا تمام انتظامی اور اموری انچارج اور چیف میں ہوں۔ صرف میں“...... کرنل بلیک نے کہا۔

”یس چیف۔ ایسا تو پہلے سے ہی تھا۔ فاسٹ فائٹرز کے کرتا

دھرتا اور اس کے اصل چیف تو آپ ہی تھے لیکن حکومتی ارکان نے ساز باز کر کے فاسٹ فائٹرز کو کئی سیکشنز میں تبدیل کر دیا تھا لیکن سیکنڈ ہیڈ کوارٹر کی تباہی کے بعد تمام سیکشنز ہر لحاظ سے ختم کر دیئے گئے ہیں۔ اب ٹاپ ہیڈ کوارٹر ہی فاسٹ فائٹرز کا مین ہیڈ کوارٹر ہے اور آپ اس کے فل چیف ہیں“...... جیرالڈ نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

”میری چیف سیکرٹری سے بات ہوئی ہے۔ سیکنڈ ہیڈ کوارٹر کی تباہی سے اور خاص طور پر ریڈ پاور کے چیف کرنل اوشان کی ہلاکت سے وہ بے حد نالاں ہیں۔ انہیں علی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس پر شدید غصہ ہے جن کی وجہ سے اعلیٰ حکام کا اربوں ڈالرز کا نقصان ہوا ہے۔ چیف سیکرٹری صاحب کو یقین ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ابھی اس بات کا علم نہیں ہوا ہو گا کہ انہوں نے فاسٹ فائٹرز کا جو ہیڈ کوارٹر تباہ کیا ہے وہ اصل نہیں بلکہ سیکنڈ ہیڈ کوارٹر تھا جبکہ اصل ہیڈ کوارٹر بدستور موجود ہے اور فنکشنل ہے۔ ایک ذیلی ہیڈ کوارٹر کے تباہ ہونے سے نہ تو فاسٹ فائٹرز ختم ہوئے ہیں اور نہ ان کا کام“...... کرنل بلیک نے کہا۔

”یس چیف“...... جیرالڈ نے کہا۔

”چیف سیکرٹری صاحب کو اس بات کا خدشہ ہے کہ اگر عمران اور اس کے ساتھی اس قدر حفاظتی انتظامات اور رکاوٹوں کے باوجود سیکنڈ ہیڈ کوارٹر تک پہنچ سکتے ہیں تو ان سے کوئی بعید نہیں ہے کہ وہ

مین ہیڈ کوارٹر تک بھی پہنچ جائیں اس لئے چیف سیکرٹری صاحب
نے عمران اور اس کے ساتھیوں کا کیس میرے ہینڈ اوور کر دیا ہے۔
چیف سیکرٹری صاحب چاہتے ہیں کہ عمران اور اس کے ساتھی جنہوں
نے سیکنڈ ہیڈ کوارٹر تباہ کیا ہے۔ انہیں کسی بھی صورت میں عرابلس
سے زندہ بچ کر نہیں جانا چاہئے۔ ان کے ساتھ ساتھ گاشوا تنظیم
کے سربراہ عتبہ کو بھی انہوں نے ہر صورت میں ٹریس کر کے اسے
ہلاک کرنے کا ٹاسک مجھے دے دیا ہے۔ فاسٹ فائٹرز میں تمہارا
گروپ ماسٹر گروپ کے طور پر کام کرتا ہے جس میں تمہارے پاس
ماسٹر ایجنٹس موجود ہیں۔ اس لئے فاسٹ فائٹرز کے چیف ہونے
کی حیثیت سے یہ ٹاسک میں تمہیں منتقل کر رہا ہوں۔ تمہیں فوری
طور پر ان ایکشن ہونا ہے اور عمران اور اس کے ساتھیوں کو عرابلس
میں تلاش کر کے انہیں ان کے انجام تک پہنچانا ہے۔ اگر وہ یہ
یقین کر کے کہ انہوں نے فاسٹ فائٹرز کا ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا ہے
اور واپس پاکیشیا چلے گئے ہیں تو تمہیں اپنے گروپ کے ساتھ
پاکیشیا جانا ہو گا اور پاکیشیا میں پہنچ کر عمران اور اس کے ساتھیوں کو
ہلاک کرنا ہو گا۔ تم اپنے گروپ کے ایک حصے کو عرابلس میں عتبہ کی
تلاش پر بھی مامور کر سکتے ہو۔ یہ میرا تمہارے لئے حکم ہے کہ تم
نے ان دونوں ٹاسکس کو ہر صورت میں مکمل کرنا ہے۔ اس کے
لئے میں تمہیں اور تمہارے گروپ کو فری ہینڈ دوں گا بلکہ تم سب کو
ہر وہ مراعات دوں گا جس کی تمہیں ضرورت ہو گی لیکن تمہیں ہر

ممکن طریقے سے یہ دونوں ٹاسک مکمل کرنے ہیں چاہے اس کے
لئے تمہیں اور تمہارے گروپ کو کچھ بھی کیوں نہ کرنا پڑے“۔ کرنل
بلیک نے مسلسل اور تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

”یس چیف۔ اگر آپ ہمیں فری ہینڈ دے دیں تو پھر میں آپ
کو یقین دلاتا ہوں کہ عمران اور اس کے ساتھی چاہے پاکیشیا واپس
چلے جائیں یا دنیا کے کسی بھی حصے میں جا کر کیوں نہ چھپ جائیں
میں انہیں ٹریس کر لوں گا اور ایک بار وہ ٹریس ہو گئے تو پھر انہیں
دنیا کی کوئی طاقت میرے ہاتھوں ہلاک ہونے سے نہ بچا سکے گی
اور رہی عتبہ کی بات تو اس کے لئے میں پہلے بھی آپ سے کئی بار
اجازت مانگ چکا ہوں لیکن آپ سیکنڈ ہیڈ کوارٹر اور انگالا کی وجہ
سے مجھے اس بات کی اجازت ہی نہیں دیتے تھے کہ میں عتبہ کو تلاش
کروں۔ آپ نے یہ کام انگالا پر ہی چھوڑ رکھا تھا۔ اب آپ نے
اجازت دے دی ہے تو میں اپنا ایک گروپ اس کے پیچھے بھی لگا
دیتا ہوں اور میں آپ کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ آپ نے
مجھے جو دو ٹاسک دیئے ہیں۔ میں انہیں جلد سے جلد کامیابی سے
مکمل کر لوں گا“...... جیرالڈ نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اوکے۔ تم اپنے ساتھ کتنے افراد کا گروپ رکھنا چاہتے ہو۔
مجھے ان کے نام بتا دو تاکہ میں ان کے نام پر ریڈ کارڈز جاری کر
سکوں۔ ریڈ کارڈز کی موجودگی میں تم اور تمہارے ساتھی ماسٹر اتھارٹی
کے مالک بن جاؤ گے اور تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی حیثیت

کسی بھی طرح مجھ سے کم نہ ہوگی۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے اور خاص طور پر عتبہ کو تلاش کرنے کے لئے میں تمہیں فل اتھارٹی دیتا ہوں تم جس پر چاہو ہاتھ ڈال سکتے ہو چاہے اس کا تعلق سول انتظامیہ سے ہو یا فوجی انتظامیہ سے۔ چاہے وہ اس ملک کا صدر ہو یا وزیر تم جب چاہو ان کے خلاف حرکت میں آ سکتے ہو“...... کرنل بلیک نے کہا تو ریڈ کارڈز کا سن کر جیرالڈ کی آنکھوں کی چمک کئی گنا بڑھ گئی۔ وہ جانتا تھا کہ ریڈ کارڈز جاری ہو گئے تو وہ عرابلس کے سیاہ و سفید کا مالک بن جائے گا اور اس کے سامنے کوئی سرکاری ایجنسی، سیکرٹ سروس یا محکمہ سر نہ اٹھا سکتا تھا اور وہ جسے چاہے نہ صرف اپنی حراست میں لے کر پوچھ گچھ کر سکتا تھا بلکہ شک کی بنیاد پر اسے گولی بھی مار سکتا تھا۔

جیرالڈ کو عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے اور عتبہ کو تلاش کرنے کا ٹاسک ملنے سے زیادہ ریڈ کارڈز کے ملنے کی خوشی ہو رہی تھی۔ ان ریڈ کارڈز کی بدولت اس کے اختیارات کرنل بلیک کے برابر ہو جاتے تھے۔

”یس چیف۔ میں ابھی اپنی اور اپنے ساتھیوں کی ڈیٹیل آپ تک پہنچا دیتا ہوں۔ آپ ہمیں جلد سے جلد ریڈ کارڈز جاری کر دیں اس کے بعد ہم فوراً حرکت میں آ جائیں گے اور عمران اور اس کے ساتھی اگر ابھی عرابلس میں ہیں تو وہ یہاں سے زندہ بچ کر نہیں جا سکیں گے اور اگر وہ واپس پاکیشیا چلے بھی گئے ہیں تو ہم ان کے

پیچھے جائیں گے اور انہیں ان کے انجام تک پہنچا کر ہی واپس آئیں گے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کے ساتھ ساتھ بہت جلد میں عتبہ کو بھی ٹریس کر کے آپ کی خدمت میں پیش کر دوں گا۔ ماسٹر گروپ آپ کو جلد ہی یہ دونوں خوشخبریاں دے گا“...... جیرالڈ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ٹھیک ہے۔ تم نام بھجواؤ تاکہ میں ریڈ کارڈز جاری کروا سکوں۔ ریڈ کارڈز پر دستخط کرانے میں خود آرمی ہیڈ کوارٹر جاؤں گا اور چیف مارشل کو اس بات پر مجبور کر دوں گا کہ وہ ہر حال میں تم سب کے لئے ریڈ کارڈز پر دستخط کر کے مہر ثبت کر دیں تاکہ تم اپنے ٹاسکس مکمل کر سکو“...... کرنل بلیک نے کہا۔

”یس چیف۔ تھینک یو چیف“...... جیرالڈ نے اسی طرح خوشامدانہ لہجے میں کہا اور دوسری طرف سے کرنل بلیک نے رسیور رکھ دیا۔ جیرالڈ کا چہرہ فرط انبساط سے کھلا جا رہا تھا۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ ابھی کرنل بلیک کے دفتر چلا جائے اور اپنے سامنے اس سے ریڈ کارڈز جاری کروائے اور پھر اس کے ساتھ ہی وہ ریڈ کارڈز پر چیف مارشل سے دستخط کروانے اور مہر ثبت کروانے کے لئے آرمی ہیڈ کوارٹر پہنچ جائے۔ لیکن وہ جانتا تھا کہ چیف اسے کسی بھی صورت میں اپنے ساتھ آرمی ہیڈ کوارٹر نہ لے جائے گا اس لئے اسے انتظار کرنا ہی تھا۔ اس نے فوراً انٹرکام کا بٹن پریس

کیا اور اپنے پرسنل سیکرٹری کو ان افراد کی ایک لسٹ تیار کرنے کا حکم دینا شروع کر دیا جنہیں وہ خصوصی طور پر ریڈ کارڈز جاری کروانا چاہتا تھا۔

وہ کافی دیر تک ریڈ کارڈز ملنے کی خوشی کو انجوائے کرتا رہا پھر اس نے فون اٹھایا اور اپنے گروپ کے ساتھیوں کو عمران اور اس کے ساتھیوں کی تلاش میں لگا دیا۔ پھر تقریباً دو گھنٹے بعد وہ اپنے دفتر میں بیٹھا مخصوص کاموں میں مصروف تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

”جیرالڈ بول رہا ہوں“...... اس نے مخصوص لہجے میں کہا۔

”مانگو بول رہا ہوں باس۔ میں نے پاکیشیائی ایجنٹوں کا سراغ لگا لیا ہے“...... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی تو جیرالڈ بے اختیار چونک پڑا۔

”کیسے۔ پوری تفصیل بتاؤ“...... جیرالڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

”باس۔ ہم آپ کی ہدایات کے مطابق ایک عورت اور نو مردوں کے گروپ کی تلاش میں تھے۔ ہمارے پاس خصوصی لینز کے چشمے تھے جن سے ہم میک اپ میں چھپے ہوئے چہروں کو آسانی سے چیک کر سکتے تھے۔ دارالحکومت میں ایک ایسے ہی دس افراد کے گروپ کو ٹریس کیا گیا جنہیں پیدل چلتے اور میگاؤ شاپنگ مارکیٹ میں گھومتے ہوئے دیکھا گیا ہے۔ اس کے بعد وہ غائب ہو گئے ہیں“...... مانگو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”پوری تفصیل بتاؤ“...... جیرالڈ نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

”باس۔ آپ کو معلوم ہے کہ ہم نے سب سے پہلے ٹیکسی ڈرائیوروں کو چیک کیا لیکن وہاں سے ان کے متعلق کچھ معلوم نہ ہوا۔ الغاریہ کے تمام ہوٹل اور رہائش گاہیں بھی چیک کر لی گئیں لیکن ان لوگوں کا کہیں بھی پتہ نہ چلا۔ پورے الغاریہ میں اس حلیئے کا کوئی آدمی کہیں نظر نہ آیا تو میں نے الغاریہ سے باہر جانے والی ٹرانسپورٹ کو چیک کرانا شروع کر دیا اور پھر ایک آدمی سے یہ معلومات مل گئیں کہ ان حلیئوں کے حامل ایک عورت اور نو مرد ایک بس میں سوار ہوتے اس نے دیکھے تھے۔ اس بس کا پتہ چلایا گیا تو اس کے ڈرائیور نے بتایا کہ اس نے اس گروپ کو بس میں دیکھا تھا اور اس کے ذہن میں یہ بات اس لئے رہ گئی تھی کہ الغاریہ پہنچ کر جیسے ہی بس رکی سارے مسافر اٹھ کر کھڑے ہوئے تو ان میں سے ایک آدمی کو اس نے ایک عورت کو اشارہ کرتے دیکھا تھا پھر اس نے تقریباً دس افراد کو اکٹھا آگے جاتے دیکھا۔ حالانکہ سفر کے دوران وہ ایک دوسرے سے مسلسل اجنبی بنے رہے تھے لیکن بس سے باہر نکل کر انہوں نے اس طرح ایک دوسرے سے باتیں کیں جیسے وہ ایک ہی گروپ کے افراد ہوں اور باس۔ وہ ڈرائیور کھانا کھانے ایک ہوٹل میں گیا تو اس نے فٹ پاتھ پر ان سب کو اکٹھے چلتے دیکھا۔ الغاریہ کے اس علاقے میں ہمارے آدمی موجود ہیں۔

ان کو جب یہ حلیئے نوٹ کرائے گئے تو اب اطلاع ملی ہے کہ ان حلیوں کے آدمیوں کو میگاؤ شاپنگ مارکیٹ میں بھی دیکھا گیا تھا“...... مانگو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ ایف ایف کا ہیڈ کوارٹر تباہ کرنے کے باوجود کہیں اور نہیں گئے ہیں اور ابھی تک الغاریہ میں ہی موجود ہیں۔ الغاریہ تو عرابلس کا دارالحکومت ہے یہاں انہیں تلاش کرنا ہو گا۔ اب نجانے یہ اس مارکیٹ سے نکل کر کہاں گئے اور ہاں۔ یہ بھی معلوم کرو کہ وہ اس مارکیٹ میں کیوں گئے تھے۔ وہ مارکیٹ تو شہر سے ذرا ہٹ کر ہے۔ کیا وہاں جانے میں ان کا کوئی خاص مقصد تھا“...... جیرالڈ نے کہا۔

”باس۔ میں نے اس پر سوچا ہے۔ ہو سکتا ہے میرے ذہن میں جو بات آئی ہے وہ غلط ہو۔ لیکن میرا خیال ہے کہ یہ لوگ وہاں میگاؤ سے ملنے گئے ہوں گے۔ آپ جانتے تو ہیں کہ الغاریہ میں میگاؤ کی ایک باقاعدہ تنظیم موجود ہے جو منشیات کے خلاف کام کرتی ہے اور خاصی طاقتور تنظیم ہے اور پھر میگاؤ کے متعلق میں نے سنا ہوا ہے کہ وہ کرنل بلیک کا دوست بھی رہ چکا ہے“...... مانگو نے جواب دیا تو جیرالڈ بے اختیار چونک پڑا۔

”اوہ۔ اوہ۔ تمہارا خیال درست ہے۔ وہ یقیناً اس میگاؤ کے پاس ہی گئے ہوں گے۔ کیا تم اسے چیک کر سکتے ہو“...... جیرالڈ نے کہا۔

”باس۔ اس کے لئے اس میگاؤ پر ہاتھ ڈالنا پڑے گا۔ لیکن آپ جانتے تو ہیں کہ“۔ مانگو نے فقرہ ادھورا چھوڑتے ہوئے کہا۔

”میں سمجھ گیا ہوں کہ تم کیا کہنا چاہتے ہو۔ کہاں سے بول رہے ہو تم“...... جیرالڈ نے کہا۔

”رائل کلب سے“...... مانگو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تم وہیں رکو۔ میں آ رہا ہوں“...... جیرالڈ نے کہا اور ہاتھ مار کر کریڈل دبایا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”یس۔ ولیم بول رہا ہوں“...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

”جیرالڈ بول رہا ہوں ولیم۔ تم الغاریہ کے میگاؤ کو جانتے ہو“...... جیرالڈ نے پوچھا۔

”یس باس۔ اچھی طرح جانتا ہوں“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہمارے مطلوبہ آدمی میگاؤ کے پاس پہنچے ہیں اور پھر غائب ہو گئے ہیں اور تمہیں معلوم ہے کہ چیف نے ان کے بارے میں کیا ہدایات دے رکھی ہیں اس لئے ہمیں میگاؤ کو ٹٹولنا ہو گا اور یہ بھی تم جانتے ہو کہ میگاؤ کی الغاریہ میں کیا حیثیت ہے اس لئے ہمیں کیا لائحہ عمل اختیار کرنا چاہئے“...... جیرالڈ نے کہا۔

”اوہ باس۔ اس کے لئے ہمیں خصوصی اقدامات کرنے ہوں گے ورنہ میگاؤ ہمارے لئے مصیبت بھی بن سکتا ہے۔ وہ ایسا آدمی

ہے کہ مافیا بھی اس سے ڈرتی ہے۔ میرا خیال ہے کہ ہم میک اپ کر کے جائیں۔ میں میگاؤ کی رہائش گاہ کے بارے میں جانتا ہوں ہم اس کی خفیہ نگرانی کریں اور پھر جیسے ہی میگاؤ وہاں پہنچے۔ ہم اندر داخل ہو جائیں۔ جہاں تک میگاؤ کی زبان کھولنے کا تعلق ہے اس کا ایک ہی طریقہ ہے کہ اس کے سامنے اس کی بیوی پر تشدد کیا جائے۔ میگاؤ اپنی بیوی جینی سے بے پناہ محبت کرتا ہے اس لئے وہ یقیناً زبان کھول دے گا۔ اس کے بعد ہم خاموشی سے اسے اور اس کی بیوی جینی کو ختم کر کے واپس آ جائیں“...... ولیم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ تم ایسا کرو کہ میک اپ کر کے اور اپنے ساتھ دو ساتھیوں کو لے کر فوراً رائل کلب پہنچو۔ مانگو وہاں موجود ہے۔ میں بھی میک اپ کر کے وہاں پہنچ رہا ہوں۔ مانگو راستے میں ماسک میک اپ کر لے گا اور پھر ہم اکٹھے ہی کار میں روانہ ہو جائیں گے“...... جیرالڈ نے کہا۔

”یس باس۔ میں آدھے گھنٹے کے اندر پہنچ جاؤں گا“...... ولیم نے کہا اور جیرالڈ نے اوکے کہہ کر رسیور رکھا اور پھر کرسی سے اٹھ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا ملحقہ کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں میک اپ کا سامان موجود تھا۔

پھر پندرہ منٹ بعد جب وہ اس کمرے سے نکلا تو نہ صرف اس کا چہرہ یکسر بدل چکا تھا بلکہ اس نے لباس بھی تبدیل کر لیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد اس کی کار اپنے خفیہ آفس کی حدود سے نکل کر رائل کلب کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ رائل کلب کے کمپاؤنڈ گیٹ سے ذرا آگے کر کے اس نے کار روکی اور پھر نیچے اتر کر اس نے مخصوص انداز میں اپنے سر پر ہاتھ پھیرا۔ یہ اشارہ مانگو کے لئے تھا تاکہ وہ سمجھ جائے کہ وہ جیرالڈ ہی ہے۔ اور واقعی چند لمحوں بعد ایک ستون کی اوٹ سے ایک آدمی نکل کر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کار کی طرف آتا دکھائی دیا۔ یہ مانگو تھا۔ درمیانے قد اور ٹھوس جسم کا مالک۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا چلا آ رہا تھا۔

”آپ میک اپ میں ہیں باس“...... مانگو نے قریب آ کر کہا۔

”ہاں ولیم اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ آ رہا ہے۔ ہم نے جا کر میگاؤ کو پکڑنا ہے“...... جیرالڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا اور مانگو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد سیاہ رنگ کی ایک کار ان کے قریب آ کر رک گئی اور اس میں سے تین لمبے تڑنگے آدمی باہر آ گئے۔

”مانگو اور آپ کی کار دیکھ کر ہم یہاں آئے ہیں“...... ایک آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ یہ ولیم تھا۔

”ہاں۔ اسی لئے میں مانگو کو ساتھ لئے کھڑا تھا۔ میری کار شاید پہچان لی جائے۔ اس لئے ہم سب تمہاری کار میں چلیں گے۔ میں اپنی کار واپس لے جانے کا کہہ دوں“۔ جیرالڈ نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا وہ ایک طرف موجود پبلک فون بوتھ کی طرف بڑھ گیا

"آؤ مانگو بیٹھو"...... ولیم نے مانگو سے کہا اور مانگو سر ہلاتا ہوا کار کی عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ ولیم خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ جبکہ اس کے دونوں ساتھی مانگو کے ساتھ ہی عقبی سیٹ پر بیٹھ گئے۔ جبکہ جیرالڈ فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گیا اور ولیم نے کار آگے بڑھا دی۔

"مانگو کے لئے ماسک لے آئے ہو"...... جیرالڈ نے ولیم سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس۔ ڈیش بورڈ میں باکس موجود ہے"...... ولیم نے کہا اور جیرالڈ نے ڈیش بورڈ کھولا اور اس میں سے ماسک میک اپ باکس نکال کر اس نے عقبی سیٹ پر موجود مانگو کو دیتے ہوئے اسے ماسک لگانے کی ہدایت کر دی اور مانگو ماسک لگا کر ایڈجسٹ کرنے میں مصروف ہو گیا۔

"سب سے پہلے ہمیں یہ معلوم کرنا ہو گا کہ میگاؤ کس وقت گھر آتا ہے"...... جیرالڈ نے ولیم سے کہا۔

"باس۔ میں نے ایک اور بات سوچی ہے۔ اگر ہم جاتے ہی اس کی بیوی جینی کو قابو میں کر لیں تو پھر اس سے فون کرا کر میگاؤ کو فوری طور پر گھر بلا سکتے ہیں۔ ورنہ ہو سکتا ہے کہ ہمیں طویل انتظار کرنا پڑے اور اس صورت میں ہم مشکوک بھی ہو سکتے ہیں"...... ولیم نے کہا اور جیرالڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تم میگاؤ کی رہائش گاہ کے بارے میں جانتے ہو"...... جیرالڈ نے ولیم سے پوچھا۔

"یس باس"...... ولیم نے جواب دیا۔

"کیا اس کی بیوی بھی اس مافیا کا حصہ ہے"...... جیرالڈ نے پوچھا۔

"اوہ نہیں باس۔ اس کی بیوی گھریلو عورت ہے دو بچے ہیں لیکن وہ ناراک میں پڑھتے ہیں۔ میگاؤ میرا ذاتی دوست ہے اس لئے میں اکثر اس کے گھر آتا جاتا رہتا ہوں"...... ولیم نے جواب دیا اور جیرالڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار ایک کالونی میں داخل ہو گئی۔ کالونی بڑی بڑی کوٹھیوں پر مشتمل تھی۔ ولیم نے کار ایک بڑی اور شاندار کوٹھی کے بند گیٹ کے سامنے لے جا کر روک دی۔ گیٹ پر میگاؤ کی نیم پلیٹ بھی موجود تھی۔

"آپ کار کے اندر ہی رہیں۔ میں بات کرتا ہوں"...... ولیم نے کار روک کر نیچے اترتے ہوئے کہا اور پھر وہ کال بیل بجانے کے لئے گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔

اس نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا اور پھر ایک قدم پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد سائیڈ پھاٹک کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی باہر آ گیا۔ اس کے جسم پر باقاعدہ یونیفارم تھی۔

"مسٹر میگاؤ سے ملنا ہے"...... ولیم نے آنے والے سے کہا۔

"وہ گھر میں نہیں ہیں وہ دفتر میں ہوں گے۔ یہاں تو رات گئے آتے ہیں"...... آنے والے نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مسز میگاؤ تو ہوں گی"...... ولیم نے کہا۔

"ہاں۔ وہ تو ہیں مگر......" ملازم نے قدرے جھجکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"انہیں جا کر کہو کہ ناراک سے ولیم آیا ہے۔ جاؤ"...... ولیم نے قدرے سخت لہجے میں کہا اور ملازم سر ہلاتا ہوا واپس مڑا ہی تھا کہ ولیم تیزی سے اس کے پیچھے لپکا اور پھر اندر سے ملازم کی چیخ سنائی دی لیکن ولیم باہر نہ آیا تھا۔ جیرالڈ سمجھ گیا کہ وہ اندر باقی ملازموں کو کور کرنے گیا ہوگا اور پھر تقریباً دس منٹ بعد پھاٹک کھل گیا اور ولیم کی شکل نظر آئی۔

"باس۔ میں نے ملازموں کو آف اور میگاؤ کی بیوی کو بیہوش کر دیا ہے۔ وہ برآمدے میں ہی آ گئی تھی"...... ولیم نے تیزی سے آگے بڑھ کر کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اس نے کار تیزی سے اندر بڑھا دی۔

پھاٹک کے اندر کار لے جا کر اس نے روکی تو اس کا ایک آدمی عقبی سیٹ سے نیچے اترا اور تیزی سے کھلے پھاٹک کی طرف بڑھ گیا جبکہ ولیم کار پورچ کی طرف لے گیا جہاں پہلے سے ایک سفید رنگ کی کار موجود تھی۔ ولیم نے کار روکی تو جیرالڈ اور باقی ساتھی تیزی سے نیچے اتر آئے۔ برآمدے میں ایک سمارٹ سی عورت ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑی نظر آ رہی تھی۔

"یہ جینی ہے۔ میگاؤ کی بیوی"...... ولیم نے عورت کی طرف

اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"اسے اٹھا کر اندر لے چلو۔ اور مانگو۔ تم کہیں سے رسی ڈھونڈو جبکہ باقی افراد ادھر ادھر چھپ جائیں تاکہ اگر کوئی اچانک آ جائے تو اسے کور کیا جا سکے"...... جیرالڈ نے سب کو ہدایت دیتے ہوئے کہا اور ولیم نے آگے بڑھ کر برآمدے میں بے ہوش پڑی جینی کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور تیزی سے عمارت کی اندرونی طرف کو بڑھ گیا۔ ایک بڑے سے کمرے میں اس نے صوفے پر جینی کو لٹا دیا۔

"ملازم کہاں ہیں"...... جیرالڈ نے پوچھا۔

"ایک تو وہیں گیٹ کے پاس ہی پڑا ہوا ہے جبکہ دو باورچی خانے میں پڑے ہوئے ہیں۔ بس تین ہی تھے"...... ولیم نے کہا۔

"انہیں اٹھا کر کسی ایک کمرے میں ڈال دو"...... جیرالڈ نے کہا اور ولیم سر ہلاتا ہوا باہر نکل گیا۔ اسی لمحے مانگو اور اندر داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں رسی کا ایک بنڈل موجود تھا۔

"مانگو۔ اس جینی کو کرسی پر بٹھا کر باندھ دو۔ میں تمہاری مدد کرتا ہوں"...... جیرالڈ نے مانگو سے مخاطب ہو کر کہا اور چند لمحوں بعد جینی ایک کرسی پر رسی سے بندھی ہوئی بیٹھی تھی لیکن اس کی گردن ایک طرف کو ڈھلکی ہوئی تھی۔ اسی لمحے ولیم بھی وہاں واپس آ گیا۔

"ٹھیک ہے۔ اب اسے ہوش میں لے آؤ"...... جیرالڈ نے کہا تو ولیم آگے بڑھا اور اس نے جینی کے چہرے پر زور دار تھپڑ مارنے شروع کر دیئے اور دوسرے تھپڑ پر ہی جینی چیختی ہوئی ہوش

میں آ گئی اور ولیم پیچھے ہٹ گیا۔

"کک۔ کک۔ کیا۔ کیا مطلب۔ یہ سب کیا ہے اور کون ہو تم"...... جینی نے حیرت اور خوف کے ملے جلے لہجے میں چیختے ہوئے کہا۔

"مسز میگاؤ۔ ہم جانتے ہیں کہ تم ایک عام سی گھریلو عورت ہو۔ اس لئے میں نہیں چاہتا کہ تم اپنی ہڈیاں ہمارے ہاتھوں تڑوا کر باقی ساری عمر زمین پر گھسٹتے ہوئے گزارو۔ ہمیں تمہارے شوہر میگاؤ سے صرف چند معلومات چاہئیں۔ اس لئے تم میگاؤ کو فون کرو اور اسے فوری طور پر گھر آنے پر مجبور کرو لیکن یہ بات یاد رکھنا کہ اگر تم نے اسے کوئی اشارہ کرنے کی کوشش کی تو پھر تمہاری زندگی کا چراغ ایک لمحے میں گل ہو جائے گا"...... جیرالڈ نے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ریوالور بھی نکال کر ہاتھ میں لے لیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ پلیز میرے شوہر کو مت مارو۔ تم اسے مار دو گے"...... جینی نے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ جیرالڈ کوئی جواب دیتا۔ اچانک ساتھ ہی میز پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"اس کے منہ پر ہاتھ رکھو۔ میں دیکھتا ہوں شاید میگاؤ کا ہی فون ہو"...... جیرالڈ نے کہا۔

"اوہ باس۔ میں سنتا ہوں۔ وہ مجھے اچھی طرح جانتا ہے میں

اسے بلا لوں گا"...... ولیم نے کہا اور تیزی سے فون کی طرف بڑھ گیا جبکہ مانگو نے جلدی سے آگے بڑھ کر جینی کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ ولیم نے رسیور اٹھا لیا۔

"ہیلو۔ کون"...... دوسری طرف سے میگاؤ کی آواز سنائی دی اور ولیم کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی کیونکہ وہ میگاؤ کی آواز کو اچھی طرح پہچانتا تھا۔

"ولیم بول رہا ہوں میگاؤ۔ میں تمہارے دفتر فون کرنے ہی والا تھا کہ تمہارا فون آ گیا۔ میں ابھی یہاں آیا ہوں لیکن یہاں تمہاری کوٹھی میں عجیب حالات ہیں۔ جینی اور تینوں ملازم بے ہوش پڑے ہوئے ہیں"...... ولیم نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... دوسری طرف سے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا گیا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں میگاؤ۔ میں ایک ضروری کام سے الغاریہ آیا تھا تو میں نے سوچا کہ تم سے ملتا چلوں۔ مجھے معلوم ہے کہ تم ہر وقت کاروبار میں مصروف رہتے ہو۔ اس لئے میں گھر آ گیا کہ جینی سے گپ شپ لگاؤں گا اور رات تمہارے پاس گزار کر واپس چلا جاؤں گا لیکن جب میں نے کار پھاٹک پر روکی اور پھر کال بیل بجائی تو کوئی بھی پھاٹک پر نہ آیا۔ بار بار کال بیل بجانے کے بعد بھی جب کوئی جواب نہ ملا تو میں پریشان ہو گیا۔ پھر میں نے سائیڈ پھاٹک کو دھکیلا تو وہ اندر سے بند نہ تھا۔ میں

اندر آیا تو ملازم غائب تھے۔ میں نے کوٹھی کو چیک کیا تو تینوں ملازم ایک کمرے میں بے ہوش پڑے ہوئے تھے اور جینی بھی سٹنگ روم کے صوفے پر بے ہوش پڑی ہوئی تھی۔ میں نے اسے ہوش میں لانے کی کوشش کی لیکن لگتا ہے اسے کسی گیس سے بے ہوش کیا گیا ہے۔ پھر میں نے سوچا کہ تمہارے دفتر فون کروں کہ تمہاری کال آ گئی“...... ولیم نے کہانی سناتے ہوئے کہا۔

”اوہ اوہ۔ اچھا۔ میں آ رہا ہوں۔ تم وہیں رکو“...... دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ولیم نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

”اب وہ اُڑتا ہوا آئے گا“...... ولیم نے رسیور رکھ کر جیرالڈ کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

”تم میک اپ واش کر کے باہر گیٹ پر چلے جاؤ تاکہ اسے فوری طور پر قابو میں کیا جا سکے۔ اور مانگو۔ تم جینی کو بے ہوش کر دو۔ اب اس کی ضرورت ختم ہو گئی ہے“...... جیرالڈ نے کہا اور دوسرے لمحے کمرہ جینی کی چیخ سے گونج اٹھا۔ مانگو نے برق رفتاری سے اس کی کنپٹی پر بھرپور مکا جڑ دیا تھا اور جینی کی گردن ڈھلک گئی اس کے حلق سے بس ایک ہی چیخ نکل سکی تھی۔ ولیم اس دوران باہر جا چکا تھا۔

”آؤ ہم بھی باہر ہی رکیں“...... جیرالڈ نے مانگو سے کہا اور پھر مڑ کر وہ تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

کرنل اوشان کی پرسنل سیکرٹری کے کہنے کے مطابق فاسٹ فائٹرز کا ہیڈ کوارٹر وہی ریڈ سٹائن بلڈنگ تھی۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے رات کو پوری تیاری کر کے اس عمارت میں ریڈ کیا تھا لیکن جب وہ اس عمارت میں داخل ہوئے تو یہ دیکھ کر وہ حیران رہ گئے کہ پوری کی پوری عمارت خالی پڑی ہوئی تھی۔ وہاں انسان تو کیا ایک چھوٹی سی مشینری بھی موجود نہ تھی۔

عمران اور اس کے ساتھیوں نے پوری عمارت چھان ماری تھی لیکن وہاں انہیں کچھ نہ ملا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے اس عمارت کو چند روز پہلے ہی خالی کر دیا ہو۔ خالی عمارت دیکھ کر عمران کو واقعی حیرت ہو رہی تھی۔ اس نے نینسی سے جو سوالات کئے تھے اس کے جواب اس نے بالکل درست دیئے تھے اور عمران نے صاف محسوس کیا تھا کہ نینسی نے اس سے جھوٹ نہیں بولا ہے لیکن اس کے باوجود عمارت کا خالی ہونا عمران کی سمجھ سے بالا تر تھا۔ عمران اپنے

ساتھیوں سمیت اس ناکامی کے بعد اپنی رہائش گاہ پر واپس آ گیا تھا۔

عمران کو اچانک ہی اپنے دوست میگاؤ کا خیال آ گیا۔ اسے یاد آیا تھا کہ کسی زمانے میں میگاؤ اور کرنل بلیک کے درمیان دوستی رہ چکی تھی۔ عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ دوبارہ اسی مارکیٹ میں پہنچا جہاں میگاؤ کا ڈیپارٹمنٹل سٹور تھا۔ میگاؤ وہاں نہ ملا تو وہ اپنے ساتھیوں کو لے کر اس رہائش گاہ میں آ گیا جو میگاؤ نے دی تھی۔ اس نے میگاؤ کے لئے سٹور میں پیغام چھوڑ دیا تھا۔ تقریباً دو گھنٹوں کے بعد میگاؤ خود ہی وہاں پہنچ گیا۔ عمران سے وہ انتہائی پرتپاک انداز میں ملا۔

عمران اسے لے کر سٹنگ روم میں آ گیا۔ وہ سب وہاں بیٹھ گئے۔ میگاؤ کے چہرے پر گہری سنجیدگی کے تاثرات نمایاں تھے۔ عمران نے اس سے کرنل بلیک کے بارے میں بات چیت کی تو اس کے چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات ابھر آئے۔

"کرنل بلیک انتہائی خطرناک آدمی ہے عمران۔ فاسٹ فائٹرز کی پورے عرابلس پر دہشت چھائی ہوئی ہے۔ کرنل بلیک کسی زمانے میں میرا دوست ہوا کرتا تھا لیکن جب سے وہ فاسٹ فائٹرز کا چیف بنا ہے اس کے بعد سے میرا اس سے کوئی رابطہ نہیں ہوا ہے۔ میرا عرابلس میں خاصا کنٹرول ہے لیکن میں بھی فاسٹ فائٹرز اور خاص طور پر کرنل بلیک سے ہاتھ پیر بچا کر ہی کام کرتا ہوں۔ میں جانتا

ہوں کہ وہ انتہائی سخت گیر آدمی ہے۔ حکومت مخالف آدمیوں کو ہلاک کرنے میں وہ پیش پیش رہتا ہے اور اس معاملے میں وہ کسی کا کوئی لحاظ نہیں کرتا ہے اور غداری کے جرم میں گولی سے اُڑا دیتا ہے"...... میگاؤ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم اس سلسلے میں ہماری کوئی مدد نہیں کر سکتے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تم کھل کر مجھے بتاؤ عمران۔ کہ تم کرنل بلیک سے کیا چاہتے ہو۔ میرا ایک دوست ہے مہاویر۔ تم جب مجھ سے مل کر گئے تھے تو میری اس سے بات ہوئی تھی۔ اس سے باتوں میں کرنل بلیک کے بارے میں بات ہوئی تھی۔ اس نے مجھے بتایا تھا کہ اس کے دو ساتھی کرنل بلیک کے گروپ میں کام کرتے ہیں۔ اس گروپ کا نام اس نے ماسٹر گروپ بتایا تھا۔ اگر تم چاہو تو میں ان کی مدد سے معلومات حاصل کر سکتا ہوں"...... میگاؤ نے کہا تو عمران چونک پڑا اور پھر اس نے اسے ساری بات بتا دی۔ یہ سن کر میگاؤ چونک پڑا کہ عمران نے ایف ایف کے سیکنڈ ہیڈ کوارٹر کو تباہ کر دیا ہے اور اس نے نہ صرف ایف ایف کے چیف انگالا کو ہلاک کر دیا ہے بلکہ کرنل اسکاٹ اور ایف ایف کے سیکنڈ چیف سارگ کو بھی ہلاک کر دیا ہے۔

"سب کچھ ختم کرنے کے بعد ہم مطمئن ہو گئے تھے کہ ہم نے فاسٹ فائٹرز اور ان کا ہیڈ کوارٹر مکمل طور پر تباہ کر دیا ہے لیکن

اچانک سارگ کے ٹرانسمیٹر پر کرنل بلیک کی کال آئی اور اس سے مجھے پتہ چلا کہ ہمارا کام ابھی ادھورا ہے اور فاسٹ فائٹرز کا مین ہیڈ کوارٹر تاحال کام کر رہا ہے۔ جس ہیڈ کوارٹر کو ہم نے تباہ کیا تھا وہ فاسٹ فائٹرز کا ہی ہیڈ کوارٹر تھا لیکن وہ سیکنڈ ہیڈ کوارٹر تھا۔ سیکنڈ ہیڈ کوارٹر کے تباہ ہونے سے فاسٹ فائٹرز اور حکومت عرابلس کو نقصان تو ہوا ہے لیکن اس ہیڈ کوارٹر کی تباہی سے فاسٹ فائٹرز مکمل طور پر ختم نہیں ہوئے ہیں۔ وہ باقاعدہ کام کر رہے ہیں۔ اور جب تک فاسٹ فائٹرز یہاں موجود ہیں یہاں کوئی بھی تحریک اور کٹھ پتلی حکومت کے خلاف کام کرنے والی تنظیمیں نہیں پنپ سکتیں۔ فاسٹ فائٹرز انہیں چن چن کر ہلاک کر رہے ہیں۔ اس معاملے میں سب سے زیادہ نقصان عتبہ کی تحریک آزادی کی تنظیم گاشوا کو ہو رہا ہے۔ یہ سمجھ لو کہ فاسٹ فائٹرز گاشوا اور عتبہ کو ختم کرنے کے لئے پورا زور لگا رہے ہیں۔ ہم یہاں عتبہ کی مدد کرنے کے لئے ہی آئے تھے۔ اب ہمارے پاس لائن آف ایکشن یہی رہ گیا ہے کہ ہم اس کرنل بلیک کو قابو کریں اور پھر اس کی مدد سے فاسٹ فائٹرز کے مین ہیڈ کوارٹر تک پہنچیں اور پھر اسے تباہ کر کے فاسٹ فائٹرز کو مکمل طور پر ختم کر دیں“...... عمران نے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ میں فاسٹ فائٹرز کے مین ہیڈ کوارٹر کے بارے میں جانتا ہوں“...... میگاؤ نے کہا تو عمران بری طرح سے چونک پڑا۔

”کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو“...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میں نے تمہیں اپنے دوست مائیکل کے بارے میں بتایا ہے نا۔ اس کے جو آدمی ماسٹر گروپ میں کام کرتے ہیں۔ ان کے کہنے کے مطابق وہ ایک ایسے ہیڈ کوارٹر میں رہتے ہیں جہاں کرنل بلیک کا نہ صرف مسلسل رابطہ رہتا ہے بلکہ انہوں نے کرنل بلیک کو وہاں آتے جاتے بھی دیکھا ہے“...... میگاؤ نے کہا تو عمران کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

”یہ ماسٹر گروپ کا انچارج کون ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”اس کا نام جیرالڈ ہے“...... میگاؤ نے جواب دیا۔

”جب تمہیں یہ سب معلوم تھا تو تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا“...... عمران نے کہا۔

”تمہارے پوچھنے کے بعد ہی یہ تمام معلومات میں نے خصوصی طور پر حاصل کی ہیں“...... میگاؤ نے کہا۔

”اچھا بتاؤ۔ کہاں ہے ماسٹر گروپ کا ہیڈ کوارٹر“...... عمران نے پوچھا۔

”یہ الغاریہ اور اس کے ملحقہ شہر کرالس کے درمیان ایک انتہائی دشوار گزار پہاڑی علاقے میں کہیں واقع ہے۔ مائیکل کے آدمیوں کے علاوہ مجھے اس ہیڈ کوارٹر کے بارے میں جینی کی دوست نے بھی بتایا تھا۔ اصل میں اس ہیڈ کوارٹر کے نیچے ایک ایکریمی

لیبارٹری بھی موجود ہے۔ اس لیبارٹری میں ایکریمین سائنس دان عرابلس کے سائنس دانوں کے ساتھ مل کر ایک خصوصی قسم کا میزائل بنا رہے ہیں۔ اصل میں وہ ایکریمین لیبارٹری ہے لیکن بظاہر یہ عرابلس کے مفادات کے لئے کام کر رہی ہے“...... میگاؤ نے کہا۔

”کس قسم کا میزائل ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”اس میزائل کو فاسٹ میزائل کہتے ہیں اور کافی عرصے سے لیبارٹری وہاں قائم ہے اور اس میزائل پر کام کر رہے ہیں۔ وہاں عرابلس کے سائنس دان کم اور ایکریمین سائنس دان زیادہ ہیں“...... میگاؤ نے کہا۔

”جینی کی دوست کو اس لیبارٹری کے بارے میں کیسے پتہ چلا“...... عمران نے پوچھا۔

”وہ وہاں کام کرتی رہی ہے وہ میٹل انجینئر ہے۔ جینی نے مجھے بتایا تھا لیکن میں نے کوئی توجہ نہ دی کیونکہ مجھے لیبارٹریوں وغیرہ سے کوئی دلچسپی نہ رہی تھی“...... میگاؤ نے جواب دیا تو عمران اور اس کے ساتھی میگاؤ کی یہ بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

”جینی کی وہ فرینڈ اب کہاں ہو گی۔ یہ تو تم نے انتہائی اہم بات بتائی ہے“...... عمران نے کہا۔

”مجھے تو نہیں معلوم۔ تمہیں جینی کی فطرت کے بارے میں تو اچھی طرح علم ہے۔ اگر میں اس کی کسی فرینڈ سے ذرا بھی دلچسپی کا اظہار کر دوں تو جینی میرا جینا حرام کر دیتی ہے۔ ویسے اسے معلوم

ہو گا کیونکہ وہ اس کی خاصی کلوز فرینڈ ہے۔ میں اسے فون کرتا ہوں“...... میگاؤ نے کہا اور پھر میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے لیکن دوسری طرف سے رسیور اٹھائے جانے کے باوجود جب کوئی نہ بولا تو میگاؤ کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

”ہیلو۔ کون“...... میگاؤ نے کہا۔

”ولیم بول رہا ہوں میگاؤ۔ میں تمہارے دفتر فون کرنے ہی والا تھا کہ تمہارا فون آ گیا۔ میں ابھی یہاں آیا ہوں لیکن یہاں کوٹھی میں عجیب حالات ہیں۔ جینی اور تینوں ملازم بے ہوش پڑے ہوئے ہیں“...... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی اور میگاؤ کا چہرہ یکلخت زرد پڑ گیا لاؤڈر کی وجہ سے دوسری طرف سے آنے والی آواز عمران اور اس کے ساتھیوں کو بھی سنائی دے رہی تھی اس لئے وہ سب بھی ولیم کی بات سن کر چونک پڑے تھے۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے“...... میگاؤ نے چیختے ہوئے کہا۔

”میں درست کہہ رہا ہوں میگاؤ“...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر ان دونوں کے درمیان جو بات چیت ہوئی اس نے نہ صرف میگاؤ بلکہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو بھی حیرت زدہ کر دیا تھا۔ دوسری طرف سے بولنے والا ولیم، میگاؤ کو بتا رہا تھا کہ کوٹھی میں جینی اور ملازم اسے بے ہوش پڑے ہوئے ملے ہیں اور جینی کو کسی

گیس سے بے ہوش کیا گیا ہے۔

"اوہ اچھا۔ میں آ رہا ہوں۔ تم وہیں رکو"...... میگاؤ نے انتہائی پریشان کن لہجے میں کہا اور رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"یہ کیا ہو گیا۔ جینی کو کس نے بے ہوش کیا ہے۔ میں جا رہا ہوں عمران"...... میگاؤ نے تیز لہجے میں کہا اور بیرونی دروازے کی طرف دوڑ پڑا۔

"ایک منٹ۔ ایک منٹ میگاؤ۔ یہ کوئی سازش بھی ہو سکتی ہے۔ ہو سکتا ہے کرنل بلیک کو ہمارے یہاں پہنچنے اور تم سے رابطہ کرنے کی اطلاع مل گئی ہو اور تم سے ہمارے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے یہ ڈرامہ کھیلا جا رہا ہو۔ ہم تمہارے ساتھ چلتے ہیں لیکن ہم کوٹھی سے باہر رک جائیں گے۔ تم اندر چلے جانا۔ ایک ڈکٹا فون میں تمہیں دے دیتا ہوں۔ اگر کوئی چکر ہوا تو ہم اندر آ جائیں گے"...... عمران نے کہا اور جیب سے ایک چھوٹا سا بٹن نکال کر اس نے میگاؤ کی طرف بڑھا دیا۔

"وہ ولیم میرا ذاتی دوست ہے۔ وہ اکثر آتا جاتا رہتا ہے۔ میں اس کی آواز اور لہجہ اچھی طرح پہچانتا ہوں۔ اس لئے یہ کوئی اور ہی چکر ہو گا"...... میگاؤ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"بہرحال جو کچھ بھی ہو گا۔ ہم تمہارے ساتھ ہیں"...... عمران نے کہا اور میگاؤ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور عمران سے لیا ہوا بٹن

جیب میں ڈال کر وہ دوڑتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"سپیشل بیگ لے لو صفدر"...... عمران نے صفدر سے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد کوٹھی سے یکے بعد دیگرے دو کاریں باہر نکلیں اور تیزی سے چوک کی طرف مڑ کر آگے بڑھنے لگیں۔ آگے والی کار میں میگاؤ اکیلا تھا جب کہ عقبی کار میں عمران اور اس کے ساتھی جولیا، صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر تھے یہ کار پہلے سے کوٹھی میں موجود تھی۔ عمران نے دونوں کاروں کے درمیان اس قدر فاصلہ رکھا تھا کہ اگر کوئی چیک بھی کرے تو اسے یہ معلوم نہ ہو سکے کہ یہ لوگ اکٹھے جا رہے ہیں۔

تھوڑی دیر بعد یہ دونوں کاریں ایک اور کالونی میں داخل ہو گئیں۔ اس کالونی کی کوٹھیاں وسیع و عریض اور شاندار طرز تعمیر کی حامل تھیں۔ عمران بذات خود ڈرائیونگ سیٹ پر موجود تھا جبکہ اس کے ساتھ والی سیٹ پر جولیا اور باقی ساتھی عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر جیسے ہی میگاؤ کی کار مڑ کر ایک عظیم الشان کوٹھی کے پھاٹک پر رکی عمران نے اپنی کار ایک سائیڈ پر کر کے روک دی۔ اسی لمحے اس نے ایک آدمی کو سائیڈ پھاٹک سے باہر نکلتے ہوئے دیکھا اور میگاؤ بھی تیزی سے کار کا دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ عمران نے جیب سے ایک چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول آلہ نکالا اور اس کا بٹن دبا دیا۔

"یہ کیا ہوا ہے ولیم۔ یہ۔ یہ"...... میگاؤ کی پریشانی سے پر آواز

سنائی دی۔

"پتہ نہیں۔ میری تو اپنی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا"...... ایک اور آواز آلے سے برآمد ہوئی اور عمران آواز سے ہی پہچان گیا کہ بولنے والا وہی ولیم ہے جس نے فون پر میگاؤ سے بات کی تھی۔

"کہاں ہے جینی"...... میگاؤ نے کہا۔

"اندر کمرے میں ہے"...... ولیم نے جواب دیا اور پھر دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دیتی رہی لیکن پھر اچانک میگاؤ کی چیخ سنائی دی اور پھر کسی کے گرنے کا دھماکہ سنائی دیا۔

"ٹھیک ہے مانگو۔ اب اس کی کار اندر لے آؤ۔ اور ولیم تم اسے اٹھا کر جینی کے ساتھ والی کرسی پر بٹھا کر رسیوں سے جکڑ دو۔ باقی افراد یہیں باہر رک کر خیال رکھیں گے"...... اسی لمحے ایک اور تیز آواز سنائی دی اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہونٹ یہ آواز سنتے ہی بے اختیار بھنچ گئے۔

"اس کا مطلب ہے کہ آپ کا خیال درست تھا"...... عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن اب دیکھنا یہ ہے کہ یہ لوگ دراصل ہیں کون اور انہوں نے یہ سب کچھ کیوں کیا ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اب اسے ہوش میں لے آؤ مانگو"...... وہی آواز جس نے پہلے احکامات دیئے تھے آلے سے برآمد ہوئی۔

"یس باس"...... ایک دوسری آواز سنائی دی اور پھر تھپڑوں کی آواز کے ساتھ ہی میگاؤ کے کراہنے کی آواز سنائی دی۔

"میگاؤ۔ تم نے اپنے ساتھ بندھی بیٹھی اپنی بیوی کو دیکھ لیا ہو گا۔ ہم نے تم سے صرف چند معلومات حاصل کرنی ہیں۔ اگر تم نے انکار کیا تو پھر تمہارے سامنے تمہاری بیوی پر ہولناک تشدد کیا جا سکتا ہے"...... وہی تحکمانہ آواز سنائی دی۔

"تم ہو کون۔ اور یہ ولیم کیا تمہارا ساتھی ہے"...... میگاؤ کی تیز آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ ولیم کو مجبوراً سامنے آنا پڑا ہے ورنہ ہمارا ارادہ یہی تھا کہ ہم میک اپ میں ہی تم سے معلومات حاصل کر کے واپس چلے جائیں۔ اب میری بات غور سے سنو۔ ایک عورت اور نو مردوں پر مشتمل پاکیشیائی ایجنٹوں کا ایک گروہ تمہاری ملکیتی مارکیٹ میں دیکھا گیا ہے لیکن اس کے بعد وہ ہمارے آدمیوں کی نظروں سے غائب ہو گئے ہیں اور ہمیں معلوم ہے کہ تمہارا باپ پاکیشیا آتا جاتا رہتا تھا اور تمہارے تعلقات بھی پاکیشیا رہنے والوں سے ہیں اس لئے لازماً وہ تم سے ملنے آئے ہوں گے اور تم نے انہیں کہیں چھپا رکھا ہے"...... وہی تحکمانہ آواز سنائی دی۔

"بیگ میں سے گیس پسٹل نکالو صفدر۔ اور فوراً جا کر کوٹھی میں چار کیپسول فائر کر دو۔ جلدی کرو۔ کہیں یہ لوگ میگاؤ یا اس کی بیوی پر تشدد نہ شروع کر دیں"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور صفدر

نے سر ہلاتے ہوئے بیگ میں سے پسٹل نکالا اور پھر کار سے اتر کر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا اس کوٹھی کی طرف بڑھ گیا۔

"پاکیشیائی ایجنٹ۔ کون پاکیشیائی ایجنٹ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ میرے والد ضرور پاکیشیا جاتے تھے لیکن وہ شکاری تھے اور شکار کھیلنے پاکیشیا جاتے تھے۔ میں بھی بچپن میں ان کے ساتھ جاتا رہا ہوں لیکن اب تو طویل عرصہ ہو گیا ہے میرا پاکیشیا سے کوئی رابطہ نہیں رہا"...... میگاؤ کی آواز سنائی دی۔

"ولیم۔ اس کی بیوی کو ہوش میں لے آؤ۔ یہ آسانی سے زبان نہ کھولے گا"...... وہی تحکمانہ آواز سنائی دی اور پھر ایک بار پھر تھپڑوں کی آواز سنائی دینے لگی۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ وہ گھریلو عورت ہے اس پر تشدد مت کرو"...... میگاؤ کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ابھی تو صرف تھپڑ ہی لگے ہیں اور تم چیخ پڑے ہو۔ جب تمہاری بیوی کی ہڈیاں ٹوٹیں گی تب تمہارا کیا حال ہو گا"...... اسی تحکمانہ آواز والے نے استہزائیہ لہجے میں کہا۔ اسی لمحے جینی کے چیخنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

"میگاؤ۔ میگاؤ۔ یہ لوگ۔ اوہ۔ اوہ"...... اچانک جینی کی آواز ڈوبتی چلی گئی اور اس کے ساتھ ہی مختلف ملی جلی آوازیں سنائی دیں اور پھر خاموشی چھا گئی اور عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے آلہ بند کر کے جیب میں ڈالا اور کار آگے بڑھا دی۔ وہ سمجھ گیا تھا

کہ صفدر کے فائر کئے ہوئے کیپسولوں نے کام دکھا دیا ہے۔ میگاؤ کی کار ابھی تک کوٹھی کے پھاٹک کے قریب باہر موجود تھی اور جب عمران کار لے کر وہاں پہنچا تو صفدر سائیڈ پھاٹک سے اندر جا کر بڑا پھاٹک کھول چکا تھا۔

"میگاؤ کی کار اندر لے چلو صفدر"...... عمران نے کھڑکی سے سر باہر نکالتے ہوئے کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا پھاٹک کے سامنے کھڑی میگاؤ کی کار کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا۔ کار کی چابی شاید اندر ہی موجود تھی اس لئے چند لمحوں بعد کار سٹارٹ ہو کر آگے بڑھ گئی۔ عمران نے بھی اپنی کار پھاٹک کے اندر لے جا کر ایک سائیڈ پر روک دی۔ صفدر بھی ایک سائیڈ پر کار روک کر اس میں سے اتر آیا تھا۔

بے ہوش کر دینے والی گیس کے اثرات چونکہ آٹھ دس منٹوں تک بہرحال فضا میں رہتے تھے اس لئے وہ فوری طور پر آگے نہ بڑھنا چاہتے تھے۔ عمران اور باقی ساتھی بھی کار سے نیچے اتر آئے جبکہ صفدر نے واپس جا کر بڑا پھاٹک اور پھر سائیڈ گیٹ بند کر کے ان کے کنڈے لگا دیئے۔ عمران ہاتھ میں بندھی ہوئی گھڑی دیکھتا رہا۔

"آؤ۔ اب فضا صاف ہو چکی ہو گی لیکن وہ بیگ لے لو۔ اس میں گیس کے اینٹی انجکشن موجود ہیں"...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور تنویر نے کار سے بیگ اٹھا لیا اور پھر وہ سب تیز تیز قدم

اٹھاتے ہوئے عمارت کی طرف بڑھ گئے۔ پورچ کے ستونوں کے ساتھ دو آدمی فرش پر ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے تھے۔

''انہیں اٹھا کر اندر لے چلو''...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور تنویر اور کیپٹن شکیل ان کی طرف بڑھ گئے۔ تنویر کے ہاتھ سے بیگ صفدر نے لے لیا۔

سٹنگ روم میں میگاؤ اور اس کی بیوی جینی کرسیوں کے ساتھ رسیوں سے بندھے بیٹھے تھے جبکہ تین افراد جن میں سے ایک ولیم بھی تھا وہیں فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ میگاؤ اور جینی بھی بے ہوش تھے۔

''صفدر۔ تم جا کر پوری کوٹھی کو چیک کرو''...... عمران نے صفدر سے کہا اور صفدر بیگ وہیں رکھ کر تیزی سے واپس مڑ گیا۔ چند لمحوں بعد تنویر اور کیپٹن شکیل بے ہوش افراد کو کاندھوں پر لادے اندر داخل ہوئے جبکہ عمران نے آگے بڑھ کر میگاؤ کی رسیاں کھولنا شروع کر دیں۔ جولیا جینی کی طرف بڑھ گئی۔

''تین ملازم نما آدمی ایک کمرے میں ہلاک ہوئے پڑے ہیں اور کوئی نہیں ہے کوٹھی میں''...... صفدر نے واپس آ کر کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ان سب کو علیحدہ علیحدہ کرسیوں سے باندھ دو۔ لیکن پہلے ان کی مکمل تلاشی لے لو''...... عمران نے کہا اور تھوڑی دیر بعد اس کی ہدایات پر عمل کر دیا گیا۔ عمران نے بیگ سے اینٹی انجکشن نکال کر

پہلے میگاؤ اور پھر باری باری باقی سب بے ہوش افراد کو بھی لگا دیئے۔ البتہ اس نے جینی کو اینٹی انجکشن نہ لگایا تھا۔

''اوہ۔ اوہ۔ عمران۔ تم آ گئے۔ خدا کا شکر ہے۔ وہ مگر جینی۔ یہ۔ یہ ابھی تک بے ہوش ہے''...... میگاؤ نے سب سے پہلے ہوش میں آتے ہوئے کہا اور پھر ساتھ والے صوفے پر بے ہوش پڑی جینی کو دیکھ کر وہ پریشان ہو گیا۔

''گھبراؤ نہیں۔ میں نے جان بوجھ کر اسے ہوش میں لانے والا انجکشن نہیں لگایا۔ جینی سیدھی سادھی عورت ہے اور تم جانتے ہو کہ ابھی یہاں کیا ہونے والا ہے۔ اس لئے تم اسے اٹھا کر اس کے بیڈ روم میں لٹا آؤ۔ بعد میں اسے ہوش میں لے آئیں گے۔ جولیا تمہاری مدد کرے گی''...... عمران نے میگاؤ سے کہا اور میگاؤ سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

''میں جینی کو اٹھا لیتی ہوں۔ آپ صرف مجھے ان کا بیڈ روم بتا دیں''...... جولیا نے کہا اور جلدی سے آگے بڑھ کر اس نے صوفے پر بے ہوش پڑی جینی کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور پھر میگاؤ کے ساتھ ہی قدم بڑھاتی ہوئی وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اسی لمحے ایک ایک کر کے بندھے ہوئے سب افراد کو ہوش آ گیا۔ لیکن عمران خاموش کھڑا انہیں دیکھتا رہا۔ اس نے کوئی بات نہ کی تھی۔

''کون ہو تم''...... اچانک ان میں سے ایک بولا اور عمران مسکرا

دیا کیونکہ یہ وہی آواز تھی جسے اس نے دوسروں کو حکم دیتے ہوئے سنا تھا۔ اسے اسی آواز کی تلاش تھی۔

"تم اپنے ساتھیوں کے باس ہو۔ کیا نام ہے تمہارا"...... عمران نے سپاٹ لہجے میں اس سے مخاطب ہو کر پوچھا۔ اسی لمحے جولیا اور میگاؤ بھی واپس آ گئے۔

"میرا نام رونالڈ ہے۔ لیکن تم کون ہو"...... اس آدمی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"درست نام بتاؤ مسٹر"...... عمران نے یکلخت غراتے ہوئے کہا کیونکہ اب اسے لہجے سے ہی سچ جھوٹ پرکھنے کا تجربہ ہو چکا تھا۔

"میرا نام جیرالڈ ہے"...... اس بار اس آدمی نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تمہارا تعلق فاسٹ فائٹرز سے ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"فاسٹ فائٹرز سے نہیں۔ ماسٹر گروپ سے ہے"...... جیرالڈ نے جواب دیا اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ سچ کہہ رہا ہے۔

"تم کرنل بلیک کے ساتھی ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں"...... جیرالڈ نے کہا۔

"کرنل بلیک کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"تو ہمارا خیال درست نکلا کہ میگاؤ نے ہی تم پاکیشیائی ایجنٹوں کو پناہ دے رکھی تھی۔ اب میں سمجھ گیا ہوں کہ تم پاکیشیائی ایجنٹ

ہو"...... اس بار جیرالڈ نے کہا۔

"ہمیں اس پر فخر ہے مسٹر جیرالڈ۔ لیکن میں اپنا سوال دوہرانے کا عادی نہیں ہوں"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"کرنل بلیک مین ہیڈ کوارٹر میں ہے اور ہم میں سے کسی کو بھی معلوم نہیں کہ مین ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"...... جیرالڈ نے کہا اور ایک بار پھر عمران کو یہی محسوس ہوا کہ جیرالڈ سچ بول رہا ہے۔

"تم اس سے رابطہ کیسے کرتے ہو"...... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"ایک خصوصی ٹرانسمیٹر پر"...... جیرالڈ نے کہا۔

"کس فریکوئنسی پر سے"...... عمران نے پوچھا۔

"اس ٹرانسمیٹر پر کسی فریکوئنسی کی ضرورت نہیں ہوتی"۔ جیرالڈ نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کہاں ہے وہ ٹرانسمیٹر"...... عمران نے پوچھا۔

"میرے ہیڈ کوارٹر میں"...... جیرالڈ نے کہا۔

"دیکھو جیرالڈ۔ تم یقیناً پرانے آدمی ہو اس لئے تم عام آدمیوں کی طرح جواب نہ دینے کی ضد نہیں کر رہے۔ ویسے بھی مجھے تم سے کوئی دلچسپی نہیں ہے اور یہ بھی مجھے معلوم ہے کہ تم کرنل بلیک کے احکامات کی تعمیل کرنے کے پابند ہو۔ اس لئے میری خواہش ہے کہ تم میرے سوالوں کے صحیح جواب دیتے جاؤ تو میں تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو صحیح سلامت یہاں سے واپس جانے کی اجازت

دے دوں گا۔ مجھے معلوم ہے کہ میگاؤ تمہارے لئے تر نوالہ ثابت نہیں ہوگا اس لئے یہاں سے زندہ واپس جانے کے باوجود تم میگاؤ کا کچھ نہ بگاڑ سکو گے لیکن اگر تم نے جھوٹ بولا تو پھر یقیناً تم بھی عام آدمیوں کی صف میں آجاؤ گے اور اس کے بعد تم خود بہتر سمجھتے ہو کہ عام آدمیوں کے ساتھ کس طرح کا سلوک کیا جاتا ہے۔ اب تم خود سوچ لو کہ تمہیں کیا کرنا ہے''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''میں نے اب تک کوئی غلط بات نہیں کی۔ مجھے معلوم ہے کہ تمہارا نام علی عمران ہے اور میں نے چیف سے لے کر تمہاری فائل پڑھی ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ تم لوگ انتہائی زیرک اور شاطر ایجنٹ ہو۔ اس لئے تم سے کچھ چھپانا بے کار ہے۔ میں نے پہلے اپنا نام غلط بتا کر تمہاری صلاحیتوں کو چیک بھی کر لیا تھا اس لئے میں جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ درست ہے۔ اب یہ بات دوسری ہے کہ تم ہمارے ساتھ کیا سلوک کرتے ہو''...... جیرالڈ نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن تم نے یہ کہہ کر غلط بیانی کی ہے کہ اس خصوصی ٹرانسمیٹر پر کوئی فریکوئنسی ایڈجسٹ نہیں کی جاتی۔ کوئی ٹرانسمیٹر بھی ایسا نہیں ہوتا۔ اگر فکسڈ فریکوئنسی کا بھی ٹرانسمیٹر ہو تب بھی بہرحال اس پر ایک فریکوئنسی تو ایڈجسٹ ہوتی ہی ہے''...... عمران نے کہا۔

''میں درست کہہ رہا ہوں۔ یہ خصوصی ٹرانسمیٹر ہے جس پر نہ ہی

کوئی فریکوئنسی ایڈجسٹ ہوتی ہے اور نہ کی جاتی ہے''...... جیرالڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ رینگ گئی۔

''اوکے۔ میں تمہاری بات پر یقین کر لیتا ہوں۔ اب تم مجھے بتاؤ کہ کرنل بلیک کہاں ملے گا''...... عمران نے کہا۔

''وہ مین ہیڈ کوارٹر میں ہوگا۔ بس مجھے اتنا ہی معلوم ہے اس کے سوا میں اور کچھ نہیں جانتا''...... جیرالڈ نے کہا۔

''اور مین ہیڈ کوارٹر کہاں ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''میں کہہ چکا ہوں کہ میں اور میرا کوئی ساتھی مین ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ تم میری بات کا یقین کرو یا نہ کرو''۔ جیرالڈ نے کہا۔

''اوکے۔ میں سمجھ گیا کہ تم درست کہہ رہے ہو اور یقیناً کرنل بلیک اپنے ایسے راز تم جیسوں کو نہیں بتا سکتا۔ میگاؤ ان لوگوں نے تمہاری بیوی پر ہاتھ ڈالا ہے اس لئے اب ان کے متعلق فیصلہ بھی تم نے ہی کرنا ہے۔ اسے زندہ رکھو یا چھوڑ دو۔ یہ تم پر منحصر ہے۔ میں نے اپنا کام مکمل کر لیا ہے''...... عمران نے مڑ کر اپنے ساتھ کھڑے ہوئے میگاؤ سے مخاطب ہو کر کہا۔

''فیصلہ تو ہو چکا ہے۔ میں تو صرف اس انتظار میں تھا کہ تم اپنی بات چیت مکمل کر لو''...... میگاؤ نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے اس کا کوٹ کی جیب میں موجود ہاتھ باہر آیا تو اس

کے ہاتھ میں سائیلنسر لگا ریوالور موجود تھا۔

"تم لوگوں نے نہ صرف میری بیوی پر ہاتھ ڈالا بلکہ میرے تین بے گناہ ملازموں کو بھی ہلاک کر دیا ہے اور اگر عمران ساتھ نہ ہوتا تو نجانے تم لوگ میرے اور میری بیوی کے ساتھ کیا سلوک کرتے۔ اس لئے تمہاری سزا موت ہے"...... میگاؤ نے تیز لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے ٹھک ٹھک کی آوازوں کے ساتھ ہی کمرہ جیرالڈ اور اس کے ساتھیوں کی چیخوں سے گونج اٹھا۔ میگاؤ اس وقت تک ان پر گولیاں برساتا رہا جب تک وہ سب ختم نہ ہو گئے۔ خاص طور پر اس نے ولیم کے جسم میں تو کئی گولیاں اتار دی تھیں۔

"یہ ریوالور پہلے ہی تمہارے پاس تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ میں جینی کے بیڈ روم سے لے آیا تھا"...... میگاؤ نے ریوالور جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"اب ان لاشوں کا کیا کرو گے"...... عمران نے پوچھا۔

"اس کی فکر نہ کرو۔ انہیں غائب کرنا میرے لئے کوئی مسئلہ نہیں۔ میں تمہارا احسان مند ہوں عمران"...... میگاؤ نے کہا۔

"ارے نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ تم ان لاشوں کا کچھ کرو اور اب میں نے جینی بھابھی کو بھی ہوش میں لے آنا ہے اور ہاں سنو۔ اس سارے علاقے کا تفصیلی نقشہ مل سکتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ مل سکتا ہے۔ آؤ میرے ساتھ"...... میگاؤ نے کہا اور

عمران نے اپنے ساتھیوں کو باہر آنے کا اشارہ کیا اور وہ سب تیز تیز قدم اٹھاتے اس کمرے سے باہر آ گئے۔

"جولیا۔ تم جا کر بیڈ روم میں جینی کو انجکشن لگا دو"...... عمران نے کمرے سے باہر آتے ہی جولیا سے کہا اور جولیا سر ہلاتی ہوئی صفدر کے ہاتھ سے بیگ لے کر ایک طرف کو بڑھ گئی۔ صفدر آتے ہوئے کمرے سے بیگ ساتھ لے آیا تھا۔

"آؤ عمران۔ میں تمہیں نقشہ دے دوں۔ میرے دفتر میں ہے۔ لیکن تم اس نقشے کا کیا کرو گے"...... میگاؤ نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میرے ذہن میں ایک آئیڈیا ہے اور میں اس آئیڈیئے کو چیک کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا اور میگاؤ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد سوائے جولیا کے عمران اور اس کے باقی ساتھی میگاؤ کے ساتھ اس وسیع و عریض دفتر نما کمرے میں پہنچ گئے۔ میگاؤ نے ایک الماری سے ایک کافی بڑا نقشہ نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"اوہ گڈ۔ مجھے ایسا ہی نقشہ چاہئے تھا"...... عمران نے نقشہ کھولتے ہوئے کہا۔

"اب یہ بھی بتا دو کہ جینی کو تمہارا تعارف کرانا ہے یا نہیں"۔ میگاؤ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں۔ ورنہ اس نے میرا فوری طور پر یہاں سے واپس

جانا ناممکن کر دینا ہے۔ اور سنو۔ تم جینی کو اس وقت تک بیڈ روم سے باہر نہ آنے دینا۔ جب تک یہ لاشیں وغیرہ نہ ہٹا لینا۔ وہ بے حد نفیس خاتون ہے۔ میں تو چاہتا تھا کہ اس وقت تک اسے ہوش میں بھی نہ لاؤں جب تک تم سارا کام مکمل نہ کر لو۔ لیکن اس کا زیادہ دیر تک بے ہوش رہنا بھی اس کے لئے خطرناک ہو سکتا تھا''...... عمران نے کہا اور میگاؤ سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

''مسز جینی میگاؤ سے آپ اس لیبارٹری کے میں معلومات حاصل نہیں کریں گے''...... میگاؤ کے باہر جاتے ہی صفدر نے کہا۔

''میرا خیال ہے اس کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ ویسے بھی میں جینی کی عادت جانتا ہوں۔ وہ غیر متعلقہ باتوں میں دلچسپی نہیں لیتی اس لئے یقیناً اس نے اپنی سہیلی سے اس بارے میں زیادہ کرید بھی نہ کی ہو گی''...... عمران نے میز پر موجود پنسل اٹھا کر نقشے پر جھکتے ہوئے کہا اور صفدر خاموش ہو گیا۔ عمران نے پہلے الغاریہ کے گرد ایک دائرہ لگایا اور پھر اس نے مختلف سمتوں میں لکیریں ڈالنی شروع کر دیں۔ تقریباً چھ لکیریں ڈالنے کے بعد اس نے ایک مخصوص انداز میں ان لکیروں کو کاٹنا شروع کر دیا اور پھر ایک پوائنٹ پر آ کر اس کی پنسل کی نوک رک گئی۔ وہ چند لمحے غور سے اس پوائنٹ کو دیکھتا رہا پھر اس نے اس کے گرد دائرہ ڈال دیا۔

''ہونہہ۔ یہ تو واقعی وہ پہاڑی علاقہ ہے جس کا ذکر میگاؤ نے کیا تھا۔ ماہالا ہلز''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب''...... صفدر نے چونک کر پوچھا۔

''میگاؤ نے بتایا تھا کہ جینی کی سہیلی الغاریہ اور کرالس کے درمیان کسی دشوار گزار پہاڑی علاقے میں لیبارٹری میں کام کرتی تھی اور اب میں نے کراس ہنڈرڈ ٹرانسمیٹر کے آئیڈیے پر جو تحقیق کی ہے تو تب بھی یہی علاقہ سامنے آیا ہے۔ نقشے میں اس علاقے کا نام ماہالا ہلز درج ہے اور اس پورے علاقے میں گھنے جنگلات واقع ہونے کے نشانات بھی موجود ہیں''...... عمران نے کہا۔

''کراس ہنڈرڈ ٹرانسمیٹر کے آئیڈیے پر۔ یہ کون سا ٹرانسمیٹر ہے۔ میں نے یہ نام ہی پہلی بار سنا ہے''...... صفدر نے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

''یہ ٹرانسمیٹر مخصوص ریز کے ذریعے کام کرتا ہے اور اس ریز کا نام کراس ہنڈرڈ ہے۔ اس ٹرانسمیٹر کا کمال یہ ہے کہ نہ ہی اس کی کال چیک کی جا سکتی ہے اور نہ کال کا محل وقوع۔ لیکن چونکہ کراس ہنڈرڈ ریز کی ماہیت اور کام کرنے کے بارے میں معلومات مجھے حاصل ہیں اس لئے میں نے الغاریہ کو مرکز بنا کر جب ان ریز کے کام کرنے کے مخصوص انداز کو مارک کیا تو ماہالا ہلز کا علاقہ سامنے آتا ہے۔ الغاریہ سے اگر کراس ہنڈرڈ ٹرانسمیٹر پر کال کی جائے تو یہ کال صرف ماہالا ہلز میں ہی رسیو کی جا سکتی ہے۔ اس سے ہٹ کر

نہیں اور جیرالڈ نے بتایا تھا کہ کرنل بلیک ہیڈ کوارٹر میں ہے اور ہیڈ کوارٹر یقیناً اس لیبارٹری کے اوپر ہوگا“...... عمران نے کہا۔

”اگر واقعی یہ جگہ وہی ہے تو پھر مسز جینی کی سہیلی سے اس لیبارٹری کے بارے میں یقیناً مفید معلومات حاصل ہو سکتی ہیں“...... صفدر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے نقشہ تہہ کرنا شروع کر دیا۔

کرنل بلیک لکڑی کے بنے ہوئے ایک چھوٹے سے کیبن میں آرام کرسی پر نیم دراز تھا۔ اس کے ساتھ ہی لکڑی کی ایک میز پر ایک فون اور ایک چھوٹا سا ڈبہ پڑا ہوا تھا۔ کیبن میں ضروریات زندگی کی ہر چیز موجود تھی یہ کیبن ایک پہاڑی چوٹی پر واقع انتہائی گھنے جنگل میں بنا ہوا تھا۔

کیبن میں پیٹرومیکس لیمپ جل رہا تھا۔ کرنل بلیک سگریٹ پینے میں مصروف تھا اور ساتھ ہی وہ شراب کی بوتل سے چھوٹے چھوٹے گھونٹ بھی لے رہا تھا۔ کیبن کے باہر مشین گنوں سے مسلح دو افراد کھڑے صاف دکھائی دے رہے تھے۔

کرنل بلیک نے سگریٹ کا آخری کش لے کر اسے میز پر موجود ایش ٹرے میں رکھا ہی تھا کہ میز پر پڑے ہوئے ڈبے میں سے ہلکی سی سیٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور کرنل بلیک بے اختیار چونک کر سیدھا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر یکلخت پریشانی کے تاثرات

نمایاں ہوگئے کیونکہ یہ ڈبہ دراصل جدید ترین ٹرانسمیٹر کراس ہنڈرڈ تھا اور اس کے دوسرے دو سیٹ فاسٹ فائٹرز کے ماسٹر گروپ کے انچارج جیرالڈ اور کرنل بلیک کے پرسنل سیکرٹری سمارگ کے پاس تھے اور کرنل بلیک الغاریہ سے یہاں آتے ہوئے ان دونوں کو کہہ کر آیا تھا کہ اس ٹرانسمیٹر پر اسے صرف اہم حالات میں ہی کال کیا جائے اس لئے کال آنے کا مطلب تھا کہ کوئی اہم بات ہوگئی ہے۔ کرنل بلیک نے ہاتھ بڑھا کر اس کا بٹن دبا دیا۔

”ہیلو ہیلو۔ سمارگ کالنگ“...... بٹن دبتے ہی کرنل بلیک کے پرسنل سیکرٹری کی متوحش آواز سنائی دی۔ یہ خصوصی ٹرانسمیٹر فون کے سے انداز میں کام کرتا تھا اس لئے ہر فقرے کے بعد بٹن دبانے اور اوور کہنے کی ضرورت نہ رہتی تھی۔

”یس کرنل بلیک اٹنڈنگ یو“...... کرنل بلیک نے تیز لہجے میں کہا۔

”باس۔ غضب ہو گیا ہے۔ جیرالڈ، ولیم اور ولیم کے تین ساتھیوں کی لاشیں الغاریہ کے نیشنل پارک میں پڑی ہوئی ملی ہیں۔ انہیں گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا ہے“...... دوسری طرف سے سمارگ کی متوحش آواز سنائی دی تو کرنل بلیک کا چہرہ یکلخت غصے کی شدت سے آگ کی طرح تپ اٹھا۔ اس کے ہونٹ بھینچ گئے۔

”کب کی بات ہے“...... اس نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”ابھی تھوڑی دیر پہلے مجھے اطلاع ملی ہے باس“...... سمارگ

نے کہا۔

”کیا تم نے خود ان کی لاشیں دیکھی ہیں“...... کرنل بلیک نے پوچھا۔

”یس باس۔ میں خود پولیس آفس گیا تھا“...... سمارگ نے جواب دیا۔

”کیا ان پر تشدد کیا گیا تھا“...... کرنل بلیک نے پوچھا۔

”نہیں باس۔ ان پر تشدد تو نہیں کیا گیا لیکن سوائے ولیم کے باقی سب میک اپ میں تھے۔ ولیم کی وجہ سے ہی ہمارے آدمیوں کو ان کے بارے میں اطلاع ملی اور پھر پولیس آفس میں ان کے چہروں سے میک اپ صاف کیا گیا۔ تب پتہ چلا کہ وہ کون تھے“...... سمارگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تم ایڈگر سے کہو کہ وہ فوری طور پر انکوائری کرے۔ جیرالڈ کا اس طرح میک اپ میں مارا جانا بتا رہا ہے کہ وہ کسی خاص مشن پر گیا ہوگا“...... کرنل بلیک نے کہا۔

”یس باس“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”سنو۔ جیسے ہی ایڈگر کی طرف سے کوئی رپورٹ ملے۔ مجھے فوراً اطلاع دینا اور ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں کیا رپورٹ ہے“...... کرنل بلیک نے کہا اس کا لہجہ اب سنبھلا ہوا تھا۔

”ان کے متعلق ابھی تک کوئی رپورٹ نہیں ملی۔ وہ کہیں بھی دستیاب نہیں ہو پا رہے۔ ویسے شک یہی کیا جا رہا ہے کہ ان سب

کے قتل میں ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا ہی ہاتھ ہو سکتا ہے''...... سمارگ نے کہا۔

''نہیں۔ اگر یہ لوگ عمران اور ان کے ساتھیوں کے ہاتھ لگ جاتے تو وہ یقیناً میرے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے ان پر تشدد کرتے۔ اسی لئے میں نے تشدد کے بارے میں پوچھا تھا''...... کرنل بلیک نے کہا۔

''یس باس''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور کرنل بلیک نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے اور فراخ پیشانی پر شکنیں نمودار ہو گئی تھیں۔

''انہیں کس نے ہلاک کیا ہو گا''...... کرنل بلیک نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر میز پر رکھی ہوئی شراب کی بوتل اٹھا کر منہ سے لگا لی۔ ایک لمبا گھونٹ لینے کے بعد اس نے بوتل واپس میز پر رکھی اور اٹھ کر کیبن میں ٹہلنا شروع کر دیا۔ یہ اطلاع اس کے لئے اس قدر دھماکہ خیز ثابت ہوئی تھی کہ اس کے دل میں بے پناہ اضطراب سا بھر گیا تھا۔ وہ مسلسل ٹہلتا رہا اور پھر اسی طرح ٹہلتے ٹہلتے نجانے اسے کتنا وقت گزر گیا تھا کہ اچانک ڈبے میں سے ایک بار پھر ہلکی سی سیٹی کی آواز ابھری اور کرنل بلیک تیزی سے مڑا اور اس نے بجلی کی سی تیزی سے اس کا بٹن دبا دیا۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ سمارگ کالنگ''...... ڈبے میں سے سمارگ کی آواز سنائی دی۔

''یس۔ کرنل بلیک بول رہا ہوں''...... کرنل بلیک نے تیز لہجے میں کہا۔

''باس۔ ایڈگر آپ سے بات کرنا چاہتا ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''یس۔ بات کراؤ''...... کرنل بلیک نے چونک کر کہا۔

''ہیلو باس۔ میں ایڈگر بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے ایک مختلف آواز سنائی دی۔

''یس۔ کیا رپورٹ ہے ایڈگر''...... کرنل بلیک نے کہا۔

''باس۔ جیرالڈ اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کے ذمہ دار افراد کا پتہ میں نے چلا لیا ہے۔ لیکن ان کے خلاف کارروائی کے لئے آپ کی اجازت کی ضرورت ہے''...... ایڈگر نے کہا تو کرنل بلیک بے اختیار چونک پڑا۔

''کیا مطلب۔ تفصیل سے بات کرو''...... کرنل بلیک نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''باس۔ میں نے معلوم کر لیا ہے کہ مانگو نے جیرالڈ کو فون پر اطلاع دی کہ اس نے پاکیشیائی ایجنٹوں کا پتہ چلا لیا ہے۔ اس کی کال کے مطابق یہ ایجنٹ میگاؤ کی شاپنگ مارکیٹ میں دیکھے گئے تھے۔ اس کے بعد جیرالڈ نے ولیم کو کال کیا اور اسے رائل کلب پہنچنے کے لئے کہا اور ساتھ ہی میک اپ میں آنے کی بھی ہدایت دی اور خود جیرالڈ بھی میک اپ میں اس رائل کلب پہنچ گیا جہاں

سے جیرالڈ نے فون کیا تھا۔ اس کے بعد جیرالڈ نے دفتر فون کر کے اپنی کار رائل کلب سے واپس دفتر لے جانے کی ہدایت کی۔

ان اطلاعات کے بعد اس نے اپنے آدمیوں کو کام پر لگا دیا تو انہوں نے اس ویگن کو تلاش کر لیا جو الغاریہ گئی اور واپس آئی تھی اور اس ویگن سے ایسے آثار ملے کہ جیسے اس میں لاشیں رکھی گئی ہوں۔ چنانچہ میرے آدمیوں نے اس ویگن کے ڈرائیور کو گھیر لیا اور پھر سخت ترین تشدد کے بعد اس نے زبان کھول دی۔ اس نے بتایا کہ اس کا تعلق الغاریہ کے میگاؤ گروپ سے ہے اور میگاؤ نے اسے اپنی رہائش گاہ پر بلوا کر یہ حکم دیا تھا کہ اس کی رہائش گاہ پر موجود لاشیں ویگن میں ڈال کر الغاریہ میں کسی ایسی جگہ پھینک آئے جہاں سے وہ پولیس کی نظروں میں آ جائیں لیکن اس کے متعلق کسی کو معلوم نہ ہو سکے چنانچہ اس ڈرائیور نے میگاؤ کی رہائش گاہ سے وہ لاشیں اٹھائیں اور انہیں ویگن میں ڈال کر انہیں الغاریہ لا کر پارک میں ڈال دیا اور پھر واپس چلا گیا“...... ایڈگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو اس میگاؤ نے پناہ دی ہوئی ہے اور اس نے جیرالڈ اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کیا ہے“...... کرنل بلیک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”یس باس۔ اور چونکہ آپ کا حکم ہے کہ میگاؤ یا اس کے

گروپ کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی جائے۔ اس لئے آپ سے اجازت لینا ضروری تھا“...... دوسری طرف سے ایڈگر نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ لیکن صرف میگاؤ سے انتقام لینے سے مسئلہ حل نہیں ہو گا۔ ہمیں ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا پتہ چلانا ہے۔ تم ایسا کرو کہ میگاؤ کو خفیہ طور پر اغوا کر کے الغاریہ سے ملحقہ قصبے کالار کے زیرو ہاؤس میں پہنچا دو اور پھر وہاں سے تم سارگ کو فون کر کے اطلاع دے دینا۔ سارگ مجھے اطلاع دے گا اور میں خود زیرو ہاؤس پہنچ کر اس میگاؤ سے معلومات حاصل کروں گا اور تم نے وہاں الغاریہ میں ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو بھی تلاش کرنا ہے۔ اگر یہ لوگ وہاں نظر آ جائیں تو ان کا فوری خاتمہ کر دینا ہے“...... کرنل بلیک نے کہا۔

”یس باس“...... دوسری طرف سے کہا گیا اور کرنل بلیک نے بٹن دبا کر رابطہ ختم کر دیا۔

”ہونہہ۔ اگر جیرالڈ عمران کے ہاتھ آ گیا تھا تو پھر عمران نے اس پر تشدد کیوں نہیں کیا تھا۔ کیا جیرالڈ یا اس کے ساتھیوں نے انہیں سب کچھ بتا دیا تھا“...... کرنل بلیک نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔

”لیکن وہ بتا کیا سکتے تھے۔ انہوں نے زیادہ سے زیادہ یہی بتایا ہو گا کہ میں ہیڈ کوارٹر گیا ہوا ہوں لیکن ایف ایف کے مین ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تو وہ بھی کچھ نہیں جانتے“...... چند لمحے

خاموش رہنے کے بعد ایک بار پھر کرنل بلیک نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے چہرے پر شدید ترین الجھن کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

”مجھے خود ان کے مقابلے پر اترنا چاہئے۔ یہ لوگ ماسٹر گروپ کے آدمیوں کے بس کا روگ نہیں ہیں“...... ایک بار پھر اس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ اسی طرح وقفے وقفے سے بڑبڑاتا رہا اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف مختلف پلاننگز بناتا اور رد کرتا رہا۔ تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد اچانک ڈبے میں سے ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دی تو کرنل بلیک نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور اس کا بٹن دبا دیا۔

”ہیلو ہیلو۔ سارگ بول رہا ہوں“...... سارگ کی آواز ڈبے میں سے سنائی دی۔

”یس۔ کرنل بلیک اٹنڈنگ یو“...... کرنل بلیک نے تیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”باس۔ ایڈگر کی کال آئی ہے۔ میگاؤ کو اغوا کر کے کالار کے زیرو ہاؤس پہنچا دیا گیا ہے۔ اسے اس کے گھر سے اغوا کیا گیا ہے“...... سارگ نے کہا۔

”ٹھیک ہے“...... کرنل بلیک نے کہا اور بٹن دبا کر اس نے رابطہ ختم کیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کیبن کے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ باہر ایک کھلی جگہ پر اس کا تیز رفتار ہیلی کاپٹر

موجود تھا۔ وہ پائلٹ سیٹ پر بیٹھا اور چند لمحوں بعد اس کا ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہو کر اس طرف کو تیزی سے بڑھنے لگا جدھر کالار قصبہ واقع تھا۔

تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کی انتہائی تیز رفتار پرواز کے بعد وہ کالار قصبے پہنچ گیا۔ زیرو ہاؤس ایک کافی بڑا زرعی فارم تھا اور یہ زرعی فارم کرنل بلیک کی ذاتی ملکیت تھا۔ اس نے فارم کے وسیع احاطے میں ہیلی کاپٹر اتارا اور پھر اچھل کر نیچے اترا تو برآمدے میں سے لمبے قد کا ایڈگر تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔

”میگاؤ کو لے آنے میں کوئی پرابلم تو نہیں ہوا“...... کرنل بلیک نے ایڈگر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

”نہیں باس۔ وہ اپنے گھر میں بیوی کے ساتھ اکیلا موجود تھا میں نے گھر میں پہلے بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کرائی اور پھر میرے آدمی عقبی طرف سے اندر داخل ہو کر بے ہوش میگاؤ کو اٹھا کر باہر لے آئے اور پھر اسے کار میں ڈال کر ہم سیدھا یہاں لے آئے ہیں۔ وہ ابھی تک بے ہوش ہے میں نے اسے اینٹی گیس کا انجکشن نہیں لگایا“...... ایڈگر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور کرنل بلیک نے اثبات میں سر ہلایا اور تیزی سے قدم اٹھاتا ہوا فارم کی عمارت کی طرف بڑھ گیا۔ ایک کمرے کے فرش پر میگاؤ بے ہوشی کے عالم میں پڑا ہوا تھا۔ کمرے کے اندر ایڈگر کے دو مسلح ساتھی بھی موجود تھے۔ انہوں نے انتہائی مؤدبانہ انداز میں کرنل بلیک کو

سلام کیا۔

"اسے کرسی پر رسی سے باندھ کر ہوش میں لے آؤ"...... کرنل بلیک نے فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے میگاؤ کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا اور ایڈگر نے اپنے ساتھیوں کو بلا کر انہیں ہدایات دینی شروع کر دیں۔ اس کے ساتھیوں نے میگاؤ کو ایک کرسی پر رسی سے باندھ دیا اور پھر ایڈگر نے جیب سے ایک سرنج نکالی جس کی سوئی پر کیپ چڑھی ہوئی تھی اس نے کیپ ہٹائی اور سرنج میں موجود سیال اس نے میگاؤ کے بازو میں انجکٹ کر دیا اور سرنج خالی ہونے پر وہ پیچھے ہٹا اور اس نے سرنج ایک طرف پھینک دی۔

کرنل بلیک کرسی گھسیٹ کر اس پر بیٹھ گیا۔ اس کی تیز نظریں میگاؤ پر ہی جمی ہوئی تھیں اور چند لمحوں بعد میگاؤ کے جسم پر حرکت کے آثار نمودار ہوئے اور پھر ایک جھٹکے سے اس کی آنکھیں کھل گئیں۔ لیکن اس کی آنکھوں میں شعور کی چمک موجود نہ تھی اور پھر آہستہ آہستہ یہ چمک نمودار ہوئی اور پھر میگاؤ کے جسم نے ہلکا سا جھٹکا کھایا۔ وہ حیرت سے سامنے بیٹھے ہوئے کرنل بلیک اور ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"مجھے پہچانتے ہو نا میگاؤ"...... کرنل بلیک نے سرد لہجے میں کہا۔

"تم کرنل بلیک۔ لیکن میں کہاں ہوں"...... میگاؤ نے حیرت

بھرے لہجے میں کہا۔

"الغاریہ سے دور میرے ایک اڈے میں۔ تم نے مجھ سے معاہدہ کیا تھا کہ تمہارا گروپ میرے معاملات میں مداخلت نہیں کرے گا۔ لیکن تم نے میرے آدمیوں کو ہلاک کر کے انہیں الغاریہ پھینکوا دیا تمہارا کیا خیال تھا کہ فاسٹ فائٹرز اس قدر کمزور تنظیم ہے کہ وہ اپنے آدمیوں کے قاتلوں کو بھی تلاش نہیں کر سکے گی"۔ کرنل بلیک نے سرد لہجے میں کہا۔

"تمہارے آدمیوں نے میری بیوی کی عزت پر ہاتھ ڈالا تھا کرنل بلیک حالانکہ تم بھی اچھی طرح جانتے ہو کہ میری بیوی کا ان معاملات میں کبھی بھی کوئی تعلق نہیں رہا۔ وہ سیدھی سادھی ایک گھریلو عورت ہے اور یہ بھی تم جانتے ہو کہ میں سب کچھ برداشت کر سکتا ہوں لیکن اپنی بیوی کی طرف اٹھنے والی ٹیڑھی آنکھ کبھی برداشت نہیں کر سکتا"...... میگاؤ نے تیز لہجے میں جواب دیا تو کرنل بلیک چونک پڑا۔

"جینی پر ہاتھ ڈالا تھا میرے آدمیوں نے۔ نہیں تم غلط کہہ رہے ہو۔ جیرالڈ ایسا آدمی نہیں ہے"...... کرنل بلیک نے ہونٹ نہ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اگر وہ ایسا نہ کرتے تو مجھے کیا ضرورت تھی ان کے جسموں میں گولیاں اتارنے کی"...... میگاؤ نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

''یقیناً انہوں نے ایسا تمہاری زبان کھلوانے کے لئے کیا ہوگا۔ تم نے میرے دشمن پاکیشیائی ایجنٹوں کو پناہ دے رکھی ہے اور اب تمہیں یہ بتانا پڑے گا کہ وہ پاکیشیائی ایجنٹ کہاں ہیں''...... کرنل بلیک نے کہا۔

''یہی بات اس جیرالڈ نے بھی کی تھی اور میں نے اسے بتایا تھا کہ میں کسی پاکیشیائی ایجنٹ کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ البتہ میرا بچپن کا ایک دوست علی عمران اچانک میرے دفتر آیا۔ اس نے مجھے بتایا کہ وہ بزنس کے سلسلے میں یہاں آیا ہے۔ میں نے اسے اپنے گھر لے جانا چاہا تو اس نے مجھے کہا کہ اس کے ساتھ کچھ کاروباری ساتھی ہیں اور وہ ہوٹل میں نہیں رہنا چاہتا اس لئے میں ان کے لیے کسی رہائش گاہ کا بندوبست کر دوں۔ چنانچہ میں نے اسے اپنی ایک کوٹھی رہائش کے لئے دے دی اور وہ چلا گیا میں ابھی دفتر میں ہی تھا کہ میں نے ایک کام کے لئے جینی کو گھر فون کیا تو وہاں سے رسیور ولیم نے اٹھایا۔ ولیم ہمارا پرانا واقف کار تھا اور ہمارے گھر آتا جاتا رہتا تھا۔ ولیم نے مجھے بتایا کہ وہ گھر آیا تو اس نے میرے ملازموں اور میری بیوی جینی کو بے ہوش پڑے ہوئے پایا ہے۔ وہ میرے دفتر فون کرنے ہی والا تھا کہ میری کال آ گئی۔ ظاہر ہے میں اس پر بے حد پریشان ہوا اور میں دفتر سے اٹھ کر فوراً اپنے گھر پہنچ گیا۔ وہاں ولیم مجھے گیٹ پر ملا لیکن جیسے ہی میں اندر داخل ہوا اس ولیم نے عقب سے میرے سر پر وار کیا اور

میں بے ہوش ہو گیا۔ پھر مجھے ہوش آیا تو میں اپنی کوٹھی کے ایک کمرے میں کرسی پر رسیوں سے بندھا ہوا بیٹھا تھا اور ساتھ والی کرسی پر جینی بندھی ہوئی تھی اور ولیم کے ساتھ چار اجنبی افراد بھی وہاں موجود تھے۔ پھر ان میں سے ایک نے اپنا نام جیرالڈ بتایا اور اس نے کہا کہ ان کا تعلق فاسٹ فائٹرز سے ہے اور وہ مجھ سے پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے انہیں یہی بات بتا دی جو میں نے تمہیں بتائی ہے لیکن اس جیرالڈ نے میری بات پر یقین کرنے کی بجائے اپنے ساتھی جسے اس نے مانگو کہہ کر پکارا تھا کو حکم دیا کہ وہ آگے بڑھ کر میری بیوی کی عزت میری نظروں کے سامنے پامال کر دے۔ میں نے اسے بہت روکا اور بتایا کہ جینی سیدھی سادھی گھریلو عورت ہے اسے ان معاملات میں مت ڈالو۔ لیکن تمہارے آدمی تو بہرے بن گئے۔ تم سمجھ سکتے ہو کہ اس وقت میری کیا حالت ہوئی ہو گی جب تمہارے آدمی نے جینی کو کرسی سے کھول کر فرش پر پھینکا اور اس کے کپڑے پھاڑنے شروع کر دیئے۔ مجھے نہیں معلوم کہ میرے اندر کوئی غیبی طاقت عود کر آئی تھی یا تمہارے آدمیوں نے میرے جسم کے گرد رسی باندھتے ہوئے اس کی گانٹھ صحیح نہ لگائی تھی مجھے کچھ ہوش نہ رہا۔ بس مجھے اتنا معلوم ہے کہ میرے جسم میں دوڑنے والا خون لاوا بن گیا اور پھر رسیاں کھل گئیں یا ٹوٹ گئیں بہرحال جو کچھ بھی ہوا میرا ایک ہاتھ رسی کی گرفت سے آزاد ہو گیا۔ میری جیب میں سائیلنسر لگا ریوالور

موجود تھا چنانچہ جب مجھے ہوش آیا تو تمہارے ساتھی گولیوں سے چھلنی پڑے ہوئے تھے اور میری بیوی خوف کی وجہ سے دوبارہ بے ہوش ہو چکی تھی۔ اس کے بعد میں نے الغاریہ میں تمہیں کال کرنے کی کوشش کی لیکن تمہارا کہیں پتہ نہ چلا تو میں نے یہی مناسب سمجھا کہ اپنے آدمی کے ذریعے تمہارے آدمیوں کی لاشیں خاموشی سے الغاریہ پھینکوا دوں''...... میگاؤ نے کہا۔

''ہونہہ۔ تمہاری بات قابل قبول ہے کیونکہ ان لاشوں پر تشدد کے آثار موجود نہ تھے۔ کیا یہ عمران اور اس کے ساتھی تم سے دوبارہ ٹکرائے''...... کرنل بلیک نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''میں نے بعد میں اس کوٹھی میں فون کیا جس کی چابی میں نے عمران کو دی تھی تو وہاں سے کسی نے رسیور نہ اٹھایا تو میں خود وہاں گیا لیکن وہ کوٹھی خالی پڑی ہوئی تھی۔ البتہ وہاں ایسے آثار موجود تھے جیسے وہاں کچھ لوگ رہے ہوں۔ میں نے عمران کو اپنے طور پر تلاش کرنے کی کوشش کی لیکن وہ مجھے کہیں دستیاب نہ ہو سکا تو میں خاموش ہو گیا اور میں کیا کر سکتا تھا''...... میگاؤ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''دیکھو میگاؤ۔ مجھے معلوم ہے کہ تم شریف آدمی ہو۔ اس لئے میں تمہاری بات پر یقین کر لیتا ہوں۔ لیکن تمہیں مجھ سے ایک وعدہ کرنا ہو گا''...... کرنل بلیک نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

''کیسا وعدہ''...... میگاؤ نے کہا۔

''جیسے ہی یہ عمران تم سے رابطہ کرے۔ تم نے مجھے فوری اطلاع دینی ہے۔ وہ میرا دشمن ہے''...... کرنل بلیک نے کہا۔

''مگر وہ میرا بچپن کا دوست ہے۔ طویل عرصے بعد اس سے ملاقات ہوئی تھی اس لئے سوری۔ میں اس کی مخبری نہیں کر سکتا۔ البتہ یہ وعدہ کر سکتا ہوں کہ میں عمران کو یا اس کے کسی ساتھی کی یہاں کسی قسم کی مزید مدد نہ کروں گا''...... میگاؤ نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

''گڈ۔ تمہاری اس بات نے مجھے بے حد مسرت بخشی ہے۔ آدمی کو ایسا ہی بے باک اور دلیر ہونا چاہئے۔ اوکے۔ اب میں اسے خود تلاش کر لوں گا۔ ایڈگر میرے ساتھ آؤ''...... کرنل بلیک نے میگاؤ سے بات کرتے کرتے ساتھ کھڑے ایڈگر سے کہا اور پھر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ایڈگر اس کے پیچھے چلتا ہوا کمرے سے باہر آ گیا۔

''سنو ایڈگر۔ میگاؤ کی زندگی اس کی موت کی نسبت ہمارے لئے زیادہ فائدہ مند ثابت ہو سکتی ہے اس لئے میں نے اسے ہلاک کرنے کا ارادہ ترک کر دیا ہے۔ تم ایسا کرو کہ اسے بے ہوش کر کے اس کے جسم میں ٹرپل تھری ڈکٹا فون ایڈجسٹ کر دینا اور خود اپنے پورے گروپ کو الغاریہ میں الرٹ کر دو۔ یہ عمران لازماً کسی نہ کسی انداز میں دوبارہ میگاؤ سے رابطہ کرے گا اور ٹرپل تھری کی وجہ سے تم اسے چیک کر سکو گے۔ لیکن اگر وہ اکیلا ہو تو جلدی

کی ضرورت نہیں ہے۔ میں اس کے سارے ساتھیوں کا خاتمہ کرنا چاہتا ہوں اور جیسے ہی اس کے سارے ساتھی تمہاری نظروں میں آئیں تو تم نے ایک لمحے کے لئے بھی نہیں ہچکچانا بلکہ انہیں فوری طور پر گولیوں سے اڑا دینا ہے۔ اگر تم اس مشن میں کامیاب ہو گئے تو پھر جیرالڈ کی جگہ ماسٹر گروپ کے چیف تم ہو گے“...... کرنل بلیک نے کہا۔

”یس باس۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں اس مشن کی تکمیل کے لئے اپنی بھرپور صلاحیتیں صرف کر دوں گا۔ فاسٹ فائٹرز کے ماسٹر گروپ کا چیف بننا میری زندگی کا سب سے بڑا اعزاز ہو گا“۔ ایڈگر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”جیسے ہی تم مشن میں کامیاب ہو جاؤ۔ تم نے فوری طور پر سمارگ کو اطلاع دینی ہے تاکہ وہ مجھے اطلاع کر سکے۔ اس کے علاوہ بھی اگر کوئی اہم بات ہو تو تم سمارگ کے ذریعے مجھ سے رابطہ کر سکتے ہو“...... کرنل بلیک نے ایک طرف کھڑے اپنے ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور پھر وہ ہیلی کاپٹر میں سوار ہوا اور دوسرے لمحے ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوتا چلا گیا۔

سفید رنگ کی اسٹیشن ویگن خاصی تیز رفتاری سے الغاریہ سے شمال کی طرف تقریباً تین سو کلو میٹر دور واقع شہر کرالس کی حدود سے نکل کر دوبارہ الغاریہ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اسٹیشن ویگن میں عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے جبکہ ڈرائیونگ سیٹ پر میگاؤ کا ایک خاص آدمی ہاربر موجود تھا۔

جینی کی وہ سہیلی جو ماہالا ہلز میں واقع خفیہ لیبارٹری میں کام کرتی رہی تھی کرالس میں رہتی تھی اسے ایک خاص قسم کی سکن انفیکشن ہو گئی تھی جس کی وجہ سے اسے نہ صرف لیبارٹری چھوڑنی پڑی تھی بلکہ اس بیماری کی وجہ سے وہ کہیں اور سروس بھی نہ کر سکتی تھی اور لیبارٹری انتظامیہ نے اس کی خدمات کے پیش نظر اس کا خصوصی وظیفہ مقرر کیا تھا اس لئے وہ اب اپنے گھر میں رہ کر اپنی زندگی بسر کر رہی تھی۔

یہ بیماری اس قسم کی تھی کہ اس کے جسم کے ہر مسام سے ایک

لیس دار مادہ رستا رہتا تھا جس کا کوئی علاج نہ تھا۔ یہ بیماری لیبارٹری میں ہونے والے ایک خصوصی تجربے کے دوران ایک ٹیسٹ ٹیوب ٹوٹ جانے کی وجہ سے جینی کی سہیلی سلینا کو لگ گئی تھی۔

چونکہ عمران پہلے کبھی کرالس نہ گیا تھا اس لئے میگاؤ نے اپنے ایک خاص آدمی ہاربر کو ان کے ساتھ بھیجا تھا اور چونکہ وہ سب ایک کار میں اکٹھے سفر نہ کر سکتے تھے اس لئے میگاؤ نے انہیں اس سفر کے لئے اسٹیشن ویگن مہیا کر دی تھی اور اب وہ جینی کی سہیلی سلینا سے ایک تفصیلی ملاقات کر کے واپس آ رہے تھے۔ سلینا کے نام جینی نے خصوصی خط لکھ کر دیا تھا اور اس خط کی وجہ سے سلینا نے ان کے ساتھ تعاون کیا تھا اور لیبارٹری کے بارے میں جو کچھ وہ جانتی تھی اس نے بتا دیا تھا لیکن اس نے جو کچھ بتایا تھا وہ لیبارٹری کے اندرونی محل وقوع کے بارے میں تھا کیونکہ باہر سے لیبارٹری میں جاتے اور اندر سے باہر لے آتے وقت ہر شخص کو بے ہوش کر دیا جاتا تھا لیکن ایک مرتبہ لیبارٹری میں جاتے ہوئے اتفاق سے اسے راستے میں ہی ہوش آ گیا تھا لیکن چونکہ اسے معلوم تھا کہ اگر اسے لے جانے والوں کو اس بات کا علم ہو گیا کہ اسے راستے میں ہوش آ گیا ہے تو وہ اصول کے مطابق اسے فوری گولی مار دیں گے اس لئے سلینا بے ہوش بنی رہی تھی اور اس وقت اس نے دیکھا تھا کہ جس ہیلی کاپٹر پر اسے لے جایا جا رہا تھا وہ ہیلی

پیڈ پر اترا اور پھر اسے اور اس کے دو بے ہوش ساتھیوں کو ایک جیپ میں ڈال کر پہاڑی علاقے میں لے جایا گیا اور آخر میں گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ایک چٹان پھٹی اور جیپ اندر داخل ہو گئی۔ جہاں باقاعدہ ایک فراخ سڑک بنی ہوئی تھی اس طرح وہ لیبارٹری میں پہنچ گئی تھی لیکن اندرونی طور پر لیبارٹری کے محل وقوع اور وہاں کام کرنے والے افراد کی تعداد وغیرہ کے بارے میں سلینا نے انتہائی قیمتی معلومات بہم پہنچائی تھیں اور عمران کے لئے یہ معلومات انتہائی اہم تھیں اس لئے وہ اس ملاقات سے خاصا مطمئن نظر آ رہا تھا۔

''ہیلی کاپٹر۔ ادھر ہیلی کاپٹر کا کیا کام''...... اچانک فرنٹ سیٹ پر بیٹھے ہوئے عمران نے چونک کر کہا اس کی نظریں دور فضا میں اٹھتے ہوئے ایک ہیلی کاپٹر پر جمی ہوئی تھیں جو کھیتوں کے درمیان فضا میں بلند ہو رہا تھا۔ ہیلی کاپٹر چھوٹا لیکن خاصا تیز رفتار تھا۔ وہ کافی بلندی پر جا کر تیزی سے مڑا اور پھر مغرب کی طرف بڑھتا ہوا چند لمحوں میں ان کی نظروں سے غائب ہو گیا۔

''یہ فاسٹ فائٹرز کے چیف کرنل بلیک کا ذاتی ہیلی کاپٹر ہے جناب۔ میں اسے پہچانتا ہوں کیونکہ میرا گہرا دوست کافی عرصہ اس کا پائلٹ رہا ہے''...... ہاربر نے سادہ سے لہجے میں جواب دیا تو نہ صرف اس کے ساتھ بیٹھا ہوا عمران بلکہ عقبی سیٹوں پر بیٹھے ہوئے اس کے سارے ساتھی بھی ہاربر کی یہ بات سن کر بے اختیار اچھل

پڑے تھے۔

''کیا کہہ رہے ہو۔ کرنل بلیک کا ہیلی کاپٹر ہے یہ''...... عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''جی ہاں۔ میں درست کہہ رہا ہوں لیکن آپ اس طرح چونکے کیوں ہیں۔ کیا کوئی خاص بات ہے''...... ہاربر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''لیکن یہ کرنل بلیک یہاں کھیتوں میں کیا کر رہا تھا''...... عمران نے اس کے سوال کو نظرانداز کرتے ہوئے کہا۔

''ادھر اس کا انتہائی وسیع زرعی فارم ہے۔ ہم اس وقت کالار قصبے کی حدود سے گزر رہے ہیں اور کالار قصبے کی بیشتر اراضی کا مالک کرنل بلیک ہے''...... ہاربر نے جواب دیا۔

''کیا تم نے اس کے زرعی فارم کو دیکھا ہوا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''جی ہاں۔ باس میگاؤ کے پاس ڈرائیونگ کی ملازمت سے پہلے میں کرنل بلیک کے دفتر میں ڈرائیور کے طور پر ملازم رہا ہوں اور میں کئی بار اپنے باس کے ساتھ یہاں آتا رہا ہوں''...... ہاربر نے کہا۔

''اوکے۔ تم اب اسٹیشن ویگن کو اس زرعی فارم کی طرف لے چلو۔ لیکن بالکل نزدیک نہ جانا۔ دور رک کر ہمیں بتا دینا سمجھ گئے تم''...... عمران نے کہا۔

''جناب۔ آپ باس کے مہمان ہیں اس لئے میرا مشورہ ہے کہ آپ وہاں نہ جائیں۔ یہ فاسٹ فائٹرز والے انتہائی خطرناک لوگ ہیں ایسا نہ ہو کہ آپ کو کوئی نقصان پہنچ جائے''...... ہاربر نے انتہائی ہمدردانہ لہجے میں انہیں مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

''تم فکر نہ کرو۔ جلدی کرو''...... عمران نے سخت لہجے میں کہا تو ہاربر نے اس طرح سر ہلایا جیسے وہ مجبوراً رضامند ہو رہا ہو اور پھر تھوڑی دور آگے جانے کے بعد اس نے ویگن ایک بائی روڈ کی طرف موڑ دی۔

''اصل راستہ تو کافی آگے ہے جناب۔ لیکن یہ بائی روڈ بھی ادھر جاتی ہے''...... ہاربر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا پھر تقریباً بیس منٹ کے بعد انہیں دور سے زرعی فارم کی وسیع و عریض عمارت نظر آنے لگی۔ لیکن ان کی طرف عمارت کا عقبی رخ تھا۔

''فارم سے دور ویگن روک دینا''...... عمران نے کہا تو ہاربر نے اثبات مین سر ہلا دیا اور پھر تھوڑا آگے لے جا کر اس نے ویگن ایک سائیڈ پر کر کے روک دی۔

''تم بھی نیچے آ جاؤ''...... عمران نے دروازہ کھول کر نیچے اترتے ہوئے ہاربر سے کہا۔ عمران کے ساتھی بھی نیچے اتر آئے تھے۔

''تنویر۔ اس سیدھے سادھے آدمی کو اس طرح بے ہوش کر دو

کہ اس کے حلق سے آواز نہ نکلے“...... عمران نے نیچے اترتے ہوئے تنویر سے کہا اور تنویر سر ہلاتا ہوا اسٹیشن ویگن کے سامنے سے ہوتا ہوا دوسری طرف کھڑے ہاربر کی طرف بڑھ گیا اور پھر ہلکی سی چیخ کے ساتھ ہی ہاربر ایک دھماکے سے نیچے گر گیا۔

”کرنل بلیک کی یہاں آمد بتا رہی ہے کہ یہ اس کا کوئی خاص اڈہ ہے یا یہاں کوئی خاص کام ہو رہا ہے اس لئے ہم نے اسے چیک کرنا ہے۔ عمارت خاصی وسیع ہے اس لئے ہوسکتا ہے کہ اندر خاصے مسلح آدمی ہوں اس لئے عمارت میں پہلے بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیپسول فائر ہوں گے اور پھر ہم اندر جائیں گے“...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا اور ٹائیگر نے سر ہلاتے ہوئے ویگن کی عقبی سیٹ پر رکھا ہوا سپیشل بیگ اٹھا کر ہاتھ میں لے لیا۔

یہ بیگ وہ مسلسل اپنے ساتھ رکھتا تھا کیونکہ کسی بھی مرحلے پر اس کی ضرورت پڑ سکتی تھی۔ اس میں مخصوص اسلحہ کے ساتھ ساتھ میک اپ باکس، فرسٹ ایڈ باکس اور ایسی ہی دوسری ضرورت کی چیزیں موجود تھیں اور پھر وہ سب تیزی سے عمارت کی طرف بڑھ گئے۔ ٹائیگر نے بیگ سے مخصوص پسٹل نکالا اور پھر بیگ تنویر کے ہاتھ میں دے کر وہ پنجوں کے بل دوڑتا ہوا عمارت کی دائیں سائیڈ کی طرف بڑھنے لگا جبکہ عمران اور اس کے دوسرے ساتھی وہیں رک گئے۔ ٹائیگر اب ان کی نظروں سے اوجھل ہو گیا تھا اور تھوڑی

دیر بعد انہوں نے پسٹل کی مخصوص ٹھک ٹھک کی آوازیں سنیں اور چند لمحوں بعد ٹائیگر دوڑتا ہوا واپس آ گیا۔

”میں نے چار کیپسول فائر کئے ہیں۔ میرے خیال میں یہ کافی رہیں گے“...... ٹائیگر نے کہا۔

”اگر اندر رہنے والے تمہاری طرح غیرت مند ہوئے تو کافی رہیں گے اور اگر تنویر کی طرح۔ مم۔ مم۔ میرا مطلب ہے کہ زیادہ غیرت مند ہوئے تو......“ عمران نے تنویر کا چہرہ بگڑتے دیکھ کر بات بدل دی اور سب ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔

”تم تنویر سے مذاق کرنے کا کوئی موقع چھوڑتے بھی ہو“۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تنویر کب میرے لئے کوئی موقع چھوڑتا ہے۔ سائے کی طرح ہر وقت میرے ساتھ لگا رہتا ہے“...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور فضا بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھی۔

”تم سے بات کرتے ہوئے تو شیطان بھی ڈرتا ہو گا“...... جولیا نے بے اختیار ہنستے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ عمران کی بات سن کر انار کی طرح سرخ ہو گیا تھا۔

”تنویر تو نہیں ڈرتا۔ بے شک اس سے پوچھ لو“...... عمران نے کہا اور فضا ایک بار پھر قہقہوں سے گونج اٹھی۔

”میرا خیال ہے کہ اب تک گیس کا اثر ختم ہو گیا ہو گا“۔ صفدر نے شاید موضوع بدلنے کی غرض سے کہا۔

''ارے ہاں۔ ہمارا یہاں کھلے عام ٹھہرنا بھی غلط ہے۔ کہیں وہ ہیلی کاپٹر واپس نہ آ جائے''...... جولیا نے کہا اور عمران نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ سب دوڑتے ہوئے عمارت کی سائیڈ سے ہو کر عمارت کے سامنے والے حصے کی طرف پہنچ گئے۔ عمارت کا بڑا پھاٹک بند تھا۔ تنویر نے پھاٹک پر چڑھ کر اندر چھلانگ لگا دی اور چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا اور وہ سب اندر داخل ہو گئے۔

''ارے۔ اوہ۔ میگاؤ اور یہاں''...... عمران نے ایک کمرے میں داخل ہوتے ہی بری طرح چونکتے ہوئے کہا کیونکہ کمرے میں ایک کرسی پر میگاؤ رسیوں سے بندھا ہوا بیٹھا تھا۔

اس کے ساتھ ہی کمرے میں چار افراد بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ ایک آدمی میگاؤ کی کرسی کے بالکل قریب گرا ہوا تھا اور اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی ڈبیا تھی جبکہ دوسرے ہاتھ میں خنجر تھا۔ باہر برآمدے میں بھی دو آدمی بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ عمران نے جھک کر اس آدمی کے ہاتھ سے وہ ڈبیا نکالی اور اسے کھولا تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ ڈبیا کے اندر ایک چھوٹا سا بٹن موجود تھا اور اس بٹن کو دیکھتے ہی عمران کے ہونٹ بھنچ گئے۔ وہ اس مخصوص ساخت کے ڈکٹا فون کو دیکھتے ہی پہچان گیا تھا۔ یہ کھال کے اندر کام کرنے والا ڈکٹا فون تھا اور خنجر کی دوسرے ہاتھ میں موجودگی بتا رہی تھی کہ جس وقت گیس کیپسول فائر کئے گئے اس وقت یہ آدمی میگاؤ کے جسم میں ڈکٹا فون ایڈجسٹ کرنے ہی والا تھا۔

''اس آدمی کو کرسی پر باندھ دو''...... عمران نے ڈبیا بند کر کے اسے جیب میں ڈالتے ہوئے کہا اور اس نے اس آدمی کے دوسرے ہاتھ سے خنجر بھی کھینچ لیا۔

ٹائیگر اس دوران میگاؤ کے جسم کے گرد بندھی ہوئی رسیاں کھول کر اسے ایک صوفے پر لٹا چکا تھا۔ اس نے تنویر کی مدد سے اس آدمی کو اس کرسی پر بٹھا کر انہی رسیوں سے جکڑ دیا جن سے میگاؤ جکڑا ہوا تھا۔

''ٹائیگر۔ اب پہلے میگاؤ کو اینٹی انجکشن لگا دو تاکہ ہم اس سے حالات پوچھ لیں۔ کیپٹن شکیل اور جولیا دونوں باہر نگرانی کریں گے بلکہ اس ڈرائیور ہاربر کو ویگن میں ڈال کر ویگن کو کسی محفوظ جگہ پر پہنچا دو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ کرنل بلیک ہیلی کاپٹر پر واپس آ جائے یا ان کا کوئی ساتھی ادھر آ نکلے اور ہم پھنس جائیں''...... عمران نے کہا اور کیپٹن شکیل اور جولیا دونوں سر ہلاتے ہوئے باہر کی طرف مڑ گئے جبکہ ٹائیگر نے بیگ سے اینٹی انجکشن نکال کر اس میں موجود محلول کو صوفے پر بے ہوش پڑے میگاؤ کے بازو میں انجکٹ کر دیا لیکن انجکشن کے اثرات ظاہر ہونے کا وقت گزر گیا اور میگاؤ کو ہوش میں نہ آیا تو عمران چونک پڑا۔

''اوہ۔ پہلے اسے یقیناً چوٹ لگا کر بے ہوش کیا گیا ہو گا تاکہ اس کے جسم میں ڈکٹا فون ایڈجسٹ کیا جا سکے۔ اسی لئے یہ گیس کے اثرات ختم ہو جانے کے باوجود ہوش میں نہیں آ رہا''...... عمران

نے کہا اور پھر تیزی سے وہ میگاؤ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ہاتھ میں موجود خنجر جیب میں ڈالا اور پھر دونوں ہاتھوں سے میگاؤ کا منہ اور ناک بند کر دیا چند لمحوں بعد ہی میگاؤ کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگ گئے اور عمران پیچھے ہٹ کر ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد میگاؤ نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور پھر وہ اٹھنے کی کوشش میں صوفے سے نیچے گرنے ہی لگا تھا کہ عمران نے اسے سنبھال کر دوبارہ صوفے پر بٹھا دیا۔

''تم۔تم۔ عمران تم۔ اوہ۔ یہ۔ یہ''...... میگاؤ نے شعور میں آتے ہیں سامنے بیٹھے عمران کو دیکھ کر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ کرنل بلیک کا اڈا ہے۔ ہم جینی کی فرینڈ سلینا سے مل کر کرالس سے واپس الغاریہ آ رہے تھے کہ ہم نے دور سے کھیتوں کے درمیان سے ایک ہیلی کاپٹر کو فضا میں بلند ہو کر مغرب کی طرف جاتے دیکھا۔ تمہارے ڈرائیور ہاربر نے بتایا کہ یہ کرنل بلیک کا ذاتی ہیلی کاپٹر ہے اس پر ہم چونک پڑے اور پھر ہاربر نے ہی بتایا کہ یہاں کرنل بلیک کا ذاتی زرعی فارم ہے۔ چنانچہ ہم ادھر آ گئے۔ ہم نے باہر سے بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیپسول فائر کئے اور پھر ان کے اثرات ختم ہونے پر جب ہم اندر آئے تو تم کرسی پر بندھے ہوئے بیٹھے نظر آئے۔ تمہارے ساتھ ایک آدمی فرش پر بے ہوش پڑا ہوا تھا جس کے ایک ہاتھ میں خنجر اور دوسرے ہاتھ میں

ایک ڈبیا تھی جس میں ایسا ڈکٹا فون تھا جسے کھال کے اندر سی دیا جائے تو وہ کام کرتا ہے''...... عمران نے اسے ساری سچویشن سمجھاتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ تو کرنل بلیک نے یہ چال چلی تھی کہ میرے جسم میں ڈکٹا فون لگا کر مجھے رہا کر دے تاکہ اس طرح وہ تمہارا کھوج لگا سکے''...... میگاؤ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

''تم یہاں کیسے پہنچ گئے اور کرنل بلیک یہاں کیوں آیا تھا''۔ عمران نے پوچھا۔

''میں جینی کے ساتھ اپنے گھر میں موجود تھا کہ اچانک میرا ذہن چکرایا اور میں بے ہوش ہو گیا۔ پھر مجھے ہوش آیا تو میں یہاں کرسی پر بندھا ہوا بیٹھا تھا اور کرنل بلیک میرے سامنے کھڑا تھا۔ اس نے مجھ سے تمہارے متعلق پوچھا۔ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ اس کے ساتھیوں کو میری رہائش گاہ پر ہلاک کیا گیا ہے۔ میں نے اسے جینی کی بے عزتی والی کہانی سنا دی''...... میگاؤ نے کہا۔

''تفصیل سے بتاؤ کہ تم سے کرنل بلیک کی کیا گفتگو ہوئی۔ یہ اہم ہے''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو میگاؤ نے کرنل بلیک سے ہونے والی تمام گفتگو تفصیل سے دوہرا دی۔ پھر یہ آدمی جسے تم نے کرسی سے باندھ رکھا ہے اس کا نام کرنل بلیک نے ایڈگر لیا تھا، وہ اسے باہر لے گیا پھر مجھے ہیلی کاپٹر کی آواز سنائی دی۔ اس کے

بعد یہ ایڈگر اندر آ گیا اور اس نے میرے سر پر اچانک ریوالور کا دستہ مار کر مجھے بے ہوش کر دیا۔ اس کے بعد مجھے ہوش آیا تو تم سامنے موجود تھے''...... میگاؤ نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اب وہ کرنل بلیک کی تمام پلاننگ اچھی طرح سمجھ گیا تھا اور واقعی اگر وہ اس طرح اچانک یہاں نہ پہنچ جاتے تو میگاؤ کے جسم میں موجود ڈکٹا فون کی وجہ سے وہ چیک کر لئے جاتے۔

''ٹائیگر۔ اب اس ایڈگر صاحب کو ہوش میں لے آؤ تاکہ معلوم ہو سکے کہ کرنل بلیک اسے کیا ہدایات دے کر گیا ہے''...... عمران نے ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا ایک طرف رکھے سپیشل بیگ کی طرف بڑھ گیا۔

''سلینا سے کچھ معلومات ملی یا نہیں''...... میگاؤ نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہاں۔ اس نے جینی کا خط پڑھ کر ہم سے مکمل تعاون کیا ہے اس کے پاس لیبارٹری کی اندرونی ساخت کے بارے میں معلومات تھیں لیکن اس سے گفتگو کے بعد یہ بات حتمی طور پر طے ہو گئی ہے کہ فاسٹ فائٹرز کا ہیڈ کوارٹر اس لیبارٹری کے پاس یا اوپر کہیں موجود ہے اور اب کرنل بلیک کو ہیلی کاپٹر میں جاتا دیکھ کر اور سلینا سے گفتگو کے بعد یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ ہمارا ٹارگٹ انہی ماہالا ہلز میں ہی ہے''...... عمران نے کہا۔

''تم۔ تم آزاد کیسے ہو گئے۔ یہ۔ یہ کس طرح ہو گیا۔ یہ کون

ہیں''...... ایڈگر نے ہوش میں آتے ہی کہا۔

''ہم وہیں ہیں ایڈگر۔ جن کی تلاش کے لئے تم میگاؤ کے جسم میں ڈکٹا فون ایڈجسٹ کرنا چاہتے تھے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بندھا ہوا ایڈگر بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''تم۔ تم۔ یہاں کیسے پہنچ گئے''...... ایڈگر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''تمہارے باس کرنل بلیک کے ہیلی کاپٹر نے ہماری رہنمائی کی ہے۔ بہرحال اب تم صرف اتنا بتا دو کہ ہمارے متعلق کرنل بلیک نے تمہیں کیا ہدایات دی ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا ہدایات دی ہیں۔ اس نے تمہارے قتل کا حکم دیا تھا لیکن''...... ایڈگر نے مایوس سے لہجے میں کہا۔

''تم نے ہماری ہلاکت کی اطلاع کرنل بلیک کو دینی تھی اس کے لئے تم کیا ذریعہ اختیار کرتے''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''ظاہر ہے میں ہیڈ کوارٹر کو اطلاع دیتا اور بس''...... ایڈگر نے کہا۔

''تنویر۔ مسٹر ایڈگر کچھ زیادہ ہی مایوس نظر آ رہے ہیں اور مجھے ان کی خوبصورت آنکھوں میں موجود مایوسی کے تاثرات پسند نہیں آ رہے ہیں اس لئے تم اسے کم از کم ففٹی پرسنٹ تو کم کر دو''۔ عمران نے ساتھ کھڑے تنویر سے کہا اور ساتھ ہی جیب سے وہی خنجر

نکال کر تنویر کی طرف بڑھا دیا جو اس نے ایڈگر کے ہاتھ سے کھینچ کر اپنی جیب میں ڈالا تھا۔

”کیا۔ تم کیا کرنا چاہتے ہو“...... ایڈگر نے چونک کر کہا۔

”کچھ نہیں۔ صرف تمہاری ایک آنکھ تنویر نکال دے گا۔ اس طرح مایوسی کی کیفیت ففٹی پرسنٹ کم ہو جائے گی“...... عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ ایڈگر کوئی جواب دیتا۔ تنویر بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور دوسرے لمحے کمرہ ایڈگر کے حلق سے نکلنے والی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔ تنویر نے ایک ہی وار میں خنجر کی نوک سے اس کی ایک آنکھ کا ڈھیلا باہر نکال دیا تھا۔ ایڈگر چیختا ہوا تکلیف کی شدت سے بے ہوش ہو گیا۔

”اسے ہوش میں لے آؤ تاکہ میں چیک کر سکوں کہ اب مایوسی کی کیفیت کی کیا پوزیشن ہے“...... عمران نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں کہا اور تنویر نے بے ہوش ایڈگر کے چہرے پر زور دار تھپڑوں کی جیسے بارش کر دی اور چوتھے یا پانچویں تھپڑ پر ایڈگر ایک بار پھر چیخ مار کر ہوش میں آ گیا۔

”ارے۔ یہ تو ساری مایوسی دوسری آنکھ میں جمع ہو گئی ہے۔ اس لئے دوسری آنکھ بھی نکال دو تاکہ نہ آنکھیں ہوں گی نہ ان میں تیرتی ہوئی مایوسی نظر آئے گی“...... عمران نے پہلے کی طرح سرد لہجے میں کہا اور تنویر ایک بار پھر خون آلودہ نوک دار خنجر اٹھائے آگے بڑھنے لگا۔

”رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ رک جاؤ“...... اچانک ایڈگر نے ہذیانی انداز میں چیخنا شروع کر دیا اور عمران نے ہاتھ اٹھا کر تنویر کو روک دیا۔

”بتاؤ“...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

”میں تمہاری ہلاکت کی اطلاع چیف کے پرسنل سیکرٹری سمارگ کو فون پر دیتا اور سمارگ یہ اطلاع ایک خصوصی ٹرانسمیٹر پر چیف کو دے دیتا“...... ایڈگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”سمارگ کو معلوم ہے کہ کرنل بلیک کہاں ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”سب کو یہی معلوم ہے کہ وہ مین ہیڈ کوارٹر گیا ہے لیکن سوائے چیف کے اور کوئی بھی نہیں جانتا کہ یہ ہیڈ کوارٹر کہاں ہے“۔ ایڈگر نے جواب دیا۔

”سمارگ کا فون نمبر بتاؤ“...... عمران نے کہا اور ایڈگر نے فون نمبر بتا دیا۔

”اب ان کا کیا کرنا ہے“...... عمران نے مڑ کر میگاؤ سے کہا۔

”وہی جو پہلے ان کے ساتھیوں کے ساتھ کیا تھا“...... میگاؤ نے منہ بناتے ہوئے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اس نے اپنے ساتھیوں کو بھی باہر آنے کا اشارہ کیا اور پھر وہ سب زرعی فارم کی حدود سے باہر آ گئے۔ جولیا نظر نہ آ رہی تھی۔

"جولیا کہاں ہے کیپٹن شکیل"...... عمران نے کیپٹن شکیل سے پوچھا۔

"وہ باہر ویگن میں موجود ہے"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

"ریوالور مجھے دو عمران۔ اور تم باہر جاؤ۔ میں آ رہا ہوں"۔ ان کے ساتھ باہر آتے ہوئے میگاؤ نے کہا اور عمران نے سر ہلاتے ہوئے جیب سے سائیلنسر لگا ریوالور نکالا اور میگاؤ کے ہاتھ میں دے دیا۔ زرعی فارم سے باہر نکل کر وہ کیپٹن شکیل کی رہنمائی میں اس طرف کو بڑھ گئے جدھر ان کی اسٹیشن ویگن موجود تھی۔ ہاربر کو ہوش آ چکا تھا اور وہ ڈرائیونگ سیٹ پر خاموش بیٹھا ہوا تھا جبکہ جولیا ویگن سے باہر کھڑی تھی۔

"کیا ہوا"...... جولیا نے ان کے قریب پہنچتے ہی عمران سے پوچھا۔

"کچھ نہیں۔ میگاؤ اپنے علاقے کی صفائی میں مصروف ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد میگاؤ بھی فارم ہاؤس سے نکل کر ان کی طرف بڑھنے لگا۔ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ہوا ہاربر پہلے میگاؤ کا نام سن کر چونکا تھا لیکن جب اس نے میگاؤ کو فارم ہاؤس سے نکلتے ہوئے دیکھا تو وہ بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ باس۔ اور یہاں"...... ہاربر کے لہجے میں بے پناہ حیرت

تھی لیکن اس کی بات کا کسی نے جواب نہیں دیا۔

"ان لاشوں کا کیا کرو گے۔ کیا یہیں پڑی رہیں گی"۔ عمران نے میگاؤ کے قریب پہنچتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں۔ میں الغاریہ پہنچ کر اپنے آدمیوں کو ہاربر کے ساتھ یہاں بھیجوں گا تاکہ ان لاشوں کو اس طرح ٹھکانے لگا دیا جائے کہ کرنل بلیک کو معلوم ہی نہ ہو سکے کہ یہ لوگ کہاں گئے ہیں۔ ورنہ اگر یہ لاشیں یہاں پڑی رہیں تو پھر وہ سمجھ جائے گا کہ میں نے انہیں ہلاک کیا ہے"...... میگاؤ نے کہا۔

"ایسی بات ہے تو ان لاشوں کو اسٹیشن ویگن میں ڈال کر لے جایا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ انہیں ساتھ لے جانا خطرناک ہو گا۔ میرے آدمی انہیں یہیں کہیں قریب ہی زمین میں دفن کر دیں گے۔ لیکن اب تمہارا کیا پروگرام ہے۔ کیا تم اب اس سمارگ کے پیچھے الغاریہ جاؤ گے"...... میگاؤ نے ویگن میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ مجھے یقین ہے کہ کرنل بلیک نے اس ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کسی کو کچھ نہیں بتایا ہو گا۔ ہم الغاریہ پہنچ کر اب ماہالا ہلز کی طرف روانہ ہو جائیں گے"...... عمران نے کہا اور میگاؤ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

کرنل بلیک اپنے مخصوص کیبن میں بیٹھا ایک کتاب کے مطالعے میں مصروف تھا۔ اس کے ایک ہاتھ میں جلتا ہوا سگریٹ تھا جبکہ سائیڈ میز پر شراب کی کھلی ہوئی بوتل بھی رکھی ہوئی تھی۔ اسے کالار کے زرعی فارم سے آئے ہوئے آج دوسرا روز تھا لیکن سارگ کی طرف سے کوئی کال نہ آئی تھی۔

اس سے وہ یہی سمجھا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی ابھی تک میگاؤ سے نہ ملے ہوں گے۔ اس لئے ایڈگر اور اس کا گروہ حرکت میں نہ آیا ہو گا لیکن وہ بہرحال مطمئن تھا کہ میگاؤ کے جسم میں لگائے جانے والے ڈکٹا فون والی اس کی پلاننگ بہرحال کامیاب رہے گی اور جلد یا بدیر بہرحال اسے عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کے بارے میں اطلاع مل جائے گی۔ اس لئے وہ بڑے مطمئن انداز میں بیٹھا کتاب کے مطالعہ میں مصروف تھا کہ میز پر موجود انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی۔ یہ آواز سن کر کرنل بلیک بے اختیار

چونک پڑا۔ اس نے کتاب الٹا کر میز پر رکھی اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... کرنل بلیک نے تیز لہجے میں کہا۔

''باس۔ ڈبل سٹار چیک پوسٹ نمبر ون سے ہیری بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

''کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے''...... کرنل بلیک نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''باس۔ جنوب کی طرف سے ایک جیپ ماہالا ہلز کی طرف آتی دکھائی دے رہی ہے''...... دوسری طرف سے ہیری نے جواب دیا تو کرنل بلیک بے اختیار چونک پڑا۔

''جیپ کتنے فاصلے پر ہے''...... کرنل بلیک نے حیران ہو کر پوچھا۔

''ابھی تو کافی دور ہے باس۔ لیکن اس کا رخ بہرحال ماہالا ہلز کی طرف ہی ہے''...... ہیری نے جواب دیا۔

''اوہ۔ کوئی شکاری وغیرہ ہوں گے۔ فرسٹ چیک پوسٹ والے خود ہی انہیں روک کر واپس بھجوا دیں گے۔ لیکن تم انہیں چیک کرتے رہنا''...... کرنل بلیک نے کہا۔

''یس باس''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور کرنل بلیک نے رسیور رکھ دیا۔

''ایک تو ان شکاریوں نے جان عذاب میں ڈال رکھی ہے۔

کوئی نہ کوئی شکاری پارٹی ادھر آ ہی نکلتی ہے"...... کرنل بلیک نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر میز پر رکھی ہوئی کتاب دوبارہ اٹھا لی۔ دس پندرہ منٹ بعد انٹر کام کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور کرنل بلیک نے چونک کر ایک بار پھر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل بلیک نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہیری بول رہا ہوں باس۔ جیپ فرسٹ چیک پوسٹ پر کچھ دیر رک کر اب آگے بڑھی چلی آ رہی ہے اور انہوں نے اسے کلیئر کر دیا ہے"...... ہیری نے جواب دیا۔

"کلیئر کر دیا ہے۔ کیا مطلب۔ کون لوگ ہیں یہ جنہیں کلیئر کر دیا گیا ہے۔ معلوم کرتا ہوں میں"...... کرنل بلیک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور اس نے تیزی سے رسیور رکھا اور پھر اٹھ کر ایک سائیڈ پر موجود الماری کھول کر اس میں سے فکسڈ فریکوئنسی کا ٹرانسمیٹر نکال کر واپس کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔ اس نے اس کے چند بٹن پریس کر دیئے۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ کرنل بلیک کالنگ۔ اوور"...... کرنل بلیک نے ٹرانسمیٹر آن کر کے بار بار کال دینی شروع کر دی۔

"یس باس۔ جیکال بول رہا ہوں فرسٹ چیک پوسٹ سے۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر میں سے ایک آواز برآمد ہوئی۔

"ایک جیپ کو تم نے کلیئر کیا ہے۔ کون ہیں اس جیپ میں اور اسے تم نے کیوں کلیئر کیا ہے۔ اوور"...... کرنل بلیک نے تیز لہجے

میں کہا۔

"باس۔ ایڈگر اور اس کے ساتھی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ آپ نے انہیں بلوایا ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل بلیک بے اختیار اچھل کر کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"ایڈگر اور اس کے ساتھی۔ کیا مطلب۔ وہ یہاں کیسے آ سکتے ہیں۔ انہیں تو یہاں کا علم ہی نہیں۔ اور اگر ہو بھی سہی تو وہ یہاں آنے کی بجائے میرے سیکرٹری کے ذریعے مجھے کال بھی کر سکتے تھے۔ اوور"...... کرنل بلیک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ میں ایڈگر کو ذاتی طور پر جانتا ہوں اس لئے میں نے اسے کلیئر کر دیا ہے۔ اب اگر آپ کہیں تو میں انہیں واپس بلوا لوں۔ اوور"...... جیکال کا لہجہ سہما ہوا تھا۔

"نہیں۔ جب تک تم ان تک پہنچو گے وہ سیکنڈ چیک پوسٹ تک پہنچ چکے ہوں گے۔ میں خود سیکنڈ چیک پوسٹ پر بات کرتا ہوں۔ اوور اینڈ آل"...... کرنل بلیک نے تیز لہجے میں کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے جلدی سے میز پر رکھے ہوئے انٹر کام کا رسیور اٹھایا اور مختلف نمبرز یکے بعد دیگرے پریس کر دیئے۔ سیکنڈ چیک پوسٹ نسبتاً کافی قریب تھی اس لئے وہاں انٹر کام سسٹم موجود تھا۔ فرسٹ چیک پوسٹ پہاڑیوں کے آغاز میں تھی اس لئے وہاں یہ سسٹم نہ لگایا گیا تھا۔

"یس۔ فرانک اٹنڈنگ یو"...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف

سے ایک آواز سنائی دی۔

"کرنل بلیک بول رہا ہوں"...... کرنل بلیک نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"فرانک۔ ایک جیپ فرسٹ چیک پوسٹ سے کلیئر ہو کر تمہاری طرف آ رہی ہے۔ بقول جیکال اس جیپ میں میرے ماتحت ایڈگر اور اس کے ساتھی ہیں۔ جیکال کے مطابق وہ ایڈگر کو ذاتی طور پر جانتا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ جیپ میں واقعی ایڈگر ہی ہو لیکن تم نے انہیں کلیئر بھی نہیں کرنا اور اس قسم کا رویہ بھی اختیار نہیں کرنا کہ انہیں شک گزرے۔ تم انہیں ایسے انداز میں بے ہوش کر دو کہ انہیں شک نہ ہو اور پھر مجھے اطلاع دو۔ میں خود وہاں آ کر انہیں چیک کروں گا"...... کرنل بلیک نے کہا۔

"یس باس۔ میں ایس وی گیس سے انہیں بے ہوش کر دوں گا۔ انہیں پتہ بھی نہ چلے گا"...... دوسری طرف سے فرانک نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پوری طرح محتاط رہنا اور ان کے بے ہوش ہوتے ہی مجھے اطلاع دینا"...... کرنل بلیک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"ایڈگر یہاں کیسے آ سکتا ہے۔ یہ کیسا پراسرار چکر چل گیا

ہے"...... کرنل بلیک نے ہونٹ چباتے ہوئے خود کلامی کے سے انداز میں کہا اور پھر کرسی سے اٹھ کر وہ کیبن میں ٹہلنے لگا۔

"کہیں یہ عمران اور اس کے ساتھی نہ ہوں"...... اچانک اس کے ذہن میں خیال آیا۔

"نہیں۔ وہ تو کسی صورت بھی یہاں نہیں آ سکتے۔ انہیں تو کسی صورت بھی یہاں کے بارے میں علم نہیں ہو سکتا۔ مگر ایڈگر کو بھی تو علم نہیں ہو سکتا۔ پھر ایڈگر کیسے آ گیا"...... کرنل بلیک نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر ایک خیال کے تحت اس نے میز پر رکھے ہوئے کراس ہنڈرڈ ٹرانسمیٹر کا بٹن دبا کر کال دینی شروع کر دی۔

"یس باس۔ سارگ بول رہا ہوں۔ اوور"...... دوسری طرف سے سارگ نے اس کی کال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ایڈگر کی طرف سے کوئی کال۔ اوور"...... کرنل بلیک نے پوچھا۔

"کوئی کال نہیں آئی باس۔ اوور"...... سارگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ اوور اینڈ آل"...... کرنل بلیک نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"یہ ضرور کوئی پر اسرار چکر ہے"...... کرنل بلیک نے ٹرانسمیٹر آف کرتے ہوئے کہا اور پھر وہ کیبن میں ٹہل ٹہل کر فرانک کی کال کا انتظار کرنے لگا تقریباً نصف گھنٹے کے انتظار کے بعد انٹرکام کی

گھنٹی بج اٹھی اور کرنل بلیک نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل بلیک نے چیختے ہوئے کہا۔

"باس۔ حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے۔ جیپ میں موجود افراد کو بے ہوش کر دیا گیا ہے"...... دوسری طرف سے فرانک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان میں کوئی عورت بھی ہے"...... کرنل بلیک نے اچانک ایک خیال کے تحت پوچھا۔

"نہیں باس۔ سب مرد ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے میں آ رہا ہوں"...... کرنل بلیک نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ تیزی سے کیبن کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں کے بعد اس کا ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوا اور پھر تیزی سے اڑتا ہوا سیکنڈ چیک پوسٹ کی طرف بڑھ گیا۔

چند منٹ کی پرواز کے بعد ہی ہیلی کاپٹر سیکنڈ چیک پوسٹ پر پہنچ گیا۔ وہاں ایک جیپ کے ساتھ چار مسلح افراد کھڑے تھے۔ کرنل بلیک نے ایک مسطح چٹان پر ہیلی کاپٹر اتار دیا اور پھر اچھل کر نیچے اترا اور دوڑتا ہوا چیک پوسٹ کے بڑے سے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ اسی لمحے کمرے کے دروازے سے ایک لمبا تڑنگا آدمی باہر آ گیا۔ یہ فرانک تھا۔

"آئیں باس"...... فرانک نے سلام کرتے ہوئے کہا اور کرنل بلیک سر ہلاتا ہوا اس بڑے سے کمرے میں داخل ہو گیا جہاں فرش

پر چھ افراد بے ہوش پڑے ہوئے تھے اور ان میں سے واقعی ایک ایڈگر تھا۔ وہی قد وقامت، وہی مخصوص لباس اور وہی حلیہ۔

"یہاں میک اپ واشر تو ہے نا۔ ان کے چہرے چیک کرو"...... کرنل بلیک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... فرانک نے کہا اور اس نے اپنے ایک آدمی کو میک اپ واشر لانے کے لئے کہا۔ چند لمحوں بعد جدید قسم کا میک اپ واشر دوسرے کمرے سے وہاں لایا گیا اور کرنل بلیک نے سب سے پہلے ایڈگر کا چہرہ چیک کرنے کا حکم دیا لیکن اس وقت کرنل بلیک کی حیرت کی انتہا نہ رہی جب جدید میک اپ واشر کے استعمال کے باوجود ایڈگر کے چہرے پر کوئی تبدیلی رونما نہ ہوئی۔

"یہ۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... کرنل بلیک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اسے کرسی سے باندھ دو اور پھر اسے ہوش میں لے آؤ۔ اینٹی گیس محلول تو ہے نا تمہارے پاس"...... کرنل بلیک نے فرانک سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"...... فرانک نے جواب دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد کرنل بلیک کے حکم کی تعمیل کر دی گئی اور کرسی پر بندھے بیٹھے ایڈگر کو ہوش آ گیا۔ اس نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"ایڈگر"...... کرنل بلیک نے بے چین سے لہجے میں اس کے پوری طرح ہوش میں آنے سے پہلے ہی اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ یس باس۔ مگر۔ یہ۔ یہ"...... ایڈگر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں بندھے ہوئے جسم اور سامنے فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم یہاں کیسے آئے ہو ایڈگر"...... کرنل بلیک نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"باس۔ میں نے سمارگ کو کال کرنے کی کوشش کی لیکن سمارگ کا شاید فون خراب تھا اس سے بات نہ ہو سکی۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے متعلق مجھے میگاؤ سے حتمی اطلاع مل گئی تھی کہ انہوں نے کسی ذریعے سے یہ معلوم کر لیا تھا کہ ہیڈ کوارٹر ماہالا ہلز میں ہے اور وہ ماہالا ہلز کی طرف روانہ ہو گئے ہیں۔ میں اس سلسلے میں فوری طور پر آپ کو اطلاع دینا چاہتا تھا تاکہ وہ لوگ کہیں اچانک آپ تک نہ پہنچ جائیں۔ مجھے اور کوئی صورت نظر نہ آئی تو میں خود ادھر آ گیا"...... ایڈگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں کیسے علم ہوا کہ عمران اور اس کے ساتھی ماہالا ہلز کی طرف گئے ہیں"...... کرنل بلیک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"باس۔ میگاؤ کے جسم میں ٹرپل تھری ڈکٹا فون لگا کر میں نے اسے واپس اس کی رہائش گاہ پر پہنچوا دیا۔ پھر اس کے ہوش آنے پر میں اس کی زبان سے نکلنے والا ہر لفظ سنتا رہا۔ پھر باس۔ اس نے کسی کو فون کیا۔ دوسری طرف سے بولنے والی کوئی عورت سلینا تھی اس نے اس سے پوچھا کہ عمران اور اس کے ساتھی اس کے

پاس پہنچے ہیں تو اس عورت کی رسیور سے نکلنے والی آواز بھی ڈکٹا فون نے کیچ کر لی۔ اس عورت نے میگاؤ کو بتایا کہ عمران اور اس کے ساتھی اس کے پاس جینی کا پیغام لے کر پہنچے تھے اس لئے اس نے انہیں لیبارٹری کے بارے میں تمام تفصیل بتا دی ہیں۔ اس پر میگاؤ نے وہ تفصیلات پوچھیں تو سلینا نے بتایا کہ یہ لیبارٹری ماہالا ہلز میں پہاڑی کے اندر خفیہ طور پر بنائی گئی ہے۔ پھر میگاؤ کے پوچھنے پر سلینا نے بتایا کہ عمران اور ان کے ساتھی اس سے معلومات حاصل کرنے کے بعد یہی کہہ رہے تھے کہ وہ یہیں سے ہی ماہالا ہلز کی طرف روانہ ہو جائیں گے اور انہیں گئے ہوئے اٹھارہ گھنٹے گزر چکے ہیں۔ اس لئے اگر وہ میگاؤ کے پاس واپس نہیں پہنچے تو پھر یقیناً وہ ماہالا ہلز پہنچ گئے ہوں گے جس پر میگاؤ نے رسیور رکھ دیا۔ اس گفتگو کو سن کر میں سمجھ گیا کہ اب پاکیشیائی ایجنٹوں کا یہاں رک کر انتظار کرنا فضول ہے۔ میں نے فوری طور پر سمارگ کو فون کرنے کی کوشش کی لیکن اس کا فون ہر بار ڈیڈ ملا۔ مجھے تو اتنا معلوم تھا کہ آپ ہیڈ کوارٹر گئے ہیں اور مجھے یہ بھی معلوم تھا کہ ہیڈ کوارٹر کسی خفیہ لیبارٹری کے پاس ہے۔ اس لئے میں نے آخر کار یہی فیصلہ کیا کہ میں خود جا کر آپ کو اس خطرے کی اطلاع دوں۔ میرا خیال تھا کہ اگر میں پہلے سانگھا گیا اور پھر وہاں سے آپ کو اطلاع دی تو وقت بہت ضائع ہو گا جبکہ الغاریہ سے ماہالا ہلز نسبتاً زیادہ نزدیک تھیں"...... ایڈگر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے

کہا۔

"سارگ کا فون نمبر کیا ہے"...... کرنل بلیک نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا تو ایڈگر نے فوراً ہی فون نمبر بتا دیا جو بالکل درست تھا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ میں کسی حد تک مطمئن ہو گیا ہوں۔ بہرحال مجھے اطلاع مل گئی ہے اس لئے اب تم اپنے ساتھیوں سمیت واپس الغاریہ چلے جاؤ"...... کرنل بلیک نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور دروازے کی طرف مڑتے ہوئے اس نے فرانک کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کیا۔

"فرانک۔ یہ واقعی اپنا آدمی ہے۔ تم اس کے ساتھیوں کو ہوش میں لے آؤ اور پھر اسے اور اس کے ساتھیوں کو واپس بھجوا دو۔ اور سنو اگر ایڈگر کی اطلاع درست ہے تو پاکیشیائی ایجنٹ جن میں ایک عورت اور نو مرد شامل ہیں یقیناً یہاں پہنچیں گے اس لئے تم نے پوری طرح چوکنا رہنا ہے"...... کرنل بلیک نے فرانک سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"...... فرانک نے کہا اور کرنل بلیک تیزی سے اپنے ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گیا اور چند لمحوں بعد اس کا ہیلی کاپٹر واپس اس کے کیبن کی طرف اڑا چلا جا رہا تھا لیکن اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ کیبن میں پہنچ کر کرنل بلیک نے سب سے پہلے کراس ہنڈرڈ ٹرانسمیٹر پر سارگ کو کال کیا۔

"باس۔ میں نے ابھی تھوڑی دیر پہلے آپ کو کال کیا تھا لیکن آپ نے کال اٹنڈ نہ کی تھی اس لئے میں بے حد پریشان ہو گیا تھا۔ آپ کے لئے ایک انتہائی اہم اطلاع تھی میرے پاس"۔ دوسری طرف سے سارگ نے رابطہ ہوتے ہی تیز لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میں ایک کام کے لئے گیا تھا۔ کیا اطلاع ہے تمہارے پاس"...... کرنل بلیک نے کہا۔

"باس۔ ایڈگر اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں کالار میں آپ کے زرعی فارم سے کچھ فاصلے پر زمین میں دفن شدہ پولیس کو دستیاب ہوئی ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل بلیک کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن پر کسی نے ایٹم بم گرا دیا ہو۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کہیں تم نشہ تو نہیں کرنے لگ گئے۔ میں ابھی ایڈگر سے خود بات کر کے آ رہا ہوں اور وہ اصل ایڈگر تھا"...... کرنل بلیک نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"جناب۔ ایڈگر کی طرف سے کوئی اطلاع نہ ملی تو میں نے خصوصی طور پر الغاریہ میں موجود ایک آدمی کو کہا کہ وہ ایڈگر کو تلاش کر کے اسے کہے کہ وہ مجھ سے بات کرے تاکہ میں اس سے تازہ ترین صورتحال معلوم کر کے آپ کو اطلاع دوں لیکن پھر اس آدمی کی طرف سے اطلاع دی گئی کہ الغاریہ پولیس کی ایک گشتی پارٹی کو ایک آدمی نے اطلاع دی ہے کہ اس نے زرعی فارم کے قریب سے گزرتے ہوئے ایک آدمی کا ہاتھ زمین سے باہر نکلے ہوئے

دیکھا ہے۔ چند کتے اس ہاتھ کو بھنبھوڑ رہے تھے۔ اس پر گشتی پولیس فوراً وہاں پہنچی تو وہاں واقعی تازہ کھدی ہوئی زمین نظر آ رہی تھی پھر پوری تلاشی پر وہاں سے چھ لاشیں دستیاب ہوئی تھیں اور زرعی فارم میں بھی خون کے دھبے موجود تھے۔ پولیس ان لاشوں کو الغاریہ لے آئی تو میرے آدمی نے پولیس آفس میں جا کر جب ان لاشوں کو چیک کیا تو اس نے ایڈگر کی لاش پہچان لی اور پھر مجھے کال کی۔ میں نے فوری طور پر آپ کو اطلاع دینی چاہی لیکن آپ کی طرف سے کال ہی اٹنڈ نہ کی گئی تھی“...... سارگ نے کہا۔

”تمہارا فون ڈیڈ رہا ہے“...... کرنل بلیک نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

”نہیں باس۔ ایک لمحے کے لئے بھی ڈیڈ نہیں رہا۔ کیوں“۔ سارگ نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ میں چیک کرتا ہوں“...... کرنل بلیک نے کہا اور جلدی سے ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے انٹر کام کا رسیور اٹھا لیا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”یس۔ فرانک سپیکنگ“...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے فرانک کی آواز سنائی دی۔

”وہ ایڈگر اور اس کے ساتھی کہاں ہیں“...... کرنل بلیک نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

”وہ واپس جانے کے لئے جیپ میں بیٹھ رہے ہیں باس“۔

دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اوہ۔ یہ غلط لوگ ہیں۔ فوری طور پر انہیں جیپ سمیت اڑا دو۔ جیپ پر میزائل فائر کر دو اور انہیں گولیوں سے بھون ڈالو۔ فوراً کارروائی کرو۔ رسیور علیحدہ رکھو تاکہ فوری رپورٹ دے سکو۔ گو آن۔ جلدی کرو“...... کرنل بلیک نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

”یس باس“...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز کے چند لمحوں بعد پے در پے دو خوفناک دھماکوں اور مشین گن چلنے کی آوازیں سنائی دیں پھر خاموشی چھا گئی۔ چند لمحوں بعد ایک بار پھر دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔

”ہیلو باس۔ کیا آپ لائن پر ہیں“...... فرانک نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

”یس۔ کیا ہوا“...... کرنل بلیک نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

”باس۔ آپ کے حکم کی تعمیل کر دی گئی۔ جیپ پر میزائل گن سے دو فائر کئے گئے ہیں۔ جیپ کے ان لوگوں سمیت پرخچے اڑ گئے ہیں۔ ایک باہر گرا تھا اس پر ہم نے مشین گن کی گولیوں کی بارش کر دی۔ اب کیا کرنا ہے“...... فرانک نے اسی طرح تیز تیز لہجے میں بات کرتے ہوئے پوچھا۔

”کرنا کیا ہے۔ ان لاشوں کا اٹھوا کر دور پھنکوا دو اور ملبہ بھی صاف کرا دو“...... کرنل بلیک نے اطمینان بھرا طویل سانس لیتے

ہوئے کہا۔

”آپ لاشیں دیکھنے نہیں آئیں گے باس“...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

”نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں۔ اور سنو۔ ان لوگوں کے ختم ہونے جانے پر مطمئن نہ ہو جانا بلکہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا خیال رکھنا۔ سمجھے“...... کرنل بلیک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ گو اس نے دھماکوں اور مشین گنوں کی آوازیں اپنے کانوں سے خود سنی تھیں لیکن اس کے باوجود نجانے کیا بات تھی کہ اس کا دل مطمئن نہ ہو رہا تھا۔

”کیا یہ لوگ واقعی عمران اور اس کے ساتھی تھے۔ آخر یہ کیسا میک اپ تھا کہ اس قدر جدید میک اپ واشر سے بھی صاف نہ ہوا تھا۔ یہ یقیناً کوئی پراسرار گورکھ دھندہ ہے“...... کرنل بلیک نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر سیاہ رنگ کے ٹیلیفون سیٹ کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”کرنل بلیک کالنگ“...... رابطہ ہونے پر کرنل بلیک نے کہا اس بار اس کا لہجہ مؤدبانہ تھا۔

”یس۔ ڈاکٹر میکارلے اٹنڈنگ یو“...... دوسری طرف سے ایک باوقار سی آواز سنائی دی۔

”ڈاکٹر میکارلے۔ ماہالا ہلز میں اجنبی افراد کو چیک کیا گیا ہے جن میں سے چھ کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ خیال ہے کہ کچھ افراد ابھی

تک ماہالا ہلز میں چھپے ہوئے ہیں۔ ان کی تلاش جاری ہے۔ اس لئے آپ پلیز لیبارٹری کا سپیشل ڈیفنس سسٹم فوری طور پر آن کر دیں“...... کرنل بلیک نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”یہ کون لوگ ہیں“...... ڈاکٹر میکارلے نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

”جو بھی ہیں۔ آپ سے جیسا کہا جا رہا ہے ویسا ہی کریں“...... کرنل بلیک نے جواب دیا۔ اب ظاہر ہے وہ ڈاکٹر میکارلے کو یہ تو نہ بتا سکتا تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹوں سے فاسٹ فائٹرز کے ہیڈ کوارٹر یا لیبارٹری کو خطرہ ہے۔

”اوکے“...... دوسری طرف سے کہا گیا اور کرنل بلیک نے اطمینان بھرا سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اب کم از کم لیبارٹری اور فاسٹ فائٹرز کا ہیڈ کوارٹر ہر لحاظ سے محفوظ ہو چکا تھا۔

عمران اور اس کے ساتھی بڑی سی جیپ میں سوار تیزی سے ماہالا پہاڑیوں کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ اس بار ڈرائیونگ سیٹ پر ہاربر کی بجائے ایک دوسرا آدمی تھا جس کا نام رابرٹ تھا اور یہ رابرٹ میگاؤ کا دوست تھا اور خاصا مشہور شکاری بھی تھا۔

ماہالا پہاڑیوں کو اس نے کسی زمانے میں شکار کے لئے اچھی طرح کھنگالا ہوا تھا لیکن بقول رابرٹ پھر یہ پہاڑیاں حکومت الغاریہ سے ایکریمیا کے کسی بڑے لارڈ نے لیز پر حاصل کر لیں اور وہاں اپنی ذاتی شکارگاہ بنا لی۔ اس کے بعد ان پہاڑیوں پر عام آدمیوں کا داخلہ ممنوع کر دیا گیا۔ پہاڑیوں کے انتہائی وسیع رقبے کے گرد باقاعدہ خاردار تاریں لگا دی گئیں۔ چیک پوسٹیں بنائی گئیں اور سب سے بلند پہاڑی پر باقاعدہ ائیر چیک پوسٹ قائم کر دی گئی۔ جو دور سے کسی کو پہاڑیوں کی طرف آتے چیک کر سکتی تھی رابرٹ کو میگاؤ نے عمران کی فرمائش پر ایک اور قصبے سے خاص طور

پر بلایا تھا اور میگاؤ نے اسے صاف بتا دیا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی کون ہیں اور کس مقصد کے لئے ماہالا ہلز جانا چاہتے ہیں تو رابرٹ نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہر طرح سے مدد کرنے کی حامی بھر لی۔

رابرٹ سے ملنے والی معلومات کے بعد عمران نے ان پہاڑیوں میں داخل ہونے کے لئے ایک خصوصی پلاننگ کی۔ ایڈگر کا قدوقامت چونکہ اس کی طرح تھا اس لئے عمران نے خود ایڈگر بننے کا فیصلہ کیا اور پھر میگاؤ کی مدد سے اس نے الغاریہ سے خاص قسم کی ہربل کریمیں منگوائیں۔ وہ ایسا میک اپ کرنا چاہتا تھا جو کسی میک اپ واشر سے صاف نہ ہو سکے۔ چنانچہ اس نے یہ سپیشل میک اپ نہ صرف خود کیا بلکہ سوائے رابرٹ کے اس نے باقی سب ساتھیوں کے چہروں پر بھی یہی خصوصی میک اپ کر دیا۔

جولیا اور فور سٹارز کو وقتی طور پر میگاؤ کے پاس چھوڑ دیا گیا تھا کیونکہ زیادہ تعداد ان لوگوں کو مشکوک کر سکتی تھی لیکن عمران نے وعدہ کر لیا تھا کہ ماہالا ہلز پر کرنل بلیک اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کرنے کے بعد فاسٹ فائٹرز کے ہیڈ کوارٹر اور وہاں موجود ایکریمین لیبارٹری کی تباہی سے پہلے وہ جولیا اور فور سٹارز کو پہاڑیوں پر بلوائے گا۔

عمران نے اپنے مشن کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا تھا۔ پہلے حصے میں اس نے ماہالا ہلز پر موجود کرنل بلیک اور اس کے ساتھیوں کا

خاتمہ کرنا تھا اور دوسرے حصے میں اس نے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو کر ہیڈ کوارٹر تباہ کرنا تھا اور پہلے حصے پر عمل کرنے کی غرض سے اس نے باقی ساتھیوں کو ڈراپ کر دیا تھا۔

چونکہ عمران کو یہ رپورٹ مل چکی تھی کہ میگاؤ کے آدمیوں نے ایڈگر اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں اس زرعی فارم ہاؤس سے اٹھا کر دور کھیتوں میں دفن کر دی ہیں اور اب اصل ایڈگر کے منظر عام پر آنے کا کوئی سکوپ باقی نہ رہا تھا تو اس نے ایڈگر بننے کا فیصلہ کر لیا تھا چنانچہ اس پلاننگ کے بعد وہ جیپ میں بیٹھے اور رابرٹ نے انتہائی تیز رفتاری سے جیپ کو ماہالا ہلز کی طرف دوڑا دیا۔ رابرٹ چونکہ اس سارے علاقے سے بخوبی واقف تھا اس لئے اس نے ایسا شارٹ کٹ راستہ اختیار کیا تھا کہ وہ چار گھنٹوں کے سفر کے بعد ہی ماہالا ہلز کے قریب پہنچنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔

"عمران صاحب"...... رابرٹ نے ساتھ بیٹھے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کچھ کہنا چاہا۔

"میرا نام ایڈگر ہے مسٹر"...... عمران نے سرد لہجے میں اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا اس کا لہجہ بالکل ایڈگر جیسا تھا۔

"سوری مسٹر ایڈگر۔ میں یہ کہہ رہا تھا کہ اب ہمیں لازماً چیک کر لیا گیا ہو گا"...... رابرٹ نے کہا۔

"تو کیا ہوا۔ ہم کوئی دشمن تو نہیں ہیں۔ ان کے اپنے ہی ساتھی ہیں"...... عمران نے جواب دیا اور رابرٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا

اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ پہاڑی سلسلے کے دامن میں پہنچ گئے اور دور سے انہیں ایک چیک پوسٹ بنی ہوئی نظر آ گئی جس کے باہر دس مسلح افراد موجود تھے پھر کچھ دیر بعد جیپ وہاں جا کر رکی۔

"ارے ایڈگر تم۔ اور یہاں۔ یہ میں کیا دیکھ رہا ہوں"۔ اچانک ایک آدمی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں جیپ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور اس کا انداز اور بے تکلفانہ لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ ایڈگر کو ذاتی طور پر جانتا ہے۔

"اور میں تمہیں یہاں دیکھ کر حیران ہو رہا ہوں"...... عمران نے جیپ سے نیچے اترتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"ظاہر ہے تم سمجھ رہے ہو گے کہ جیکال جو اتنے عرصے سے نہیں ملا تو کہیں مر کھپ گیا ہو گا"...... اس آدمی نے بڑے پر جوش انداز میں عمران سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا تو عمران نے دل ہی دل میں اطمینان کا سانس لیا۔ اس آدمی نے روانی میں اپنا نام خود بتا کر عمران کا ایک بڑا مسئلہ حل کر دیا تھا۔ ورنہ تو عمران سوچ رہا تھا کہ اس کی ساری پلاننگ پہلے مرحلے میں ہی ناکام ہو جائے گی۔

"ہاں واقعی۔ کرنل بلیک کہاں ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ تو اوپر اپنے مخصوص کیبن میں ہو گا۔ کیوں۔ ارے ہاں۔ تم ادھر کیسے آ گئے۔ تم تو الغاریہ کے شہزادے ہو"...... جیکال نے کہا۔

"میں نے فوری طور پر باس کے پاس پہنچنا ہے۔ میں باس کے

لئے ایک انتہائی ایمرجنسی پیغام لے کر آیا ہوں“...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”میرے پاس فکسڈ فریکوئنسی کا ٹرانسمیٹر ہے۔ اس پر بات کر لو“...... جیکال نے کہا۔

”ارے نہیں۔ یہ ایسی بات ہے کہ سب کے سامنے نہیں کی جا سکتی سمجھ گئے ہو“...... عمران نے بات کرتے ہوئے بڑے پراسرار سے انداز میں آنکھ کو دباتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ پھر ٹھیک ہے۔ جاؤ بھئی جاؤ۔ تمہارے مزے ہیں ایک ہم ہیں کہ یہاں ویران پہاڑیوں میں پڑے اپنی قسمت کو رو رہے ہیں اور جب سے باس یہاں آیا ہے۔ ہمارا تو ہر لمحہ عذاب میں گزر رہا ہے“...... جیکال نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”واپسی پر تفصیلی بات چیت ہو گی۔ اس وقت میں جلدی میں ہوں“...... عمران نے کہا اور واپس اپنی جیپ کی طرف بڑھ گیا۔

جیکال نے اپنے ساتھیوں کو رکاوٹ ہٹانے کا حکم دیا اور عمران کے جیپ میں بیٹھتے ہی رابرٹ نے جیپ آگے بڑھا دی۔

رابرٹ نے پھر کچھ بولنا چاہا لیکن عمران نے اس کے بازو پر ہاتھ رکھ کر مخصوص انداز میں دبا کر اسے بولنے سے روک دیا اور رابرٹ سر ہلاتا ہوا خاموش ہو گیا۔ جیپ تنگ سے پہاڑی راستے پر دوڑتی ہوئی اوپر کو چڑھتی چلی جا رہی تھی لیکن پھر انہیں رفتار کم کرنا پڑی کیونکہ راستہ خاصا پیچیدہ سا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد انہیں دور

سے دوسری چیک پوسٹ نظر آنے لگ گئی۔

رفتار سست ہونے کی وجہ سے دوسری چیک پوسٹ تک پہنچتے پہنچتے انہیں کافی وقت لگ گیا لیکن جیسے ہی جیپ رکی، اچانک سائیڈ پر کھڑے ایک آدمی نے جیب سے ہاتھ نکالا اور دوسرے لمحے چھوٹی سی سفید گیند کی طرح کی کوئی چیز اڑتی ہوئی انہیں ایک لمحہ کے لئے نظر آئی اور دوسرے لمحے وہ گیند رابرٹ کے سر سے ٹکرائی اور اس کے ساتھ ہی عمران کا ذہن ایک لمحے کے ہزارویں حصے میں اس طرح تاریک ہو گیا جیسے کیمرے کا شٹر بند ہوتا ہے اور جب اس کی آنکھیں کھلی تو اس کا ذہن ایک بار پھر بھک سے اڑ گیا۔ کیونکہ اس نے اپنے آپ کو ایک کرسی پر رسیوں سے بندھا ہوا بیٹھا پایا تھا۔

اس کے ساتھی ٹیڑھے میڑھے انداز میں ایک طرف پڑے اسے صاف دکھائی دے رہے تھے لیکن سامنے کھڑی شخصیت کو دیکھ کر وہ سمجھ گیا کہ اس کی کہانی ختم ہو چکی ہے۔ اس کے سامنے کرنل بلیک کھڑا تھا۔ فاسٹ فائٹرز کا چیف۔ کرنل بلیک سے گو اس کی پہلی ملاقات تھی لیکن اس کا حلیہ وہ میگاؤ سے معلوم کر چکا تھا۔

اس کے ساتھ ہی زمین پر ایک جدید میک اپ واشر پڑا ہوا دکھائی دے رہا تھا اور اس کے ساتھ وہ آدمی کھڑا تھا جس کے ہاتھ سے اس نے وہ سفید گیند نکل کر جیپ کی طرف آتے دیکھی تھی۔ یہ ساری صورتحال اس کے ذہن نے ایک لمحے کے ہزارویں حصے میں

چیک کر لی اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن نے فوری طور پر یہ تجزیہ بھی کر لیا کہ اس کا میک اپ اس کی توقع کے عین مطابق صاف نہیں ہو سکا۔ ورنہ کرنل بلیک اس طرح اس کے سامنے موجود نہ ہوتا۔ بلکہ انہیں یقیناً بے ہوشی کے عالم میں ہی موت کے گھاٹ اتار دیا جاتا۔

''ایڈگر''...... سامنے کھڑے کرنل بلیک کی بے چین سی آواز سنائی دی اور عمران کے ذہن میں ساری بات اس کا لہجہ سنتے ہی صاف ہو گئی کہ میک اپ واش نہ ہونے کی وجہ سے کرنل بلیک اس کے متعلق تذبذب کا شکار ہو گیا ہے۔

''اوہ۔ یس باس۔ مگر۔ یہ۔ یہ''...... عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا اور پھر کرنل بلیک اور عمران کے درمیان ہونے والی گفتگو جیسے جیسے آگے بڑھتی گئی عمران کے دل میں اطمینان کی لہریں زیادہ تیزی سے دوڑنے لگیں کیونکہ اس نے محسوس کر لیا تھا کہ اس کی سنائی ہوئی کہانی سے کرنل بلیک پوری طرح مطمئن ہو چکا ہے اور جب سب سے آخر میں اس نے سمارگ کا فون نمبر پوچھا اور عمران نے فوری طور پر بتا دیا کیونکہ عمران پہلے ہی ایڈگر سے فون نمبر معلوم کر چکا تھا تو اس نے کرنل بلیک کے چہرے پر مکمل اطمینان کے تاثرات نمودار ہوتے دیکھ لئے اور اس نے اس کا اظہار بھی کر دیا۔ پھر اس نے اپنے ساتھ کھڑے لمبے تڑنگے آدمی کو جس نے گیند مار کر انہیں بے ہوش کیا تھا ساتھ

آنے کا اشارہ کیا اور باہر کی طرف مڑ گیا۔

''فرانک یہ واقعی''...... کرنل بلیک کی آواز دروازے سے باہر سے سنائی دی اور پھر آہستہ آہستہ مدہم ہوتی چلی گئی۔ اس دوران عمران نے اپنے ناخنوں میں موجود بلیڈوں کا استعمال شروع کر دیا۔ کیونکہ کرنل بلیک مطمئن تو ہو گیا تھا لیکن ہو سکتا تھا کہ کسی بھی وقت اس کا موڈ بدل جاتا۔ اس لئے عمران کوئی رسک نہ لے سکتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اسے دور سے ہیلی کاپٹر کا پنکھا چلنے کی آواز سنائی دی اور پھر اس سے پہلے کہ وہ رسیاں کاٹتا وہ لمبا تڑنگا آدمی اندر داخل ہوا۔

''ایڈگر کی رسیاں کھول دو اور اس کے ساتھیوں کو اینٹی گیس محلول سنگھا کر ہوش میں لے آؤ۔ آئی ایم سوری ایڈگر۔ یہ سب کچھ چیف کے حکم پر کیا گیا تھا''...... فرانک نے مسکراتے ہوئے عمران سے کہا۔

''کوئی بات نہیں۔ ان حالات میں باس کا فیصلہ درست تھا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور چند لمحوں بعد وہ رسیوں کی گرفت سے آزاد ہو چکا تھا اور پھر ایک ایک کر کے اس کے ساتھی بھی ہوش میں آتے گئے۔ عمران نے چیک کر لیا تھا کہ وہاں فرانک کے آٹھ مسلح ساتھی بھی موجود تھے۔

''ذرا اپنے ساتھیوں کو تو بلاؤ فرانک۔ میں نے ایک بات چیک کرنی ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے فرانک سے کہا۔

”کیا“......فرانک نے حیران ہو کر کہا۔

”تم بلاؤ تو سہی“......عمران نے کہا تو فرانک نے باہر موجود چار ساتھیوں کو اندر آنے کا کہہ دیا اور چند لمحوں بعد فرانک سمیت اس کے آٹھوں ساتھی اس بڑے کمرے میں پہنچ گئے۔

”آپ لوگ سامنے والی دیوار سے لگ کر کھڑے ہو جائیں پلیز۔ میں فرانک کو خاص چیز دکھانا چاہتا ہوں“......عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”یہ تم نے کیا کارروائی شروع کر دی ہے“......فرانک کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

”ابھی میری کارروائی تمہارے سامنے آجائے گی اور اس میں تمہارا ہی فائدہ ہے فرانک“......عمران نے کہا اور فرانک نے سب ساتھیوں کو دیوار کے ساتھ کھڑے ہونے کے لئے کہا۔

”اب دیکھو۔ درمیان والے کی بیلٹ کو قریب جا کر غور سے دیکھو“......عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”کیا ہے بیلٹ میں“......فرانک نے لاشعوری طور پر آگے قدم بڑھاتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے عمران نے سائیڈ میز پر پڑی ہوئی ایک مشین گن جھپٹی اور پھر کمرہ مشین گن کی ریٹ ریٹ اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ اس سے پہلے کہ فرانک اور اس کے ساتھی سنبھلتے، عمران نے انہیں بھی بھون ڈالا تھا اور جب اسے یقین ہو گیا کہ یہ سب مر چکے ہیں تو اس نے مشین گن واپس میز پر رکھ

دی۔

”ہماری بے ہوشی کے دوران کیا ہوا تھا“......صفدر نے کہا اور عمران نے اسے اور باقی ساتھیوں کو مختصر طور پر حالات بتا دیئے۔

”اوہ۔ پھر تو ان کی موت ضروری تھی۔ ورنہ تو یہ لوگ ہمیں کسی صورت بھی آگے نہ جانے دیتے اور واپس ہم جا نہیں سکتے تھے“......صفدر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”لیکن عمران۔ اب اگر ہم جیپ پر آگے بڑھے تو ہمیں چیک کر لیا جائے گا اور وہ کرنل بلیک چونک پڑے گا“......تنویر نے کہا۔

”ہاں۔ اس لئے اب ہمیں پیدل اور درختوں کی اوٹ لے کر آگے بڑھنا ہو گا۔ تم یہاں سے ضروری اسلحہ لے لو“......عمران نے کہا اور وہ سب سر ہلاتے ہوئے کمرے سے باہر آگئے۔ ساتھ والے کمرے سے انہیں طاقتور بم اور ضروری اسلحہ مل گیا۔

عمران جان بوجھ کر کوئی اسلحہ ساتھ نہ لایا تھا کہ کہیں پہاڑیوں پر کوئی ایسا سائنسی سسٹم موجود نہ ہو کہ جو اسلحے کو چیک کر سکتا ہو اور اس طرح وہ مشکوک ہو کر مارے جائیں اور پھر وہ ابھی وہاں سے آگے بڑھنے اور کرنل بلیک کے کیبن تک پہنچنے کی پلاننگ کر رہے تھے کہ یکلخت میز پر پڑے ہوئے انٹر کام کی بیل بج اٹھی اور وہ سب چونک پڑے۔ عمران نے انہیں ہونٹوں پر انگلی رکھ کر خاموش رہنے کے لئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر انٹر کام کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ فرانک سپیکنگ"...... عمران نے فرانک کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"وہ ایڈگر اور اس کے ساتھی کہاں ہیں"...... دوسری طرف سے کرنل بلیک کی حلق کے بل چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"واپس جانے کے لئے جیپ میں بیٹھ رہے ہیں باس"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ یہ غلط لوگ ہیں۔ فوری طور پر انہیں جیپ سمیت اڑا دو۔ جیپ پر میزائل فائر کر دو اور انہیں گولیوں سے بھون ڈالو۔ فوراً کارروائی کرو۔ رسیور علیحدہ رکھو تاکہ فوری مجھے رپورٹ دے سکو۔ گو آن۔ جلدی کرو"...... کرنل بلیک کی اسی طرح چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یس باس"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس طرح اچھلنا شروع کر دیا جیسے وہ دروازے کی طرف دوڑنے لگا ہو۔ پھر وہ آہستہ آہستہ پنجوں کے بل دروازے کی طرف بڑھا اور اس نے صفدر کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی میزائل گن لے لی اور ساتھ ہی اسے اسی انداز میں ساتھ آنے کا اشارہ کیا جبکہ باقی ساتھی خاموشی سے اپنی جگہوں پر کھڑے رہے۔ عمران نے دروازے سے باہر پہنچ کر میزائل گن کا رخ دور کھڑی اپنی جیپ کی طرف کیا اور یکے بعد دیگرے دوبار ٹریگر دبا دیا۔

"تم بھی مشین گن سے فائر کرو"...... عمران نے سرگوشیانہ لہجے

میں صفدر سے کہا اور دوسرے لمحے یکے بعد دیگرے میزائلوں کے دو خوفناک دھماکوں کے ساتھ ہی فضا مشین گن کی ریٹ ریٹ سے گونج اٹھی اور واقعی سامنے کھڑی ہوئی جیپ کے پرزے میزائلوں کی وجہ سے اڑ کر دور دور تک بکھر گئے۔ عمران نے صفدر کو فائرنگ بند کرنے کا اشارہ کیا اور پھر واقعی دوڑتا ہوا واپس کمرے میں آ گیا۔

"ہیلو باس۔ کیا آپ لائن پر ہیں"...... عمران نے ایک طرف رکھا ہوا رسیور اٹھاتے ہوئے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"یس۔ کیا ہوا"...... کرنل بلیک کی آواز سنائی دی۔

"باس۔ آپ کے حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے۔ جیپ پر میزائل گن سے دو فائر کئے گئے ہیں۔ جیپ کے ان لوگوں سمیت پرخچے اڑ گئے ہیں۔ ایک باہر گرا تھا اس پر ہم نے مشین گن کی گولیوں کی بارش کر دی ہے۔ اب کیا کرنا ہے"...... عمران نے فرانک کے لہجے میں اسی طرح تیز تیز لہجے میں بات کرتے ہوئے پوچھا۔

"کرنا کیا ہے۔ ان لاشوں کو اٹھوا کر دور پھنکوا دو اور ملبہ بھی صاف کرا دو"...... دوسری طرف سے اطمینان بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"آپ لاشیں دیکھنے نہیں آئیں گے باس"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں۔ اور سنو۔ ان لوگوں کے ختم ہو جانے پر مطمئن نہ ہو جانا بلکہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا خیال رکھنا۔

سمجھے“...... دوسری طرف سے کرنل بلیک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور عمران نے رسیور رکھ کر ایک طویل سانس لیا۔

”بال بال بچے ہیں۔ اگر کرنل بلیک یہاں ہماری موت کا حکم جاری کر دیتا تو پھر معاملہ سیریس ہو جاتا۔ ویسے میں نے کوشش تو کی تھی کہ وہ یہاں آجائے تاکہ کم از کم مشن کا پہلا حصہ تو مکمل ہو جائے۔ لیکن وہ نہیں آیا۔ بہرحال اب ہمیں آگے جانا ہو گا“۔ عمران نے کہا۔

”آپ انتہائی حیرت انگیز صلاحیتوں کے مالک ہیں جناب۔ میں تو سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ اس طرح بھی صورتحال سے نمٹا جا سکتا ہے“...... رابرٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”یہ سب ہمارے کام کا حصہ ہے رابرٹ۔ لیکن ہمارا کام صرف سچوئیشن کو ڈیل کرنے کی کوشش کرنا ہوتا ہے۔ نتیجہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ اب ہمیں اصل خطرہ اس فضائی چیک پوسٹ سے ہو سکتا ہے اور آپ کو بھی اب نیا میک اپ کرنا ہو گا اور ہمیں بھی۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ کرنل بلیک وہاں جا کر کسی مشین کے ذریعے ہمیں چیک کرے تو کم از کم ہماری شکلیں دیکھ کر تو نہ چونک پڑے“...... صفدر نے کہا اور عمران نے اس کی بات کی تائید کر دی اور پھر تھوڑی دیر بعد ان سب کے چہرے ریڈی میڈ میک اپ کی وجہ سے خاصی حد تک تبدیل ہو چکے تھے۔

”یہ کیبن جس میں کرنل بلیک موجود ہے کہاں ہو سکتا ہے“۔ عمران نے کمرے سے باہر نکلتے ہوئے رابرٹ سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

”کیا کہہ سکتا ہوں۔ ان پہاڑیوں میں کسی بھی جگہ ہو سکتا ہے“...... رابرٹ نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک کر رک گیا۔

”ایک منٹ۔ میں کوشش کرتا ہوں۔ شاید بات بن جائے“۔ عمران نے کہا اور پھر تیزی سے واپس کمرے میں داخل ہو گیا اور پھر اس نے میز کی دراز کھول کر اس کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد جب وہ میز کے سب سے نچلی دراز سے ایک فائل برآمد کر لینے میں کامیاب ہو گیا تو اس کے چہرے پر اطمینان بھری مسکراہٹ ابھر آئی۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے اندر کمرے میں آ گئے تھے۔ عمران نے فائل کھول کر اسے دیکھنا شروع کر دیا۔ فائل میں پانچ چھ کاغذات اور ایک ہاتھ سے بنا ہوا نقشہ موجود تھا۔ کاغذات میں ماہالا ہلز پر واقع چیک پوسٹس اور ائیر چیک پوسٹ کے بارے میں اشارات درج تھے اور ایک دوسرے سے رابطہ کے لئے انٹرکام کے نمبرز کے ساتھ ساتھ ہر جگہ پر موجود افراد کے نام اور ان کے متعلق تفصیلات درج تھیں اور نقشے میں ان چیک پوسٹوں کا محل وقوع بتایا گیا تھا۔ عمران غور سے نقشے کو دیکھتا رہا۔ نقشے میں ایک پہاڑ ایسا

بھی تھا جس کے گرد دائرہ لگا ہوا تھا اور اس کے ساتھ ڈبل سی کے الفاظ درج تھے اور عمران سمجھ گیا کہ ڈبل سی کا مطلب چیف کیبن ہی ہوسکتا ہے۔

”آؤ۔ یہ سب سے اہم چیز ہے۔ اب ہم آسانی سے اس کیبن تک پہنچ سکتے ہیں“...... عمران نے کہا اور فائل کو موڑ کر اس نے اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھا اور پھر وہ کمرے سے نکل کر تیزی سے آگے بڑھنے لگے۔

کرنل بلیک اپنے کیبن میں موجود تھا کہ یکلخت کیبن تیز سیٹی کی آواز سے گونج اٹھا اور یہ آواز سنتے ہی کرنل بلیک اس طرح اچھلا جیسے کیبن میں سیٹی کی آواز کے بجائے بم پھٹ پڑا ہو اور پھر وہ تیزی سے کیبن کے آخری حصے کی طرف دوڑ پڑا۔ وہاں پہنچ کر اس نے ایک کونے میں ایک مخصوص جگہ پر پیر مارا تو وہاں سے زمین کا ایک تختہ صندوق کے ڈھکن کی طرح اوپر کو اٹھ گیا۔ یہاں سیڑھیاں نیچے جاتی دکھائی دے رہی تھیں اور اب سیٹی کی تیز آواز نیچے سے ہی آتی سنائی دے رہی تھی۔

کرنل بلیک تیزی سے سیڑھیاں اترتے ہوئے نیچے ایک کمرے میں پہنچ گیا۔ یہاں دیواروں کے ساتھ بڑی بڑی الماریاں موجود تھیں۔ ایک طرف میز اور اس کے پیچھے کرسی رکھی ہوئی تھی۔ میز پر ایک بڑی سی مستطیل مشین پڑی ہوئی تھی۔ سیٹی کی آواز اسی میں سے نکل رہی تھی۔ یہ چیف سیکرٹری سے بات کرنے کا مخصوص

ٹرانسمیٹر تھا۔ ایسا ٹرانسمیٹر جس سے سوائے خاص آدمیوں کے دوسرا کوئی اور بات ہی نہ کر سکتا تھا۔ اسے کسی صورت بھی ڈاج نہ دیا جا سکتا تھا۔ اور نہ ہی اس کی کال ٹیپ کی جا سکتی تھی نہ سنی جا سکتی تھی اور نہ اس کا محل وقوع کسی بھی صورت میں چیک کیا جا سکتا تھا۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ کرنل بلیک اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... کرنل بلیک نے اس مشین کا ایک بٹن دباتے ہوئے کہا۔

''سپیشل کوڈ''...... مشین سے ایک آواز سنائی دی اور کرنل بلیک نے کوڈ دوہرا دیا۔ وہ جانتا تھا کہ یہ سب باتیں اس مشین میں موجود کمپیوٹر پوچھ رہا تھا اور جب یہ مشین مکمل طور پر مطمئن ہو جائے گی۔ تب وہ کرنل بلیک کا رابطہ چیف سیکرٹری سے کرائے گی ورنہ نہیں۔

''چیف سیکرٹری سے بات کرو''...... کافی دیر تک مختلف کوڈ پوچھنے کے بعد مشینی آواز سنائی دی۔ یوں لگتا تھا جیسے دوسری طرف سے بولنے والے کی آواز سینکڑوں مختلف قسم کی مشینوں سے گزر کر آ رہی ہو۔

''یس۔ کرنل بلیک اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... کرنل بلیک نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ڈاکٹر میکارلے کو تم نے سپیشل ڈیفنس سسٹم آن کرنے کے لئے کہا ہے۔ اوور''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''یس سر۔ اوور''...... کرنل بلیک نے بے اختیار ایک طویل

سانس لینے کے بعد کہا کیونکہ اب وہ سمجھ گیا تھا کہ اسے چیف سیکرٹری نے کیوں کال کیا ہے۔ اس نے ڈاکٹر میکارلے کو سپیشل ڈیفنس سسٹم آن کرنے کا کہا تھا اور ڈاکٹر میکارلے نے یقیناً چیف سیکرٹری کو اس کی اطلاع دی ہو گی۔

''کون تھے وہ لوگ۔ تم نے مجھے اس بارے میں ابھی تک کوئی رپورٹ نہیں دی۔ اوور''...... چیف سیکرٹری کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔

''سر۔ ان لوگوں کی کوئی خاص اہمیت نہ تھی۔ وہ شکاری تھے اور اتفاقاً ادھر آ نکلے تھے۔ فرسٹ چیک پوسٹ والوں نے انہیں واپس جانے کے لئے کہا تو انہوں نے انکار کر دیا۔ اس پر ان کی جیپ پر میزائل گن سے فائرنگ کر کے جیپ سمیت ان کا خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ اوور''...... کرنل بلیک نے جواب دیا۔ ظاہر ہے اب وہ چیف سیکرٹری کو یہ تو نہ بتا سکتا تھا کہ یہ لوگ کون تھے اور یہ بھی نہ بتا سکتا تھا کہ فرسٹ چیک پوسٹ کراس کر کے یہ لوگ سیکنڈ چیک پوسٹ پر آ گئے تھے اور وہاں مارے گئے تھے۔

''کیا تم نے خود انہیں چیک کیا ہے۔ اوور''...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

''یس سر۔ اوور''...... کرنل بلیک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اس کے چہرے پر اب شدید الجھن کے تاثرات نمودار ہوتے چلے جا رہے تھے کیونکہ اسے مسلسل جھوٹ بولنا پڑ رہا تھا حالانکہ آج سے پہلے چیف سیکرٹری سے اس طرح جھوٹ بولنے کی اسے کبھی

ضرورت ہی نہ پڑی تھی اور اب اسے احساس ہو رہا تھا کہ ایک جھوٹ بول کر آدمی کس طرح پھنس جاتا ہے کہ اسے نبھانے کے لئے اسے مسلسل جھوٹ بولنا پڑ جاتا ہے اور وہ جس طرح مسلسل جھوٹ بولتا چلا جاتا ہے اسی طرح وہ ایک نادیدہ جال میں پھنستا چلا جاتا ہے۔

"ان لوگوں کی جیپ فرسٹ چیک پوسٹ پر تباہ کی گئی ہے یا سیکنڈ چیک پوسٹ پر۔ اوور"...... چیف سیکرٹری نے کہا اور کرنل بلیک بے اختیار اچھل پڑا۔ کیونکہ چیف سیکرٹری کا یہ سوال ہی بتا رہا تھا کہ انہیں کسی طرح اصل حقیقت کا علم ہو گیا ہے۔

"سیکنڈ چیک پوسٹ پر باس۔ اوور"...... کرنل بلیک نے اس بار اصل بات کہہ ڈالی۔

"لیکن تم نے پہلے فرسٹ چیک پوسٹ کہا تھا۔ اوور"...... چیف سیکرٹری نے سرد لہجے میں کہا۔

"سوری باس۔ میرے ذہن سے نکل گیا تھا۔ اوور"...... کرنل بلیک نے مجبوراً کہا۔

"کیا یہ بات درست ہے کہ تم نے ان لوگوں کی موت کو خود چیک کیا ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور کرنل بلیک کو حقیقتاً ایسے محسوس ہوا جیسے اس کا جسم پسینے میں بھیگتا چلا جا رہا ہو۔

"یس سر۔ میں نے انٹر کام پر آوازیں سن کر چیک کیا تھا۔ اوور"...... کرنل بلیک نے بات کو سنبھالنے کی کوشش کرتے ہوئے

کہا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہیں غلط طور پر فاسٹ فائٹرز کا چیف بنایا گیا ہے۔ تمہارے پاس چیف جیسی صلاحیتیں سرے سے ہی موجود نہیں ہیں۔ اوور"...... چیف سیکرٹری نے انتہائی سخت لہجے میں کہا گیا اور کرنل بلیک کو اپنا ذہن اور کمرے میں موجود الماریاں بیک وقت تیزی سے گھومتی ہوئی محسوس ہونے لگیں۔

"میں سمجھا نہیں سر۔ اوور"...... کرنل بلیک نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سنو۔ تم کہہ رہے ہو کہ جیپ پر آنے والوں کو دوسری چیک پوسٹ پر ختم کر دیا گیا ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہوا۔ البتہ جیپ پر میزائل ضرور فائر کئے گئے ہیں لیکن جیپ خالی تھی۔ اور تم سے جو فرانک بات کر رہا تھا وہ فرانک نہیں پاکیشیائی ایجنٹ علی عمران تھا۔ تمہیں علم نہیں ہے کہ لیبارٹری کا سپیشل ڈیفنس سسٹم آن ہونے کے بعد لیبارٹری کے اندر ایسی مشینری آن ہو جاتی ہے جس سے پوری پہاڑیاں اور ان کے اندر ہونے والا ہر واقعہ باقاعدہ ریکارڈ بھی ہوتا ہے اور چیک بھی ہوتا ہے۔ اور اس مشینری کے سامنے نہ کوئی میک اپ اور نہ کوئی بناوٹی آواز ٹھہر سکتی۔ چنانچہ جیسے ہی سپیشل ڈیفنس سسٹم آن ہوا۔ جیپ میں موجود ایک ایکریمی اور پانچ پاکیشیائی چہرے صاف نظر آنے لگے اور پھر انہیں بے ہوش کرنا۔ تمہارا وہاں جانا۔ ان کا میک اپ چیک کرنا پھر انہیں چھوڑ دینا۔ اس کے بعد

کیبن میں تمہاری سمارگ سے ہونے والی گفتگو۔ پھر تمہارے آدمی فرانک اور اس کے ساتھیوں کا قتل اور عمران کے ہاتھ فرانک کی مخصوص فائل سب کچھ ریکارڈ ہو گیا اور پھر ڈاکٹر میکارلے نے فوری طور پر مجھ سے رابطہ قائم کیا اور پھر اس مشینری میں ریکارڈ ہونے والی فلم فوری طور پر مجھے منتقل کر دی گئی اور اس طرح مجھے معلوم ہو گیا کہ عمران اور اس کے ساتھی ماہالا ہلز پر پہنچ چکے ہیں اور نہ صرف پہنچ چکے ہیں بلکہ وہ اس وقت تمہارے کیبن کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ تمہیں چاہئے تھا کہ جیسے ہی تمہیں اطلاع ملی تھی کہ عمران اور اس کے ساتھی پاکیشیا جانے کی بجائے واپس آ گئے ہیں تم مجھے فوری رپورٹ دیتے تاکہ تمہیں ان کے بارے میں تفصیلی ہدایات دی جا سکتیں اور ویسے بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کے مقابل تمہاری صلاحیتوں کسی طرح بھی فاسٹ فائٹرز کے چیف جیسی ثابت نہیں ہوئیں بلکہ تمہاری کارکردگی سے فاسٹ فائٹرز کی توہین ہوئی ہے اس لئے تمہیں موت کی سزا دی جاتی ہے۔ اوور اینڈ آل"۔

دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی مشین سے یکلخت سرخ رنگ کی تیز شعاع نکل کر کرنل بلیک کے سینے پر پڑی اور کرنل بلیک بے اختیار چیختا ہوا اچھل کر کرسی سمیت پیچھے گرا اور ایک لمحہ تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی مشین میں خوفناک دھماکہ ہوا اور دوسرے لمحے مشین ٹکڑے ٹکڑے ہو کر ادھر ادھر بکھر گئی۔

عمران اور اس کے ساتھی درختوں کی اوٹ لیتے ہوئے مسلسل اس طرف بڑھے چلے جا رہے تھے جس طرف فرانک کی میز کی دراز سے برآمد ہونے والی فائل میں موجود نقشے کے مطابق کرنل بلیک کا کیبن تھا کہ اچانک دور سے انہیں ہیلی کاپٹر اڑا کر اس طرف کو جاتا دکھائی دیا جس طرف سے وہ جا رہے تھے اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ کافی آگے جا کر ان کی نظروں سے غائب ہو گیا۔

"کرنل بلیک یقیناً اس سیکنڈ چیک پوسٹ پر جا رہا ہے اور اس کے وہاں موجود اپنے ساتھیوں کی لاشیں دیکھنے کے بعد یہاں کی صورتحال یقیناً تیزی سے تبدیل ہو جائے گی۔ اس لئے ہمیں اس کی واپسی سے پہلے پہلے ہر صورت میں اس کیبن تک پہنچنا ہو گا"۔

عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھنے لگا اور تھوڑی دیر بعد انہیں دور سے درختوں کے درمیان ایک بڑا سا لکڑی کا کیبن

نظر آنے لگا لیکن کیبن کے اردگرد کوئی آدمی نظر نہ آ رہا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے کیبن خالی پڑا ہوا ہو۔ وہ سب احتیاط سے چاروں طرف پھیل کر آگے بڑھتے چلے گئے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب چاروں طرف سے کیبن تک پہنچ گئے۔ کیبن اور اس کے اطراف واقعی خالی تھے وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔

''یہ تو واقعی خالی ہے''...... تنویر نے عمران کے پیچھے کیبن میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

''کرنل بلیک شاید یہاں اکیلا رہتا ہے اور وہ ہیلی کاپٹر پر واپس گیا ہے''...... عمران نے کہا اور پھر ذرا سا آگے بڑھتے ہی وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ کیبن کے آخری حصے میں فرش پر ایک حصہ صندوق کے ڈھکن کی طرح اوپر کو اٹھا ہوا تھا اور سیڑھیاں نیچے جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں لیکن نیچے بھی خاموشی تھی۔

صفدر بھی کیبن کے اندر آ گیا تھا جبکہ باقی ساتھی باہر ہی رک گئے تھے اور چند لمحوں بعد جب عمران، تنویر اور صفدر سیڑھیاں اترتے ہوئے نیچے پہنچے تو وہ تینوں بے اختیار اچھل پڑے۔ یہ ایک کمرہ تھا جس میں کرنل بلیک کی لاش پڑی ہوئی تھی۔ جس کے گرد کسی مشین کے ٹوٹے ہوئے چھوٹے چھوٹے پرزے بکھرے پڑے تھے البتہ اس مشین کا اصل ڈھانچہ جو بری طرح تڑ مڑ سا گیا تھا میز کے اوپر ہی پڑا تھا۔ اس تہہ خانے کی دیواروں کے ساتھ بڑی بڑی الماریاں موجود تھیں۔

''کرنل بلیک کی لاش تو یہاں پڑی ہے۔ پھر ہیلی کاپٹر پر کون گیا ہے۔ یہ کیا چکر چل گیا ہے''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

اچانک ایک الماری سے سیٹی کی تیز آواز سنائی دی تو عمران اور اس کے ساتھی بے اختیار چونک کر اس الماری کی طرف بڑھ گئے۔ عمران نے جلدی سے الماری کے پٹ کھولے تو اس کے اندر ایک بڑی سی مشین موجود تھی۔ سیٹی کی آواز اسی میں سے نکل رہی تھی اور ایک بلب بھی مسلسل جل بجھ رہا تھا۔

عمران کچھ دیر اس مشین کو غور سے دیکھتا رہا مشین بالکل نئی تھی اور اس پر بٹنوں کے نیچے لکھے ہوئے الفاظ نمایاں تھے۔ کچھ دیر غور سے دیکھنے کے بعد عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ کوئی انتہائی جدید ٹیلی ویو ٹرانسمیٹر ہے۔ اس نے ایک بٹن پر انگلی رکھ کر اسے پریس کر دیا تو سیٹی کی آواز بند ہو گئی اور اس کی جگہ ایک مشینی سی آواز نکلنے لگی۔

''ہیلو ہیلو۔ میں چیف سیکرٹری الماری کے سامنے کھڑے پاکیشیائی ایجنٹ علی عمران سے مخاطب ہوں۔ مسٹر علی عمران۔ میں تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو دیکھ بھی رہا ہوں اور تمہاری باتیں بھی سن رہا ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ تم لوگ سیکنڈ چیک پوسٹ پر کس طرح کرنل بلیک کو دھوکہ دینے میں کامیاب رہے اور پھر وہاں کے انچارج فرانک اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کرنے میں بھی

کامیاب رہے ہو۔ اس سے پہلے تم نے کرنل بلیک کے آدمی ایڈگر کے روپ میں فرسٹ چیک پوسٹ پر وہاں کے انچارج جیکال کو بھی شاندار انداز میں ڈاج دیا۔ کرنل بلیک فاسٹ فائٹرز کا چیف تھا۔ لیکن اب تمہارے اور تمہارے ساتھیوں کے خلاف اس کی کارکردگی کو دیکھتے ہوئے مین ہیڈ کوارٹر کو یہ احساس ہوا ہے کہ کرنل بلیک کے پاس ایسی صلاحیتیں نہیں تھیں کہ وہ فاسٹ فائٹرز کا چیف رہ سکتا۔ چنانچہ میں نے فوری طور پر اہم فیصلے کئے اور کرنل بلیک کو موت کی سزا دے دی اور اس پر عمل درآمد بھی کر دیا گیا ہے۔ میں چاہوں تو تمہیں تمہارے ساتھیوں سمیت ابھی اور اسی وقت ہلاک کر سکتا ہوں۔ تم نے اور تمہارے ساتھیوں نے فاسٹ فائٹرز کا سیکنڈ ہیڈ کوارٹر تباہ کیا ہے اور تمہارے ہاتھوں ہمارے بے شمار ایجنٹ ہلاک ہو چکے ہیں۔ ان سب کی ہلاکت اور ایف ایف کے سیکنڈ ہیڈ کوارٹر کی تباہی کا تم سے بدلہ لیا جا سکتا ہے، اب بھی اس مشین سے نکلنے والی صرف ایک شعاع تمہارا اور تمہارے ساتھیوں کا خاتمہ کر سکتی ہے۔ بہرحال اس بات کو چھوڑو۔ اب رہ گئی اس فاسٹ فائٹرز کے مین ہیڈ کوارٹر کی بات۔ جس کی تباہی کے لئے تم یہاں پہنچے ہو۔ تو سن لو کہ فاسٹ فائٹرز کا مین ہیڈ کوارٹر اور ایکریمیا کی ایک اہم ترین لیبارٹری واقعی ان پہاڑیوں کے نیچے موجود ہے۔ جو آٹو میٹک ہے اور خودکار حفاظتی سسٹم کے تحت کام کرتی ہے۔ اسے مکمل طور پر سیلڈ رکھا جاتا ہے۔ کوئی انسان لیبارٹری کے انچارج

کی اجازت کے بغیر نہ لیبارٹری میں داخل ہو سکتا ہے اور نہ باہر آ سکتا ہے۔ ہمیں معلوم ہے کہ تم چاہے جو کچھ بھی کر لو نہ ہی اس ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو سکتے ہو اور نہ ہی یہاں سے کچھ حاصل کر سکتے ہو۔ اس لئے ہم نے پہاڑیوں میں موجود کرنل بلیک کے تمام ساتھیوں کو بھی واپس بھجوا دیا ہے''...... چیف سیکرٹری نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا اور عمران، تنویر اور صفدر تینوں حیرت سے گنگ کھڑے مشین سے نکلنے والی آواز سنتے رہے۔

''کیا میں بھی کچھ کہہ سکتا ہوں جناب چیف سیکرٹری صاحب''...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

''ہاں بولو۔ میں نے پہلے بتایا ہے کہ میں سن بھی رہا ہوں اور تمہیں دیکھ بھی رہا ہوں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''پہلے تو میری طرف سے شکریہ قبول کرو کہ آج کا دن میرے لئے ایک یادگار دن ہو گا کہ آج میری تم سے میرا مطلب ہے فاسٹ فائٹرز کے اصل چیف سے بات ہو رہی ہے۔ ورنہ اب تک تو فاسٹ فائٹرز کے جو بھی چیفس سامنے آئے ہیں وہ بے چارے نہ تین میں تھے اور نہ تیرہ میں۔ وہ جونیئر چیف بن کر فاسٹ فائٹرز تنظیم کو چلا رہے تھے جبکہ فاسٹ فائٹرز کی اصل کمان آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ جہاں تک تمہاری اس بات کا تعلق ہے کہ اس مشین سے نکلنے والی شعاع ہم تینوں کا خاتمہ کر سکتی ہے تو تم اسے بیشک آزما کر دیکھ لو۔ تمہاری یہ کوشش سو فیصد ناکام رہے گی۔ اس

لئے کہ فاسٹ فائٹرز نے ہی سائنس میں اکیلے ترقی نہیں کی۔ پاکیشیا میں بھی لوگ سائنس بنتے ہیں، ہمارے پاس ایسے آلات بھی موجود ہیں کہ کوئی شعاعی ہتھیار ہم پر اثر نہیں کر سکتا۔ باقی تمہارا یہ کہنا کہ تمہارا فاسٹ فائٹرز کا ہیڈ کوارٹر اور اس کے نیچے موجود ایکریمین لیبارٹری ناقابل تسخیر ہے۔ تو یقیناً ایسا تمہارے لئے ہوگا۔ ہمارے لئے نہیں۔ میں نے اس سے بھی زیادہ ناقابل تسخیر لیبارٹریوں کو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کی امداد سے تسخیر کیا ہوا ہے۔ البتہ تم لوگوں نے ان پہاڑیوں سے اپنے آدمیوں کو واپس بلوا کر مجھے مزید قتل و غارت کرنے سے بچا لیا ہے۔ کیونکہ مجھے اس خواہ مخواہ کی قتل و غارت سے ہمیشہ الجھن ہوتی ہے۔ ہم تو یہاں صرف فاسٹ فائٹرز کا ہیڈ کوارٹر تباہ کرنے کے لئے آئے تھے۔ بیچ میں ایکریمین لیبارٹری آ گئی۔ اس لیبارٹری سے مجھے کوئی سروکار نہیں ہے لیکن وہاں ایکریمین جو انسانیت کش میزائل بنا رہے ہیں اس کی وجہ سے میں کسی بھی صورت میں اس لیبارٹری کو بھی صحیح سلامت نہیں رہنے دوں گا۔ فاسٹ فائٹرز کے ہیڈ کوارٹر کے ساتھ ساتھ اس لیبارٹری کو بھی تباہ کرنا اب میرا مشن ہے اور تم اگر میرے بارے میں جانتے ہو تو تمہیں پتہ ہو گا کہ میں علی عمران ایک بار جس مشن پر کام کرنے کے لئے نکلتا ہے تو اس وقت تک واپس نہیں جاتا جب تک اپنا مشن مکمل نہ کر لوں۔ اس لئے میری بات کان کھول کر سن لو۔ تمہارا فاسٹ فائٹرز کا ہیڈ کوارٹر اور ایکریمین

لیبارٹری ہر صورت تباہ ہو کر رہے گی۔ سیکنڈ ہیڈ کوارٹر کی طرح جلد ہی تمہیں ہیڈ کوارٹر اور لیبارٹری کی تباہی کی خوشخبری بھی مل جائے گی۔ دیٹس آل"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تمہاری یہ زہریلی زبان ایک لمحے میں کاٹی جا سکتی ہے لیکن بہرحال تم سے جو ہوتا ہے وہ کر لو۔ اور سنو۔ دو منٹ کے اندر اس تہہ خانے بلکہ اس کیبن سے ہی باہر نکل جاؤ۔ ورنہ تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی موت کی ذمہ داری مجھ پر نہ ہو گی۔ اور تم لوگوں کو میں ایک بات اور بھی بتا دوں جسے سن کر یقیناً تمہارے ہوش اُڑ جائیں گے"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"کون سی بات"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"تمہاری وجہ سے ہمارا دیرینہ دشمن عتبہ پکڑا گیا ہے"...... چیف سیکرٹری نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا مطلب"...... عمران نے کہا۔

"فاسٹ فائٹرز کے سیکنڈ ہیڈ کوارٹر کو تباہ کر کے تم عتبہ کے ساتھ جن گاڑیوں میں گئے تھے ان گاڑیوں کو ٹریس کر لیا گیا تھا۔ فاسٹ فائٹرز کے نئے گروپ بلیک گروپ نے ان گاڑیوں کا پتہ چلایا اور پھر انہیں ٹریس کرتا ہوا اس ٹھکانے پر پہنچ گیا تھا جہاں تم عتبہ کے ساتھ موجود تھے۔ بلیک گروپ نے اس ٹھکانے پر حملہ کر کے وہاں موجود تمام افراد کو ہلاک کر دیا تھا۔ عتبہ وہاں موجود نہ تھا۔ فاسٹ فائٹرز کے بلیک گروپ نے وہاں موجود افراد کا میک اپ کیا اور اس

ٹھکانے پر رک گئے۔ عتبہ وہاں آیا تو اسے بدلے ہوئے حالات کا علم نہ ہو سکا تھا اس لئے وہ جیسے ہی وہاں پہنچا اسے پکڑ لیا گیا اور اب وہ ہمارے قبضے میں ہے''...... چیف سیکرٹری نے کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''اب کہاں ہے عتبہ''...... عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔

''ظاہر ہے وہیں ہے جہاں اسے ہونا چاہئے''...... چیف سیکرٹری نے تمسخرانہ لہجے میں کہا۔

''تمہارا مطلب ہے فاسٹ فائٹرز کے ہیڈ کوارٹر میں''۔ عمران نے کہا۔

''ہاں۔ اور تم اس تک کسی صورت میں نہیں پہنچ سکتے''۔ چیف سیکرٹری نے کہا۔

''سچ بتاؤ۔ عتبہ کس حالت میں ہے۔ کیا وہ زندہ ہے یا......'' عمران نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''فی الحال تو وہ زندہ ہے لیکن تم سے بات کرنے کے بعد میں ہیڈ کوارٹر کے انچارج ڈاکٹر میکارلے کو کال کروں گا تو وہ اپنے ہاتھوں سے عتبہ کو ہلاک کر دے گا اور اس کا قصہ ہمیشہ کے لئے تمام ہو جائے گا۔ دیٹس آل''...... چیف سیکرٹری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی جلتا ہوا بلب بجھ گیا۔ مگر بلب کے بجھتے ہی عمران نے بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھ کر مشین کے نچلے حصے میں موجود ایک بٹن دبا دیا اور پھر کوٹ کی اندرونی جیب سے اس نے خنجر نکالا اور

مشین کی سائیڈ سے نکل کر الماری کے عقب میں جانے والی تار کو اس نے خنجر کی مدد سے ایک لمحے میں کاٹ دیا۔

''اب کر لو دھماکہ چیف سیکرٹری صاحب''...... عمران نے پیچھے ہٹتے ہوئے مسکرا کر کہا اور اسی لمحے اس تار میں سے جو الماری کے عقب سے نکل رہی تھی شعلہ سا نکلا اور تار کا سرا دھڑا دھڑ جلنے لگا۔ عمران نے ہاتھ میں موجود خنجر کے دستے کو جلدی سے اس سرے پر رکھ کر تار کے جلتے ہوئے سرے کو پوری قوت سے رگڑ دیا۔ دوسرے لمحے آگ بجھ گئی اور عمران نے ایک طویل سانس لیا۔

''کیا اسے معلوم نہیں ہو جائے گا کہ اس کا کام نہیں ہوا''۔ تنویر نے کہا۔

''نہیں۔ اس کے لحاظ سے اس وقت کیبن اور یہ تہہ خانہ خوفناک دھماکوں سے تباہ و برباد ہو چکا ہو گا البتہ یہ سن کر مجھے واقعی افسوس ہوا ہے کہ عتبہ ان کے قبضے میں پہنچ چکا ہے''...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ یہ واقعی برا ہوا ہے۔ اب ہم اسے ان سے کیسے آزادی دلائیں گے''...... صفدر نے کہا۔

''عمران کو کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی پڑے گا ایسے معاملات کو سلجھانے کے لئے اس کا ہی دماغ چلتا ہے''...... عمران کے بولنے سے پہلے تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہ بات نہیں ہے۔ مجھے اس مشین کو دیکھ کر ایک خیال آ رہا

ہے۔ یہ جدید ترین مشین ہے۔ ابھی شاید ہماری دنیا کے سائنسدان
اس کے آئیڈیئے کو بھی نہ سوچ سکے ہوں گے اور فاسٹ فائٹرز
اسے استعمال بھی کر رہی ہے۔ یہ یقیناً ایکریمیا یا پھر اسرائیل نے
ہی انہیں مہیا کی ہو گی۔ اس لئے ان کا ہیڈ کوارٹر اور ایکریمین
لیبارٹری سائنسی لحاظ سے واقعی ناقابل تسخیر ہو گی لیکن اگر اللہ تعالیٰ
کی مدد شامل ہو تو پھر واقعی ہر ناممکن ممکن بن جاتا ہے۔ ہم اس ہیڈ
کوارٹر اور لیبارٹری کو تباہ کر کے رہیں گے اور عتبہ کو بھی ان سے
آزاد کرائیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ کیسے"...... تنویر اور صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"جہاں تک میں اس مشین کو سمجھا ہوں۔ یہ فاسٹ فائٹرز کے
ٹرانسمیٹر نیٹ ورک کا ایک حصہ ہے اس لئے یقیناً اس کی مدد سے
ہم لیبارٹری کے انچارج سے رابطہ قائم کر سکتے ہیں اور شاید یہی وجہ
ہے کہ اس چیف سیکرٹری نے اسے فوری طور پر تباہ کرنا ضروری
سمجھا۔ جب میں اسے دوبارہ ورکنگ آرڈر میں لے آؤں گا تو پھر
اس سے لیبارٹری میں موجود ڈاکٹر میکارلے سے رابطہ قائم کر کے
کوئی چکر چلایا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن کیا اس کے دوبارہ ورکنگ آرڈر میں آنے کا چیف
سیکرٹری کو علم نہ ہو جائے گا"...... صفدر نے کہا۔

"اس کے دو رینج سیکشن ہیں۔ ایک شارٹ اور دوسرا لانگ۔
اگر ہم اس کے شارٹ رینج سیکشن کو آن کر لیں تو میرا خیال ہے کہ

ہم لیبارٹری سے رابطہ قائم کر لیں گے اور اس چیف سیکرٹری کو بھی
اس کا علم نہ ہو سکے گا"...... عمران نے کہا اور پھر الماری کے خانے
میں رکھی اس مشین کو اٹھا کر وہ اوپر جاتی سیڑھیوں کی طرف بڑھ
گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کیبن میں پہنچ چکے تھے۔

"کیا ہوا۔ تم لوگوں نے اندر بہت دیر لگا دی"...... اسی لمحے
کیپٹن شکیل نے کیبن میں داخل ہوتے ہوئے کہا تو صفدر اسے اب
تک ہونے والی ساری بات چیت اور کارروائی کی تفصیل بتانے میں
مصروف ہو گئے جبکہ اس دوران عمران مشین کو میز پر رکھ کر کیبن کی
تلاشی لینے میں مصروف ہو گیا تھا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک
مکینیکل کٹ وہاں سے تلاش کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ کرنل بلیک
نے شاید یہ کٹ ہیلی کاپٹر کی ایمرجنسی مرمت کے لئے یہاں رکھی
ہوئی تھی لیکن یہ اس مشین کو کھولنے کے بھی کام آ سکتی تھی۔

"اب پہرے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس لئے سب لوگ آرام
کریں۔ میں اس مشین کو کھول کر اس کی کارکردگی کو پوری طرح
سمجھنا چاہتا ہوں تا کہ اگر ہو سکے تو اس کی مدد سے ہی ہم اپنا مشن
مکمل کر کے ٹھنڈے ٹھنڈے واپس جا سکیں"...... عمران نے کرسی
پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا اور پھر اس نے مشین کو کھولنا شروع کر
دیا۔

ساری مشین کھول کر اس نے ایک ایک پرزے کو چیک کیا اور
پھر اسے واپس بند کرنا شروع کر دیا۔ اس کے چہرے پر اب

اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے جبکہ اس کے سارے ساتھی باہر چلے گئے تھے تاکہ عمران اس ریسرچ کے دوران ڈسٹرب نہ ہو۔

''کچھ پتہ چلا''...... اچانک صفدر نے کیبن میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

''بہت کچھ پتہ چل گیا ہے۔ یہ تو پوری جادو کی پٹاری ہے''......عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ اب مشین کو دوبارہ بند کرنے میں مصروف تھا اور صفدر سر ہلاتا ہوا باہر نکل گیا اور پھر جب تک عمران نے مشین مکمل طور پر بند کی سارے ساتھی وہاں پہنچ گئے۔ عمران نے مشین اٹھائی اور پھر سب ساتھیوں سمیت وہ نیچے تہہ خانے میں آ گیا۔ اس نے مشین کا رابطہ اس تار سے جوڑ دیا جسے اس نے خنجر سے کاٹا تھا۔

''یہ تار کس کام آتی ہے عمران صاحب''......صفدر نے پوچھا۔

''نیچے کہیں ایٹمک بیٹری موجود ہے۔ یہ اس کی تار ہے۔ اس سے یہ مشین کام کرتی ہے لیکن اس کی باقی کارکردگی ریڈیو سگنلز کی مرہون منت ہے''...... عمران نے جواب دیا اور پھر اس نے سارے ساتھیوں کو خاموش رہنے کا اشارہ کرتے ہوئے مشین کے مختلف بٹن آپریٹ کرنے شروع کر دیئے اور دوسرے لمحے مشین سے ہلکی سی گھرر گھرر کی آوازیں سنائی دیں اور پھر یکلخت ایک انسانی آواز سنائی دی۔

''ڈاکٹر ہیرس۔ چیف سیکرٹری صاحب نے ہمیں پوری طرح

ہوشیار رہنے کا حکم دیا ہے۔ اوپر دنیا کے خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ موجود ہیں لیکن سپیشل ڈیفنس سسٹم آن ہونے کی وجہ سے وہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ اس کے باوجود تم ہوشیار رہنا''...... بولنے والے کی آواز بتا رہی تھی کہ وہ بوڑھا آدمی ہے۔

''یس ڈاکٹر میکارلے۔ لیکن کیا چیف سیکرٹری ان لوگوں کا خاتمہ نہیں کر سکتا''...... دوسری آواز سنائی دی۔

''چیف سیکرٹری نے مشین اور کیبن تباہ کر دیا ہے لیکن اس کے خیال کے مطابق پاکیشائی ایجنٹ آسانی سے ہلاک ہونے والوں میں سے نہیں ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ وہ ہلاک ہو چکے ہوں ورنہ دوسری صورت میں یہ لوگ خود ہی مایوس ہو کر آخر کار واپس چلے جائیں گے''...... ڈاکٹر میکارلے نے جواب دیا۔

''یس ڈاکٹر''...... ڈاکٹر ہیرس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ایسی آواز سنائی دی جیسے رسیور رکھا گیا ہو اور عمران نے مسکراتے ہوئے ایک بار پھر مشین کے بٹن آپریٹ کرنے شروع کر دیئے اور دوسرے لمحے مشین میں سے سیٹی جیسی آواز نکلنے لگی اور کئی بلب بیک وقت جلنے بجھنے لگے۔ سیٹی کی آواز چند لمحے نکلتی رہی پھر یکلخت وہ بند ہوئی اور اس کی جگہ ڈاکٹر میکارلے کی آواز سنائی دی۔

''یس۔ ڈاکٹر میکارلے اٹنڈنگ یو''...... ڈاکٹر میکارلے کا لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

''چیف سیکرٹری بول رہا ہوں''......عمران کے حلق سے ویسی ہی

آواز نکلی جیسی اس سے بات کرتے ہوئے چیف سیکرٹری کی تھی۔

''یس چیف۔ کیا حکم ہے''...... ڈاکٹر میکارلے کا لہجہ اسی طرح بے حد مؤدبانہ تھا۔

''ڈاکٹر میکارلے۔ میری اعلیٰ حکام سے بات ہوئی ہے۔ میں نے تو سوچا تھا کہ اعلیٰ حکام مجھے اس بات کی اجازت دے دیں گے کہ میں ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا خاتمہ کر دوں لیکن اعلیٰ حکام نے میری توقعات کے بالکل برعکس حکم دے دیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ وہ کیا چیف''...... ڈاکٹر میکارلے کی چونکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''اعلیٰ حکام نے حکم دیا ہے کہ یہ ایجنٹ انتہائی خطرناک ہیں اس لئے ایف ایف کے مین ہیڈ کوارٹر اور خاص طور پر لیبارٹری کو رسک میں نہیں ڈالا جا سکتا وہ عتبہ کو آزاد کرانے کے لئے کسی بھی حد تک جا سکتے ہیں اور اگر وہ مین ہیڈ کوارٹر اور لیبارٹری تک پہنچ گئے تو پھر ان سے ہیڈ کوارٹر اور لیبارٹری کو تباہی سے کوئی نہ بچا سکے گا۔ چنانچہ اعلیٰ حکام نے حکم دیا ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹوں سے ہیڈ کوارٹر اور لیبارٹری بچانے کے لئے عتبہ کو فوری طور پر سپیشل وے کھول کر باہر بھجوا دیا جائے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ اگر اعلیٰ حکام نے ایسا حکم دیا ہے تو پھر واقعی یہ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہوں گے چیف۔ لیکن چیف۔ اس عتبہ کو باہر بھیجنے

کے لئے ہمیں سپیشل ڈیفنس سسٹم آف کرنا پڑے گا''...... ڈاکٹر میکارلے نے کہا۔

''اب اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ میری اس پاکیشائی ایجنٹ سے بات ہوئی ہے۔ کیبن اور مشین تباہ ہونے کے باوجود وہ ہلاک نہیں ہوئے ہیں۔ اس ایجنٹ نے وعدہ کیا ہے کہ اگر ہم عتبہ کو ان کے حوالے کر دیں تو وہ اسے لے کر یہاں سے واپس چلے جائیں گے اور وہ ہیڈ کوارٹر اور لیبارٹری کو نقصان نہیں پہنچائیں گے۔ انہیں صرف عتبہ چاہئے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ ٹھیک ہے جناب۔ جیسا آپ کا حکم''...... ڈاکٹر میکارلے نے کہا۔

''تم ایسا کرو کہ فوری طور پر عتبہ کو ہیڈ کوارٹر سے نکال کر اس کیبن تک پہنچا دو جو کرنل بلیک کے لئے مخصوص تھا تاکہ اعلیٰ حکام کے حکم کی فوری تعمیل ہو سکے۔ تمہیں تو معلوم ہے کہ چیف مارشل اپنے احکامات کی فوری تعمیل چاہتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''یس چیف''......ڈاکٹر میکارلے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور عمران نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر بٹن آف کرنے شروع کر دیئے۔

''کمال ہے۔ حیرت ہے۔ تم نے تو واقعی جادو جیسا کارنامہ سر انجام دیا ہے''...... عمران کے پیچھے ہٹتے ہی سب سے پہلے تنویر نے کہا۔

"اس مشینری کو سمجھ لینے کے بعد یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ اب دعا کرو کہ عتبہ کے یہاں تک پہنچنے سے پہلے چیف سیکرٹری، ڈاکٹر میکارلے کو کال نہ کر دے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ واقعی یہ خطرہ تو بہرحال موجود ہے لیکن عمران صاحب۔ آپ نے جس انداز میں ڈاکٹر میکارلے سے بات کی ہے آپ کو کیسے اس بات کا علم ہوا کہ چیف سیکرٹری، ڈاکٹر میکارلے سے ایسے بے تکلفانہ انداز میں گفتگو کرتا ہوگا"...... صفدر نے کہا۔

"کچھ نفسیات کا بھی علم رکھنا پڑتا ہے۔ فاسٹ فائٹرز کے ہیڈ کوارٹر کا سارا سیٹ اپ ایکریمین لیبارٹری کی وجہ سے انتہائی جدید ترین سائنسی آلات پر رکھا گیا ہے اس لئے ظاہر ہے کہ اس کی کل متاع سائنس لیبارٹری اور سائنسدان ہی ہوں گے۔ اس لئے لازما ایک اہم اور بڑی سائنس لیبارٹری کے انچارج سائنسدان سے فاسٹ فائٹرز کے انتظامی عہدیدار رعب دار یا کرخت لہجے میں بات نہ کرتے ہوں گے اور اگر کوئی بات ہوتی بھی تو پھر اسے بہرحال سنبھالا جا سکتا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب ہمیں باہر جانا چاہئے۔ نجانے یہ لوگ کدھر سے آئیں"...... اس بار کیپٹن شکیل نے کہا۔

"بے فکر رہو۔ لیبارٹری کو صرف مشینی اور سائنسی آلات پر حفاظت میں رکھا گیا ہے۔ وہاں سیکورٹی کے لئے افراد موجود نہیں ہوں گے۔ مجھے یقین ہے کہ عتبہ کو کوئی سائنس دان ہی لے کر باہر

آئے گا"...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"تم سب باہر جاؤ۔ مجھے اس وقت تک یہیں رہنا ہوگا جب تک عتبہ کیبن تک نہ پہنچ جائے۔ کیونکہ اگر اس دوران اس چیف سیکرٹری نے ڈاکٹر میکارلے سے رابطہ قائم کیا تو مجھے بھی معلوم ہو جائے گا اور میں اسے سنبھالنے کی کوشش کروں گا"...... عمران نے جواب دیا اور سارے ساتھیوں نے سر ہلاتے ہوئے سیڑھیوں کی طرف کا رخ کر لیا۔

عمران الماری کے سامنے کھڑا بغور اس مشین کو دیکھ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر سسپنس کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ یہ لمحات واقعی اس کے لئے بھی انتہائی اعصاب شکن ثابت ہو رہے تھے۔ وہ دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ سے دعا کر رہا تھا کہ چیف سیکرٹری عتبہ کے کیبن تک پہنچنے سے پہلے ڈاکٹر میکارلے سے رابطہ نہ کرے ورنہ واقعی اس کی ساری پلاننگ یکلخت فیل ہو سکتی تھی۔ پھر آدھے گھنٹے کے اس جان لیوا سسپنس کے بعد اچانک اسے سیڑھیوں میں سے صفدر کی آواز سنائی دی۔

"عمران صاحب۔ عمران صاحب۔ دو آدمی جن میں ایک مقامی ہے، دور سے آتے دکھائی دے رہے ہیں"...... صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ سیڑھیاں اتر کر نیچے آ گیا۔

"اوہ خدایا تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ تو واقعی بے حد رحیم و کریم

ہے''...... عمران نے اطمینان بھرا ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے چلتا ہوا سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ کیبن سے باہر آ گیا۔ صفدر بھی اس کے پیچھے باہر آ گیا۔

''وہ دیکھیں۔ وہ سامنے''...... صفدر نے کہا اور عمران نے دیکھا کہ واقعی وہاں کچھ دور دو آدمی تیز تیز قدم اٹھاتے کیبن کی طرف آ رہے تھے ان میں سے ایک عتبہ ہی تھا جو اپنے اصل روپ میں تھا اور دوسرا ادھیڑ عمر ایکریمین تھا۔ دوسرے کے جسم پر سفید کوٹ تھا اور اس نے دونوں ہاتھ اپنے سر پر رکھے ہوئے تھے جیسے وہ پناہ طلب کر رہا ہو اور عمران اس کا مطلب سمجھ گیا کہ اسے خطرہ تھا کہ کہیں اسے دشمن سمجھ کر دور سے ہی گولی نہ مار دی جائے۔ عمران کا یہ اندازہ بھی درست ثابت ہوا تھا کہ عتبہ کو باہر لانے والا کوئی سیکورٹی اہلکار نہیں تھا بلکہ اسے خود سائنس دان باہر لا رہا تھا۔

''آ جاؤ۔ ہم تمہیں کچھ نہیں کہیں گے''...... عمران نے اونچی آواز میں کہا اور تھوڑی دیر بعد وہ دونوں قریب پہنچ گئے۔ عتبہ کا چہرہ فرط و انبساط سے کھلا پڑ رہا تھا۔ عمران کو دیکھ کر اس کی مسرت دیدنی تھی۔ عمران نے اسے آئی کوڈ سے خاموش رہنے کا اشارہ کر دیا تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا جیسے وہ عمران کا اشارہ سمجھ گیا ہو۔

''تم پاکیشائی ہو۔ یا''...... دوسرے آدمی نے حیرت سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔ کیونکہ عمران اور اس کے

ساتھی ایکریمی میک اپ میں تھے اور عمران اس کے بولتے ہی سمجھ گیا کہ یہ ڈاکٹر ہیرس ہے وہی ڈاکٹر ہیرس جو ڈاکٹر میکارلے سے بات کر رہا تھا۔

''ہم پاکیشائی ہیں۔ مگر تم کون ہو۔ یہ کون ہے''...... عمران نے چہرے پر حیرت کے تاثرات پیدا کرتے ہوئے کہا۔ لہجے میں بھی مصنوعی حیرت تھی۔

''میرا نام ڈاکٹر ہیرس ہے اور یہ عتبہ ہے۔ گاشوا تنظیم کا رہنما اور حکومت کا باغی۔ لیکن تم تو کسی طرح بھی پاکیشائی نہیں لگ رہے۔ چہروں سے تو تم ایکریمی ہی لگتے ہو''...... ڈاکٹر ہیرس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہم میک اپ میں ہیں ڈاکٹر ہیرس۔ لیکن کہیں آپ لوگ ہم سے دھوکہ تو نہیں کر رہے۔ ہم تو خود عتبہ کو حاصل کرنے یہاں آئے تھے اور عتبہ تو ہیڈ کوارٹر میں تھا اور ہم ابھی سوچ ہی رہے تھے کہ اس ہیڈ کوارٹر یا لیبارٹری کو کس طرح اوپن کیا جائے''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہم نے تم پر احسان کر دیا ہے اور چیف مارشل کے حکم پر عتبہ کو تمہارے پاس لے آیا گیا ہے۔ تم اسے وصول کرو اور اسے لے کر یہاں سے چلے جاؤ''...... ڈاکٹر ہیرس نے کہا۔

''کیا یہ اصلی عتبہ ہے یا کسی کو میک اپ کرا کر تم اسے یہاں لائے ہو''...... عمران نے کہا۔

”یہ اصلی ہے۔ بے شک اس سے پوچھ لو“...... ڈاکٹر ہیرس نے کہا۔

”کیا تم واقعی عتبہ ہو“...... عمران نے اس بار براہ راست عتبہ سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ میں عتبہ ہوں“...... عتبہ نے کہا۔

”او کے ڈاکٹر ہیرس۔ اب آپ جا سکتے ہیں۔ ہماری طرف سے اپنے چیف سیکرٹری اور چیف مارشل کا شکریہ ادا کر دینا“...... عمران نے مسکراتے ہوئے ڈاکٹر ہیرس سے کہا اور ڈاکٹر ہیرس سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

”آؤ عتبہ۔ اندر کیبن میں آ جاؤ“...... عمران نے عتبہ سے کہا اور پھر چند لمحوں بعد وہ کیبن میں پہنچ گئے۔

”سب سے پہلے تو اپنی رہائی پر میری طرف سے مبارکباد قبول کرو۔ ہمیں خوشی ہے کہ ہمارا مشن کامیاب رہا ہے“...... عمران نے کہا۔

”ویری گڈ۔ ویسے انہوں نے کمال کیا ہے کہ مجھے خود ہی رہا کر دیا ہے۔ ورنہ میں تو حقیقتاً مایوس ہو چکا تھا“...... عتبہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے باقی ساتھی بھی اندر آ گئے یقیناً ڈاکٹر ہیرس ان کی نظروں سے غائب ہو چکا ہو گا۔

”آؤ عتبہ۔ ان لوگوں کا شکریہ ادا کر دیا جائے۔ تمہاری رہائی کا انہیں انعام بھی تو ملنا چاہئے۔ یہ ہمارا اخلاقی فرض ہے“...... عمران

نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

”کس کا شکریہ۔ کیسا انعام۔ کیا مطلب“...... عتبہ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”ان کا جنہوں نے آپ کو رہا کیا ہے“...... عمران نے سیڑھیاں اترتے ہوئے کہا۔ باقی ساتھی بھی ان کے پیچھے تہہ خانے میں آ گئے۔

”اوہ۔ یہ لاش۔ یہ کس کی لاش ہے“...... عتبہ نے تہہ خانے میں پڑی کرنل بلیک کی لاش دیکھ کر بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

”یہ فاسٹ فائٹرز کے چیف کرنل بلیک کی لاش ہے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ تو اسے بھی ہلاک کر دیا گیا ہے“...... عتبہ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”ہاں“...... عمران نے کہا اور پھر عمران نے آگے بڑھ کر الماری میں موجود مشین کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ تھوڑی دیر بعد مشین کے کئی بلب جل اٹھے اور اس کے ساتھ ہی اس میں سے لمبی سیٹی بجنے کی سی آواز نکلنے لگی۔

”چیف سیکرٹری بول رہا ہوں“...... اچانک سیٹی کی آواز بند ہو کر اس میں سے ایک مشینی سی آواز نکلی۔

”کیسے ہو چیف سیکرٹری صاحب“...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور دوسری طرف خاموشی طاری ہو گئی۔

"تم کون ہو"...... دوسری طرف سے اسی چیف سیکرٹری کی انتہائی حیرت میں ڈوبی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"زیادہ حیران ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں علی عمران ہوں اور میں تمہارے اسی خصوصی ٹرانسمیٹر سے ہی بات کر رہا ہوں لیکن میں نے اس کا بلاسٹنگ سیکشن بھی آف کر دیا ہے اور ریڈ ریز سیکشن بھی اور اس کے ساتھ ساھ ٹیلی ویو سیکشن بھی۔ اس لئے اب تم اسے نہ بلاسٹ کر سکتے ہو نہ شعاع کا وار ہم پر کر سکتے ہو جس کا وار تم نے کرنل بلیک پر کیا تھا اور نہ ہمیں دیکھ سکتے ہو۔ تم صرف میری آواز سن سکتے ہو اور جواب دے سکتے ہو۔ میں نے تمہیں اس لئے کال کیا ہے تاکہ میں تمہیں بتا دوں کہ میں نے اپنا مشن پورا کر لیا ہے۔ فی الحال فاسٹ فائٹرز کا ہیڈ کوارٹر اور ایکریمین لیبارٹری صحیح سلامت ہے اور ڈاکٹر میکارلے، ڈاکٹر ہیرس اور اس میں کام کرنے والے دوسرے تمام سائنسدان بھی سلامت ہیں البتہ عتبہ زندہ سلامت ہمارے پاس پہنچ چکا ہے اور اس وقت میرے پاس موجود ہے۔ میں تمہارے اس خصوصی ٹرانسمیٹر کو اس کی اٹیمک بیٹری سمیت ماہالا ہلز سے اپنے ساتھ لے آیا تھا اور اب الغاریہ سے بات کر رہا ہوں۔ ہماری خصوصی فلائٹ تیار کھڑی ہے اور تم سے بات کرتے ہی ہم اس فلائٹ کے ذریعے پاکیشیا روانہ ہو جائیں گے اور یہ بھی سن لو کہ اگر میں چاہتا تو اس ٹرانسمیٹر کی مدد سے تمہارے مین ہیڈ

کوارٹر کو بھی ٹریس کر سکتا تھا لیکن ابھی چونکہ مجھے اس کی ضرورت نہیں پڑی اس لئے میں نے ایسا نہیں کیا لیکن اگر تم نے ہمارے پیچھے کسی کو بھیجا یا ہمارے راستے میں کوئی رکاوٹ ڈالی تو پھر اس ہیڈ کوارٹر اور ایکریمین لیبارٹری کو تباہ کرنا میرے لئے مشکل نہ ہو گا کیونکہ اس مشین کو میں نے ٹریسر بنا کر اس کا لنک لیبارٹری میں موجود مین مشین سے کر دیا ہے۔ مین مشین کا کنٹرول میرے ہاتھوں میں ہے۔ میں نے اس مشین میں ایسی فیڈنگ کر دی ہے کہ اب ایک بٹن پریس کرنے کی دیر ہے اور لیبارٹری میں موجود لنکنگ مشین کا لنک اٹامک بیٹریوں سے ہو جائے گا اور پھر دوسرا بٹن پریس ہوتے ہی بیٹریاں بلاسٹ ہو جائیں گی۔ ان بیٹریوں کے بلاسٹ ہوتے ہی ایکریمین لیبارٹری اُڑ جائے گی اور ظاہر ہے اس لیبارٹری کے ساتھ تمہارا ناقابل تسخیر فاسٹ فائٹرز کا ہیڈ کوارٹر بھی تباہ ہو جائے گا، تم اعلیٰ حکام کو چاہو تو بے شک رپورٹ دے دو۔ لیکن یہ سوچ کر رپورٹ دینا کہ ہو سکتا ہے تمہاری اس کارکردگی کی رپورٹ سننے کے بعد تمہارا حشر بھی وہی ہو جو تم نے فاسٹ فائٹرز کے چیف کرنل بلیک کا کیا ہے۔ دیٹس آل"...... عمران نے بڑے طنزیہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ عتبہ حیرت سے عمران کو دیکھ رہا تھا۔ ظاہر ہے عمران کی اس بات سے اسے معلوم ہو چکا تھا کہ کسی مہربانی کی وجہ سے اسے رہا نہیں کیا گیا تھا بلکہ یہ سب کچھ عمران کی وجہ سے ہوا ہے۔

”یہ۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ سپیشل سسٹم آپریٹس بلاسٹ نہ ہوا ہو۔ میں نے تو خود اسے بلاسٹ کیا تھا اور مجھے اس کا بلاسٹنگ کاشن بھی رسیو ہو گیا تھا اور اگر نہ بھی ہوا تو یہ قطعی ناممکن ہے کہ تم اس کے ذریعے ڈاکٹر میکارلے کو یا مجھے کال کر سکو۔ تمہیں مجھ سے بات کرنے کے خصوصی کوڈ کا کیسے علم ہو سکتا ہے“...... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

”جہاں تک خصوصی کوڈ کا تعلق ہے۔ مجھے واقعی ان کے بارے میں علم نہیں ہو سکتا تھا لیکن جس ٹائپ کا یہ ٹرانسمیٹر ہے اور جس انداز کا کمپیوٹر اس میں نصب ہے اس سے مجھے معلوم ہے کہ خطرے کے لئے بین الاقوامی کال کوڈ ایس ایس ون اس میں پہلے ہی فیڈ شدہ ہے اور یہ ٹرانسمیٹر ایم ای یعنی موسٹ ایمرجنسی کال کے الفاظ سن کر بغیر کوڈز کے بھی کال لنک کر دیتا ہے۔ چنانچہ میں نے کوڈز دوہرانے کی بجائے صرف ایس ایس ون کال کے الفاظ کہے اور پھر موسٹ ایمرجنسی کے کوڈ ایم ای کہہ کر انہیں ڈبل کرتے ہوئے ٹاپ ایم ای یعنی ٹاپ موسٹ ایمرجنسی کے الفاظ کہہ دیئے اور ساتھ ہی تم سے کال لنک کرنے کے لئے کہا اور تم نے دیکھ لیا کہ بغیر خصوصی کوڈز دوہرائے تمہارے اس سسٹم نے تم تک کال لنک کر دی۔ باقی رہی یہ بات یہ ٹرانسمیٹر بلاسٹ کیوں نہیں ہوا تو میں اس کی کارکردگی فوری طور پر اس حد تک سمجھ گیا تھا کہ اسے بلاسٹنگ سے بچا لوں۔ چنانچہ میں نے اس کا لنک اٹیمک بیٹری سے کاٹ

دیا تھا اس طرح یہ بلاسٹ نہیں ہو سکا۔ جبکہ تمہیں بلاسٹنگ کاشن مل گیا۔ اس کے بعد اس کی تفصیلی چیکنگ ضروری تھی تا کہ لیبارٹری انچارج کے ساتھ اس انداز میں کال لنک کی جا سکے کہ تم اس سے آگاہ نہ ہو سکو۔ چنانچہ میں نے اسے کھول کر اس کی بھرپور چیکنگ کی اور میں نے تمہیں پہلے ہی بتایا تھا کہ پاکیشیا میں بھی لوگ سائنس پڑھتے ہیں چنانچہ میں اب اس کی کارکردگی کو مکمل طور پر سمجھ چکا ہوں اور اس حد تک سمجھ چکا ہوں کہ شاید تم بھی اس قدر اس کے بارے میں نہ جانتے ہو گے۔ نتیجہ یہ کہ میں نے لیبارٹری کال کیا۔ وہاں لیبارٹری انچارج ڈاکٹر میکارلے سے بات ہوئی اور مجھے صرف تمہارے لہجے کی نقل کرنا پڑی اور نتیجہ عین میری منشا کے مطابق برآمد ہو گیا۔ میں نے لنکنگ مشین کی ڈیپ چیکنگ کی اور پھر ڈاکٹر میکارلے نے عتبہ کو مین ہیڈ کوارٹر کے حکم کی تعمیل میں یہاں کیبن تک پہنچا دیا۔ ڈاکٹر ہیرس اسے خود لے آیا تھا۔ میں چاہتا تو خاموشی سے جہاز میں بیٹھ کر واپس چلا جاتا لیکن میں نے سوچا کہ تم بعد میں شاید ڈاکٹر میکارلے کو غدار سمجھنے لگ جاؤ۔ اس لئے تمہیں ساری تفصیل بھی بتا دوں اور تمہارا شکریہ بھی ادا کر دوں کہ تمہاری وجہ سے میرے ہاتھ یہ انتہائی جدید ترین ٹرانسمیٹر لگ گیا ہے۔ اور ہاں۔ اس بھول میں نہ رہنا کہ میں نے تمہارے بارے میں پتہ نہیں لگایا۔ میرے پاس ایسے دستاویزات ہیں جن کی رو سے مجھے اس بات کا علم ہو گیا ہے کہ تم اصل میں موکاش نہیں ہو۔

تم اسرائیلی ایجنٹ کارڈے ہو۔ جس نے اصل چیف سیکرٹری موکاش کو راستے سے ہٹا کر اس کی جگہ لے رکھی ہے۔ تم نے چیف سیکرٹری موکاش کا میک اپ کرنے کی بجائے اپنے چہرے پر پلاسٹک سرجری کرائی ہوئی ہے تاکہ کسی کو تمہاری اصلیت کا علم نہ ہو سکے کہ تم ایک اسرائیلی ایجنٹ کی حیثیت سے ہی عرابلس پر حکومت کر رہے ہو۔ یہ سارے ثبوت میں نے عتبہ کو دے دیئے ہیں۔ بہت جلد تمہاری اصلیت کا پردہ فاش ہو جائے گا اور تم سمیت تمہاری کٹھ پتلی حکومت کا خاتمہ ہو جائے گا۔ دیٹس آل''...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کے بٹن آف کرنے شروع کر دیئے۔ بٹن آف کرنے کے بعد اس نے اٹیمک بیٹری سے اس کی تار کا جوڑ علیحدہ کیا اور اسے اٹھا کر دوبارہ سیڑھیوں کی طرف مڑ گیا۔ صفدر نے جلدی سے آگے بڑھ کر اس سے ٹرانسمیٹر لے لیا۔

''آپ کی اس بے پناہ ذہانت نے مجھے حیران کر دیا ہے عمران صاحب۔ لیکن کیا آپ فاسٹ فائٹرز کا ہیڈ کوارٹر اور ایکریمین لیبارٹری کو تباہ نہیں کریں گے۔ آپ کا مین مشن تو فاسٹ فائٹرز کے ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنا تھا اور آپ نے چیف سیکرٹری سے جو کہا ہے کیا واقعی وہ سچ ہے، کیا اس نے واقعی اصل چیف سیکرٹری کو ہلاک کر دیا تھا اور اس کی جگہ لے رکھی ہے''...... عتبہ نے ساتھ چلتے ہوئے عقیدت بھرے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ مجھے اس پر شک ہے۔ اب اگر ایسا ہی ہے تو مجھے یقین ہے کہ وہ اپنا پردہ فاش ہونے کی بجائے خود کو ہلاک کرنے یا پھر اس ملک سے فرار ہونے کو ترجیح دے گا۔ اس ملک سے بھاگنا تو اس کے لئے ممکن نہ ہو گا اس لئے وہ لازماً خود کو گولی مار لے گا اور یہی اس کی اصلیت کا ثبوت ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''ایسا نہ ہوا تو''...... عتبہ نے کہا۔

''ایسا ہی ہو گا۔ اس کی آواز میں پہچانتا ہوں۔ وہ کارڈے ہی ہے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ پھر تو مجھے اس کے خلاف جلد سے جلد ثبوت اکٹھے کرنے ہوں گے۔ تاکہ اس کی اصلیت کا سب کو علم ہو سکے''۔ عتبہ نے کہا۔

''اس کے خلاف ثبوت تمہیں اس کے آفس کے ہی کسی خفیہ سیف سے مل جائیں گے۔ بے فکر رہو۔ میں نے ہوا میں جو تیر چھوڑا ہے وہ ضرور نشانے پر لگے گا''...... عمران نے کہا تو عتبہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''اچھا اب اس ہیڈ کوارٹر کو تو تباہ کر دیں''...... عتبہ نے کہا۔

''ابھی نہیں۔ پہلے آپ کسی سیف مقام پر پہنچ جائیں۔ میں آپ کو ڈی چارجر دے دوں گا۔ ہمارے جانے کے بعد آپ اس ڈی چارجر کو استعمال کر کے کبھی بھی اور کسی بھی وقت فاسٹ فائٹرز کے ہیڈ کوارٹر اور لیبارٹری کو تباہ کر سکتے ہیں۔ ایک ہیڈ کوارٹر ہم

نے تباہ کیا کم از کم دوسرے کی تباہی کا کریڈٹ آپ کو ملنا چاہئے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''لیکن آپ نے تو چیف سیکرٹری کو ساری باتیں بتا دی ہیں اس نے فوراً ڈاکٹر میکارلے اور ڈاکٹر ہیرس کو اس سیٹ اپ کے بارے میں بتا دینا ہے اور انہوں نے مشین سے ایٹمک بیٹریوں کا لنک ہی ختم کر دیا تو میں لیبارٹری اور ہیڈ کوارٹر کیسے تباہ کروں گا''...... عتبہ نے کہا۔

''بے فکر رہیں۔ میں نے جو کوڈنگ کی ہے وہ کسی بھی صورت میں اور کئی برسوں تک بھی لگے رہیں تو اس کوڈنگ کو ختم نہیں کر سکیں گے نہ ہی اس ٹرانسمیٹر کو ورکنگ پوزیشن سے آؤٹ کر سکیں گے۔ یہ ٹرانسمیٹر آج بھی آپ کے لئے کارآمد ہے اور کل بھی رہے گا۔ آپ چاہیں تو اس ٹرانسمیٹر کے ذریعے حکومت وقت کو کنٹرول بھی کر سکتے ہیں۔ ظاہر ہے فاسٹ فائٹرز کے ہیڈ کوارٹر سے زیادہ انہیں ایکریمین لیبارٹری کی تباہی کسی طور پر قبول نہ ہو گی۔ یہ لیبارٹری تباہ ہو گئی تو انہیں ایکریمیا کو جواب دینا مشکل ہو جائے گا اور ایکریمین حکومت بھی اس کٹھ پتلی حکومت کے خلاف ہو جائے گی۔ آپ لیبارٹری اور ہیڈ کوارٹر کی نگرانی کے لئے اپنے آدمی یہاں پہنچا دیں تاکہ وہ لیبارٹری کو شفٹ نہ کر سکیں۔ چیف سیکرٹری اور خاص طور پر جب آپ چیف مارشل سے لیبارٹری کی تباہی کی بات کریں گے تو ان کے چھکے چھوٹ جائیں گے۔ اس لیبارٹری کی

تباہی کا کنٹرول آپ اپنے ہاتھ میں رکھ کر حکومت وقت سے کچھ بھی منوا سکتے ہیں۔ اور ہو سکتا ہے کہ کٹھ پتلی حکومت آپ کی یہ بات بھی مان جائے کہ فیئر اور آزادانہ الیکشن کرا دیئے جائیں اور عرابلس میں اس کٹھ پتلی اور اسرائیل نواز حکومت کا خاتمہ کر کے اصل مسلم حکومت قائم کر دی جائے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''اوہ اوہ۔ واقعی آپ تو دور کی سوچتے ہیں۔ اس لیبارٹری کی تباہی اپنے ہاتھ میں رکھ کر واقعی میں کٹھ پتلی حکومت کو ہلا کر رکھ سکتا ہوں۔ انہیں ہر حال میں میری ہر بات ماننی ہی پڑے گی اور میں حکومت کو اس بات پر بھی مجبور کر سکتا ہوں کہ وہ تحریک آزادی کے ان تمام رہنماؤں کو چھوڑ دیں اور ان کے خلاف ہر قسم کی کارروائیاں فوری طور پر بند کر دیں۔ لیبارٹری کو تباہی سے بچانے کے لئے وہ میری ہر بات مانیں گے۔ انہیں میرے سامنے نہیں بلکہ عرابلس کی عوام کی امیدوں کے سامنے جھکنا ہی پڑے گا۔ ہر صورت میں اور ہر حال میں''...... عتبہ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ایسا ہو گیا تو پھر سمجھ لیں کہ بہت جلد عرابلس کو کٹھ پتلی حکومت سے نجات مل جائے گی۔ اس لیبارٹری کو تباہی سے بچانے کے لئے ایکریمیا کو بھی آپ کا ہی ساتھ دینا پڑے گا''...... عمران نے کہا۔

''ہاں بالکل۔ اس لیبارٹری کی ایکریمیا کے لئے کیا اہمیت ہے اس کا مجھے بخوبی انداز ہو رہا ہے۔ شکریہ عمران صاحب آپ نے نہ

صرف میری جان بچائی ہے بلکہ یہ ٹرانسمیٹر مجھے دے کر عرابلس کی عوام پر بھی بہت بڑا احسان کیا ہے۔ اب عرابلس کو کٹھ پتلی اور اسرائیل نواز حکومت سے نجات حاصل کرنے سے کوئی نہیں روک سکتا۔ کوئی بھی نہیں"...... عتبہ نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کچھ بھی کرنے سے پہلے آپ اپنے آدمیوں کو اس کام پر لگا دیں کہ وہ فوری طور پر چیف سیکرٹری کو تلاش کریں اور اسے ہلاک کرا دیں تاکہ یہ بات چھپی رہے کہ لیبارٹری کی تباہی کے لئے ہم نے کیا انتظامات کئے ہیں۔ یہ بات ابھی ڈاکٹر میکارلے اور ڈاکٹر ہیرس کو بھی معلوم نہیں ہے۔ ابھی چیف سیکرٹری خود بھی الجھا ہوا ہو گا۔ اس میں اتنی سکت نہیں ہو گی کہ اس سلسلے میں وہ اعلیٰ حکام یا پھر لیبارٹری میں موجود ایکریمین سائنس دانوں کو کچھ بتا سکے۔ اس تک رسائی حاصل کرنا آپ کے لئے مشکل نہ ہو گا۔ چیف سیکرٹری ہلاک ہو گیا تو پھر آپ کا قد حکومت وقت کے سامنے اور زیادہ اونچا ہو جائے گا اور پھر آپ چیف مارشل کے سامنے خود بھی چلے جائیں گے تو وہ آپ کو ہاتھ تک نہ لگا سکے گا"...... عمران نے کہا۔

"آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں عمران صاحب۔ میں وہ سب کچھ کروں گا جو آپ کہہ رہے ہیں۔ چیف سیکرٹری کو ٹریس اور ہلاک کرنا میرے لئے مشکل تو ہے لیکن ناممکن نہیں ہے۔ اسے میں آج ہی ہلاک کرا دوں گا"...... عتبہ نے کہا۔

"جب آپ الیکشن میں کھڑے ہوں تو مجھے یقین ہے کہ سیاسی میدان میں جیت صرف آپ کی ہو گی۔ آپ جیت گئے تو یقیناً عرابلس کو آپ جیسا نیک اور شریف حکمران مل جائے گا اور جب حکمرانی آپ کے ہاتھ میں آئے تو آپ مجھے اور میرے ساتھیوں کو خصوصی دعوت پر عرابلس بلا لیجئے گا۔ آپ کے محل میں آ کر میں اپنی شادی دھوم دھام سے کروں گا۔ آپ جیسی عظیم شخصیت کے سامنے نہ تو مجھ سے شادی کرنے والی انکار کر سکے گی اور نہ کوئی میری شادی کو رکوا سکے گا"...... عمران نے کن انکھیوں سے تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور عتبہ ایک لمحے تک تو عمران کی بات نہ سمجھ سکا لیکن دوسرے لمحے وہ بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑا۔

ختم شد